عمران سیریز

جلد نمبر 4

لندن کا فتنہ

12 - لاشوں کا بازار

13 - قبر اور خنجر

14 - آہنی دروازہ

ابن صفی

پیش رس

عمران سیریز کا بارھواں ناول اور پہلا خاص نمبر "لاشوں کا بازار" حاضر ہے۔ میں نے کوشش کی ہے کہ پڑھنے والوں کے مشوروں پر پوری طرح عمل کیا جائے لیکن بعض مشورے ایسے بھی ہوتے ہیں، جنھیں میں قابلِ اعتنا نہیں سمجھتا! کیونکہ میرا اپنا معیار بھی تو کوئی چیز ہے! یہ مشورے جن پر میں کان نہیں دھرتا زیادہ تر عشقیہ اور جنسی Touches کے لئے ہوتے ہیں! میں ان پر کان یوں نہیں دھرتا کہ یہ سب میرے بس کا روگ نہیں.... نہ میں افلاطونی عشق کا قائل ہوں اور نہ جنسی بے راہ روی کا! لہٰذا آپ کو میرے ناولوں میں نہ لیلیٰ مجنوں کی کہانیاں مل سکتی ہیں اور

نہ کسی ڈان ژوان کی داستان۔ ویسے میری جاسوسی ناول نویسی کی داستان ہی اسی داستان سے شروع ہوتی ہے۔ غالباً یہ ۵۲ء کی بات ہے۔ اچھے خاصے پڑھے لکھے آدمیوں کی ایک نشست میں کتابوں اور مصنفوں کی مقبولیت کے بارے میں بحث چھڑ گئی۔ ایک صاحب کہنے لگے کہ جنسی لٹریچر کے علاوہ اور کسی کا مارکیٹ نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے.... بس اسی دن سے مجھے دھن ہو گئی کہ کسی طرح جنسی لٹریچر کا سیلاب رکنا چاہئے! کافی سوچ بچار کے بعد یہ طے پایا کہ جدید طرزِ پر جاسوسی ناولوں کا ایک سلسلہ شروع کیا جائے، لہٰذا جاسوسی دنیا کی داغ بیل ڈالی گئی۔ اُس وقت اردو کے جاسوسی لٹریچر میں آنجہانی تیرتھ رام فیروز پوری کے ترجموں یا محترم ظفر عمر حیات کے چند ناولوں کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں تھا....! لیکن "جاسوسی دنیا" کے اجراءُ کے تقریباً چھ ماہ بعد ہی ہندوپاکستان میں جاسوسی لٹریچر کا سیلاب آگیا اور آج میں اُن صاحب سے پوچھتا ہوں کہ جنسی لٹریچر کا وہ سیلاب کہاں ہے مگر ان کی آواز میرے کانوں تک نہیں پہنچتی!

خیر اب زیرِ نظر ناول کے متعلق سنئے، مگر اس کے بارے میں آپ کو کیا بتاؤں۔ آپ خود ہی پڑھ لیں گے! یہ عمران کا پہلا بڑا کارنامہ ہے۔ وہ بھی انگلینڈ میں۔ اس کے طالب علمی کے دور

کی داستان ہے۔ اس کہانی میں وہ آپ کو احمق بھی نظر آئے گا اور عقلمند بھی۔ مگر اس کے نقطۂ نظر سے حماقتیں ہی زیادہ کار آمد ثابت ہوتی ہیں۔ اس لئے وہ احمق ہی رہنا چاہتا ہے! رہنے دیجئے.... آپ کا کیا جاتا ہے....

ابن صفی

(۱)

ڈیکن ہال میں آج رینی ڈیکن کا جشن سالگرہ تھا!.... رینی ڈیکن سر والٹر ڈیکن کی اکلوتی لڑکی تھی!.... اکلوتی لڑکی نہ ہوتی تب بھی جشن سالگرہ اسی طرح شان و شوکت کے ساتھ برپا ہوتا! کیونکہ سر والٹر نے نہ صرف آبائی دولت کو برقرار رکھا تھا بلکہ ان کی اپنی پیدا کی ہوئی دولت بھی کافی تھی.... اخراجات کے معاملے میں وہ اعتدال پسند تھے! لیکن اس قسم کے مواقع پر اجداد کی شان اور روایات کو برقرار رکھنے کے لئے دل کھول کر خرچ کرتے!.... خاندانی آدمی تو تھے ہی لیکن لندن میں پولیس کمشنر کے عہدے پر فائز ہونے کی بناء پر ان کا سوشل اسٹیٹس اور بھی بڑھ گیا تھا! اس لئے ان کے مہمانوں میں معمولی آدمی نہیں تھے!.... بہتیرے غیر ملکی بھی تھے۔ لیکن سب اعلیٰ طبقے سے تعلق رکھنے والے تھے!.... ان کے بعض دوست اس دعوت میں شرکت کرنے کے لئے آج ہی فرانس سے یہاں پہنچے تھے!.... مہمانوں میں ڈچز آف ونڈلمیر بھی تھی، جسے کتے پالنے کا شوق تھا!.... اور جو اپنے دشمنوں میں "کتوں کی والدہ محترمہ" کہلاتی تھی!.... جن کے بڑھاپے پر جوان عورتیں بے تحاشہ قہقہے لگاتی تھیں! کیونکہ وہ بناؤ سنگار کے معاملے میں بعض اوقات ان کے کان بھی کتر جاتی تھی! نوجوان مردوں میں وہ بیحد مقبول تھی کیونکہ مشہور تھا کہ وہ انہیں بڑی بڑی رقمیں بطور قرض دے کر ہمیشہ بھول جایا کرتی ہے!

مہمانوں میں نوجوان لارڈ وگفیلڈ بھی تھا.... جس کی شہرت سارے انگلینڈ میں تھی!.... عورتیں اس کے گرد منڈلاتی تھیں! اور وہ ایک شاہ خرچ قارون تھا؟.... بوڑھے لارڈ وگفیلڈ نے اپنے بعد بہت بڑی دولت چھوڑی تھی!.... پتہ نہیں اب بھی وہی چل رہی تھی یا اب شاہ

خرچی کا انحصار قرض پر تھا!۔۔ بہر حال اس کا شمار لندن کے معزز ترین لوگوں میں تھا۔

یہاں بڑی مونچھوں اور بھاری جبڑوں والا جنرل ڈیگال بھی تھا۔ جس کے متعلق کہا جاتا تھا کہ وہ چوتھائی لندن ہر وقت خرید سکتا ہے! وہ آج ہی فرانس سے آیا تھا!.... اس کے ساتھ اس کی لڑکی رومیلا بھی آئی تھی! جس کے سینے پر جگمگاتے ہوئے جواہرات کے ہار کی قیمت کا تخمینہ دس ہزار پاؤنڈ لگایا جاتا تھا! وہ بہت خوبصورت تھی.... اس کی آنکھیں بڑی اور گھنی پلکوں والی تھیں!.... ہونٹوں کے لئے یاقوت کی قاشوں کی تشبیہ پرانی ضرور ہو سکتی تھی لیکن سو فیصد مناسب!.... گلاب کی پنکھڑیوں میں وہ سلگتا ہوا سا گداز کہاں ورنہ لارڈ وگفیلڈ کے ذہن میں یہی تشبیہ آتی! وہ اسے بہت غور سے دیکھ رہا تھا! اس نے دو ایک بار اس سے قریب ہونے کی کوشش بھی کی لیکن رومیلا سے لفٹ نہیں ملی! وہ تو اس مشرقی شہزادے کو دیکھ رہی تھی! جس کے جسم پر سلک کا ایک خوبصورت لبادہ تھا اور سر پر پگڑی.... اور پگڑی پر شتر مرغ کا پر لہرا رہا تھا! وہ بہت خوبصورت تھا!.... لیکن چہرے پر حماقت کے آثار نظر آرہے تھے! جب رینی مومی شمعیں بجھا کر کیک کاٹ رہی تھی اس وقت اس مشرقی شہزادے نے اسے دعا دی تھی!.... ہاتھ اٹھانے کے انداز سے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اس نے دعا دی ہو!.... لیکن اس نے جو کچھ بھی کہا تھا وہ کسی کی سمجھ میں نہیں آیا تھا! ویسے اگر وہاں کوئی اردو جاننے والا ہوتا تو اس مشرقی شہزادے کی بوٹیاں بھی نہ ملتیں! اس نے کہا تھا!

"اگر تم میرے ملک میں ہوتیں تو باجرے کی روٹیاں پکاتے پکاتے تمہارے ہاتھ سیاہ پڑ جاتے۔

"خدا تجھے کسی دہقان سے آشنا کر دے"

رومیلا اس میں بڑی کشش محسوس کر رہی تھی!.... جب رقص کے لئے وہ سب عمارت کے وسیع ہال میں اکٹھا ہوئے تو رومیلا نے رینی سے اس کے متعلق پوچھا۔

"وہ....!" رینی مسکرائی "کریک ہے!.... دنیا کا سب سے بڑا احمق"

"اپنے قومی لباس میں ہے!" رومیلا نے پوچھا!

"میں نہیں جانتی کہ اس کا قومی لباس کون سا ہے!.... اس کے جسم پر میں نے ہزار قسم کے لباس دیکھے ہیں!"

"کوئی مشرقی شہزادہ ہوگا.... کیا ترک ہے!...."

"ملو گی اس سے!"

"ضرور.... ضرور.... مجھے مشرق سے عشق ہے! اس وقت تو یہ پرانی کہانیوں کا شہزادہ معلوم ہو رہا ہے!"

رینی ہنسنے لگی! لیکن کچھ کہا نہیں وہ اسے اس مشرقی شہزادے کے قریب لے گئی.... جو گوشے میں کھڑا اس طرح پلکیں جھپکا رہا تھا جیسے کوئی شرمیلی لڑکی بے لگام مردوں کے درمیان پہنچ گئی ہو!

"مسٹر علی عمران!...." رینی نے کہا "اوماڈموزئیل رومیلا ڈیگال....!"

"سامالیکم!" عمران بوکھلائے ہوئے انداز میں پیشانی تک ہاتھ لے گیا!.... پھر مصافحہ کرتا ہوا بولا.... "پرنس آف ڈھمپ آپ سے مل کر بہت خوش ہوا...."

"اور میرے لئے بھی یہی سمجھئے!" رومیلا مسکرائی!....

"آج دن بھر موسم بڑا واہیات رہا!" عمران نے کہا!....

"مجھے احساس ہی نہ ہو سکا!" رومیلا بولی "لندن مجھے بہت پسند ہے!"

"چی ہوا ہوا کی راتیں ساری دنیا میں سب سے زیادہ خوشگوار ہوتی ہیں!"

"آپ اُدھر رہے ہیں!...."

"میرے دادا کا انتقال وہیں ہوا تھا!...." عمران نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا!

"ارے تم میری سالگرہ کے موقعے پر بھی یہی غمناک تذکرہ لے بیٹھے!" رینی نے غصیلی آواز میں کہا۔

"مجھے افسوس ہے.... مس ڈیکن!...."

"میں ابھی آئی!" رینی انہیں چھوڑ کر دوسری طرف چلی گئی!

"فرانس آپ کو کیسا لگا.... پرنس ڈھمپ!"

"آہا.... فرانس کے موسم کا کیا کہنا.... بس یہ معلوم ہوتا ہے.... جیسے جیسے....!"

"میں پیرس میں رہتی ہوں!"

"تب تو آپ بڑی خوش قسمت ہیں! وہاں کا موسم...."

"موسم!.... آخر آپ اتنی بار موسم موسم کیوں کہتے ہیں!"

"نہ کہوں.... اف فوہ.... تو اس کا مطلب یہ ہے کہ لوگ مجھے الو بھی بناتے ہیں.... معاف کیجئے گا.... مجھ سے یہی کہا گیا ہے کہ پہلی ملاقات پر موسم وغیرہ کی باتیں کی جاتی ہیں۔"

رومیلا ہنسنے لگی!.... پھر اس نے کہا!

"میں تکلفات کی عادی نہیں ہوں!.... آپ مجھ سے موسم کے علاوہ بھی دوسری چیزوں کے متعلق گفتگو کر سکتے ہیں!"

"اب تو ضرور کروں گا.... میرا دل چاہتا ہے بہت سی باتیں کروں!.... اور کیا بتاؤں پہلی ملاقات ہی سے موسم کی باتیں کرتا آرہا ہوں اور دوسری ملاقات آج تک کسی سے ہوئی ہی نہیں!"

"چہ چہ!" رومیلا نے افسوس ظاہر کیا!

"تو اب میں دوسری قسم کی گفتگو شروع کروں!" عمران نے احمقانہ انداز میں پوچھا!

"ضرور.... ضرور....!" رومیلا اس میں بے تحاشا دلچسپی لے رہی تھی!

"مگر دوسری قسم کی باتیں!" عمران سوچنے لگا!" دوسری قسم کی کون سی باتیں کی جائیں.... اچھا آپ کو مرغیوں سے دلچسپی ہے!"....

"صبح کے ناشتے میں انڈوں کی حد تک!" رومیلا نے جواب دیا!

"میرے محلات میں پچاسی ہزار مرغیاں ہیں!"

"نہیں!...." رومیلا نے حیرت ظاہر کی!

"آپ میرے ڈیڈی کو خط لکھ کر دریافت کر سکتی ہیں!"

"اتنی مرغیاں! میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھیں!...."

"واہ.... بڑا روح پرور منظر ہوتا ہے! جب ساری مرغیاں ایک ساتھ کڑکڑاتی ہیں! اور جب ایک بار تقریباً اسی ہزار انڈے ملتے ہیں واہ.... واہ.... یہ جنت نگاہ وہ فردوس گوش ہے!"

"اتنے انڈے کیا ہوتے ہوں گے!...."

"ریاست کے عوام میں مفت تقسیم کئے جاتے ہیں! اس سے ان کا معیار حیات ناشتے کے وقت بلند ہو جاتا ہے....!"

"محلات میں گندگی بہت پھیلتی ہوگی!" رومیلا نے کہا۔

"ہرگز نہیں!.... ہر مرغی کے پیچھے ایک آدمی ہر وقت موجود رہتا ہے۔"

"میرے خدا.... کتنے مصارف ہوتے ہوں گے! مشرق کے شہزادے عجیب ہیں اسی لئے مجھے مشرق سے بہت محبت ہے!"

"آپ دس مرغیوں سے شروعات کیجئے!" عمران نے اسے مشورہ دیا!

"ڈیڈی مجھے قتل کر دیں گے! انہیں مرغیوں سے بڑی نفرت ہے!"

"انہیں سمجھائیے کہ وہ غلطی پر ہیں!"

رقص کے لئے موسیقی شروع ہوگئی!

"اب آپ کے احباب آپ سے رقص کی درخواست کریں گے!...." عمران نے کہا۔

"نہیں! یہاں میرا کوئی دوست نہیں ہے!"

"آہا وہ دیکھئے.... لارڈ وگفیلڈ ادھر ہی تشریف لا رہے ہیں! شائد وہ آپ سے رقص کی درخواست کریں گے!"

"ہشت!.... اس بندر کے ساتھ تو میں نہ رقص کروں گی! آپ نے ابھی مجھ سے رقص کے لئے کہا تھا!...."

"مم.... میں نے....!" عمران نے حیرت سے کہا! لیکن دوسرے ہی لمحے میں رومیلا نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچ لیا!.... اور پھر وہیں سے وہ والز ناچتے ہوئے رقص کرنے والوں کی بھیڑ میں پہنچ گئے! لارڈ وگفیلڈ کے قریب سے گذرتے وقت عمران نے بلند آواز میں رومیلا سے کہا۔" کنفیوشس نے کہا تھا کہ ایک دن سورج کی روشنی.... تاریکیوں میں جا سوئے گی.... اس لئے سورج کو سیلپنگ سوٹ سلوا لینا چاہئے!...." لارڈ وگفیلڈ جو شاید رومیلا ہی کی توقع پر رقص میں شریک نہیں ہوا تھا۔ کھسیانے انداز میں مسکراتا ہوا دوسری طرف چلا گیا!

ڈچز آف ونڈلمیر کلب چیئر میں بیٹھی ہوئی رقص دیکھ رہی تھی!

"ہلو ٹیوی!.... اس نے لارڈ وگفیلڈ کو مخاطب کیا! مجھے حیرت ہے کہ تم تنہا ہو!"

"ہاں.... میں تنہا ہوں!" لارڈ وگفیلڈ اس کے قریب ہی بیٹھتا ہوا بولا۔" میں محسوس کر رہا ہوں کہ میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے!"

"سر ڈیکن کے یہاں کی تقاریب میں بھی کسی کی طبیعت خراب ہو سکتی ہے۔ مجھے یہ سن کر حیرت ہوتی ہے!"

"کیا جنرل دیگال کی لڑکی پہلی بار لندن آئی ہے!" لارڈ وگفیلڈ نے اس سے پوچھا۔

"میں نہیں جانتی! وہ بڑی مغرور معلوم ہوتی ہے!" ڈچز ونڈلمیر نے کہا! پھر اس کی طرف جھک کر آہستہ سے رازدارانہ انداز میں بولی "یہ جنرل دیگال کوئی خاندانی آدمی نہیں ہے! اس کا باپ ایک دوا فروش تھا اور ماں ایک موچی کی لڑکی! جب یہ چھوٹے آدمی ترقی کر جاتے ہیں تو ان کے دماغ آسمان پر ہوتے ہیں! میں نہیں سمجھتی کہ سر ڈیکن نے اسے کیوں منہ لگایا ہے!.... اور اس کی لڑکی کو دیکھو! وہ اس احمق مشرقی کے ساتھ ناچ رہی ہے!...."

"یہ مشرقی کون ہے!...."

"سر ڈیکن کے کسی دوست کا لڑکا!.... یہاں سائنس میں ریسرچ کر رہا ہے!"

"شہزادہ ہے!"

"پتہ نہیں کیا ہے! میں نہیں جانتی!.... ویسے سر ڈیکن کے ساتھ یہیں رہتا ہے!"

"یہیں رہتا ہے!" لارڈ وگفیلڈ کے لہجے میں حیرت تھی!

پھر وہ دونوں اس وقت تک خاموش بیٹھے رہے جب تک کہ رقص کی موسیقی ختم نہیں ہو گئی!.... لارڈ وگفیلڈ اب بھی رومیلا کو دیکھ رہا تھا، جو احمق شہزادے سے علیحدہ ہو کر رینی کے پاس جا بیٹھی تھی! اور احمق شہزادہ کٹے ہوئے پتنگ کی طرح سارے ہال میں چکراتا پھر رہا تھا!.... لارڈ وگفیلڈ نے ایک طویل سانس لی.... اور مڑ کر ٹرالی سے ایک پگ اٹھا لیا!.... اس وقت کئی ٹرالیاں ہال میں چل رہی تھیں جن پر مختلف قسم کی شرابیں موجود تھیں!

"حیرت انگیز! وہ بڑا اچھا ناچتا ہے!.... اس نے مجھے بتایا کہ وہ سائنس میں ریسرچ کر رہا ہے! کیا یہ سچ ہے!" رومیلا نے پوچھا۔

"بالکل سچ ہے!...."

"مجھے حیرت ہے ارے وہ باتیں تو بالکل احمقوں کی سی کرتا ہے!"

"مگر وہ باتیں کرتا کب ہے!" رینی نے کہا۔

"واہ.... خوب بولتا ہے! مگر طوطے کی طرح.... یہ مرغیوں کا کیا معاملہ ہے!...."

"ایک دو ہی نہیں درجنوں معاملے ہیں!.... کیا اس نے تم سے کوؤں کے متعلق باتیں نہیں کیں!"

"نہیں!...."

"کوئے کے علاوہ اسے اور کوئی پرندہ پسند نہیں!...."

"بنتا ہے یا سچ مچ خبطی ہے!" رومیلا نے پوچھا۔

"اگر میں نے اسے عقلمند دیکھا ہوتا تو یہی سوچتی کہ وہ بنتا ہے.... مگر تم اس میں بہت زیادہ دلچسپی لے رہی ہو!" رینی مسکرائی۔

"تمہارا بیکار وقت بہت اچھا کٹتا ہوگا! کہہ رہا تھا کہ وہ یہیں رہتا ہے!"

"وقت اچھا کٹتا ہوگا!" رینی ہنسی!.... "وہ مجھ سے اس طرح گفتگو کرتا ہے جیسے میرا دادا ہو!.... کیا تم نے نہیں دیکھا تھا کہ اس نے کس طرح ہاتھ اٹھا کر مجھے دعا دی تھی!...."

"تمہارے ڈیڈی! اسے کس طرح برداشت کرتے ہیں!"

"میرا خیال ہے کہ وہ بھی کریک ہو گئے ہیں!"

"کیوں؟" رومیلا نے حیرت سے کہا!

"وہ گھنٹوں اس سے گفتگو کرتے ہیں!.... کبھی فرنچ میں اور کبھی جرمن میں.... اور مجھے دونوں زبانیں نہیں آتیں...."

"وہ فرنچ اور جرمن بھی بول سکتا ہے!" رومیلا نے پھر حیرت ظاہر کی۔

"بالکل جرمنوں اور فرانسیسیوں کی طرح!.... لہجے سے تم تمیز نہ کر سکو گی کہ وہ اہل زبان نہیں ہے!.... یہ بات مجھے ڈیڈی نے بتائی تھی۔ ڈیڈی اسے کسی بات سے روکتے نہیں! اب یہی دیکھو! وہ اس وقت بالکل اسٹیج کا مسخرہ معلوم ہوتا ہے!.... لیکن ڈیڈی نے شائد اس سے یہ بھی نہ کہا ہو کہ اسے کم از کم اس موقع پر تو آدمیوں کی طرح رہنا چاہئے!"

"ارے نہیں اس لباس میں تو وہ بڑا شاندار لگتا ہے.... انتہائی رومانی.... قدیم کہانیوں کا شہزادہ.... الف لیلیٰ کا کردار....!"

"مجھے خوابوں کی باتوں سے دلچسپی نہیں ہے!...." رینی نے کہا۔ دوسرے راؤنڈ کے لئے موسیقی شروع ہو گئی!.... اس بار آرکسٹرا کوئیک اسٹیپ کے لئے موسیقی بکھیر رہا تھا.... صرف نوجوان اور سمارٹ قسم کے جوڑے اپنی میزوں سے اٹھے....

عمران ٹہلتا ہوا اس طرف آ نکلا جہاں ڈچز آف ونڈلمیر بیٹھی ہوئی تھی۔ ڈچز اسے کسی حد تک پسند کرتی تھی کیونکہ وہ اس سے کتوں کے علاوہ اور کسی موضوع پر گفتگو نہیں کرتا تھا!....

"ہاؤڈی یوڈو مائی لیڈی!...." اس نے بڑے ادب سے کہا!

"او کے! ڈھمپ!.... آؤ.... بیٹھو!.... مجھے حیرت ہے کہ تم تنہا ہو!...."

"میں بہت محتاط آدمی ہوں!.... مائی لیڈی!.... صرف وہی لوگ مجھ سے قریب ہو سکتے ہیں جن کی رگوں میں شاہی خون ہو!.... مجھے انتہائی افسوس ہے کہ ابھی ابھی ایک فوجی کی لڑکی کے ساتھ ناچتا رہا ہوں!...."

"مجھے خود بھی حیرت تھی! ڈھمپ!...."

"میں سمجھتا تھا کہ وہ کسی اچھی نسل کی ہے....! آہا.... خیر مائی لیڈی میں نے اپنے محلات میں ایک تجربہ کیا تھا! آج مجھے اطلاع ملی ہے کہ وہ سو فیصدی کامیاب رہا!-- میں بہت خوش ہوں مائی لیڈی!"

"کیسا تجربہ....!"

"ڈیکشنڈ کی مادہ کا جوڑ لینڈی ڈاگ سے لگایا تھا....!"

"لینڈی ڈاگ؟" ڈچز نے حیرت سے کہا "یہ نسل میرے لئے بالکل نئی ہے!"

"اوہو! لینڈی ڈاگ میرے ملک میں بکثرت پایا جاتا ہے!.... ہر گلی میں کم از کم پچاس عدد لینڈی ڈاگ ضرور ملتے ہیں!"

"اوہو-- تو اس تجربے کا نتیجہ کیا رہا!"

"حیرت انگیز بچے!.... میرا دعویٰ ہے کہ میں نے ایک بالکل ہی نئی نسل پیدا کی ہے!.... وہ بچے نہ تو دوغلے لینڈی ڈاگ معلوم ہوتے ہیں اور نہ دوغلے ڈیکشنڈ بالکل عجیب!-- میں نے ان کی تصویریں منگوائی ہیں آپ کو ضرور دکھاؤں گا!...."

"مجھے بھی ایک لینڈی ڈاگ منگوا دو! ڈھمپ!...."

"ضرور منگوادوں گا! مائی لیڈی!...."

"تم کبھی ونڈلمیر کیسل آؤ!"

"ضرور آؤں گا مائی لیڈی!...." عمران نے بڑے خلوص سے کہا!

"آپ نے آخری بار کب رقص کیا تھا!...."

"اوہ!.... بہت پرانی بات ہے!" ڈچز نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا "بہت پرانی۔"

"اب کیوں نہیں کرتیں!"

"اب...." ڈچز اسے گھورنے لگی! "کیا تم مجھے بیوقوف بنا رہے ہو!"

"نہیں مائی لیڈی!.... میں آپ کا بہت احترام کرتا ہوں!"

"اب میری رقص کرنے کی عمر ہے!.... اور پھر میں کمتر آدمیوں کے ساتھ رقص کرنا کبھی پسند نہ کروں گی!.... کیا یہاں تمہیں ایک بھی ڈیوک نظر آ رہا ہے!"

"نہیں مائی لیڈی!-- مگر میں چنگیز خان کی نسل سے ہوں!...."

"تم!.... بکواس بند کرو!.... ڈھمپ!.... میں تمہارے ساتھ رقص کروں گی! کیا میں تمہاری ہم عمر ہوں!...."

"میں تو کوئی حرج نہیں سمجھتا!...." عمران نے مغموم لہجے میں کہا!.... پھر اِدھر اُدھر دیکھتا ہوا اٹھا.... اور ایک ٹرالی روک کر ایک پگ میں کئی طرح کی شرابیں ملائیں۔ پھر پگ کو ہاتھ میں لئے ہوئے ڈچز کے پاس آیا اور نہایت ادب سے اس کی طرف بڑھاتا ہوا بولا۔ "یہ کاک ٹیل مائی لیڈی! آپ یقیناً پسند کریں گی!.... مگر میں اس کے بنانے کا طریقہ آپ کو نہ بتا سکوں گا! کیونکہ یہ ڈھمپ خاندان کا ایک مقدس راز ہے۔!"

ڈچز نے پگ اس کے ہاتھ سے لے کر کاک ٹیل چکھی!.... اور آہستہ سے بولی "واقعی بہت عمدہ ہے۔!"

"ڈھمپ خاندان میں یہ کاک ٹیل کی بجائے ڈنکی ٹیل[1] کہلاتی ہے!"

ڈچز ہنسنے لگی "تم بہت دلچسپ ہو ڈھمپ!...."

"یس مائی لیڈی...."

پھر عمران نے اسے پے در پے تین چار پگ پلائے اور وہ چوتھے راؤنڈ میں اس کے ساتھ ناچنے پر تیار ہو گئی!.... جس نے بھی اس جوڑے کو دیکھا متحیر رہ گیا!

رومیلا اپنے باپ کے ساتھ تھی! اسے چھوڑ کر وہ اس میز پر آئی جہاں رینی حیرت سے منہ کھولے بیٹھی اپنے مداحوں پر گراں گذر رہی تھی!.... رومیلا اسے اٹھا کر الگ لے گئی!....

"وہ اس بوڑھی عورت کے ساتھ ناچ رہا ہے!" اس نے کہا!

---

[1] گدھے کی دم

"اور ڈیوک آف ونڈلمیر اپنی قبر میں پچھاڑیں کھا رہا ہوگا! وہ بڑی مغرور عورت ہے رومیلا! خود کو لئے دیئے رہتی ہے! مگر یہ کریک.... میں کچھ نہیں سمجھ سکتی!.... ڈچز شائد نشے میں ہے--!"

ہال میں چاروں طرف قہقہے گونج رہے تھے! لیکن ڈچز کو اس کی ذرہ برابر بھی پرواہ نہیں تھی-- کیونکہ ڈھمپ خاندان کی ڈنکی ٹیل اس کے ذہن پر اپنا سکہ اچھی طرح بٹھا چکی تھی۔

"تم بہت حسین ہو!...." عمران آہستہ آہستہ اس کے کان میں کہہ رہا تھا!" ونڈلمیر تم بہت دلکش ہو!...."

"اوہ... ڈھمپ ڈارلنگ مائی ہنی[1]...."

"شہد تو تم ہو! میں شہد کا مکھا ہوں!...."

"میں جوان ہوتی تو تم سے شادی کر لیتی!...."

"شادی تو میں صرف کیلی پیٹرسن سے کروں گا!...."

"کس سے!...."

"کیلی پیٹرسن سے!...."

"بکواس ہے!.... قطعی بکواس!.... تم اسے کبھی نہ پا سکو گے!"

"کیوں! میں.... میں اسے جانتا ہوں!...."

"تب تم.... نک کارٹر کو بھی جانتے ہو گے--! لیکن یہ ناممکن ہے!"

"اچھا نک کارٹر.... وہ جو گوشت کی دوکان کرتا ہے!...."

"تم گدھے ہو! نک کارٹر کی شان میں گستاخی کر رہے ہو....! اگر کسی آسٹریلوی کے سامنے تم نے.... یہی بات کہہ دی تو وہ تمہیں گولی مار دے گا!"

"میں سارے آسٹریلیا کو فنا کر دوں گا!-- تم کیا سمجھتی ہو ونڈلمیر!"

"میں کچھ نہیں جانتی! مجھے ایک لینڈی ڈاگ منگوا دو!"

"پہلے تم کیلی پیٹرسن سے میری شادی کرا دو!"

"ابھی تم مجھ سے محبت کر رہے تھے!...."

"دادی یاد آ گئی تھیں!"

---

[1] شہد

"کیا؟...."

"کچھ نہیں ہمیشہ محبت کرتا رہوں گا! مگر کیلی پیٹرسن!"

"جہنم میں گئی کیلی پیٹرسن! میں نے پچھلے سال سے اسے نہیں دیکھا!"

"تو اس کی تصویر ہی مل سکے...."

"شٹ اپ!-- کیلی کی بکواس بند کرو!"

"نک کارٹر.... کو میں پچاس جوتے لگاؤں گا...."

"تم بدتمیز ہو ڈھمپ!.... وہ ایک خاندانی آدمی ہے!.... بہت شاندار....!"

"وہ کہاں ہے!.... میں اس سے ملوں گا....!"

"وہ شائد ملک معظم سے بھی ملنا پسند نہ کرے!.... میں اب نہیں ناچوں گی! چلو!.... واپس چلو!.... مجھے وہی کاک ٹیل دو!.... اس کی ترکیب مجھے بھی بتاؤ.... ڈھمپ خاندان جہنم میں گیا! پورے ڈھمپ خاندان پر میرا ایک کتا حکومت کر سکتا ہے--!"

"تم مجھے نک کارٹر کے متعلق بتاؤ!.... میں تمہیں ڈھمپ خاندان کا مقدس ترین راز بتا دوں گا!...."

"میں خاموش ہوں!.... پلیز شٹ اپ!.... ڈھمپ یو انسپائرڈ ایڈیٹ!"

"میں کاک ٹیل کی ترکیب نہیں بتاؤں گا!...."

"نہ بتاؤ!...."

"لینڈی ڈاگ نہیں منگواؤں گا!...."

"نہ منگاؤ!...." ڈچز اس کی گرفت سے نکل کر لڑکھڑاتی ہوئی ایک طرف چلی گئی!....

اور عمران پھر کٹے ہوئے پتنگ کی طرح ڈولنے لگا!.... لیکن اب وہ جدھر سے بھی گذرتا قہقہے اس کا استقبال کرتے!....

"او ڈھمپ کے بچے!...." اچانک سر ڈیکن نے اسے آہستہ سے آواز دی جب کہ وہ ایک ویران گوشے سے گذر رہا تھا!....

"یس! سر!...." عمران پلٹ پڑا....

سر ڈیکن ایک دراز قد اور گٹھیلے جسم کے آدمی تھے!.... چڑھی ہوئی سفید مونچھیں انہیں

یقیناً شاندار بناتی تھیں!.... چہرہ بھرا ہوا اور جھریوں سے بے نیاز تھا۔

"تم نے تو اس وقت کمال ہی کر دیا!...."

"مگر.... میں شائد پندرہ دن تک کسی ہسپتال میں پڑا رہوں!"

"آؤ!... ادھر آؤ! میرا خیال ہے کہ تم نے وقت نہیں برباد کیا!"

وہ وہاں سے نکل کر طویل راہداری سے گزرتے ہوئے ایک کمرے میں آئے!

"مجھے یقین ہے کہ وہ کیلی پیٹرسن کے متعلق بہت کچھ جانتی ہے!" عمران نے کان کھجاتے ہوئے کہا!

"کیا جانتی ہے!...."

"کیا آپ کسی نک کارٹر کو جانتے ہیں!"

"نہیں--! نک کارٹر.... اس نام سے کان آشنا معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتا کہ میں اسے جانتا ہوں!"

"اس نے مجھ سے کہا تھا کہ اگر تم کیلی پیٹرسن سے واقف ہو تو نک کارٹر کو بھی جانتے ہو گے۔ اس پر میں نے نک کارٹر کو گالی دی!.... اور وہ بگڑ گئی!.... کہنے لگی کہ اگر تم نے یہ بات کسی آسٹریلوی کے سامنے کہی ہوتی تو وہ تمہاری گردن اڑا دیتا!...."

"آسٹریلوی.... اوہ!" سر ڈیکن نے کچھ سوچتے ہوئے ہاتھ اٹھا کر کہا!

"ٹھہرو.... ٹھہرو۔ تم نے نک کارٹر کہا تھا نا.... نک کارٹر.... اور آسٹریلیا....! ٹھیک تو مجھے خیال پڑتا ہے کہ آسٹریلیا کے کسی معاملہ میں نک کارٹر کا نام بارہا سن چکا ہوں!"

"ڈچز نے یہ بھی کہا تھا کہ وہ ایک معزز آدمی ہے.... بہرحال یہ سوچنے کی بات ہے کہ نک کارٹر اور کیلی پیٹرسن میں کیا تعلق ہو سکتا ہے!"

"مجھے کیلی پیٹرسن سے کوئی دلچسپی ہے نہ کسی نک کارٹر سے۔ میں تو ہر حال میں لندن کی فضا پرامن دیکھنا چاہتا ہوں! پچھلی رات بھی مکلارنس کے آدمیوں نے مختلف عمارتوں پر چھاپے مارے ہیں! انہیں کیلی پیٹرسن کی تلاش ہے.... تو میرا خیال صحیح نکلا کہ ڈچز کیلی پیٹرسن کے متعلق کچھ نہ کچھ ضرور جانتی ہے!.... لیکن اس سے کوئی بات اگلوا لینا بڑا مشکل کام ہے!"

"کیلی پیٹرسن کا معاملہ آج تک میری سمجھ میں نہیں آیا!" عمران بڑبڑایا۔

"کل میں تفصیل سے بتاؤں گا!...." سر ڈیکن نے کہا" ویسے میں نہیں سمجھ سکتا کہ مکلارنس کو اس کی تلاش کیوں ہے!...."

وہ دونوں پھر ہال میں واپس آ گئے.... سر ڈیکن عمران کی صلاحیتوں سے بخوبی واقف تھے اور انہیں اس کی یہ حرکت بھی پسند تھی کہ وہ عام آدمیوں میں خود کو احمق ظاہر کرتا تھا!

کبھی کبھی وہ انہیں بھی گھسنے کی کوشش کرتا لیکن سر ڈیکن ہنس کر ٹال دیتے! عمران نے بار بار ان کی مدد کی تھی! اکثر قتل کے کیسوں میں وہ انہیں ایسے ایسے نکتے بتاتا کہ وہ دنگ رہ جاتے!.... مگر نہیں!.... پہلے وہ اس کی احمقانہ تجویزوں پر قہقہے لگاتے!.... لیکن جب وہ اس کا تجزیہ کر کے گہرائیوں میں پہنچتے تو ان کی آنکھیں حیرت سے پھیل جاتیں!

بحیثیت پولیس کمشنر آج کل ان کی زندگی بڑی الجھنوں میں گذر رہی تھی! لندن کے پرانے فتنے نے پھر سر اٹھایا تھا!.... یہ تھا پراسرار اور خوفناک آدمی مکلارنس!.... جو لندن کا زلزلہ کہلاتا تھا!.... جس طرح زلزلے کے متعلق پہلے سے کچھ نہیں کہا جا سکتا اسی طرح مکلارنس کے بارے میں بھی کچھ بتانا دشوار تھا.... وہ اچانک آندھی اور طوفان کی طرح اٹھتا اور جو کچھ بھی کرنا چاہتا تھا کر گزرتا! غیر متعلق لوگ تماشائیوں کی طرح دور سے دیکھتے اور بے حس و حرکت کھڑے رہتے! کس میں ہمت تھی کہ اسے یا اس کے آدمیوں کو روک سکتا!.... جب تک زلزلہ رہتا پولیس جاگتی رہتی! جب زلزلہ ختم ہو جاتا تو کچھ اس انداز میں اطمینان کا سانس لیتی جیسے اللہ نے بڑا فضل کیا ہو!.... اسکے علاوہ اور ہو بھی کیا سکتا تھا-- مکلارنس کا پتہ پولیس کمشنر کو نہیں تھا ورنہ اسکے گلے میں زنجیر ڈال کر سارے لندن میں تشہیر کرائی جاتی! پولیس کے پاس صرف اسکے کارناموں کا ریکارڈ تھا لیکن اس کی شخصیت کے بارے میں کوئی کچھ نہیں جانتا تھا۔

اکثر اس کے گروہ کے ایک آدھ آدمی پکڑے بھی گئے.... مگر اس سے صرف اتنا ہی ہو سکا کہ ان کی نشاندہی پر دو چار اور ہاتھ آ گئے۔ اور بس!....

مکلارنس.... کون تھا.... کہاں تھا؟.... وہ بھی نہ بتا سکے؟.... ویسے ان کا بیان تھا کہ حملوں اور ڈاکوں کے وقت ان کی قیادت وہی کرتا ہے!.... لیکن وہ یہ بھی نہیں بتا سکتے تھے کہ اس کی شکل کیسی ہے!.... کیونکہ اس کا چہرہ سیاہ نقاب میں پوشیدہ ہوا کرتا تھا! انہیں اس کی قیام گاہ کا بھی علم نہیں تھا!.... بہرحال لندن کی پولیس آج تک مکلارنس پر ہاتھ ڈالنے میں کامیاب

نہیں ہو سکی تھی!....

جب اس کا دل چاہتا اپنے آدمیوں سمیت لندن کے بھرے بازاروں میں تباہی اور افراتفری پھیلاتا ہوا گذر جاتا!....اس کی گاڑی میں چاروں طرف مشین گنیں فٹ ہوتیں!.... لیکن گولیوں کی بوچھاڑ اس وقت شروع ہوتی جب کوئی اسے روکنے کی کوشش کرتا؟.... مگر اب تک صرف دوبار ایسے مواقع پیش آئے تھے!.... اور دونوں ہی بار حیرت انگیز طور پر بچ نکلا تھا!.... یہی کہنا چاہئے کہ اس کا مقدر بڑا اچھا تھا۔ ایک بار تو اس ریڈیو کار کا ٹرانسمیٹر ہی خراب ہو گیا تھا جو اس کا تعاقب کر رہی تھی۔ ورنہ چاروں طرف سے مکلارنس کی گاڑی گھیر لی جاتی!

دوسرا واقعہ الیکشن کے زمانے میں پیش آیا تھا۔ لندن کی اس سڑک سے ایک جلوس گذر رہا تھا جس پر پولیس نے مکلارنس کی گاڑی کا تعاقب شروع کیا تھا!-- اگر پولیس اس وقت عقلمندی سے کام نہ لیتی تو اس سڑک پر ہزاروں لاشیں نظر آتیں!....

مکلارنس کے سلسلے میں ایک خاص بات اور بھی تھی وہ یہ کہ اکثر مہینوں گذر جاتے اور مکلارنس کا نام تک نہ سنا جاتا! اور پھر اچانک دو چار دنوں کے لئے لندن میں زلزلہ سا آجاتا تھا!.... بیشمار قتل ہوتے۔ لاتعداد ڈاکے پڑتے اور نہ جانے کتنی عمارتیں جل کر راکھ کا ڈھیر ہو جاتیں! بعض اوقات تو یہ بھی نہ معلوم ہو پاتا کہ مکلارنس چاہتا کیا ہے!

پچھلے چھ ماہ سے لندن کی فضا پر سکون رہی تھی لیکن آج کل پھر مکلارنس نے اپنی سرگرمیاں تیز کر دی تھیں!.... یہی وجہ تھی کہ لندن کے پولیس کمشنر والٹر ڈیکن اس خوشی کے موقع پر بھی فکر مند تھے.... حالانکہ انہیں اپنی اکلوتی لڑکی کی انیسویں سالگرہ پر بہت زیادہ مسرور ہونا چاہئے تھا!

(۲)

دوسری صبح ڈیکن ہال میں معدودے چند مہمان رہ گئے تھے! یہ وہی لوگ تھے، جو باہر سے آئے تھے! ان میں رومیلا بھی تھی جس نے صبح کے ناشتے کی میز پر عمران کی عدم موجودگی کو بہت شدت سے محسوس کیا تھا.... اسے توقع تھی کہ ناشتے کی میز پر اس سے ضرور ملاقات ہوگی!-- اس نے رینی سے اس کی عدم موجودگی کا سبب پوچھا!

"اوہ-- وہ!.... وہ کبھی ناشتے میں ہمارے ساتھ نہیں ہوتا! وہ اس وقت اپنے کمرے میں

سر کے بل کھڑا ہو گا!"

"سر کے بل!...." رومیلا کچھ اس انداز میں ہنس پڑی جیسے رینی نے یہ جملہ اسے چڑھانے کے لئے کہا ہو۔

"تمہیں یقین نہیں آیا.... اچھا ابھی دیکھیں گے!" رینی بولی! رومیلا بہت بے چین تھی! پچھلی رات بھی وہ اس کریک شہزادے کے متعلق بہت کچھ سوچتی رہی تھی!....

ناشتہ ختم کرنے کے بعد وہ دونوں ساتھ ہی اٹھیں!.... رینی اسے عمران کے کمرے کی طرف لے جا رہی تھی!

دروازے کے سامنے رک کر اس نے آہستہ کہا۔ "کنجی کے سوراخ سے جھانکو....!"

رومیلا ادھر ادھر دیکھنے لگی!

"نہیں ادھر کوئی نہیں آئے گا!...." رینی نے سرگوشی کی!

رومیلا آہستہ سے گھٹنوں کے بل فرش پر بیٹھ گئی!.... ایک آنکھ کنجی کے سوراخ سے لگائی ہی تھی کہ اسے بیساختہ ہنسی آگئی!.... ہنسی قہقہے میں تبدیل ہوئی.... اور ساتھ ہی اندر سے کچھ اس قسم کی آوازیں آئیں جیسے میزیں اور کرسیاں الٹ رہی ہوں!

پھر دروازہ کھلا عمران خاکی پتلون اور سینڈو وکٹ بنیان میں سامنے کھڑا تھا-- اس وقت رومیلا اس کی جسمانی ساخت کا اندازہ لگا سکی!.... بازوؤں کی مچھلیاں دیکھنے میں ہی فولاد معلوم ہوتی تھیں!

"گڈ مارننگ-- یو کڈیز!" عمران نے الوؤں کی طرح دیدے نچا کر بزرگانہ انداز میں کہا۔

"ہم! بچیاں ہیں!...." رینی آنکھیں نکال کر غرائی۔

"بوڑھا ڈھمپ یہی سمجھتا ہے!"

"ہٹو ادھر!" رینی اسے ایک طرف دھکیل کر کمرے میں گھستی ہوئی بولی۔ "میری مہمان! تمہارا کمرہ دیکھنا چاہتی ہیں!"

"آپ کی اجازت سے!" رومیلا نے مسکرا کر کہا اور کمرے میں چلی گئی!۔ اس بار پھر اس پر ہنسی کا دورہ پڑا۔ کمرہ کچھ اسی قسم کا تھا! لوگ اپنے کمروں کی دیواروں پر شیروں ہرنوں اور بارہ سنگوں وغیرہ کے سر لگاتے ہیں! عمران کے کمرے میں گدھوں کے تین سر نظر آرہے تھے۔

تصاویر میں زیادہ تر بوڑھی عورتوں کی تصویریں تھیں! اتنی بوڑھی کہ ان کے چہروں پر جھریوں کے علاوہ اور کسی قسم کے خدوخال نہیں پائے جاتے تھے!.... پھر کھوؤں چمگادڑوں اور بندروں کی تصاویر کا نمبر تھا!....

"کیا حماقت ہے!...." عمران جھلا گیا! "جو بھی یہاں آتا ہے.... ہنسنے لگتا ہے.... گویا میں الو ہوں!...."

"اور تم اپنی تصویر یہاں لگانا بھول گئے!...." رینی نے سنجیدگی سے کہا۔

"بھول نہیں گیا، مصلحتاً نہیں لگائی!.... کئی آدمی مجھ سے لڑ پڑتے ہیں کہ میں نے ان کی تصویر اپنے کمرے میں کیوں لگا رکھی ہے!"

رومیلا بڑی دلچسپی سے چاروں طرف دیکھتی رہی.... مختلف جگہوں پر اونچے اونچے اسٹولوں پر بالٹیاں.... دیگچیاں اور سلاپچیاں رکھی ہوئی تھیں!

"یہ کیا ہے!" رومیلا نے پوچھا!....

"یہ سب کچھ آج سے ایک ہزار سال بعد کے لئے ہے!" عمران نے جواب دیا۔

"کیا مطلب--!"

"اب مطلب بھی بتاؤں!" عمران جھنجھلا کر بولا!....

"میں بتاتی ہوں مطلب!...." رینی مسکرا کر بولی "پرنس آف ڈھمپ کا خیال ہے کہ جس طرح آج ہم لوگ اپنے کمروں میں قدیم یونانی اور مصری ظروف رکھتے ہیں! اسی طرح اب سے ایک ہزار سال بعد یہ بالٹیاں یہ دیگچیاں اور یہ سیلاپچیاں کمروں کی زینت بنیں گی!...."

"اور گدھوں کے سر!" رومیلا نے الو بنانے والے انداز میں پوچھا!

"یہ تاریخی گدھے ہیں!...." عمران گرج کر بولا "یہ چنگیز خان کے گدھے کا سر ہے! یہ گدھا فرعون چہارم کا چچا تھا!...."

رومیلا ہنسنے لگی اور عمران پیر پٹخ کر دہاڑا "تم مجھے جھوٹا سمجھتی ہو!.... تم سے خدا سمجھے!.... فرعون سوم نے اس گدھے کو بھائی بنایا تھا!.... اس لئے یہ فرعون چہارم کا چچا ہوا!...."

"اور.... یہ تیسرا!...."

"تیسرے کے متعلق ابھی تحقیق جاری ہے!...."

"پھر یہ تاریخی کیسے کہا جاسکتا ہے!...."

"کیونکہ مجھے اس کی تاریخ پیدائش زبانی یاد ہے!.... بس اب گدھوں کے متعلق گفتگو ختم!.... بعض لوگ تو ان پر اس طرح ناک بھوں چڑھاتے ہیں جیسے میں نے ان کے عزیزوں کے سر کاٹ کر دیوار پر لگا دیئے ہوں!"

رومیلا کو اس بار عمران کے لہجے پر بے تحاشہ ہنسی آئی! رینی کبھی ہنستی اور کبھی سنجیدگی اختیار کرنے کی کوشش کرنے لگتی!....

پھر رومیلا نے بوڑھی عورتوں کی تصاویر پر اعتراض کیا!....

"میں اب یہاں پانچ سو پچھتر بوڑھیوں کی تصویریں لگاؤں گا! میری پسند ہے۔ کسی کو اس سے کیا غرض!...."

"پرنس آف ڈھمپ! کیا بات ہے آج تمہارا موڈ بہت خراب معلوم ہوتا ہے!" رینی نے کہا۔

"تم لوگ میری عبادت میں خلل انداز ہوئی ہو!...."

"آہا تو تم سر کے بل کھڑے ہو کر عبادت کرتے ہو!...." رومیلا نے کہا!

"اب اس کا بھی مذاق اڑاؤ گی--ہائیں!"

"نہیں!.... نہیں!...." رینی جلدی سے بولی! "آج کی خبریں سناؤ!"

"آج کی خبریں!.... عبادت کے دوران میں آج کے متعلق جو انکشافات ہوئے ہیں وہ ایسے نہیں ہیں کہ عام آدمیوں کے سامنے دہرائے جاسکیں!"

"انکشافات!" رومیلا آنکھیں پھاڑ کر بولی!

"ہاں!.... ہاں!" رینی نے مضحکانہ سنجیدگی کے ساتھ کہا "جیسے ہی یہ سر کے بل کھڑے ہوتے ہیں۔ ان کی عقل معدے سے کھوپڑی میں اتر آتی ہے.... اب اس وقت پھر معدے میں چلی گئی ہوگی!"

"جی ہاں!...." عمران سر ہلا کر مغموم لہجے میں بولا۔ "بچپن ہی سے یہی عالم ہے!"

اتنے میں ایک نوکر نے آکر اطلاع دی کہ سر ڈیکن لائبریری میں عمران کا انتظار کر رہے ہیں اور وہیں اس کا ناشتہ بھی موجود ہے! لڑکیاں جو شاید تفریح کے موڈ میں تھیں۔ اس اطلاع پر کچھ جھنجھلا سی گئیں!.... لیکن اسے سر ڈیکن نے طلب کیا تھا اس لئے رینی دخل انداز بھی نہیں

ہو سکتی تھی۔

جس وقت عمران لائبریری میں پہنچا سر ڈیکن اخبار کے مطالعہ میں مشغول تھے۔ عمران چپ چاپ اس میز پر جا بیٹھا جس پر اس کے ناشتے کا سامان موجود تھا!....

جیسے ہی اس نے ناشتہ ختم کیا!.... سر ڈیکن اخبار ایک طرف ڈال کر چشمہ اتارنے لگے پھر انہوں نے کہا!"ہم پچھلی رات کیلی پیٹرسن کے متعلق گفتگو کر رہے تھے!"۔

"جی ہاں!...."

"کیلی پیٹرسن ایک بہت بڑی فرم کی مالک ہے!لیکن کوئی نہیں جانتا کہ کیلی پیٹرسن کون ہے!"

"کیلی پیٹرسن!....؛" سر ڈیکن نے ایک طویل سانس لی!"کیلی پیٹرسن کا پر اسرار ہونا ہمارے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتا جب کہ اس کا وکیل مطمئن ہے!لیکن جب سے مکلارنس اس میں دلچسپی لینے لگا ہے پولیس کی تشویش بڑھ گئی ہے!اور اب ہم محض کیلی کی حفاظت کے لئے اسے منظر عام پر لانا چاہتے ہیں!.... تین دن پہلے کی بات ہے کہ مکلارنس کے آدمی پیٹرسن پی چنگ کارپوریشن کے جنرل منیجر کو پکڑ لے گئے تھے!.... دو دن تک اس پر اس سلسلے میں تشدد کرتے رہے لیکن وہ غریب کیلی پیٹرسن کی شخصیت سے واقف نہیں ہے۔انہیں بتاتا کیا!بہر حال انہوں نے اسے چھوڑ دیا اور وہ اب شفاخانے میں اپنی چوٹوں کا علاج کرا رہا ہے!...."

"کیلی پیٹرسن ہے کیا بلا!...." عمران نے پوچھا!

"دراصل پیٹرسن!ڈیرنگ پیٹرسن ایک لاولد آدمی تھا!....اس کی موت کے بعد ترکہ اس کی بھتیجی کیلی پیٹرسن کو ملا!.... جو آسٹریلیا میں مقیم تھی!.... میرا خیال ہے کہ شائد ڈیرنگ پیٹرسن نے بھی کبھی اس کی شکل نہ دیکھی ہو!ڈیرنگ کا چھوٹا بھائی راجر پیٹرسن آسٹریلیا میں جا بسا تھا!....وہیں اس نے شادی کی!اور اس کا خاندان کبھی انگلینڈ نہیں آیا...."

"یہ تو کسی جاسوسی ناول کا پلاٹ معلوم ہوتا ہے سر ڈیکن!"

"ہاں!.... لندن ایسی جگہ ہے.... یہاں ذرا ذرا سی باتیں کہانیاں بن جاتی ہیں!....ہاں بہر حال....ڈیرنگ پیٹرسن کی موت کے بعد وہ اس کی تنہا وارث تھی!.... راجر پیٹرسن کے خاندان میں بھی اس کے علاوہ اور کوئی نہیں بچا تھا!دس سال پہلے اس کے والدین اور تین بھائی ایک وبا کا شکار ہو گئے تھے!ڈیرنگ پیٹرسن کو اس کا علم تھا کہ اس کی کوئی بھتیجی سڈنی میں موجود

ہے!لہٰذا اس نے اس کے لئے باقاعدہ طور پر وصیت نامہ مرتب کرایا تھا!"

"ڈیرنگ پیٹرسن کے انتقال کو کتنا عرصہ گذرا ہے!" عمران نے پوچھا!

"پانچ سال!.... اس کے انتقال کے بعد بھی وہ ایک سال تک آسٹریلیا میں رہی!۔ پھر لندن!چار سال سے وہ یہیں کہیں رہتی ہے!لیکن اسے کوئی بھی نہیں جانتا!--"

"اگر اس کی اور مکلارنس کی شادی ہو جائے تو کیسی رہے!اسے بھی کوئی نہیں جانتا!"

"بکواس شروع کر دی تم نے!"

"سر ڈیکن ایک بات میری سمجھ میں نہیں آتی آخر کیلی پیٹرسن کا کام کیسے چلتا ہوگا!کوئی نہ کوئی تو اسے جانتا ہی ہوگا!"

"کیلی پیٹرسن کا وکیل بھی وہی ہے جو اس کے چچا ڈیرنگ پیٹرسن کا وکیل تھا!وہ مطمئن ہے کہ فرم کا سارا منافع کیلی پیٹرسن ہی کو پہنچ رہا ہے!"

"تو پھر وہ اس سے واقف ہوگا!"

"ہو سکتا ہے!"

"تب تو مکلارنس بڑا گدھا ہے کہ اس نے اس کی بجائے فرم کے منیجر کو پکڑ لیا!...."

"اس پر ہاتھ ڈالنا بہت مشکل ہے!" سر ڈیکن نے کہا۔

"کیوں؟"

"وہ مور گیٹ اسٹریٹ کی پولیس چوکی کے برابر رہتا ہے!"

"تو پولیس کی رسائی اس تک ہے!آپ وکیل ہی کے ذریعہ اسے کیوں نہیں ڈھونڈ نکالتے..!"

"وہ انکار کرتا ہے!....اس کا کہنا ہے کہ وہ بھی کیلی پیٹرسن کی شخصیت سے واقف نہیں ہے!"

"تب پھر وہ مطمئن کیسے ہے۔سر ڈیکن!"

"اوہ--!ایک معزز عورت نے اس کی ضمانت دی ہے!.... وہ کیلی پیٹرسن کے دستخط پہچانتی ہے!.... کیلی پیٹرسن کو اچھی طرح جانتی ہے خود بھی عرصہ تک سڈنی میں رہ چکی ہے!"

"وہ معزز عورت کون ہے؟سر ڈیکن!"

"ڈچز آف ونڈلمیر!...."

"آہ....!"عمران سینے پر ہاتھ رکھ کر کراہا۔

سر ڈیکن نے دوسری طرف منہ پھیر لیا!.... وہ مسکرا رہے تھے! اور عمران احمقوں کی طرح منہ کھولے اور آنکھیں پھاڑے بیٹھا رہا! کچھ دیر بعد سر ڈیکن نے کہا! "کیا تم نے کیلی پیٹرسن کے مضامین ہفت روزہ "سنسیشن" میں نہیں پڑھے!...."

"میں گھٹیا قسم کے رسائل نہیں پڑھتا!...."

"کیلی پیٹرسن!.... ہر ہفتہ اپنے تجربات اس کے لئے لکھتی ہے!.... وہ کہتی ہے کہ مجھے اپنی یہ پر اسرار زندگی بڑی پر کشش معلوم ہوتی ہے! میں لاکھوں کی مالک ہوں لیکن مجھے کوئی نہیں جانتا!.... میں اپنے ملازمین کے قریب سے گذر جاتی ہوں لیکن وہ نہیں جان سکتے کہ ان کی مالکہ ابھی ان کے قریب سے گذری ہے!.... وہ یہ بھی لکھتی ہے کہ میں عرصہ تک خود اپنی فرم میں ایک معمولی ملازم کی حیثیت سے کام کر چکی ہوں!"

"اس کی شادی مکلارنس سے ضرور ہونی چاہئے!" عمران بڑبڑایا۔

"مکلارنس!--- اگر مکلارنس تین ماہ کے اندر اندر گرفتار نہ ہوا تو میں استعفٰی دے دوں گا!...." سر ڈیکن نے کہا!

"اور میں شمال کی طرف چلا جاؤں گا!.... چلتا رہوں گا!.... حتیٰ کہ بحر منجمد شمالی کی حدیں شروع ہو جائیں گی!--- پھر برف کا طوفان آئے گا--- اور"

"اور یہ بکواس بند کرو!" سر ڈیکن نے میز پر ہاتھ مار کر کہا۔ "مکلارنس سے بھی پہلے کیلی پیٹرسن کا سراغ ملنا چاہئے!"

"اور مکلارنس اتنا بدھو ہے کہ وہ ڈچز آف ونڈلمیر اور کیلی پیٹرسن کے وکیل مسٹر ہارڈنگ پر ہاتھ ڈالنے کی بجائے اِدھر اُدھر ٹکریں مارتا پھر رہا ہے.... نہیں سر ڈیکن.... یہ بات میری سمجھ میں نہیں آسکتی!...."

"آنی بھی نہ چاہئے!...." سر ڈیکن نے کہا! "ویسے میرا دعویٰ ہے کہ یہ دونوں بھی محفوظ نہیں ہیں!"

سر ڈیکن نے میز سے ایک رسالہ اٹھا کر عمران کے سامنے پھینک دیا!.... اور پھر بولے "یہ ہفت روزہ سنسیشن ہے!.... اس میں کیلی پیٹرسن نے مکلارنس کو چیلنج کیا ہے۔"

"ہائیں!.... تب تو یہ شادی ضرور ہوگی سر ڈیکن!"

سر ڈیکن کچھ نہیں بولے! عمران رسالے کے صفحات الٹتا رہا!

اس نے کیلی پیٹرسن کا چیلنج پڑھا!.... اس نے لکھا تھا کہ مکلارنس کوئی وحشی ہے!.... عقل نہیں رکھتا!.... اس نے میری فرم کے جنرل منیجر پر اس لئے تشدد کیا تھا کہ میرے متعلق معلومات حاصل کر سکے!.... حالانکہ یہ ایک بڑی حماقت تھی....! لندن میں مجھے صرف ایک ہستی جانتی ہے اگر مکلارنس چاہے تو میں اس کا نام بھی بتا سکتی ہوں! لیکن میرا دعویٰ ہے کہ مکلارنس اس پر بھی ہاتھ نہیں ڈال سکے گا! میں اس کی حفاظت کروں گی!--- لیکن اس سے پہلے مکلارنس کو یہ بتانا پڑے گا کہ اسے میری تلاش کیوں ہے!....

"وہ ضرور بتائے گا مس کیلی پیٹرسن! ہمپ!...." عمران ہونٹ بھینچ کر سر ڈیکن کی طرف دیکھنے لگا!

"کیا خیال ہے! اس چیلنج کے متعلق!...." سر ڈیکن نے پوچھا!

"مجھے تو یہ سب کچھ فراڈ معلوم ہوتا ہے سر ڈیکن!...."

"کیا مطلب!...."

"فراڈ کا مطلب سمجھنے میں دیر لگتی ہے! ویسے عام طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ کیلی پیٹرسن کا وجود سرے سے ہے ہی نہیں!"

"تب تو پھر ڈچز آف ونڈلمیر کا وقار خطرے میں پڑ جاتا ہے!" سر ڈیکن نے کہا۔

"مگر!--- وہ تو کہتی ہے کہ میں بھی ذاتی طور پر کیلی پیٹرسن سے واقف نہیں ہوں!--- مگر سر ڈیکن.... یہ نک کارٹر!"

"اوہ اسے چھوڑو!.... ڈچز کو تم نے پچھلی رات بہت زیادہ پلا دی تھی!---"

"پھر بھی یہ نک کارٹر!...."

"وہ مر چکا ہے! بیس پچیس سال کا عرصہ ہوا میں نے تصدیق کر لی ہے!"

"وہ تھا کون!...."

"ایک آسٹریلوی باشندہ جس نے بھیڑوں کے ایک وبائی مرض کا کامیاب علاج دریافت کیا تھا!.... اسی لئے آج بھی آسٹریلوی اس کا نام عزت سے لیتے ہیں!"

"مگر ڈچز نے تو کہا تھا کہ وہ ایک معزز خاندانی آدمی ہے!"

"کہا ہوگا عمران! نک کارٹر کے پیچھے پڑنا فضول ہے.... نشے میں ڈچز بظاہر اچھی خاصی

نظر آتی ہے!.... لیکن اس کا دماغ بالکل الٹ جاتا ہے!.... تم سے بنیادی غلطی ہوئی تھی پچھلی رات! کوئی دوسرا طریقہ اختیار کرنا چاہئے تھا!" عمران کچھ نہ بولا! اس کی فکر میں ڈوبی ہوئی آنکھیں خلا میں گھور رہی تھیں!

"ہوں!" وہ تھوڑی دیر بعد مسکرایا!" پیٹرسن پی چنگ کارپوریشن! یہ پی چنگ کیا بلا ہے!"

"ہاں! اب تم نے ڈھنگ کی بات پوچھی ہے! یہ فرم دراصل پی چنگ کی شراکت میں چل رہی ہے!.... پی چنگ ایک متمول چینی ہے! لیکن اچھا آدمی نہیں ہے! کم از کم پولیس کی نظر میں تو وہ بہت ہی بُرا ہے یہ اور بات ہے کہ لندن کے کئی خیراتی ادارے محض اس کی امداد پر چل رہے ہیں۔ پی چنگ مور گیٹ اسٹریٹ کی ایک شاندار عمارت میں رہتا ہے اور یہ عمارت اس کی اپنی ہے۔!"

"آہا! وہ بھی مور گیٹ اسٹریٹ ہی میں رہتا ہے!-- اور پیٹرسن کا وکیل بھی وہیں رہتا ہے۔ یہ بات قابلِ غور ہے سر ڈیکن!۔ پی چنگ بھی مکلارنس کا شکار ہو سکتا ہے۔ آخر اس نے ابھی تک اس کی خبر کیوں نہیں لی! پی چنگ کیلی پیٹرسن کا پارٹنر ہے! ہو سکتا ہے کہ وہ اس سے واقف ہو!.... میری ہی طرح مکلارنس کی عقل بھی معدے میں قیام پذیر ہے....! ویسے سر ڈیکن....! میرا خیال ہے کہ ڈچز ہی ہماری بہت رہنمائی کر سکے گی--!"

"ہاں! ڈچز! لیکن اس سے کوئی بات معلوم کر لینا بہت مشکل ہے!...."

"کیا آپ قانونی طور پر اسے مجبور نہیں کر سکتے!...."

"قطعی نہیں! یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب کوئی یہ شبہ ظاہر کرے کہ کیلی پیٹرسن بجائے خود فراڈ ہے! دو آدمی اس کے لئے بہت مناسب ہیں!.... ایک تو پیٹرسن کا وکیل ہارڈنگ اور دوسرا پیٹرسن کا پارٹنر پی چنگ لیکن ان میں سے ایک مطمئن ہے اور دوسرا خاموش۔ ایسی صورت میں ہم کیا کر سکتے ہیں!"

"ہم بہت کچھ کر سکتے ہیں!"

"یعنی!...."

"آج میں پہلے پی چنگ سے ملوں گا!"

"ضرور ملو!.... لیکن.... ہوشیار رہنا.... وہاں تمہیں ایک خطرناک آدمی بھی ملے گا!"

"کون--!"

"سنگ ہی--ایک دوغلا چینی! جس کے متعلق لندن کی پولیس شبہات میں مبتلا ہے!"

"ہوگا!.... میں صرف پی چنگ کی شکل دیکھنا چاہتا ہوں! اس کے بعد خدا نے توفیق دی تو پیٹرسن کے وکیل ہارڈنگ سے بھی دو دو باتیں ہو جائیں گی۔"

"لیکن مکلارنس سے بچے رہنا--!"

"آہا-- جناب!.... مجھے اپنی موت پر کبھی افسوس نہیں ہوتا!.... آپ فکر نہ کیجئے!"

(۳)

عمران کی ٹیکسی مور گیٹ اسٹریٹ میں داخل ہوئی!.... اور پولیس چوکی کے سامنے سے گذرتی ہوئی ایک بڑی عمارت کے سامنے رک گئی پی چنگ یہیں رہتا تھا!....

عمران نے ٹیکسی سے اتر کر کرایہ ادا کیا اور عمارت کے برآمدے میں پہنچ کر کال بیل کا بٹن دبانے لگا!.... کچھ دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک بوڑھے انگریز بٹلر کا سر دکھائی دیا۔

"کیا بات ہے!...." اس نے عمران کو نیچے سے اوپر تک دیکھتے ہوئے ڈپٹ کر پوچھا۔

"مسٹر پی چنگ سے ملنا ہے!"

"نہیں پیکنگ سے کوئی خط نہیں آیا۔" بٹلر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا" یہ ڈاک خانہ نہیں ہے!"

قبل اس کے عمران کچھ کہتا۔ دروازہ بند ہو گیا!.... تقریباً دو تین منٹ بعد اس نے پھر گھنٹی کا بٹن دبایا!.... اس بار دروازہ کھلنے میں دیر نہیں لگی!.... لیکن جس نے دروازہ کھولا تھا وہ کوئی انگریز نہیں تھا!....

عمران نے اسے بہت غور سے دیکھا! اور دیکھتا ہی رہ گیا!.... یہ ایک دراز قد اور دبلا پتلا چینی تھا!.... اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھیں حیرت انگیز طور پر چمکیلی تھیں! عمران نے اتنے لمبے قد کا کوئی چینی آج تک نہیں دیکھا تھا! اس کی ناک چپٹی ضرور تھی لیکن پھر بھی وہ خالص چینی نہیں معلوم ہوتا تھا!--

"فرمایئے!" اس نے نرم لہجے میں پوچھا!--

"میں جانتا ہوں!" عمران نے جرمنوں کے سے انداز میں انگریزی بولنے کی کوشش کی" میں جانتا ہوں کہ یہ ڈاک خانہ نہیں ہے!۔ اور نہ میں نے یہی پوچھا تھا کہ پیکنگ سے کوئی خط آیا ہے؟"

"میں نہیں سمجھا جناب کہ آپ کیا فرما رہے ہیں!"

"مم.... ہمپ!.... وہ ابھی ایک بٹلر آیا تھا! میں نے اس سے کہا کہ میں مسٹر پی چنگ سے ملنا چاہتا ہوں.... لیکن اس نے جواب دیا کہ پیکنگ سے کوئی خط نہیں آیا۔ یہ ڈاک خانہ نہیں ہے۔"

"اوہ—وہ!" دراز قد چینی ہنسنے لگا! "وہ دراصل بہرہ ہے! لیکن آپ مسٹر پی چنگ سے کیوں ملنا چاہتے ہیں!"

"میں برلن سے آیا ہوں!.... اور میرے پاس ان کے لئے ایک خط ہے!"

"اوہو!.... مگر مسٹر پی چنگ اس وقت بہت اداس ہیں! کیونکہ ان کا طوطا مر گیا ہے! مگر خیر آپ آیئے! میں کوشش کروں گا کہ وہ اس وقت آپ سے ملنے پر رضامند ہو جائیں۔ آپ کا کارڈ!"

"میرا نام فوئرباخ ہے!...." عمران نے کہا۔

"اوہو!.... آپ فلسفی فوئرباخ کے خاندان سے تو نہیں!"

"میرے خاندان میں ہر قسم کے فوئرباخ گذرے ہیں موچی سے لے کر فلسفی تک.... تم اس کی پرواہ مت کرو۔!"

"خوب!" دراز قد چینی اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا مسکرایا اور پھر ایک طرف ہٹتا ہوا بولا "آیئے...."

وہ عمران کو ساتھ لئے ہوئے ایک ایسے کمرے میں آیا، جو غالباً نشست کے لئے تھا!.... اور بہترین قسم کے آرائشی فرنیچر سے مزین تھا!

وہ اسے وہاں بٹھا کر چلا گیا! پھر تھوڑی دیر بعد ایک پستہ قد اور گول مٹول سے چینی کے ساتھ واپس آیا.... وہ اتنا موٹا تھا کہ اسے چلنے میں بھی شائد دشواری محسوس ہو رہی تھی!.... لیکن جب وہ بولا تو عمران بمشکل تمام اپنی ہنسی روک سکا! کیونکہ اس کی آواز سیٹی سے مشابہ تھی! بالکل ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے کوئی ہاتھی "میاؤں میاؤں" کر رہا ہو!۔

"کس کا خط لائے ہیں آپ مسٹر" اس نے کہا اور پھر کچھ اس طرح پلٹ کر دراز قد چینی پر اپنے دونوں ہاتھ چلائے جیسے اس نے اس کی پشت پر چٹکی لی ہو۔ دراز قد چینی اچھل کر پیچھے ہٹ گیا۔ اور پی چنگ نے برا سا منہ بنا کر کہا! "حرامزادے!"

پھر عمران سے بولا.... "ہاں مسٹر.... جلدی.... آپ کس کا خط لائے ہیں!"

"خط!...." عمران حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر بولا "کس کا خط کیسا.... خط.... کہیں میں کسی پاگل خانے میں تو نہیں آگیا!.... پہلے آپ کے بٹلر نے کہا کہ پیکنگ سے کوئی خط نہیں آیا!.... حالانکہ میں نے کہا تھا کہ مسٹر پی چنگ سے ملنا چاہتا ہوں اب آپ بھی کسی خط کا تذکرہ کر رہے ہیں!"

دراز قد چینی عمران کو بہت غور سے دیکھنے لگا! پھر مسکرا کر انگریزی میں بولا!

"اوہو.... یہ شائد تمہارے ساتھ پنگ پانگ کھیلنے آئے ہیں!...."

"جی نہیں۔" عمران سر ہلا کر بولا! "میں تو یہ کہنے آیا تھا کہ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔"

"کیا مطلب!...." پی چنگ اچھل پڑا پھر خوفزدہ آواز میں بولا "آپ کیا کہہ رہے ہیں!...."

اچانک پھر اس نے پلٹ کر دراز قد چینی پر دو ہتھڑ چلایا اور بالکل پہلے ہی کے انداز میں بولا۔ "حرامزادے!"

"میں یہ کہہ رہا تھا!...." عمران نے کہا! "زندگی کا کوئی اعتبار نہیں! پتہ نہیں کب آپ کو بھی مکلارنس پکڑ لے جائے!"

پی چنگ نے مکلارنس کی ماں سے اپنے ناجائز رشتے کا اعلان کیا!

"آپ کی پارٹنر.... کیلی پیٹرسن....!"

لیکن پی چنگ نے اسے جملہ نہیں پورا کرنے دیا! کیونکہ اس بار اس کی سیٹی جیسی آواز کیلی کی ماں سے بھی اسی رشتے کا اعلان کر رہی تھی! پھر وہ عمران پر برس پڑا۔ "تم مجھے دھمکانے آئے ہو! میں کسی مکلارنس وکلارنس سے نہیں ڈرتا! چپ چاپ یہاں سے چلے جاؤ! ورنہ میں پولیس کو فون کر دوں گا۔"

"آپ غلط سمجھے!" عمران نے سعادتمندانہ لہجے میں کہا۔ "میں تو یہ پوچھنے آیا تھا کہ آپ نے اپنی زندگی کا بیمہ کرا لیا ہے یا نہیں! اگر نہ کرایا ہو تو میں اپنی کمپنی کی خدمات پیش کروں!"

اس پر کمپنی کی ماں کا بھی وہی حشر ہوا جو اس سے پہلے کیلی اور مکلارنس کی ماؤں کا ہو چکا تھا!—اس کے بعد پی چنگ سارے لندن کی ماؤں پر احسان کرتا ہوا کمرے سے چلا گیا!۔

"آپ ہی اپنی زندگی کا بیمہ کرا لیجئے!".... عمران نے مسمسی صورت بنا کر دراز قد چینی سے کہا!

"ضرور.... ضرور....!" وہ مسکراتا ہوا اٹھا اور عمران کے قریب آکر آہستہ سے بولا۔

"اتنی دیر میں سارے دروازے مقفل ہو چکے ہوں گے! تم یہاں سے باہر نہیں نکل سکو گے۔!"

"او ہو!.... بہت بہت شکریہ!" عمران نے شرمیلی ہنسی کے ساتھ کہا! "میں بہت تھک گیا ہوں! شاید آپ مجھے شام تک یہاں آرام کرنے کی اجازت دے دیں گے!"

"تمہارا تعلق کس کمپنی سے ہے۔ ویسے تم مجھے جرمن نہیں معلوم ہوتے!"

"میرا تعلق نیو لائف انشورنس کمپنی سے ہے اور میں جرمن نہیں ہوں!"

"پھر کون ہو!...."

"میں دراوڑ ہوں!...."

"تم مجھ سے نہیں اڑ سکتے! سمجھے!...." دراز قد چینی نے اردو میں کہا "میں جانتا ہوں کہ تم کس قوم یا نسل سے تعلق رکھتے ہو!"

عمران کو اس پر سخت حیرت ہوئی لیکن اس نے اپنے چہرے سے نہیں ظاہر ہونے دیا اور برجستہ بولا "میں چینی زبان نہیں سمجھ سکتا!"

"تمہاری اپنی زبان کیا ہے!...."

عمران نے اپنی پوری زبان منہ سے نکال کر اسے دکھائی! اور دراز قد چینی جھنجھلا گیا!

"اگر تمہیں مکلارنس نے بھیجا ہے تو میں تمہیں چلا جانے دوں گا مگر یہ جان بخشی ایک کام کے صلے میں ہو گی...."

"آپ مجھے اپنی عمر بتائیے تاکہ میں آپ کو کوئی مفید مشورہ دے سکوں!" عمران نے خالص کاروباری انداز میں کہا!

"مکلارنس سے کہہ دینا اس طرف آنکھ اٹھانے کی بھی جرأت نہ کرے ورنہ اس کا سارا بھرم خاک میں مل جائے گا۔ بلکہ اس سے یہ بھی کہہ دینا کہ پی چنگ کی پشت پر کوئی برساتی مینڈک نہیں بلکہ سنگ ہی ہے!"

"ہائیں.... کیا کہا!.... پی چنگ برساتی مینڈک ہے!" عمران نے حیرت ظاہر کی! ویسے اسے اس پر حیرت تھی کہ یہی مچھر سا آدمی سنگ ہی ہے۔ اس نے سنگ ہی کا نام بہت زیادہ سنا تھا اور لندن ہی کے دورانِ قیام میں سرخ چین کے ریڈیو سے اس نے بھی سنا تھا کہ سنگ ہی نے سُرخ حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کی تھی اور اپنے مقصد میں ناکام رہنے پر وہاں سے بھاگ

نکلا تھا! اس کے ملک بدر کر دیئے جانے کی خبر تو محض سرکاری رسمیات میں سے تھی! اس پر قانون کا ہاتھ پڑ ہی نہیں سکا تھا۔

"تم ضرورت سے زیادہ عقلمند معلوم ہوتے ہو!" سنگ ہی اسے گھورتا ہوا بولا "لیکن اتنی کم عمری میں تمہیں اتنا دلیر نہ ہونا چاہئے! سمجھے! سنگ کی نصیحت ہمیشہ یاد رکھنا.... ویسے مجھے افسوس ہے کہ تم مکلارنس جیسے گھریلو چوہے کے لئے کام رہے ہو!"

"چچا سنگ! مجھے خود افسوس ہے۔ مگر میں مجبور ہوں!" عمران نے دردناک لہجے میں کہا۔

"کیا مجبوری ہے--!"

"میری محبوبہ پکڑوا لی ہے اس نے!...."

"کوئی بکری تھی!...." سنگ ہی مسکرا کر بولا "پکڑوا لی ہے کا مطلب تو یہی ہو سکتا ہے!"

"خود تمہاری محبوبہ ہو گی بکری!...." عمران بگڑ گیا! "ذرا زبان سنبھال کر!.... ورنہ میں بہت خراب آدمی ہوں!...."

سنگ ہی اس طرح ہنسا جیسے کسی ننھے سے بچے کے لاف و گزاف پر ہنس پڑا ہو!.... پھر دفعتاً سنجیدہ ہو کر ہمدردانہ لہجے میں بولا۔ "اوہ-- تم نہیں سمجھے میرا مطلب!-- کیا وہ کوئی بے سہارا لڑکی تھی!...."

"نہیں!.... دیوار کے سہارے کھڑی تھی! بس اچانک اس کے آدمی اس پر ٹوٹ پڑے.... اور پکڑ لے گئے!.... بقول کنفیوشس...."

"شش!...." سنگ برا سا منہ بنا کر بولا! "یہ نفرت انگیز نام آئندہ میرے سامنے نہ لینا-- ہاں تو پھر کیا ہوا!"

"پھر یہ ہوا کہ میری مٹی پلید ہو رہی ہے!.... عمران رو دینے کے سے انداز میں بولا "اب مجھے مکلارنس کی طرف سے دھمکیاں ملتی ہیں کہ اگر میں اس کا کام نہیں کروں گا تو وہ میری محبوبہ کو مار ڈالے گا!"

"تم سے وہ کیا کام لیتا ہے!"

"اوہ-- کیا بتاؤں! کبھی پریس رپورٹر بنا دیتا ہے۔ اور کبھی کسی بیمہ کمپنی کا ایجنٹ۔"

"لیکن اس نے تمہیں یہاں کیوں بھیجا تھا!"

"تاکہ میں اسکے متوقع حملے کا تذکرہ کر کے مسٹر چنگ کو زندگی کا بیمہ کرانے کا مشورہ دوں۔!"

"اس کا مقصد!...."

"مقصد میں نہیں جانتا!"

"یہ حکم تمہیں کس نے دیا تھا!"

"مکلارنس نے!"

"تم نے مکلارنس کو دیکھا ہے!...."

"نہیں اس کے احکامات مجھے ہمیشہ فون پر موصول ہوتے ہیں!"

"تم کرتے کیا ہو!...."

"پڑھتا ہوں!...."

"طالب علم ہو!...."

"ہاں! میں یہاں پڑھنے کے لئے آیا تھا! ایک لڑکی سے وہ ہو گئی!" عمران نے شرما کر کہا۔

"تم مجھے بالکل چغد معلوم ہوتے ہو!"

"کیا کہا!...." عمران گھونسہ تان کر اس کی طرف بڑھا!.... لیکن دوسرے ہی لمحہ میں اس کے دونوں ہاتھ سنگ ہی کی گرفت میں تھے!

عمران نے محسوس کیا کہ وہ اپنے ہاتھ چھڑا لینے میں کامیاب نہیں ہو سکے گا! اس کی انگلیاں اسے اپنی کلائی پر جونکوں کی طرح لپٹی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں!.... اس نے اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرنے کی بجائے جھلائے ہوئے لہجہ میں کہا!.... "اگر میں چغد ہوں تو تم الو ہو!"

"یہ دوسری بات ہے!" سنگ ہی نے ہنس کر اس کے ہاتھ چھوڑ دیئے اور بولا "تم.... اب اگر یہاں سے واپس گئے تو شاید مار ہی ڈالے جاؤ!"

"کیوں؟" عمران نے خوفزدہ آواز میں پوچھا!

"میں یہی محسوس کر رہا ہوں!.... ویسے تم اپنی محبوبہ کو اس کے پنجے سے رہائی دلانا چاہو تو میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں!"

"ارے جاؤ! تم کیا مدد کرو گے! مکلارنس تمہیں کسی مچھر کی طرح مسل کر پھینک دے گا!.... واہ.... کیا بات کہی تم نے! کیا نشے میں ہو یار!"

"اچھا بیٹا!" سنگ ہی آنکھ مار کر بولا "تم دیکھنا کہ میں کس طرح اسے اس کے بل سے نکال کر ایک حقیر چوہے کی طرح مار ڈالتا ہوں!"

"تم کیلی پیٹرسن کا پتہ تو لگا نہیں سکتے! مکلارنس کو کیا نکالو گے!"

"کیلی پیٹرسن" سنگ ہی نے برا سا منہ بنایا۔

"ارے!.... خبردار اگر تم نے اس کے خلاف نفرت ظاہر کی.... مجھے اس کے نام ہی سے....!" عمران نے شرما کر سر جھکا لیا!.... پھر آہستہ سے بولا "وہ ہو گئی ہے!"

"کبھی کسی عورت سے گفتگو کرنے کا بھی اتفاق ہوا ہے۔!" سنگ ہی نے طنزیہ لہجے میں پوچھا!

"تم سے مطلب!.... لیکن تم نے کیلی کے نام پر نفرت کیوں ظاہر کی تھی!...."

"کیلی!.... فراڈ ہے!" سنگ ہی نے کہا!

"یعنی--!"

"ضروری نہیں ہے کہ میں تمہیں کچھ سمجھاؤں بھی!" سنگ ہی اسے گھورتا ہوا بولا!

"یہ تمہیں سمجھانا ہی پڑے گا! تم نے ایک ایسی لڑکی کو فراڈ کہا ہے جس کا نام مجھے بہت وہ لگتا ہے.... پیارا.... پیارا...."

"اچھا اب تم یہاں سے چپ چاپ کھسک جاؤ سمجھے!... میں سمجھ گیا!"

"کیا سمجھ گئے؟" عمران نے پوچھا!

"تم کسی اخبار کے رپورٹر ہو! اور کیلی پیٹرسن کے متعلق ہماری رائے دریافت کرنا تمہاری آمد کا مقصد ہے.... چلو.... نکلو.... نہیں تو دھکے دے کر نکال دوں گا!"

"ارے.... وہ دروازہ ہے، دے کر تو دیکھو دھکے!.... میں کیا تم سے کمزور ہوں۔ ویسے شریف آدمی ہاتھا پائی نہیں کرتے!"

"باہر نکلو!" سنگ ہی نے اسے دھکا دیا۔

"اے دیکھو ہاں!.... میں بہت برا آدمی ہوں!...." عمران دھکا کھا کر پلٹا اور دور ہی سے سنگ ہی کو گھونسہ دکھاتا رہا۔

سنگ ہی نے پھر اسے دھکا دیا!....

"اے.... دیکھو!.... میں سمجھائے دیتا ہوں.... اب دھکا دیا تو اچھا نہیں ہوگا!"

سنگ ہی اسے دھکے دیتا ہوا دروازے تک لایا.... اور عمران باہر نکلتا ہوا بولا "اچھا.... میں دیکھوں گا!.... مچھر کی اولاد!"

سنگ ہی نے دروازہ بند کر لیا اور عمران کھڑا چیختا رہا!

"تم لوگ کمینے ہو!.... کتے ہو!.... بد اخلاق ہو!.... میں تم سے سمجھوں گا ساری شیخی دھری رہ جائے گی!"

پھر وہ اس طرح وہاں سے چل پڑا جیسے اسے دروازے پر بھیک نہ ملی ہو!.... مگر وہ عمران تھا! تھوڑی ہی دور چلنے کے بعد اس نے محسوس کر لیا کہ کوئی اس کا تعاقب کر رہا ہے!

مور گیٹ اسٹریٹ سے نکل آنے کے بعد بھی وہ پیدل ہی چلتا رہا۔

پھر ایک جگہ رک کر ایک دوا فروش کی دوکان میں گھس کر ایک ایسی تجارتی فرم کے نمبر ڈائیل کیئے جس کی لائنیں ہمیشہ انگیج رہتی تھیں! ظاہر ہے کہ دوسری طرف سے اس کو جواب نہ ملا ہوگا! لیکن عمران نے باقاعدہ اسٹارٹ لے کر بولنا شروع کر دیا! تعاقب کرنے والا چینی بھی دوکان کے اندر آ گیا تھا اور کاؤنٹر پر کچھ اس انداز میں کھڑا تھا جیسے اسے بھاری مقدار میں دوائیں خریدنی ہوں!

عمران ماؤتھ پیس میں کہہ رہا تھا! "ہیلو!.... آواز دھیمی آ رہی ہے! ذرا زور سے بولئے.... ہاں!.... اس نے مجھے دھکے دلوا کر نکال دیا! بیمہ نہیں کرائے گا! وہ آپ سے بھی خوفزدہ نہیں ہے!.... وہاں ایک دبلا پتلا مچھر سا آدمی بھی تھا! اس نے آپ کو بہت گالیاں دیں.... ہائیں تو آپ مجھے کیوں گالیاں دے رہے ہیں۔ ارے واہ.... دیکھئے خدا کے لئے اب میری پیاری.... کٹی کو چھوڑ دیجئے ورنہ میں خود کشی کر لوں گا!-- ہاں!.... کیا.... اس کا نام.... ٹھہریئے.... بتاتا ہوں.... یہ چینی نام عجیب ہوتے ہیں!.... پنگ پانگ.... نہیں.... کچھ ایسا ہی تھا.... پنگ پی.... چنگ چی.... جہنم میں جائے.... مجھے نام نہیں یاد آ رہا.... خدا کے لئے چھوڑ دیجئے میری کٹی کو.... ہائیں بند کر دیا.... خدا غارت کرے!"

عمران ریسیور رکھ کر بُری بُری گالیاں بکنے لگا!.... اچانک کسی نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھ دیا اور وہ چونک کر مڑا.... یہ سنگ ہی تھا جس کے ہونٹوں پر عجیب سی مسکراہٹ تھی۔

"میرا نام سنگ ہی ہے!...." اس نے اردو میں کہا!

عمران فون کی طرف جھپٹا!

"ٹھہرو!" سنگ ہی نے اس کا بازو پکڑتے ہوئے کہا۔ "کٹی بہت خوبصورت لڑکی ہے!.... خیر ہوگی.... ویسے تم اردو سمجھتے ہو! اور میرا اندازہ غلط نہیں تھا کہ تم برصغیر کے کسی ملک کے باشندے ہو!"

عمران خاموش ہو کر پلکیں جھپکاتا رہا!

"کیا میں غلط کہہ رہا ہوں....!" سنگ ہی نے مسکرا کر پوچھا! "تم نے کس نمبر پر رنگ کیا تھا۔"

"ڈبل تھری فور ڈبل ناٹ!...."

"یہ کس کے نمبر ہیں!.... تم نے معلوم کرنے کی کوشش تو کی ہوگی!...." سنگ ہی نے عمران کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا!....

"میں نے کئی بار ٹیلیفون ڈائرکٹری میں تلاش کرنے کی کوشش کی!.... لیکن مجھے...."

"تم نہیں بتاؤ گے!...."

"مجھے معلوم ہی نہیں مسٹر پنگ لی!.... پنگ پنگ.... پن چن.... پھر بھول گیا شاید آپ کا نام!...."

"کیا تم نے ایکسچینج سے معلوم کرنے کی کوشش نہ کی ہوگی!...."

"کی تھی! معلوم ہو گیا تھا!-- مگر مجھے نام یاد نہیں رہتے!.... پورا پتہ ذہن سے اتر گیا! بالکل یاد نہیں!.... لیکن وہ کوئی سر تھا.... اوہو.... ٹھہریئے!.... یاد آ گیا! سر مکھن تھا شاید نہیں سر ڈکن!.... اوہا.... وہ مارا.... آ گیا یاد.... سر ڈیکن.... سر ڈیکن!"

"سر ڈیکن!.... کیا بکتے ہو!.... پورے لندن میں صرف ایک ہی سر ڈیکن ہے اور وہ ہے پولیس کمشنر!...."

"وہ مارا....!" عمران خوش ہو کر بولا "اب بالکل یاد آ گیا! یہی نمبر تھا.... اور عمارت.... ڈیکن ہال....!"

"کیا تم مجھے الو سمجھتے ہو!...." سنگ ہی جھلا گیا!۔

"الو میرا پسندیدہ پرندہ ہے! میں تمہیں اس قابل نہیں سمجھتا!" عمران نے سنجیدگی سے

کہا۔ "جو کچھ مجھے معلوم تھا تمہیں بتا دیا! وہ بھی محض اس لئے کہ مجھے مکلارنس سے محبت نہیں ہے!.... اور اب یہ چاہتا ہوں کہ اگر وہ میری کٹی کو رہا نہیں کرتا تو مجھے بھی مار ڈالے!...."

"مجھ سے اڑنے کی کوشش نہ کرو!.... میں تمہیں یہاں اس دوکان میں بھی درست کر سکتا ہوں!...."

"پہلے خود کو درست کر لو پھر مجھے درست کرنا!.... ڈونگرے کا بال امرت پیا کرو۔ یا اشرف میڈیکل لیبوریٹریز لائل پور سے بہار اطفال اور اکثیر مسان منگوا لو.... تم سوکھے کے مرض میں مبتلا معلوم ہوتے ہو!.... یہ دوائیں ضرور استعمال کرو! انڈے کی زردی میں چڑھا دیا کروں گا.... ٹاٹا....!"

عمران ہاتھ ہلاتا ہوا دوکان سے نکل گیا!.... سنگ ہی نے بھی اس کے ساتھ ہی دوکان سے باہر قدم نکالا!

"تم خفا ہو گئے ہو دوست!...." سنگ ہی پھر اس کا بازو پکڑتا ہوا بولا!

"نہیں تو!...." عمران نے پلٹ کر کہا!.... "مگر اب تم میرا پیچھا چھوڑ دو!.... ورنہ کہیں پولیس مجھے کسی شبہے میں دھر نہ لے! تم صورت سے گرہ کٹ معلوم ہوتے ہو!...."

"کیا بکتے ہو! کس میں اتنی ہمت ہے کہ میری طرف آنکھ بھی اٹھا سکے! میں ایک معزز آدمی ہوں۔"

"معزز مچھر.... ملیریا والا...." عمران نے سر ہلا کر کہا!

سنگ ہی کو غصہ نہیں آیا! وہ بدستور مسکراتا رہا!....

"تم رہتے کہاں ہو!...."

"تیرہ ہارلے اسٹریٹ!...."

"خیر ہو گا! تم کہیں رہتے ہو! مجھے اس سے غرض نہیں ہے! مگر نہ جانے کیوں میں تمہیں پسند کرنے لگا ہوں!...."

"سچ!...." عمران پرمسرت لہجے میں چیخا! اور لندن کی ایک بھری پری سڑک پر اس سے بغلگیر ہو گیا!

"تم پہلے آدمی ملے ہو جس نے مجھے پسند کیا ہے!" عمران اس کی پشت تھپکتا ہوا بولا "اب

میں تمہیں مچھر نہیں کہوں گا!"

سنگ ہی نے آہستہ سے اسے الگ ہٹاتے ہوئے کہا! "چلو ہم کہیں بیٹھ کر کچھ غم غلط کریں گے!"

"یار تم بڑی بامحاورہ اردو بول لیتے ہو!" عمران نے حیرت ظاہر کی!

"میں دس زبانوں کا ماہر ہوں!"

وہ دونوں اسی سڑک کے ایک جوائنٹ میں آ بیٹھے!....

"کیا پیو گے!...." سنگ ہی نے پوچھا!

"آج تو دہی کی لسی پینے کو جی چاہتا ہے!"

"تم لندن میں ہو برخوردار فضول بکواس نہ کرو! وہسکی اور سوڈا منگواؤں!...."

"میں شراب نہیں پیتا!...."

"اوہو.... کیا لندن میں بھی تم اتنے ہی کمزور دل کے ہو!"

"ہاں!.... لندن میں بھی مجھے ٹھنڈا پانی مل ہی جاتا ہے چچا!"

سنگ ہی نے اس کے لئے چائے اور اپنے لئے وہسکی کا آرڈر دیا۔

"لندن.... پیسہ مانگتا ہے!...." سنگ ہی بڑبڑایا!

"بابا خدا کے نام پر!...." عمران نے ہانک لگائی!

"تم ایک کٹی کو رو رہے ہو!.. یہاں ہزاروں کٹیاں تمہاری راہ میں آنکھیں بچھانے کو تیار ہیں!"

"ہائیں۔ کہاں....! کدھر!...." عمران بوکھلا کر چاروں طرف دیکھنے لگا....!

"ہر جگہ!.... لیکن تمہاری جیب میں پیسہ ہونا چاہئے!.... بیشمار.... لاتعداد!"

"یہی تو نہیں ہے!.... چچا سنگ!"

"چچا سنگ تمہیں سونے اور چاندی میں دفن کر سکتا ہے!...."

"آہا تو پھر میں آج ہی اپنے تابوت کے لئے آرڈر دوں گا!...."

"تم مذاق سمجھتے ہو برخوردار!" سنگ ہی آگے جھک کر اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔

پھر جیب میں ہاتھ ڈال کر نوٹوں کی ایک گڈی نکالی اور اسے میز پر پٹخ کر کہا "یہ سو پونڈ ہیں انہیں رات تک ختم کر دینا! کل اتنے ہی مجھ سے پھر لے جانا...."

"آہا!...." عمران پرمسرت لہجے میں بولا "میں آج سے تمہیں انکل کی بجائے فادر کہوں

گا!.... ہاہا!...."

عمران نے نوٹوں کی گڈی کھینچ کر اپنی جیب میں ڈال لی!....

"کل پھر مجھے یہیں!.... اسی وقت ملنا!...."

"اب تو میں ہر وقت یہیں مل سکتا ہوں!...." عمران نے بڑے خلوص سے کہا!" کہو تو دن رات بیٹھا رہوں!...."

شراب آگئی تھی! سنگ ہی کسی بلانوش کی طرح اس پر ٹوٹ پڑا!... ذرا ہی دیر میں آدھی بوتل صاف ہو گئی!.... لیکن عمران نے سنگ ہی کی ظاہری حالت میں کوئی فرق نہیں محسوس کیا! ویسے اب وہ عمران کو تھوڑے تھوڑے وقفے سے اس طرح گھورنے لگا تھا!.... جیسے وہ کہیں سے کوئی چیز چرا کر بھاگا ہو!.... اچانک تھوڑی دیر بعد سنگ ہی بولا "تم جو کچھ نظر آتے ہو! حقیقتاً وہ نہیں ہو!"

"کیا!.... تو کیا تم مجھے کتے کا پلا سمجھتے ہو!...."

"نہیں... میں تم میں کچھ ایسی صلاحیتیں دیکھ رہا ہوں، جو مجھے پسند ہیں!"

"تب تو تم کل مجھے سو پونڈ سے بھی زیادہ دو گے!"

"بکواس نہ کرو!.... یہ پاؤنڈ میں نے بطور خیرات تمہیں نہیں دیئے!...."

"اگر مجھے اسکا شبہ بھی ہو جائے تو تمہارا گلا گھونٹ دوں!...." عمران نے آنکھیں نکال کر کہا!

"تمہیں میرا ایک کام کرنا ہوگا!...."

"بتاؤ"

"تمہیں لندن کی ایک معزز عورت کے ہاں ملازمت کرنی پڑے گی!"

"عورت کی ملازمت!...." عمران ہتھے سے اکھڑ گیا!" ارے لو یہ اپنے روپے! میں کسی عورت کی ملازمت نہیں کروں گا!.... تم پر بھی لعنت ہے... ہاں!...."

"وہ ایک معزز عورت ہے!... ڈچز آف ونڈلمیر .... اس کے یہاں تقریباً نصف درجن نوجوان اور خوبصورت ملازمائیں ہیں!... کیا سمجھے... اور تم اسکے کتوں کی دیکھ بھال کرو گے!...."

"گدھے چراؤں گا!...." عمران جھلا گیا!... "یہ لو اپنے روپے میں جا رہا ہوں!...."

اس نے نوٹوں کی گڈی اٹھا کر سنگ ہی کے سامنے ڈال دی اور آدھی پیالی چائے چھوڑ کر اٹھ گیا!....

"اچھا دوست!" سنگ ہی ایک طویل سانس لیکر بولا "تم جاؤ! لیکن آج تک کوئی ایسا آدمی ایک ہفتے سے زیادہ نہیں زندہ رہ سکا۔ جس نے سنگ ہی کی کوئی بات ماننے سے انکار کر دیا ہو!"

"کیا بگاڑ لو گے! میرا....!"

"میں تمہاری صورت بگاڑ دوں گا!.... اتنے بدصورت ہو جاؤ گے کہ کبھی کوئی لڑکی تمہارے منہ پر تھوکنا بھی پسند نہ کرے گی!...."

عمران بوکھلائے ہوئے انداز میں بیٹھ گیا!... اپنی دانست میں وہ سنگ ہی کے گرد اپنا جال مضبوط کرتا جا رہا تھا!....

"ہم.... ہمپ!.... میں جانتا ہوں!.... تم مجھے پہلے ہی لفنگے معلوم ہوئے تھے!" عمران ہانپتا ہوا بولا! "میں جانتا تھا کہ تم مجھے کسی جال میں پھانسنے کی کوشش کر رہے ہو!...."

"تم احمق ہو!.... میں تمہیں تمہاری کٹی واپس دلانا چاہتا ہوں۔! فی الحال تم سے جو کام لینا چاہتا ہوں اس کے لئے تم سے زیادہ موزوں آدمی اور کوئی نہ مل سکے گا!...."

"کیوں مجھ میں کون سی موزونیت نظر آرہی ہے تمہیں! کیا میری شکل عورتوں کے ملازموں کی سی ہے! ارے اگر شوہروں جیسی شکل بھی ہوئی تو میں خودکشی کر لوں گا!--"

"نہیں میری جان تم تو شہزادے معلوم ہوتے ہو!" سنگ ہی عمران کا ہاتھ سہلاتا ہوا بولا!

"پھر تم مجھے کسی عورت کا ملازم کیوں بنانا چاہتے ہو!...."

"اوہ! میری بات بھی تو سنو! وہاں تم کسی شہزادے کی طرح زندگی بسر کرو گے! ڈچز آف ونڈلمیر کو ایک ایسے پڑھے لکھے آدمی کی ضرورت ہے جو اس کے کتوں کی دیکھ بھال کر سکے! اسے مشرقیوں سے عشق ہے! وہ فوراً تمہیں رکھ لے گی!.... اور پھر اپنے دوستوں میں فخریہ کہے گی کہ مغل اعظم کی نسل کا ایک شہزادہ اس کے کتوں کی دیکھ بھال کرتا ہے! بلکہ زیادہ اچھا تو یہ ہوگا کہ تم اس سے یہی کہہ دو....!"

"کیا کہہ دو--!"

"یہی کہ تم مغل اعظم کی نسل سے ہو!.... وہ تمہیں ہاتھوں ہاتھ لے گی!"

"پھر--!"

"پھر تم کتوں سے زیادہ آدمیوں کی دیکھ بھال کرنا!.... میں دراصل ڈچز کے ملنے جلنے

والوں کی فہرست چاہتا ہوں!"

"جاسوسی!" عمران حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر بولا! اور اچانک اس کے چہرے پر جوش کے آثار نظر آئے اور وہ سنگ ہی کا ہاتھ دبا کر بولا" میں ضرور کروں گا-- میں ضرور ڈچز کی ملازمت کروں گا! مجھے جاسوسی کا بڑا شوق ہے.... لاؤ نوٹ مجھے واپس کر دو!"

سنگ ہی نے نوٹوں کی گڈی اس کی طرف کھسکا دی! عمران سوچ رہا تھا کہ وہ اور سنگ ہی دونوں ایک ہی نتیجے پر پہنچے ہیں! عمران کی نظر پہلے سے ڈچز پر تھی! اور اسے یقین تھا کہ نہ صرف کیلی بلکہ مکلارنس تک پہنچنے کا ذریعہ بھی سو فیصد وہی عورت ہو سکتی ہے۔

وہ بڑے غور سے سنگ ہی کی تجاویز سنتا رہا! حالانکہ وہ کچھ بھی نہیں سن رہا تھا! اس کا ذہن کہیں اور تھا۔ لیکن سنگ ہی کو اس کا احساس بھی نہیں ہو سکا کہ عمران اس کی تجاویز میں دلچسپی نہیں لے رہا۔

(۴)

دوسرے دن لندن کے باشندے کیلی پیٹرسن اور مکلارنس کے سلسلے میں ایک نئے نام سے واقف ہوئے! یہ نام تھا سنگ ہی--! اور اس سنگ ہی نے مکلارنس کو ایک مقامی اخبار کے ذریعہ چیلنج کیا تھا! ویسے یہ دوسری بات ہے کہ سنگ ہی اس چیلنج کو دیکھ کر ہکا بکا رہ گیا ہو۔ اس کے فرشتوں کو بھی علم نہیں تھا کہ یہ چیلنج کس نے شائع کرایا ہے!....

یہ چیلنج دراصل پی چنگ کی حمایت میں تھا! مضمون میں یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ ممکن ہے پیٹرسن پی چنگ کارپوریشن کے منیجر کے بعد خود پی چنگ کا نمبر آجائے! لہٰذا سنگ ہی کی طرف سے مکلارنس کو چیلنج تھا کہ پی چنگ کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھ ہی لے!

یہ چیلنج پی چنگ کی نظر سے گذرا تو اس کی سانس پھولنے لگی! حقیقتاً وہ ایک ڈرپوک آدمی تھا! اور ان دنوں تو اسے ہر وقت اپنے چاروں طرف مکلارنس کے بھوت دکھائی دیتے تھے۔

"او حرامزادے تو نے یہ کیا کیا؟".... پی چنگ سنگ ہی پر مکا تان کر دوڑا۔

"میں نہیں جانتا کہ یہ کس کی حرکت ہے!...."

"تم جانتے ہو! میں بھی جانتا ہوں! تم سے سوائے حرامزدگی کے اور کس بات کی توقع کی جا سکتی ہے....؟"

"اچھا چلو!.... یہی سہی! میں نے اسے چیلنج کیا ہے.... پھر؟"

"میرا حوالہ کیوں دیا تو نے--؟" پی چنگ اپنے سر پر دوہتھڑ مار کر چیخا!

"تاکہ وہ تمہیں مار ڈالے! اور تمہاری ڈچ محبوبہ آزاد ہو جائے! وہ مجھے بہت اچھی لگتی ہے....!"

"حرامزادے!...." پی چنگ چیخ کر اس پر جھپٹا!.... سنگ ہی بڑی پھرتی سے ایک طرف ہٹ گیا!.... اور چنگ توند کے بل فرش پر چلا آیا!۔

دوسرے ہی لمحے میں سنگ ہی چھلانگ مار کر اس کی پشت پر سوار تھا۔ پی چنگ نے اٹھنے کی کوشش کی.... لیکن وہ سنگ ہی کی گرفت تھی۔ اس نے اپنے پیر اور ہاتھ اس کے تھلتھلے جسم میں پیوست کر دیئے تھے! بالکل ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے کوئی کیکڑا کسی موٹی مچھلی سے چمٹ گیا ہو!

پھر وہ آہستہ آہستہ کہنے لگا!" پی چنگ! تم مجھے دن میں ہزار بار حرامزادہ کہا کرو مجھے ذرہ برابر بھی پرواہ نہیں ہوگی!.... لیکن تمہاری وہ ڈچ محبوبہ مجھے بہت پسند ہے!.... اگر وہ نہیں تو پھر تمہاری بھتیجی چن!.... مجھے آج کل ایک محبوبہ کی ضرورت ہے، میں بہت اداس ہوں!-- لندن کی عورتیں مجھ سے نفرت کرتی ہیں...."

"حرامزادے....!".... پی چنگ تکلیف سے چیخا! اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے سنگ ہی کی انگلیاں اس کا گوشت پھاڑ کر ہڈیوں تک اتر گئی ہوں!

"اور تم یہ جانتے ہو کہ سنگ ہی تمہاری حفاظت کر رہا ہے! اگر میں یہاں سے چلا جاؤں تو تم جہنم میں پہنچ جاؤ! کیا تمہیں نہیں معلوم کہ انگریز تم سے کتنی نفرت کرتے ہیں! تمہارے معاملے میں وہ مکلارنس کے ساتھ ہوں گے!...."

"مجھے چھوڑ دے! میں مرا جا رہا ہوں!" پی چنگ نے رو دینے والی آواز میں کہا! سنگ ہی اسے چھوڑ کر الگ ہٹ گیا! اتنے میں فون کی گھنٹی بجنے لگی! سنگ ہی نے بڑھ کر ریسیور اٹھا لیا۔

"ہیلو!...." اس کے حلق سے بالکل پی چنگ کی سی آواز نکلی!.... لیکن اب پی چنگ میں اتنی سکت نہیں رہ گئی تھی کہ وہ اس پر احتجاج بھی کر سکتا!.... وہ ایک آرام کرسی میں پڑا ہوا بری طرح ہانپ رہا تھا!

"ہاں!.... میں پی چنگ ہوں!" سنگ ہی ماؤتھ پیس میں کہہ رہا تھا" اوہ.... ہو!.... میں بے قصور ہوں!.... میرا اس چیلنج سے کوئی تعلق نہیں!.... نہیں اب سنگ ہی یہاں نہیں ہے!

آپ اپنے کسی آدمی کو بھیج دیجئے!... میں دو ہزار پونڈ کا چیک دے دوں گا!... اچھا کیش ہی منگوا لیجئے! میں تو آپ کا غلام ہوں!... اگر مجھے کیلی پیٹرسن کے بارے میں کچھ معلوم ہوتا تو وہ بھی بتا دیتا--!"

سنگ ہی ریسیور رکھ کر مڑا...

"کون تھا..." پی چنگ ہانپتے ہوئے پوچھا!

"مکلارنس!"

"ارے... باپ رے!"... پی چنگ توند پر دونوں ہاتھ رکھ کر کراہا!

"دو ہزار پونڈ تیار رکھو! اس کا ایک آدمی آرہا ہے--!"

"ارے میں مر گیا! دو ہزار پونڈ... پھر تمہاری موجودگی سے فائدہ ہی کیا!"

"تم نکالو تو... یہ رقم!... مکلارنس کے تابوت کے لئے خرچ کرونگا! اس کا آدمی ٹھیک دس منٹ بعد یہاں پہنچ جائے گا۔ اس نے یہی کہا ہے!"

"دو ہزار پونڈ... نہیں... میں نہیں دے سکتا..."

"نہیں دے سکتے تو میں یہاں سے جارہا ہوں!..."

"ہائے..." پی چنگ پھر توند پر ہاتھ رکھ کر کراہا--!

"اٹھو!... جلدی کرو!... موت کے بعد دولت تمہارے کس کام آئے گی!..."

"چپ حرامزادے!... موت آئے تیری-- خدا تجھے غارت کردے...!"

پی چنگ!... اٹھ کر کراہتا لڑکھڑاتا کمرے سے چلا گیا! سنگ ہی بار بار گھڑی کی طرف دیکھ رہا تھا! وہ دو چار منٹ اسی کمرے میں ٹھہرا پھر نشست کے کمرے میں چلا آیا! جہاں سے وہ صدر دروازے پر آنے والوں کو صاف دیکھ سکتا تھا!

گھڑی وہ اب بھی دیکھ رہا تھا!... فون موصول ہونے کے ٹھیک دس منٹ بعد اسے سیڑھیوں پر ایک آدمی نظر آیا!... اور یہ آدمی عمران کے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتا تھا!... اس نے اپنے بائیں شانے سے ایک ایئر گن لٹکا رکھی تھی!... سنگ ہی جھنجھلا گیا!... اتنے میں گھنٹی بجی اور خود سنگ نے صدر دروازہ کھولتے ہوئے عمران کو ایک گندی سی گالی دی...

"ارے تم ہوش میں ہو یا نہیں! اس وقت میں مکلارنس کی طرف سے دو ہزار پونڈ وصول

کرنے آیا ہوں!..."

"تم..." سنگ اسے گھورنے لگا!

"ہاں!... میں!... ابھی میں نے تمہارا کام نہیں شروع کیا! فی الحال مکلارنس کا کام کر رہا ہوں! تمہارا بھی جلدی ہی شروع ہو جائے گا فکر کی بات نہیں ہے!..."

"میں تمہیں مار مار کر ادھ موا کر دوں گا--" سنگ ہی دانت پیس کر بولا!

اپنی زندگی میں شاید اسے پہلا ہی آدمی ملا تھا!

"ارے جاؤ!... اپنا کام کرو!" عمران ایئر گن کے کندے پر ہاتھ رکھتا ہوا بولا "میں کیا تم سے کمزور پڑتا ہوں!... دو ہزار پونڈ کی رقم وصول کرنے تنہا آیا ہوں! اگر کوئی حسرت دل میں ہے تو نکال لو... کھلا ہوا چیلنج ہے! ارے تم مجھے تو چیلنج کر نہیں سکتے! مکلارنس کو کیا کرو گے! مکلارنس بہت اونچا آدمی ہے!... اب تم اپنا حشر دیکھ لینا!..."

"تم دو ہزار پونڈ مجھ سے لے جاؤ گے..."

"ہاں!... تم سے! ابھی اور اسی وقت! یہ مکلارنس کا حکم ہے!... اگر نہیں ادا کرو گے تو یہاں تمہاری اور اس موٹے کی لاشیں نظر آئیں گی!..."

"میں نہیں دیتا دو ہزار پونڈ!... چلو دیکھوں تم کیا کرتے ہو!"

عمران نے نہایت اطمینان سے اپنی ایئر گن سیدھی کی اور سنگ ہی کی پیشانی کا نشانہ لیتا ہوا بولا "نکالو!۔ دو ہزار پونڈ!"

ٹھیک اسی وقت چھ آدمی دھڑ دھڑاتے ہوئے کمرے میں گھس آئے... یہ سب شریف صورت تھے! ان کے جسموں پر عمدہ لباس تھا!... لیکن چہروں کی شرافت کا سا انداز ہاتھوں میں نہیں تھا! کیونکہ ان کے ہاتھوں میں ریوالور تھے!...

ان میں سے ایک نے کسی سے کہا "نام! تم انہیں دیکھو! اس عمارت میں نصف درجن سے زیادہ آدمی نہیں ہوں گے!"

پھر پانچ آدمی اندر گھستے چلے گئے! اور ایک وہیں ان دونوں پر ریوالور تانے کھڑا رہا۔

"نہیں... بیٹو تم اپنے ہاتھ اوپر اٹھاؤ! یہ ریوالور بغیر آواز کا ہے! ذرا سا بھی شور نہیں ہونے پائے گا!..."

عمران کے ہاتھ ایئر گن سمیت اوپر اٹھ گئے۔! سنگ ہی نے بھی اپنے ہاتھ اوپر اٹھا لئے تھے! لیکن اس کے ہونٹوں پر ایک شریر سی مسکراہٹ تھی۔!

"تم اپنی ہوائی بندوق زمین پر ڈال دو ننھے بچے!" ریوالور والے نے تحقیر آمیز لہجے میں کہا!

"نہیں....! میں ممی سے کہہ دوں گا ہاں!...." عمران نے کسی ننھے سے بچے کی طرح اسے دھمکی دی!... ویسے ایئر گن کی نال ریوالور والے کے چہرے کی طرف تھی اور ایک انگلی ٹریگر پر۔

"اسے زمین پر ڈال دو!" دوسری بار تحکمانہ لہجے میں کہا گیا! لیکن اچانک ایک ہلکا سا کھٹکا ہوا اور ایئر گن کے دہانے سے زرد رنگ کے غبار کی ایک دھار سی نکل کر ریوالور والے کے چہرے پر پڑی۔

پھر وہ بوکھلا کر پیچھے ہٹا ہی تھا کہ اسے سنبھلنے کی بھی مہلت نہ مل سکی! اس کا ریوالور عمران کے ہاتھ میں تھا اور خود وہ فرش پر.... سنگ ہی نے اپنی ناک چٹکی سے دبالی تھی۔

"کھسکو!" عمران نے اسے اندر کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا! "ورنہ ہم بھی بیہوش ہو جائیں گے!"

ان دونوں نے دوسرے کمرے میں داخل ہو کر پچھلا دروازہ بند کر دیا!.... سنگ ہی عمران کو عجیب نظروں سے گھور رہا تھا!....

"میں نہیں سمجھ سکتا اس چال کا مطلب...." عمران آہستہ سے بولا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ مکلارنس کے آدمی ہیں!.... پھر مجھے تنہا کیوں بھیجا گیا تھا!...."

"پرواہ نہ کرو!...." سنگ ہی جلدی سے بولا! "تم یہاں کہیں چھپ جاؤ! میں ان سے نپٹ لوں گا!"

"ہاں! یہ ٹھیک ہے!.... ورنہ پھر میں خطرے میں پڑ جاؤں گا اور میری پیاری کٹی....!"

عمران کی آواز گلوگیر ہو گئی! سنگ ہی نے اسے برابر والے کمرے میں دھکیل کر باہر سے دروازہ بند کر لیا۔ عمران نے اس کے اس رویہ پر احتجاج کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی! اس کے لئے یہ لمحات فیصلہ کن تھے!.... وہ سوچ رہا تھا کہ یا تو اس کی اتنی محنت برباد ہو جائے گی یا میدان اسی کے ہاتھ رہے گا!-- سنگ ہی کی طرف سے اخبار میں اسی نے چیلنج شائع کرایا تھا اور اس وقت فون پر دو ہزار پونڈ کا مطالبہ بھی اسی نے کیا تھا اور وصولیابی کے لئے بھی خود ہی پہنچ گیا تھا!.... مقصد اس کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا کہ مکلارنس اور سنگ ہی میں باقاعدہ طور پر ٹھن جائے....

ویسے بادی النظر میں سنگ ہی مکلارنس پر پہلے ہی سے ادھار کھائے بیٹھا تھا! لیکن ان دونوں کا ٹکراؤ ضروری بھی نہیں تھا! یہ اسی صورت میں ہو سکتا تھا جب مکلارنس پی چنگ کو چھیڑنے کی کوشش کرتا-- مگر یہ بھی ضروری نہیں تھا کہ وہ اسے چھیڑ ہی بیٹھتا! جب فرم کا جنرل منیجر کیلی پیٹرسن کے متعلق کچھ نہیں بتا سکا تھا تو پی چنگ سے اس کی توقع رکھنا فضول ہی سی بات تھی!

بہر حال عمران نے ابھی تک جتنی بھی حرکتیں کی تھیں ان کا مقصد یہی تھا کہ مکلارنس اور سنگ ہی کسی نہ کسی طرح ایک دوسرے سے ٹکرا جائیں مگر اس وقت کے حادثے نے بساط ہی بدل دی تھی عمران کو توقع نہیں تھی کہ مکلارنس کے آدمی اتنی جلدی چڑھ دوڑیں گے!....

اور یہ بات بھی اس پر آج ہی واضح ہوئی کہ اس کے گروہ کے لوگ اپنی شخصیت کو چھپانے کی کوشش نہیں کرتے!.... ان میں سے ایک کے چہرے پر بھی اسے نقاب نہیں نظر آئی تھی۔ ان کے چہرے بھی ایسے نہیں تھے کہ میک اپ کا گمان ہوتا!

عمران ایک آرام کرسی میں گر کر سوچنے لگا.... اس نے جو طریقہ اختیار کیا تھا انتہائی خطرناک تھا! ان حالات میں یہ بھی ممکن تھا کہ سنگ ہی کو اس کی اصلیت کا علم ہو جاتا!....

اس نے اٹھ کر دروازہ کھولنا چاہا لیکن دروازہ باہر سے مقفل تھا!.... اس کمرے میں یہی ایک دروازہ تھا.... اور اوپر دو روشندان تھے! وہ بھی اتنے چھوٹے تھے کہ ان سے نکل جانا محالات میں سے تھا۔

وہ پھر بیٹھ گیا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ سنگ ہی کیا کرے گا! ابھی پانچ مسلح آدمی عمارت میں موجود تھے! ایک تو بیہوش ہو چکا تھا۔ جس کا چار گھنٹے سے قبل ہوش میں آنا مشکل ہی تھا!

تقریباً آدھے گھنٹے تک عمران اس کمرے میں بند رہا.... پھر دروازہ کھلا آنے والا سنگ ہی تھا!.... مگر وہ اتنا ہشاش بشاش نظر آرہا تھا جیسے ابھی ابھی خوبصورت عورتوں کے درمیان سے اٹھ کر آرہا ہو۔

"نکلو بھتیجے!.... تم بھی نکلو!...." اس نے عمران سے کہا۔

"وہ لوگ چلے گئے!...." عمران نے خوفزدہ آواز میں پوچھا۔

"نہیں اب روانہ کئے جائیں گے!.... اور تمہاری روانگی کے متعلق میں نے سوچا ہے کہ اسے رجسٹرڈ پوسٹ کیا جائے۔ چلو باہر نکلو!"

عمران کمرے سے نکل کر سنگ ہی کے ساتھ چلنے لگا!.... لیکن اب اس کی ائیر گن سنگ ہی کے ہاتھ میں تھی! عمران نے ذرہ برابر بھی تشویش نہیں ظاہر کی۔

وہ ایک بڑے کمرے میں آئے جہاں چھ بہت بڑے بڑے بنڈل پڑے ہوئے تھے!....

"ان کے پارسل تیار ہیں!.... اور ان کی بکنگ تم کراؤ گے!...." سنگ ہی مسکرا کر بولا!

"کیا تم نے انہیں ختم کر دیا!" عمران نے حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر کہا!

"نہیں!.... میں بے وجہ کسی کو جان سے نہیں مارتا!.... یہ صرف بیہوش ہیں البتہ ان کے کپڑے میں نے ضبط کر لئے ہیں!...."

عمران نے دیکھا! پارسلوں پر تحریر تھا!"مکلارنس کی خدمت میں! ایک غریب الوطن کی طرف سے!"

"تم غالباً انہیں شارع عام پر پھینکوا دو گے!" عمران نے پوچھا!

"قطعی! یہی خیال ہے میرا.... ویسے ابھی ساتواں تھیلا خالی پڑا ہے اب تم بھی بیہوش ہو جاؤ!...."

"ارے واہ.... اے.... خبردار...." عمران اچھل کر پیچھے ہٹ گیا اور سنگ ہی نے قہقہہ لگایا!۔

"تمہاری ائیر گن مجھے بہت پسند آئی ہے!.... اسے میں اپنے پاس رکھوں گا!"

"وہ تمہاری سمجھ میں نہیں آئے گی!...." عمران نے فخریہ انداز میں کہا!

"مجھے سچ سچ بتاؤ تم کون ہو!...."

"میں جنت کی حور ہوں!...." عمران نے لڑکیوں کی طرح لچکتے ہوئے کہا۔

"خیر اب تم یہاں اس وقت تک ٹھہرو گے! جب تک کہ مجھے مطمئن نہ کر دو!"

"میں ساری زندگی یہاں ٹھہر سکتا ہوں چچا سنگ!.... آج کے سو پونڈ دلواؤ.... وہ میں نے کل رات ہی ختم کر دیئے تھے!...."

"تم مجھے یعنی سنگ ہی کو الو بنانے کی کوشش کر رہے ہو!"

"ارے توبہ توبہ! یہ آپ کیا فرما رہے ہیں چچا جان" عمران اپنا منہ پیٹنے لگا۔ اتنے میں دو آدمی کمرے میں داخل ہوئے! یہ بھی چینی ہی تھے! انہوں نے وہ پارسل ڈھونے شروع کر دیئے!

دس منٹ کے اندر ہی اندر کمرہ خالی ہو گیا!

"بیٹھ جاؤ!" سنگ ہی نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کر کے کہا! عمران بیٹھ گیا۔

"کیا تم نے مجھے اس وقت دو ہزار پونڈ کے لئے فون نہیں کیا تھا!"

"کیا تھا!" عمران نے مخلصانہ انداز میں کہا!

"مقصد!...."

"مقصد ظاہر ہے.... میں دو ہزار پونڈ وصول کرنا چاہتا تھا!" عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"میں نے اخبارات میں آپ کا چیلنج پڑھ کر سوچا کہ براہ راست پی چنگ کو دھمکانا چاہیے! وہ ڈرپوک آدمی ہے بھرے میں آجائے گا! میں یہ بھی جانتا تھا پی چنگ نے اس چیلنج کی مخالفت کی ہو گی!"

"تم سب کچھ جانتے تھے بھتیجے!.... مگر یہ بتاؤ کہ یہ چیلنج کس نے شائع کرایا تھا!"

"کیا؟" عمران اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ "کیا وہ چیلنج.... یعنی کہ آپ.... میں نہیں سمجھا!"

"میں نے نہیں شائع کرایا!...." سنگ ہی نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔ "میں ان لوگوں کو پرلے سرے کا گدھا سمجھتا ہوں، جو کسی کو للکار کر مارتے ہیں!.... بہر حال تم مجھے بتاؤ! کہ اس چیلنج کا کیا مطلب ہے!"

"بھلا میں کیا بتا سکتا ہوں چچا!"

"بھتیجے میں بہت برا آدمی ہوں!.... اتنا برا کہ میرے باپ نے مرتے دم تک میری ماں سے شادی نہیں کی تھی!.... اور میں نے اپنے باپ کی چھوٹی بہن سے اس وقت شادی کی تھی جب وہ چالیس سال کی تھی اور میں انیسویں سال میں قدم رکھ چکا تھا!"

"آہا!.... تب تو تم واقعی بہت گریٹ ہو!.... بلکہ بہت گرینڈ بھی!"

"چیلنج کس نے شائع کرایا تھا!...." سنگ ہی غصے میں بھر گیا!

"ارے میں کیا جانوں!.... بابا.... ویسے اگر تم مجھے بھی تھیلے میں پیک کرنا چاہتے ہو تو میں اس کے لئے تیار ہوں!.... مگر تمہیں کافی محنت کرنی پڑے گی۔ میں ایسا مرغ نہیں کہ آسانی سے ہاتھ آجاؤں.... کرو کوشش!...."

عمران پھر کھڑا ہو گیا! مگر کچھ اس انداز میں جیسے اڑنے کے لئے پر تول رہا ہو--!

سنگ ہی خاموش بیٹھا اسے گھورتا رہا! آخر اس نے آہستہ سے کہا "بیٹھ جاؤ!"

"نہیں بیٹھوں گا!... اب تم پر اعتماد نہیں کر سکتا! معلوم نہیں تم کب اچھل کر دبوچ لو!"

"ابھی تک کیسے اعتماد کیا تھا!..."

"وہ دوسری بات ہے! اس وقت تک تمہارے خیالات میری طرف سے خراب نہیں ہوئے تھے!"

"تم خود ابھی اعتراف کر چکے ہو کہ دھوکے سے دو ہزار پونڈ وصول کرنے کی نیت سے آئے تھے!"

"اگر میں اعتراف نہ کرتا تو تمہیں معلوم کیسے ہوتا! اور اگر اعتراف نہ کرنا چاہتا تو تمہارے فرشتے بھی نہ کروا سکتے! یقیناً میں نے ایک غلطی کی تھی اس پر مجھے افسوس ہے!"

"تم نے چیلنج نہیں شائع کرایا تھا...!"

"ارے چچا!... میری جان! تم کیسی باتیں کر رہے ہو!... مجھے کیا پڑی ہے کہ خواہ مخواہ... اور پھر اس میں میرا فائدہ ہی کیا تھا... مگر ٹھہرو! اب ایک بات سمجھ میں آ رہی ہے... مجھے سوچنے دو...!"

"اچھی طرح سوچ لو بھتیجے! تم نے مجھے چچا بنایا ہے!..."

عمران کچھ دیر تک بیٹھا سر کھجاتا رہا پھر سنجیدگی سے بولا "یہ حرکت کیلی پیٹرسن کی بھی ہو سکتی ہے!... چیلنج بازی اس کا محبوب مشغلہ ہے! ہفت روزہ سینسیشن میں اس کے مضامین بھی شائع ہوتے ہیں! ایک بار وہ خود بھی مکلارنس کو چیلنج کر چکی ہے!... ہو سکتا ہے اس نے سوچا ہو کہ مکلارنس اور سنگ ہی کو ایک دوسرے سے ٹکرا دیا جائے! ظاہر ہے اگر تم دونوں الجھ جاؤ تو وہ محفوظ ہو جائے گی...!"

"بھتیجے تم کافی عقلمند معلوم ہوتے ہو! اسی لئے مجھے مکلارنس سے زیادہ تمہارے متعلق تشویش ہو گئی ہے!... جو شخص سنگ ہی کو اُلو بنانے کی کوشش کرے وہ یقیناً کچھ نہ کچھ وزن رکھتا ہوگا!"

"ایک من پانچ سیر!... بھوک کی حالت میں کھانا کھانے پر ایک سیر وزن بڑھ جاتا ہے!"

"اب مجھے اس میں بھی شبہ ہے کہ مکلارنس کبھی تم سے کام لیتا رہا ہوگا!" سنگ ہی اسے گھورتا ہوا بولا!...

عمران نے ایک طویل سانس لی اور آرام کرسی میں لیٹ گیا! چند لمحے کمرے کی فضا پر بوجھل سا سناٹا طاری رہا!... پھر عمران نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا!

"میں بڑا بیوقوف آدمی ہوں!... انجام پر غور کئے بغیر میں نے یہ حرکت کر ڈالی... مگر اب پچھتانا فضول ہے!... تمہارا جو دل چاہے کرو!... ویسے میں کوئی چوہا بھی نہیں ہوں کہ تم مجھے آسانی سے مار ڈالو!"

"اب آئے ہو! راہِ راست پر!" سنگ ہی مسکرایا! "مجھ سے بچ نکلنا بہت مشکل ہے! ہاں اب جلدی سے مجھے اپنے متعلق سب کچھ بتا دو۔ ہو سکتا ہے میں تمہیں معاف ہی کر دوں!..."

"نہ صرف مجھے بلکہ آئندہ نسلوں کو بھی معاف کرنا پڑے گا۔ چچا سنگ!" عمران نے گلوگیر آواز میں کہا! "میں نے ایسی ہی زبردست غلطی کی ہے! میں دراصل پی چنگ کو الو بنا کر کچھ رقم اینٹھنا چاہتا تھا! مجھے نہیں معلوم تھا کہ تم جیسا زبردست آدمی بھی یہاں موجود ہے۔ ورنہ میں کبھی ادھر کا رخ نہ کرتا! پیٹرسن پی چنگ کارپوریشن کے جنرل منیجر پر مکلارنس نے ہاتھ ڈالا تھا!... میں سمجھا کہ اس سے پی چنگ بھی خوفزدہ ہو گیا ہوگا! لہٰذا قبل اس کے کہ مکلارنس اس کی طرف رخ کرے کیوں نہ میں ہی اس کی آڑ میں کچھ رقم بنا لوں!... مگر تم..."

عمران خاموش ہو گیا!... اور سنگ ہی نے پوچھا۔

"تمہارا مکلارنس سے کوئی تعلق نہیں!..."

"نہیں چچا... بالکل نہیں!..."

"پھر تم نے اس دن فون کسے کیا تھا!..."

"ہاپ!... ہاہاہا!..." عمران نے ایک زوردار قہقہہ لگایا! دیر تک ہنستا رہا پھر بولا "دو آنکھیں پیچھے بھی رکھتا ہوں! یہاں سے نکلتے ہی میں نے محسوس کر لیا تھا کہ میرا تعاقب ہو رہا ہے!... لہٰذا میں نے ایک دوا فروش کی دوکان میں گھس کر ایک ایسی فرم کے نمبر ڈائیل کئے جس کی لائنیں قریب قریب ہمیشہ انگیج رہتی ہیں! ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں وزیراعظم تک سے گفتگو کی جا سکتی تھی!"

سنگ ہی اسے حیرت سے دیکھ رہا تھا! آخر کار اس نے کہا! "میں تم میں دوسرا سنگ ہی دیکھ رہا ہوں۔"

"مگر میرے باپ شادی شدہ آدمی ہیں!" عمران نے مایوسی سے کچھ اس انداز میں کہا کہ سنگ ہی بیساختہ ہنس پڑا۔

"تم....! واقعی عجیب ہو!" سنگ ہی بولا! "تم نے مجھے پولیس کمشنر کے نمبر بتائے تھے۔!"

"محض معاملے کو الجھانے کے لئے! ورنہ پھر کس کے نمبر بتاتا! ویسے یہ کسی جاسوسی ناول کی سی گتھی ہو جاتی .... سنسنی خیز.... کہ جو نمبر پولیس کمشنر کے ہیں وہی مکلارنس کے بھی ہیں! کیوں؟ تھی نا سنسنی خیز بات!"

"ہوں!" سنگ ہی اسے پھر شبہے کی نظر سے دیکھنے لگا!.... چند لمحے وہ ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے رہے۔ پھر سنگ ہی بولا۔ "مکلارنس سے سارا لندن تھراتا ہے تم نے آخر اس کا راستہ کاٹنے کی جرأت کیسے کی تھی!...."

"سنو چچا سنگ! مکلارنس جب پیدا ہوا ہو گا تو اس کی حیثیت ایک حقیر گوشت کے لوتھڑے سے زیادہ نہ رہی ہو گی.... لیکن آج وہ مکلارنس ہے!.... ضروری نہیں کہ میں اس گوشت کے لوتھڑے سے خوفزدہ ہو جاؤں!.... ارے وہ تو کچھ بھی نہیں ہے! میں تمہیں چیلنج کرتا ہوں آجاؤ سامنے دو دو ہاتھ ہو جائیں! اور تم یہ بھی نہ سمجھنا کہ میں تمہاری ہسٹری سے واقف نہیں ہوں!.... میں جانتا ہوں کہ تم انتہائی خطرناک آدمی ہو۔"

"کرو گے دو دو ہاتھ!" سنگ ہی مسکرا کر بولا!۔

"ہر طرح تیار ہوں!"

"اچھا تو نکالو! ریوالور....!"

"میں ریوالور نہیں رکھتا۔"

"مجھ سے لو!...." سنگ ہی نے جیب سے ریوالور نکال کر اس کی گود میں پھینک دیا اور بولا "اسے اچھی طرح پرکھ لو! پورے راؤنڈ موجود ہیں!"

عمران نے چرخی کھول کر دیکھی اور کارتوسوں کی طرف سے مطمئن ہو جانے کے بعد کھڑا ہو گیا! کمرے کے دوسرے سرے پر سنگ ہی موجود تھا!

"فائر کرو!" سنگ نے کہا!

"مگر تم خالی ہاتھ ہو!"

"پرواہ نہ کرو!.... جتنی تیزی سے فائر کر سکتے ہو کرو!"

"ارے یار اگر اس طرح مر گئے تو مجھے بڑا افسوس ہو گا!" عمران نے بسور کر کہا۔ "میرا نشانہ برا نہیں ہے!...."

"چلو!.... فائر کرو!.... میں مذاق نہیں کر رہا....!"

عمران نے اس کے پیروں پر ایک فائر جھونک دیا! لیکن گولی دیوار سے ٹکرائی سنگ ہی اس سے شاید تین فٹ کے فاصلے پر کھڑا مسکرا رہا تھا!

"یوں نہیں! پے در پے گولیاں چلاؤ! مجھے سنبھلنے کا موقع مت دو!...." عمران نے بڑی تیزی سے سارے راؤنڈ ختم کر دیئے! سنگ ہی کے پیر زمین پر لگتے نہیں معلوم ہو رہے تھے! وہ کسی ایسے بندر کی طرح اچھل کود رہا تھا جس پر چند شریر بچوں نے پتھراؤ کر دیا ہو!

"کیوں بھتیجے.... کیا خیال ہے!" سنگ ہی نے مسکرا کر پوچھا! اس کے جسم پر کہیں کوئی ہلکی سی خراش بھی نہیں آئی تھی! ساری گولیاں دیواروں پر پڑی تھیں!.... عمران کا یہ عالم تھا جیسے اسے سکتہ ہو گیا ہو!

اس نے اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیر کر کہا "میں ڈر ڈر کر فائر کر رہا تھا!"

"کچھ پرواہ نہیں! دوسرے راؤنڈ چلاؤ!.... اس بار نڈر ہو کر فائر کرنا" سنگ ہی نے جواب دیا!

ساتھ ہی اس نے عمران کو چھ کارتوس اور دیئے!.... اس بار عمران نے بہت ہوشیاری سے فائر کئے.... یہی نہیں بلکہ اس کے حرکات و سکنات کو بھی غور سے دیکھتا رہا!.... لیکن سنگ ہی اس بار بھی صاف بچ گیا!....

"کیا بتاؤں!...." عمران ہانپتا ہوا بولا! "ہاتھ کانپ جاتے ہیں! میں خود ہی بچا بچا کر فائر کرتا ہوں!"

"پھر سہی!...." سنگ ہی بولا!

عمران نے مختلف بہانوں سے سنگ ہی پر چھتیس راؤنڈ چلائے لیکن سنگ ہی کا بال بیکا نہیں ہوا--- اور عمران.... شائد وہ دنیا کے ایک عجیب ترین آرٹ سے نہ صرف روشناس ہوا تھا بلکہ س نے اسے اچھی طرح سمجھ بھی لیا تھا....؟ چھتیس بار فائر کرنے کا مقصد یہی تھا کہ وہ بچاؤ کے پینترے ذہن نشین کر سکے! اس صلاحیت کے معاملے میں اپنا جواب نہیں رکھتا تھا!....

"ہاپ....!" اس نے ریوالور سنگ ہی کو دیتے ہوئے جماہی لی! چند لمحے اپنا دایاں گال کھجاتا رہا پھر بولا "چچا تم یہ نہ سمجھنا کہ میں اس سے مرعوب ہو گیا ہوں! ایسے کرتب مجھے بہت آتے ہیں!....اگر یقین نہ ہو تو مجھ پر فائر کرو!"

سنگ ہی ہنس پڑا....مگر ہنسنے کا انداز تحقیر آمیز تھا۔

"ہائیں!" عمران آنکھیں پھاڑ کر بولا "کیا تم مجھے بالکل چغد ہی سمجھتے ہو!"

"ہاں! بالکل.....وقت نہ برباد کرو! تم سے بہت سی باتیں کرنی ہیں۔"

"نہیں پہلے فائر!"

سنگ ہی کافی دیر تک اسے محض مذاق سمجھتا رہا! لیکن عمران نے کچھ اس قسم کی گفتگو شروع کر دی کہ اسے غصہ آگیا! حالانکہ اس طرح جھنجھلانا سنگ ہی کی روایات کی خلاف تھا! مگر وہ بھی عمران ہی تھا جو اسے بعض اوقات کسی کثیر العیال کلرک کی طرح چڑ چڑا بنا دیتا تھا! بہر حال سنگ ہی نے ریوالور لوڈ کیا.... لیکن فائر کرنے سے پہلے ایک بار اسے باز رکھنے کی کوشش کی! مگر عمران پر بھی شائد بھوت ہی سوار تھا!....

سنگ ہی نے فائر کیا! اور اپنا سا منہ لے کر رہ گیا!.... پہلے تو وہ کافی شرمندہ ہوا.... پھر اس کے چہرے پر حیرت کے آثار نظر آنے لگے عمران دوسرے سرے پر کھڑا مسکرا رہا تھا!.... سنگ ہی نے چپ چاپ ریوالور اپنی جیب میں ڈال لیا! وہ کچھ مضمحل سا بھی نظر آنے لگا تھا!

"کیوں چچا! تم کچھ اداس ہو گئے ہو!" عمران نے نہایت ادب سے کہا!

"کچھ نہیں.... میں سمجھتا تھا کہ ساری دنیا میں یہ فن صرف میرے پاس ہے!"

"ارے لاحول!.... تم غلط سمجھتے تھے!.... یہ فن تو میری خالہ کی چچی کی نواسی کو بھی آتا تھا! میں نے برسوں ان کا حقہ بھر کر یہ فن حاصل کیا تھا!"

سنگ ہی کچھ نہ بولا! وہ ہتھیلی پر ٹھوڑی ٹیکے عمران کو عجیب نظروں سے دیکھ رہا تھا! کم از کم عمران تو اندازہ نہیں کر پایا کہ سنگ ہی کے دل میں کیا ہے اور آنے والے لمحات عمران کے لئے خوشگوار ہوں گے یا بدترین!....

"کیوں چچا! کیا بات ہے!...." عمران نے پوچھا!

"کچھ نہیں!" سنگ ہی ایک طویل سانس لے کر بولا! "میرا دل چاہتا ہے کہ تم پر اعتماد کر لوں! اور اب میرا خیال کہ تم ونڈلمیر کیسل کیلئے روانہ ہو جاؤ! ڈچز تمہیں ہاتھوں ہاتھ لے گی!"

(۵)

اسکاٹ لینڈ یارڈ کا سراغرساں کیپٹن پاول کمشنر کے آفس میں داخل ہوا۔ سر ڈیکن نے اسے خصوصیت سے یاد کیا تھا! ورنہ ان کے دفتر میں ادنیٰ آفیسروں کا کیا کام!.... سر ڈیکن نے اپنے سر کو خفیف سی جنبش دے کر اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا! پاول بیٹھ تو گیا لیکن اس کے چہرے پر کچھ ایسے آثار تھے جن میں بے چینی اور احساس کمتری دونوں شامل تھے۔

"میں نے تمہیں اس لئے طلب کیا ہے کہ تم سے نک کارٹر کے متعلق کچھ پوچھوں!...." سر ڈیکن نے کاغذات سے نظر ہٹائے بغیر کہا!

"جناب عالی! نک کارٹر آسٹریلیا کا ایک مشہور آدمی تھا!.... اس کی ہسٹری دراصل اس وقت سے شروع ہوتی ہے جب اس نے بھیڑوں کے ایک وبائی مرض کا کامیاب علاج دریافت کیا تھا!-- لیکن اس سے پہلے کی ہسٹری تاریکی میں ہے! انتہائی کوششوں کے باوجود بھی کچھ نہیں معلوم ہو سکا!"

"وہی بہت زیادہ اہم ہے!" سر ڈیکن بولے!

"لیکن اس سے پہلے کی زندگی پر ابھی تک روشنی نہیں پڑ سکی! معلومات حاصل کرنے کے سارے ذرائع اختیار کئے جا رہے ہیں!"

"ان آدمیوں کے متعلق کچھ بتاؤ۔ جو تھیلوں سے برآمد ہوئے ہیں!"

"وہ آپس میں ایک دوسرے سے ناواقف ہیں! ہر ایک کا بیان مختلف ہے.... دو آدمیوں کا کہنا ہے کہ وہ بلومز بری کے ایک شراب خانے میں شراب پی رہے تھے لیکن انہیں نہیں معلوم کہ کس نے انہیں برہنہ کر کے تھیلوں میں بند کر دیا!.... تین پچھلی رات اپنے گھروں میں سوئے تھے انہیں بھی نہیں معلوم وہ برہنہ حالت میں ان تھیلوں میں کس طرح پہنچے! ایک کا بیان ہے کہ وہ اپنے مکان کے زینوں پر چڑھ رہا تھا کہ کسی نے پشت سے اس کے سر پر ضرب لگائی پھر اسے پتہ نہیں کہ کیا ہوا.... صرف یہی ایک آدمی ہے جس کے سر پر چوٹ ہے بقیہ اچھے خاصے ہیں ان کے جسموں پر ہلکی سی خراشیں بھی نہیں پائی گئیں!"

"اور ان تھیلوں پر تحریر تھا۔ مکلارنس کی خدمت میں ایک غریب الوطن کی طرف سے!"

"جی ہاں! اسی لئے خیال پیدا ہوتا ہے کہ یہ مکلارنس ہی کے آدمی ہیں اور شائد یہ حرکت سنگ نے کی ہے! کیونکہ کل ہی اس کا چیلنج بھی شائع ہوا تھا!...."

"پھر تم نے پی چنگ کے مکان پر چھاپہ ضرور مارا ہوگا!"

"جی ہاں! مگر ناکامی ہوئی! عمارت خالی تھی! حتیٰ کہ وہاں فرنیچر بھی نہیں مل سکا!.... البتہ ایک کمرے کی دیواروں پر گولیوں کے بیالیس نشانات ملے ہیں! بالکل ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کسی مخبوط الحواس آدمی نے دیواروں پر فائرنگ کی ہو!--"

"اگر وہ عمارت خالی ملی ہے تو یہ حرکت سو فیصدی سنگ ہی کی معلوم ہوتی ہے!"

"جی ہاں! یہی خیال ہے!"

"پھر ہمیں نئی الجھنوں کے لئے تیار ہو جانا چاہئے!"

"اس میں کیا شبہ ہے! سنگ ہی جیسے آدمی کو تو لندن میں داخلے کی اجازت ہی نہ ملنی چاہئے تھی!"

سر ڈیکن نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا!.... کچھ دیر تک خاموشی رہی پھر انہوں نے پوچھا!" ڈچز آف ونڈلمیر سے ملے تھے!"

"جی ہاں! انہوں نے بڑی سختی سے کہا تھا کہ ایسے وقت میں جب کہ لڑکی خطرے میں ہے کسی کو کچھ نہیں بتایا جاسکتا!"

"خیر!--اب تم اس سے کچھ نہ پوچھنا!--"

"مگر جناب والا! یہ ڈچز کی زیادتی ہے! کیا قانون انہیں مجبور نہیں کر سکتا!"

"کر سکتا ہے!.... مگر ایسے حالات میں ہم کیلی پیٹرسن کی حفاظت کی ذمہ داری نہیں لے سکتے!.... وہ خود جو کچھ بھی کر رہی ہے اپنی ذمہ داری پر.... کیلی پیٹرسن پر خاک ڈالو.... جب تک وہ ہم سے رجوع نہ کرے ہم پر کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی! لیکن مکلارنس.... اب یہ سلسلہ ختم ہی ہونا چاہئے! لندن کی پولیس کی شہرت پر بٹہ لگ رہا ہے!"

"ہر امکانی صورت اختیار کی جا رہی ہے!" پاول نے کہا!...." آپ خود فرمائیے کہ ہم اسے کہاں تلاش کریں!.... ویسے ذاتی طور پر میرا خیال ہے کہ مکلارنس نچلے طبقے کا آدمی نہیں معلوم ہوتا۔!"

"کیوں؟...."

"وہ چھ آدمی جو برہنہ حالت میں بند ملے تھے کسی حیثیت سے بھی نچلے طبقے کے نہیں ہو سکتے! ان کا شمار شرفا میں ہوتا ہے.... پڑھے لکھے اور باعزت ہیں!...."

"مجھے علم ہے!"

"ظاہر ہے کہ نچلے طبقے کا کوئی آدمی ایسوں پر حکومت نہیں کر سکتا!"

"مگر وہ تو اس واقعے کی نوعیت خود ہی نہیں سمجھ سکے!" سر ڈیکن نے کہا!

"ٹھیک ہے!" پاول کچھ سوچتا ہوا بولا!" مگر پھر ان کے اس طرح پائے جانے کا مقصد کیا ہو سکتا ہے! میرا خیال ہے کہ کل ہی مکلارنس کے آدمی سنگ ہی پر چڑھ دوڑے ہوں گے!"

"اور سنگ ہی نے ان کے ساتھ یہ برتاؤ کیا!" سر ڈیکن مسکرائے پھر آگے جھک کر آہستہ سے بولے!" یہ بہترین موقعہ ہے۔ پاول اپنی آنکھیں کھلی رکھو! سنگ ہی سے اس کا ٹکراؤ ہر حال میں ہمارے لئے مفید ہوگا!...."

"میرا بھی یہی خیال ہے!" پاول بھی جواباً مسکرایا!

(۶)

ونڈلمیر کیسل کی شاندار لائبریری میں ڈچز بیٹھی ہوئی کسی کتاب کے مطالعے میں مصروف تھی!.... اور یہ بات قطعی یقین کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ وہ کتاب کتوں کی پرورش اور دیکھ بھال ہی سے متعلق رہی ہوگی! ورنہ ڈچز کو کتابوں سے زیادہ دلچسپی نہیں تھی!

دفعتاً ایک بٹلر طشتری میں ایک لفافہ رکھے ہوئے اندر آیا!

"کیا ہے؟" ڈچز نے کتاب سے نظر ہٹائے بغیر پوچھا!

"ایک تار ہے مائی لیڈی...." بٹلر نے ادب سے جواب دیا۔

ڈچز نے تار طشتری سے اٹھا لیا! اور وہ بے آواز قدموں سے چلتا ہوا باہر نکل گیا! ڈچز نے لفافہ چاک کر کے تار کا فارم نکالا اور پڑھنے لگی!

"ڈچز آف ونڈلمیر کو پرنس آف ڈھمپ کی طرف سے معلوم ہو کہ میں نے کافی غور و فکر کے بعد لندن میں ہی لینڈی ڈاگ پیدا کرنے کا طریقہ سوچ لیا ہے! میرا دعویٰ ہے کہ یہ طریقہ سو فیصدی کامیاب ہوگا!

اس لئے میں کل ونڈلمیر کیسل پہنچ رہا ہوں!" ڈچز نے تار ختم کر کے ایک طویل سانس لی

اور چھت کی طرف دیکھنے لگی! اس کی پیشانی پر گہرے تفکر کی بنا پر سلوٹیں ابھر آئی تھیں۔ تقریباً پندرہ منٹ تک وہ اسی طرح بیٹھی رہی! پھر یک بیک چونک پڑی۔

دوسرے ہی لمحے میں وہ میز کے ایک پائے سے لگے ہوئے بٹن کو بار بار دبا رہی تھی!....

یہ سلسلہ اس وقت ختم ہوا جب ڈچز نے کسی کے قدموں کی آہٹ سن لی!

ایک خوش پوش نوجوان لائبریری میں داخل ہوا.... دروازے پر رک کر وہ احتراماً تھوڑا سا جھکا اور پھر سیدھا کھڑا ہو گیا۔

"کل ایک معزز مہمان آرہا ہے!.... ایک مشرقی شہزادہ....! اس کے لئے تین کمرے مشرقی طرز پر سجا دیئے جائیں!"

"بہتر ہے.... محترمہ!...."

"اس کمرے میں بہترین قسم کے ایرانی قالین موجود ہیں!...." ڈچز نے لائبریری کے آخری سرے والے سبز رنگ کے دروازے کی طرف اشارہ کیا!.... اور میز کی دراز کھول کر ایک کنجی نکالی پھر اسے اس کی طرف بڑھاتی ہوئی بولی۔

"قالینوں کا انتخاب تم خود کرو گے! مجھے تمہاری پسند پر اعتماد ہے!"

"شکریہ مائی لیڈی!" وہ پھر تعظیماً جھک کر سیدھا کھڑا ہوتا ہوا بولا۔ "مگر میرا قصور تو مجھے بتا دیجئے!.... مجھ سے کون سی غلطی سرزد ہوئی ہے کہ آپ مجھے اس کمرے میں بھیج رہی ہیں!"

ڈچز کا ہاتھ دوبارہ میز کی دراز میں رینگ گیا! اچانک وہ ایک پستول سمیت پھر باہر آگیا جس کا رخ نوجوان کے سینے کی طرف تھا!....

"تم وہاں آرام سے رہو گے!...." ڈچز نے اسے گھورتے ہوئے آہستہ سے کہا! "ورنہ تم مجھے جانتے ہو!...."

"اچھی طرح مائی لیڈی!" نوجوان کے لہجے میں بڑی تلخی تھی۔

"چلو!" ڈچز نے تحکمانہ لہجے میں کہا!

نوجوان چپ چاپ سبز دروازے کی طرف مڑ گیا! ڈچز پستول لئے اس کے پیچھے چل رہی تھی! نوجوان نے دروازہ میں کنجی لگائی۔ قفل کھولا! اور چپ چاپ اندر داخل ہو گیا!....

ڈچز نے دروازہ اپنی طرف کھینچ کر کنجی گھما دی جو قفل ہی میں لگی ہوئی تھی!....

پھر وہ بڑے اطمینان سے میز کی طرف واپس آئی! پستول میز کی دراز میں ڈال دیا اور پہلے ہی کی طرح کتاب کے مطالعے میں مشغول ہو گئی۔

(۷)

ڈیکن ہال میں ابھی کچھ مہمان مقیم تھے!.... ان میں رومیلا ڈیگال بھی تھی۔ اسے اس بات پر بڑی تشویش تھی کہ عمران اچانک کہاں غائب ہو گیا! دو دن سے اس کی شکل نہیں دکھائی دی تھی!.... اس نے دو ایک بار رینی سے بھی پوچھا! لیکن اس نے لاعلمی ظاہر کی۔

"یعنی تمہیں تشویش بھی نہیں!" رومیلا نے حیرت سے کہا!

"مجھے کیوں ہوتی تشویش!.... وہ اکثر اسی طرح اطلاع دیئے بغیر غائب ہو جاتا ہے! میرا خیال ہے کہ ڈیڈی بھی اس سے نہیں پوچھتے کہ وہ کہاں تھا!"

رومیلا خاموش ہو گئی!

اسی دن تقریباً دو بجے عمران ڈیکن ہال میں داخل ہوا۔ سر ڈیکن سے سب سے پہلے مڈ بھیڑ ہوئی!.... شاید وہ اس کے منتظر ہی تھے۔

"تم کہاں سے آرہے ہو!" سر ڈیکن نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"یہ نہ پوچھئے!.... میں ان چھ برہنہ آدمیوں کا حال اخبار میں پڑھ کر بیہوش ہو گیا تھا! مکلارنس پر جو کچھ بھی گذری ہو! خدا جانے!"

"کیا مطلب....!"

"جناب کھیل شروع ہو گیا ہے! میں نے پنگ پانگ کے بلے سے فٹ بال پر ہٹ لگائی ہے!.... کیا کروں غلطی ہو ہی گئی۔!"

"سیدھی بات کرو! ورنہ میں تم پر آنسو گیس چھڑا دوں گا!"

"ارے جناب بس مذاق ہی مذاق میں! مجھے کیا معلوم تھا کہ چھ آدمی برہنہ کر کے تھیلوں میں ٹھونس دیئے جائیں گے۔ ورنہ میں کپڑے پہن کر مذاق کرتا! بات بس اتنی سی تھی کہ میں نے سنگ ہی کو چھیڑنے کے لئے اس کی طرف سے ایک چیلنج شائع کرا دیا تھا!"

"ارے!.... تو وہ تم نے شائع کرا دیا تھا!" سر ڈیکن اچھل پڑے۔

"جی ہاں! بس غلطی ہو ہی گئی!" عمران نے مغموم آواز میں کہا۔

"خدا کی پناہ!" سر ڈیکن ایک طویل سانس لیکر بولے۔ "جانتے ہو اس کا انجام کیا ہوگا--!"

"خدا جانے! اب تو جو کچھ بھی ہونا تھا ہو چکا!"

"سارا لندن جہنم بن جائے گا!"

"اوہ باپ!.... تب مجھے فوراً پیرس چلا جانا چاہئے!"

"ہوں!.... مگر شاید اب مکلارنس کی شامت ہی آگئی ہے!"

"کیوں!...."

"اسے دو قوتوں سے مقابلہ کرنا پڑے گا! پولیس اور سنگ ہی سے! اور وہ یقیناً ان میں سے ایک کا شکار ہو جائے گا....!"

"تو گویا.... مجھے اپنا مذاق جاری رکھنا چاہئے!" عمران چہک کر بولا!

"تم!" سر ڈیکن مسکرائے! "میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تمہارے جسم میں کس شیطان کی روح حلول کر گئی ہے!"

"ارے باپ رے!" عمران نے خوفزدہ آواز میں کہا "میں شیطان سے بہت ڈرتا ہوں!"

"بکواس بند کرو! اب کیا پروگرام ہے!"

"وہ.... میں فی الحال ونڈلمیر کیسل جارہا ہوں!"

"کیوں....؟"

"ڈچز کے کتوں کی نسلیں برباد کردوں گا--! مجھے انگلینڈ ہی میں ایک لینڈی ڈاگ پیدا کرنا ہے خواہ کچھ ہو۔"

"کیا تمہیں یقین ہے کہ تم وہاں رہ کر.... کیلی پیٹرسن کا پتہ لگا سکو گے!"

"ہو سکتا ہے! لگا ہی لوں!"

"لیکن!.... ڈچز نے اسے پچھلے سال سے نہیں دیکھا۔ یہ بات میں نے ابھی کچھ دیر قبل اسی سے فون پر معلوم کی ہے!"

"یہ آپ نے کیا کیا!" عمران نے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"کیوں؟"

"اب میں نہیں کہہ سکتا کہ مجھے کامیابی ہوگی بھی یا نہیں!-- اب وہ یقیناً میری طرف

سے بدگمان ہو جائے گی!"

"مجھے تمہارے پروگرام کا علم نہیں تھا!...." سر ڈیکن بولے!

عمران کسی سوچ میں پڑ گیا! پھر تھوڑی دیر بعد بولا "پرواہ نہیں! دیکھا جائے گا! بہر حال میں جارہا ہوں!...."

وہ اپنے کمرے میں آیا اور ضروری چیزیں یکجا کرنے لگا!.... اسے آج ہی شام کی گاڑی سے قصبہ ونڈلمیر پہنچنا تھا!

عمران سفر کی تیاریاں کر ہی رہا تھا کہ رومیلا آگئی۔

"کیوں آپ کہاں تھے!"

"ہنالولو میں.... اب ونڈلمیر کیسل جارہا ہوں!.... وہاں سے قطب جنوبی کے لئے اڑوں گا! اور قطب جنوبی سے سیدھا مریخ!"

"آپ دوسروں کو احمق کیوں سمجھتے ہیں!...."

"آپ اتنی چڑچڑی کیوں ہیں! میں کہتا ہوں! مرغیاں پالئے! مرغیاں پالنے سے آدمی خوش اخلاق اور متحمل مزاج ہو جاتا ہے!" رومیلا کچھ کہنے ہی والی تھی کہ عمران کا خصوصی ملازم اندر داخل ہوا۔ یہ آئرلینڈ کا باشندہ تھا! عمر ساٹھ سال کے قریب اور شاید محاورۃً بھی سٹھیا گیا تھا.... اس کا سر انڈے کے چھلکے کی طرح شفاف اور چکنا تھا! آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی اور دھندلی تھیں! وہ عمران کی طرف ایک لفافہ بڑھا کر پتھر کے بت کی طرح بے حس و حرکت کھڑا ہو گیا!

عمران نے لفافہ لے کر بڑے پیار سے اس کی چکنی کھوپڑی پر ہاتھ پھیرا۔ لیکن وہ پہلے ہی کی طرح بے حس و حرکت کھڑا رہا....

عمران نے لفافہ چاک کیا! یہ ڈچز آف ونڈلمیر کا تار تھا۔ اس نے یاد آوری پر عمران کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اطلاع دی تھی کہ آج وہ خود ہی ونڈلمیر سے لندن کے لئے روانہ ہو جائے گی! کیونکہ یہاں اسے ایک ضروری کام انجام دینا ہے.... دفعتاً بوڑھے ملازم نے چونک کر پوچھا! "کیا ابھی حضور نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا تھا!"

"نہیں اسکیٹنگ کر رہا تھا تمہارے سر پر!.... ویسے ارادہ ہے کہ اس پر ایک ٹینس کورٹ بھی بناؤں!.... اور جب تم مر جاؤ گے تو تمہارا سر کاٹ کر....!"

عمران دیوار سے لگے ہوئے گدھوں کے سروں کی طرف اشارہ کر کے خاموش ہو گیا!

"آپ ہرگز ایسا نہیں کر سکتے!" نوکر رو دینے کے سے انداز میں چیخا۔ "آپ ایک کرسچین کی لاش کی بے حرمتی نہیں کر سکتے!"

پھر وہ اپنے سینے پر ہاتھوں سے صلیب کا نشان بناتا ہوا کمرے سے چلا آیا!....

"آج ہم لوگ شام کی چائے جیفریز میں پئیں گے!" رومیلا نے کہا!

"میں جیفریز کو ڈائنامائٹ لگا کر اڑا دوں گا!" عمران بڑی سنجیدگی سے بولا!

"کیوں!"

"جب یہ چھت ہی نہ رہی جائیگی تو پھر کیوں نہ میں سارے لندن ہی کو تباہ کر دوں!"

"میں نہیں! سمجھی!.... یہ چھت کیوں نہ رہ جائے گی!"

"آج صبح عبادت کے دوران میں مجھ پر انکشاف ہوا تھا کہ ٹھیک تین بج کر پندرہ منٹ پر زلزلہ آئے گا اور یہ چھت گر جائے گی!"

"رومیلا ہنسنے لگی! لیکن عمران کی سنجیدگی میں ذرہ برابر بھی فرق نہ آیا! وہ بار بار اپنی کلائی کی گھڑی کی طرف دیکھ رہا تھا!

"صرف تین منٹ اور رہ گئے ہیں!" وہ تھوڑی دیر بعد بڑبڑایا۔ لیکن رومیلا اسے اس کی بکواس سمجھ کر چھیڑتی اور چڑاتی رہی!.... دفعتاً ایک اسٹول بالٹی سمیت فرش پر ڈھیر ہو گیا! اور عمران کے حلق سے ایک گھٹی گھٹی سی چیخ نکلی "زلزلہ"! ساتھ ہی رومیلا بھی چیخی اور خوفزدہ انداز میں چھلانگیں مارتی ہوئی کمرے سے نکل گئی!

عمران نے جھپٹ کر دروازہ بند کر دیا اور اس کے ہونٹوں پر شرارت آمیز مسکراہٹ تھی.... گرا ہوا اسٹول سیدھا کر کے اس پر دوبارہ بالٹی رکھ دینے کے بعد وہ ایک آرام کرسی میں گر گیا!--وہ دراصل سوچنے کے لئے تنہائی چاہتا تھا! لیکن رومیلا اسے ٹلتی ہوئی نہیں دکھائی دیتی تھی! لہٰذا اسے زلزلہ لانا پڑا۔ وہ اس سے گفتگو کرتے وقت آہستہ آہستہ کھسکتا ہوا اسٹول کی طرف جا رہا تھا! پھر اس نے اس صفائی سے اسٹول کے پائے میں ٹانگ ماری کہ رومیلا کو اس کا علم نہ ہو سکا اور عمران کے چیخنے پر وہ بھی چیختی ہوئی کمرے سے نکل بھاگی۔

عمران اس وقت صحیح معنوں میں الجھن میں مبتلا ہو گیا تھا!.... اس کا خیال تھا کہ سر ڈیکن

نے ڈچز کو فون کر کے کھیل بگاڑ دیا.... ورنہ اگر اسے لندن میں ہزار کام ہوتے تب بھی وہ ونڈلمیر کیسل میں رک کر اس کا انتظار کرتی....

دوسری طرف اس نے سنگ ہی جیسے خطرناک آدمی کو شیشے میں اتار لیا تھا! مگر اب سوچ رہا تھا کہ اگر اسے اس کی اصلیت معلوم ہو گئی تو بنا بنایا کام بگڑ جائے گا!--ڈچز تک پہنچ جانے کے بعد تو سنگ ہی کے اعتماد کی جڑیں اور زیادہ مضبوط ہو جاتیں اور شائد اس صورت میں وہ اس پر غور کرنے کی ضرورت ہی نہ سمجھتا کہ عمران کون ہے اور کس مقصد کے تحت اس سے آ ٹکرایا ہے.... مگر ایسے حالات میں جب کہ خود ڈچز ہی اس سے دور بھاگنے کی کوشش کرے گی سنگ ہی کا بدگمان ہو جانا لازمی امر ہو گا!

عمران کافی دیر تک سوچتا رہا لیکن ایسی کوئی تدبیر اسے نہ سوجھ سکی جس سے سنگ ہی بھی مطمئن ہو جاتا اور ڈچز کی غلط فہمیاں بھی رفع ہو جاتیں!

بہر حال کچھ دیر بعد وہ اٹھا! شام کا لباس پہنا اور کمرہ مقفل کر کے نکل کھڑا ہوا....

ایک گھنٹہ بعد وہ سوہو کی ایک گندی سی گلی میں داخل ہو رہا تھا! اسی گلی میں ایک جگہ رک کر اس نے ایک ایسے دروازے پر دستک دی جس کا پالش اڑ گیا تھا.... اور جگہ جگہ دیمکوں کی تباہ کاری کے نشانات نظر آ رہے تھے!

تقریباً دس منٹ بعد ہلکی سی چڑچڑاہٹ کے ساتھ دروازہ کھلا اور عمران ایک بوڑھی عورت کی رہنمائی میں ایک متعفن گلیارا طے کرنے لگا۔ عورت نے اس سے یہ بھی نہیں پوچھا تھا کہ وہ کون ہے اور کیا چاہتا ہے!....

وہ اسے ایک کشادہ کمرے میں لائی.... اور عمران اس کمرے کے ٹھاٹھ باٹھ دیکھ کر دنگ رہ گیا!.... اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ ایک بدبودار راستے سے یہاں تک پہنچا ہے! یہاں اعلیٰ قسم کا فرنیچر تھا دروازوں پر قیمتی اور دبیز پردے تھے! ان میں سے کئی ایسے بھی تھے جن پر مشرقی طرز کا کارچوبی کام بنا ہوا تھا ایک طرف بخوردان سے خوشبودار دھوئیں کی لکیریں نکل کر خلا میں لہریئے بنا رہی تھیں۔ بہر حال کمرے کا ماحول عجیب یوریشین قسم کا تھا!.... بوڑھی عورت عمران کو بیٹھنے کا اشارہ کر کے دوسرے دروازے سے نکل گئی!.... عمران ایک صوفے پر بیٹھ کر سنگ ہی کا انتظار کرنے لگا!.... اس نے اسے یہیں کا پتہ بتایا تھا!

تھوڑی دیر بعد سنگ ہی کمرے میں داخل ہوا مگر عجیب ہیت میں.... بال پیشانی پر بکھرے ہوئے تھے اور آنکھیں کثرت شراب نوشی کی بناء پر سوجی ہوئی سی معلوم ہو رہی تھیں۔ گالوں پر لپ اسٹک کے دھبے تھے! جنہیں صاف کرنے کی ضرورت بھی نہیں سمجھی گئی تھی! اس کے ہاتھ میں رائی کی وہسکی کی آدھی بوتل تھی جسے وہ شائد سوڈا ملائے بغیر پیتا رہا تھا!-- عمران کو دیکھ کر مسکرایا۔

"کیوں بھتیجے!.... تم اب بھی لندن ہی میں مقیم ہو!...."

"مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ لندن آرہی ہیں!.... غالباً اپنے بلومز بری والے مکان میں قیام کرے گی--!"

"تب تو اور بھی اچھا ہے!.... تم یہیں اس سے ملو!...."

"یہاں ملنا ٹھیک نہیں ہے چچا!.... بلومز بری والے مکان کے قرب و جوار میں میرے چند شناسا رہتے ہیں سارا معاملہ چوپٹ ہو جائے گا......!"

"تم بہانہ بازی کر رہے ہو!...." سنگ ہی جھنجھلا کر بولا!

"ارے!.... واہ!" عمران نے بھی اسی لہجہ میں جواب دیا!"میں تمہارے باپ کا نوکر ہوں! چونکہ میری تفریح ہی یہی ہے اس لئے میں نے یہ کام انجام دینا منظور کر لیا تھا۔ اگر دھونس دھڑلے پر آؤ گے تو میں بھی تم سے کمزور نہیں ہوں!"

سنگ ہی ہنس پڑا.... پھر سنجیدگی سے بولا۔

"نہ جانے کیوں تم پر ہاتھ اٹھانے کو دل نہیں چاہتا!...."

"تم مجھ سے ڈرتے ہو چچا سنگ.... اپنی کمزوری کو خلوص میں چھپانے کی کوشش نہ کرو۔"

"چلو یہی سہی.... میں تم سے ڈرتا ہوں!.... پھر؟...."

"پھر کچھ نہیں! میں کب کہتا ہوں کہ نہ ڈرو!.... مگر یہ تمہارے گالوں پر...."

سنگ ہی نے رومال سے اپنے گال صاف کرتے ہوئے کہا"کام کی بات کرو لڑکے.... ورنہ سنگ ہی کی سزا تمہیں خودکشی پر مجبور کر دے گی!"

"جو سزا خودکشی پر مجبور کر دے منطقی اعتبار سے اسے سزا کہا ہی نہیں جا سکتا!"

اچانک سنگ ہی نے تین بار تالی بجائی! دوسرے ہی لمحے میں دو قوی ہیکل چینی اندر گھس

آئے!.... سنگ ہی نے چینی زبان میں ان سے کچھ کہا اور وہ بے تحاشہ عمران پر جھپٹ پڑے۔ عمران پہلے ہی سے تیار بیٹھا تھا! وہ اتنی صفائی سے ان کے درمیان سے نکلا کہ ان کے سر ایک دوسرے سے ٹکرا کر رہ گئے! وہ غصیلی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے دوبارہ حملہ کر بیٹھے! عمران جھکائی دے کر نہ صرف ان کی گرفت میں آنے سے بچ گیا بلکہ ایک کی پشت پر لات بھی رسید کر دی! وہ توازن برقرار نہ رکھ سکا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ سنگ ہی پر جا گرا! اتنی دیر میں عمران نے دوسرے چینی کی اچھی خاصی مرمت کر دی! سنگ ہی اپنے اوپر گرتے ہوئے چینی کو ٹھوکر مار کر شائد سخت سست کہنے لگا تھا۔

یہ سب کچھ ہوتا رہا لیکن سنگ ہی نے ان دونوں کی مدد نہیں کی! آخر ایک چینی نے چھرا نکال لیا!

"چچا سنگ!...." عمران ہنس کر بولا"اگر یہ چھرا ان دونوں میں سے کسی کے سینے میں اتر گیا تو تمام تر ذمہ داری تم پر ہوگی!"

"پرواہ نہ کرو!" سنگ ہی نے مسکرا کر کہا۔"میرے لئے یہ منظر بڑا دلچسپ ہے!"

"تم بھی آجاؤ نا!".... عمران نے اسے للکارا۔

"نہیں بھتیجے! میں یہاں بہت آرام سے ہوں۔ میری تفریح میں خلل نہ ڈالو!"

دوسرے چینی نے بھی چھرا نکال لیا اور وہ دونوں ایک ساتھ عمران پر حملہ آور ہوئے لیکن ان کے چہرے میز پر پڑے۔ کیونکہ عمران اسی میز کے نیچے جا گھسا تھا! پھر دیکھتے ہی دیکھتے میز الٹ گئی اور وہ دونوں نہتے ہو گئے! بس پھر کیا تھا عمران نے وہ کرتب دکھائے کہ سنگ ہی ٹوٹے پھوٹے آدمیوں کی مرمت کے لئے ایک کارخانے کے امکانات پر غور کرنے لگا۔

دونوں چینیوں کے چہرے لہولہان ہو گئے تھے!

"بس ختم!" دفعتاً سنگ ہی ہاتھ اٹھا کر بولا"اب میری بوتل میں وہسکی کا ایک قطرہ بھی باقی نہیں رہا.... اس لئے یہ تفریح ختم....!"

پھر چینیوں سے چینی زبان میں کہا" بھاگ جاؤ! لندن کی آب و ہوا نے تمہیں سست اور کاہل بنا دیا ہے!"

وہ جہاں تھے وہیں رک گئے!.... سنگ ہی نے ہاتھ ہلا کر انہیں جانے کا اشارہ کیا! اور وہ

چپ چاپ کمرے سے چلے گئے۔ سنگ ہی عمران کے قریب آکر اس کی پیٹھ ٹھونکتا ہوا بولا

"شاباش! تم واقعی ایک ننھے منے سنگ ہی ہو! میں تمہیں بہت کچھ سکھاؤں گا! سارے فنون میں طاق کر دوں گا! مکار پہلے ہی سے ہو!.... تم مجھے پہلے آدمی ملے ہو جس پر میری محنت ضائع نہیں ہوگی!"

"بیکار باتیں ختم!" عمران ہاتھ اٹھا کر بولا "اب کام کی بات کرو!"

"وہ تو میں بہت دیر سے کرنا چاہتا ہوں!" سنگ ہی نے جواب دیا!

"کیا تم نے کبھی کسی نک کارٹر کا نام بھی سنا ہے!"

"نک کارٹر!-- کیوں؟"

"اگر اس شخص کے سلسلے میں تفتیش کی جائے تو ممکن ہے ہماری رسائی کیلی پیٹرسن تک بھی ہو جائے!"

"کیلی پیٹرسن کو تو الگ ہی رکھو! سنگ ہی نے کہا "اس سے مجھے ذرہ برابر بھی دلچسپی نہیں ہے۔"

"ہے بڑے دل گردے کی عورت.... یہ ماننا ہی پڑے گا!"

"اگر مجھے کبھی اسکے وجود پر یقین آسکا تو ضرور مان لوں گا!" سنگ ہی نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

"اگر وجود پر یقین نہیں ہے تو پھر مجھے ڈچز آف ونڈلمیر کے یہاں کیوں بھیجنا چاہتے ہو!"

"اوہ تمہیں یہ بھی معلوم ہے!" سنگ ہی نے حیرت سے کہا!

"میں کیا نہیں جانتا! چچا! میں یہ بھی جانتا ہوں کہ مکلارنس اس سے پریم کرنے لگا ہے! اور اس سے شادی کے بغیر نہیں مانے گا!"

"تم نے شائد افیون کھا رکھی ہے!...." سنگ ہی بولا!

"میں چینی نہیں ہوں!" عمران نے جواب دیا!

سنگ ہی کسی سوچ میں پڑ گیا! پھر اس نے کہا "نک کارٹر کے متعلق تم کیا کہہ رہے تھے!"

"میرا خیال ہے کہ وہ ابھی زندہ ہے!"

"کون! کیا بک رہے ہو! صاف صاف کہو!"

"نک کارٹر! آسٹریلیا کا ایک باشندہ ہے۔ جس نے بھیڑوں کے ایک وبائی مرض کا کامیاب علاج دریافت کیا تھا!.... آسٹریلیا میں وہ مر گیا تھا! مگر لندن میں شائد زندہ ہے!"

"نک کارٹر!" سنگ آہستہ سے بڑبڑایا "ٹھہرو! مجھے سوچنے دو!"

وہ خاموش ہو کر کچھ سوچنے لگا! پھر بولا۔ "میں نے یہ نام سنا ہے!" آسٹریلیا میں کہاں تھا!"

"سڈنی!"

"اوہ.... اچھا!.... میں اس کے متعلق معلومات حاصل کروں گا! میرے ایک انگریز دوست کی زندگی کا بیشتر حصہ آسٹریلیا ہی میں گذرا ہے اور سڈنی میں اس کا قیام تھا!"

"کیا!-- وہ یہیں لندن میں رہتا ہے!"

"ہاں-- سر وگفیلڈ!.... موجودہ وگفیلڈ کا چچا! بڑا شاندار آدمی ہے!-- کیا تم نے اسے کبھی دیکھا ہے!"

"نہیں! لیکن لارڈ وگفیلڈ سے میری جان پہچان ہے! اور وہ مجھے ایک مشرقی شہزادے کی حیثیت سے جانتا ہے۔!"

"اوہو! تو تم لمبا فراڈ کر رہے ہو!" سنگ ہی مسکرایا!

"اس کے بغیر میرا کام ہی نہیں چلتا! اخراجات بہت وسیع ہیں! تم نے روزانہ سو پاؤنڈ دینے کا وعدہ کیا تھا! مگر ابھی تک ایک ہی قسط ملی ہے!"

"اب مجھے ٹھگنے کا ارادہ ہے! کیوں؟ خیر اس قصے کو ختم کرو۔ کیا واقعی لارڈ وگفیلڈ تمہیں پہچانتا ہے!"

"اچھی طرح!" عمران سر ہلا کر بولا!

"تب پھر تمہارا ڈچز کے یہاں ملازمت کرنا درست نہیں ہوگا!"

"یہی تو میں کہہ رہا تھا۔" عمران بولا "ویسے اگر میں کوشش کروں تو ڈچز کا مہمان ضرور بن سکتا ہوں!"

"وہ کس طرح!...."

"اسی طرح جیسے لارڈ وگفیلڈ سے شناسائی پیدا کی تھی! ویسے ڈچز کو کتوں کا خبط ہے.... میں اس سے درخواست کروں گا کہ اس کے کتے دیکھنا چاہتا ہوں!.... پھر اسے اپنے جال میں پھانس لینا میرا کام ہوگا!"

"مجھے تم سے یہی توقع ہے!"

"اچھا تو پھر نکالو رقم۔ میں اس سے شہزادوں ہی کی طرح ملنا چاہتا ہوں!"

"رقم! ہاں رقم ملے گی! مگر تم یہ نہ سمجھنا کہ سنگ ہی کو بیوقوف بنا رہے ہو!"

"ارے.... توبہ.... میری جان.... ارر.... ہپ.... چچا جان! یہ آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں!.... مجھ میں اتنی ہمت نہیں کہ آپ کو بیوقوف بنا سکوں...."

"چاپلوسی کی باتیں ختم!...."

عمران نے اپنے ہونٹ مضبوطی سے بند کر لئے!

سنگ ہی نے اسے کئی بڑے بڑے نوٹ نکال کر دیئے!.... اور عمران نے اس طرح لاپروائی سے انہیں جیب میں ڈال لیا جیسے وہ رقم سنگ ہی کے ذمے واجب الادا ہی ہو!۔

(۸)

عمران نے ان دنوں عارضی طور پر اپنی رہائش کا انتظام مسز مکفرسن کے ساتھ کر لیا تھا! یہ ہارلے اسٹریٹ میں ایک بڑی عمارت کی مالکہ تھی، جو اسے وارثتاً ملی تھی.... اس میں ایک بورڈنگ قائم کر لیا تھا اور غیر ملکی طلبا میں اپنی خوش اخلاقی اور حسن انتظام کیلئے خاصی مشہور تھی!۔

عمران جانتا تھا کہ سنگ ہی ابھی اس کی طرف سے مطمئن نہیں ہوا ہے اس لئے اس نے یہی مناسب سمجھا کہ اب ڈیکن ہال سے دور ہی دور رہے۔ سنگ ہی کی قیام گاہ سے نکلتے ہی اس نے محسوس کر لیا کہ آج پھر اس کا تعاقب کیا جا رہا ہے۔ لہٰذا وہ نہایت اطمینان سے ہارلے اسٹریٹ کی طرف روانہ ہو گیا! سنگ ہی کو پہلے ہی بتا چکا تھا کہ وہ ہارلے اسٹریٹ میں رہتا ہے!.... اور مکفرسن کے بورڈنگ کے متعلق ہارلے اسٹریٹ میں سبھی جانتے تھے کہ وہاں زیادہ تر غیر ملکی طلبا رہتے ہیں!

عمران بھی سنگ ہی کی طرف سے مطمئن نہیں تھا! اس نے دو تین ہی ملاقاتوں میں اسے سمجھنے کی کوشش کی تھی اور کسی حد تک کامیاب بھی ہو گیا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ سنگ ہی جیسے لوگوں کا دماغ الٹنے میں دیر نہیں لگتی۔! اور ان کے متعلق یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ جو کچھ ان کی زبان پر ہے وہی دل میں بھی ہو گا!

بہر حال وہ سنگ ہی کی قیام گاہ سے چل کر سیدھا مکفرسن کے بورڈنگ میں آیا اور شام تک اپنے کمرے میں بیٹھا رہا.... اسے یقین تھا کہ سنگ ہی کے کسی آدمی نے ہارلے اسٹریٹ تک اس کا تعاقب کیا ہے!....

پانچ بجے کے بعد اس نے ڈچز ونڈلمیر کی بلومزبری والی قیام گاہ پر فون کیا!.... دوسری طرف سے جواب بھی ملا! لیکن ڈچز گھر پر موجود نہیں تھی۔ اس کے لندن کے کارپرداز نے عمران کو بتایا کہ وہ اسے سات بجے آکسفورڈ اسٹریٹ کے روائل کلب میں مل سکے گی!....

روائل کلب حقیقتاً روائل کلب تھا! وہاں خطاب یافتہ یا شاہی خاندانوں کے افراد کے علاوہ اور کسی کا داخلہ ممکن نہیں تھا.... عمران ٹھیک ساڑھے چھ بجے وہاں پہنچ گیا.... لیکن سوال داخلے کا تھا!.... اس کے لئے اسے سب سے پہلے ریسیپشن روم میں جانا پڑا.... وہاں اس نے اپنا پرنس آف ڈھمپ والا کارڈ دکھاتے ہوئے سیکرٹری کو بتایا کہ وہ وہاں ڈچز آف ونڈلمیر سے ملے گا! ویسے عمران اس وقت بڑا شاندار لگ رہا تھا! اس کے چہرے پر پایا جانے والا دائمی احمق پن غائب ہو چکا تھا! اور وہ سچ مچ شہزادوں کے سے انداز میں گفتگو کر رہا تھا!۔۔

"کیا ڈچز آپ سے واقف ہیں جناب والا...." سیکرٹری نے پوچھا!

"اچھی طرح!" عمران نے پروقار انداز میں جواب دیا!۔

"مگر وہ ابھی تشریف نہیں رکھتیں! تاوقتیکہ وہ آپ سے ملنے پر رضامند نہ ہوں ہم مجبور ہوں گے!"۔

"کیا بکواس ہے!...." عمران نے کسی چڑچڑے رئیس کی طرح کہا! "میں کلب کا ممبر بننا چاہتا ہوں!"

"اس کے لئے بھی دوسرے ممبروں کی سفارش ضروری ہے!"

"سفارش پر پرنس آف ڈھمپ لعنت بھیجتا ہے!.... سمجھے مائی ڈیئر سیکرٹری!"

"قانون.... قانون ہے جناب!...."

"اچھی بات ہے تم بہت جلد روائل کلب کا انجام دیکھ لو گے!"

"میں نہیں سمجھا! جناب!"

"میں اپنی ریاست میں ایک روائل کلب قائم کروں گا! اور اس کی عمارت میں شہر بھر کے ہٹے کٹے گدھے باندھے جایا کریں گے!"

"کیا آپ سنجیدگی سے کہہ رہے ہیں!" سیکرٹری نے پوچھا!

"ہاں میں سنجیدگی سے کہہ رہا ہوں! تم دیکھ لینا!.... اور یہی نہیں بلکہ اس کے بورڈ پر یہ

بھی لکھوا دوں گا کہ یہ لندن کے روائل کلب کی ایک شاخ ہے!"

" آپ ہرگز ایسا نہیں کرسکیں گے جناب!"

"کیوں! ارے وہ انگلینڈ نہیں بلکہ ڈھمپ ہے! میری اپنی ملکیت! میں ڈھمپ کا شہزادہ ہوں!"

ابھی یہ بحث و تکرار جاری تھی کہ ڈچز آف ونڈلمیر دو آدمیوں کے ساتھ ریسیپشن روم میں داخل ہوئی!.... عمران کو دیکھ کر وہ ٹھٹکی لیکن پھر بڑی گرمجوشی سے آگے بڑھ کر بولی!

"ہیلو ڈھمپ!...."

"یس یور ہائی نس!" عمران نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا!

کلوک روم میں جانے کے لئے ریسیپشن روم سے گذرنا ضروری ہوتا تھا!.... ورنہ شاید ڈچز سے اس طرح ملاقات نہ ہوسکتی!

کلوک روم میں اپنے رین کوٹ اتار کر وہ ہال میں آئے! اور ڈچز نے عمران کا تعارف اپنے ساتھیوں سے کرایا! ان میں سے ایک سر وگفیلڈ تھا! لارڈ وگفیلڈ کا چچا اور دوسرا شیرف آف نوٹنگھم! عمران کو یاد آگیا کہ سنگ ہی نے اپنے کسی دوست کا تذکرہ کیا تھا اور اس کا نام بھی وگفیلڈ ہی تھا!.... پھر یہ بھی یاد آگیا کہ لارڈ وگفیلڈ کا حوالہ بھی دیا گیا تھا!.... تو پھر یہ وہی سر وگفیلڈ تھا! عمران کے چہرے پر اب پھر وہی پہلے کی سی حماقت طاری ہوگئی تھی! اور وہ کچھ اس طرح خاموش تھا جیسے بولنے کی ہمت نہ پڑ رہی ہو!

وہ جب بھی بولتا انداز سے صاف ظاہر ہو جاتا کہ اسے اپنے احمق ہونے کا احساس بہت شدت سے ہے اور وہ بولتے وقت سوچتا بھی ہے کہ کہیں کوئی بیوقوفی کی بات زبان سے نہ نکل جائے۔ ٹھیک نو بجے وہ کلب سے اٹھ گئے! سر وگفیلڈ اور شیرف کو شائد اور کہیں جانا تھا!

"تم میرے گھر تک چلو!" ڈچز نے عمران سے کہا۔

"ضرور.... ضرور....!" عمران ٹھنڈی سانس لے کر بولا! میں اپنی اسکیم کے متعلق آپ کو بتانے کے لئے بے چین ہوں!"

"لینڈی ڈاگ والی اسکیم!"

"جی ہاں! وہی!" عمران نے جواب دیا!

"اچھا تو وہیں گھر پر گفتگو ہوگی! مگر تم نے میرے لئے ڈھمپ خاندان کی کاک ٹیل ضرور

تیار کرو گے!"

"بسر و چشم! مگر ابھی اس کا راز بتانے کا وقت نہیں آیا! پور نماشی کے دن بتاؤں گا!"

"یہ پور نماشی کیا بلا ہے!"

"جس دن چاند پورا ہو جائے!"

"یہ کیا بکواس ہے!"

" آہا آپ نہیں سمجھتیں!.... یہ دوسرا معاملہ ہے! اس کا تعلق روحانیت سے ہے!.... آپ جانتی ہیں کہ ہم مشرقی لوگ روحانیت کے معاملے میں کیسے ہوتے ہیں!"

"مگر اس کا روحانیت سے کیا تعلق!"

"ڈھمپ خاندان کا عقیدہ ہے کہ پور نماشی کے علاوہ کسی اور دن یہ راز ظاہر کرنے والا کانا ہو جاتا ہے!"

"کیا کبھی ایسا واقعہ ہو چکا ہے!"

"اوہ.... جی ہاں.... میرے دادا اپنی ایک آنکھ کھو بیٹھے تھے....!"

"خیر نہ بتاؤ! لیکن وہ کاک ٹیل بڑی نفیس تھی!...."

"میں آپ کے لئے رات دن کاک ٹیل بنا سکتا ہوں! آپ فکر نہ کیجئے! پتہ نہیں کیوں آپ سے اتنی محبت ہو گئی ہے!"

"میں اس وقت نشے میں نہیں ہوں ڈھمپ چانٹا ماروں گی! تم نے اس رات مجھے بہت شرمندہ کیا تھا!"

"کس رات!"

"ریبی کی سالگرہ کے موقع پر!"

"اس رات!" عمران نے حیرت سے کہا! "اس رات میں نے آپ کو کب شرمندہ کیا تھا!"

"میں نشے میں تھی اور تمہاری باتوں میں آکر رقص کے لئے تیار ہو گئی تھی!"

"وہ کار میں آبیٹھے!.... بیٹھتے وقت سلسلہ گفتگو منقطع ہو گیا.... عمران نے فی الحال خاموش ہی ہو جانا بہتر سمجھا! وہ اس رات کی باتیں دوبارہ نہیں چھیڑنا چاہتا تھا۔

کار تھوڑی ہی دور چلی تھی کہ یک بیک بارش آگئی!.... ہوا پہلے ہی سے تیز تھی! اس لئے

بارش میں بھی خاصا زور موجود تھا! دیکھتے ہی دیکھتے بھری پری سڑک ویران ہو گئی!

اچانک کار بھی رک گئی اور عمران نے ڈرائیور سے استفسار کیا، جواب ملا! "شائد بیٹری فیل ہو گئی ہے!"

"ہمپ!" عمران نے ایک لمبی سانس لی اور اطمینان سے پشت گاہ سے ٹک گیا!

ڈچز ہونٹوں ہی ہونٹوں میں نہ جانے کیا بڑبڑا رہی تھی! ڈرائیور اپنا رین کوٹ سنبھالتا ہوا نیچے اتر گیا! لیکن دشواری یہ تھی کہ وہ اس بارش میں بونٹ نہیں اٹھا سکتا تھا!۔

وہ ڈچز کے حکم پر چند ایسے آدمیوں کی تلاش میں چلا گیا جو کار کو دھکا دے کر سڑک کے کنارے لگا سکیں!

لیکن وہ جلد ہی ناکام واپس آ گیا سڑک سنسان ہو جانے کی وجہ سے ایک بھی ایسا آدمی نہیں مل سکا تھا جو کار کو دھکیل کر سڑک کے کنارے پر لگا دیتا!

"اے ڈرائیور!" عمران نے کہا! "تم اسٹیرنگ سنبھالو میں دھکا دیتا ہوں!"

"ارے تم!...." ڈچز نے حیرت سے کہا۔

"ہاں! میں!"

"نہیں! یہ بدنما معلوم ہو گا ڈھمپ! تم ایک معزز آدمی ہو!"

"اونہہ!" عمران ہونٹ سکوڑ کر بولا! "اس بارش میں کسی کو کیا پڑی ہے کہ میرے معزز ہونے پر شبہ کرے گا!"

عمران کار سے نیچے اتر گیا! سڑک تاریک نہیں تھی! لیکن بارش کی وجہ سے ہاتھ کو ہاتھ نہیں سجھائی دیتا تھا! عمران کار کی پشت پر دونوں ہاتھ رکھ کر اسے دھکیلنے لگا! اسے ناکامی نہیں ہوئی کار آگے کی طرف کھسک رہی تھی! ایسے میں ڈرائیور نے اسے اسٹارٹ کرنے کی بھی کوشش کی لیکن اسے کامیابی نہیں ہوئی!

اچانک ایسا محسوس ہوا جیسے اس کی آنکھوں کے سامنے ستارے ناچ گئے ہیں! سر پر لگنے والی ضرب کچھ اتنی ہی شدید تھی! اسے اتنی مہلت بھی نہ مل سکی کہ وہ مڑ کر حملہ آور کی شکل ہی دیکھ لیتا!.... وہ اردو میں "ادب لطیف۔" بکتا ہوا ڈھیر ہو گیا!... گرتے گرتے اسے احساس ہوا جیسے سر کے پچھلے حصے سے سورج طلوع ہو کر آنکھوں میں غروب ہو گیا ہو۔

(۹)

عمران کا تو یہی خیال تھا کہ زیادہ دیر تک بیہوش نہیں رہا! ویسے وہ سوچ رہا تھا کہ شاید اس چوٹ کی دھمک میڈیولا اور اوبلانگٹا تک پہنچ گئی تھی ورنہ وہ بیہوش نہ ہوتا! پھر وہ اپنی بیہوشی کی سائنٹیفک توجیہہ کے چکر میں پڑ گیا! یہ نہ کرتا تو کرتا بھی کیا! جہاں اسے ہوش آیا تھا وہ جگہ بالکل تاریک تھی! اس نے اپنا ہاتھ دوسرے ہاتھ سے ٹٹول کر دیکھا کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی دیتا ہے یا نہیں!.... اور اسے فوراً احساس ہو گیا کہ نہیں سجھائی دیتا کیونکہ وہ کسی دوسرے آدمی کی ناک ٹٹول رہا تھا!....

لیکن اس دوسرے آدمی نے اس پر احتجاج نہیں کیا! اب عمران اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگا لیکن اسے یہ محسوس کر کے بڑی کوفت ہوئی کہ وہ کوئی عورت ہے! پھر دفعتاً اسے یاد آ گیا کہ اس کے ساتھ ڈچز آف ونڈلمیر بھی تھی! اب اس نے بڑے اطمینان سے اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا! اور پھر اسے معلوم ہو گیا کہ وہ ڈچز ہی ہے کیونکہ اس کے بائیں گال پر ایک ابھرا ہوا تل تھا!

"اے.... ڈرائیور!" عمران نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا! "گاڑی آگے بڑھاؤ!"

"ہم گاڑی میں نہیں ہیں جناب والا!" کسی گوشے سے آواز آئی!

"ڈرائیور...."

"جی حضور...."

"ہم کہاں ہیں!...."

"پتہ نہیں جناب والا! لیکن وہ آٹھ یا دس تھے! جب انہوں نے آپ پر حملہ کیا تو ہر ہائی نس چیخی تھیں! میں آپ کی مدد کو پہنچا.... وہ سب مجھ سے چمٹ گئے -- پھر اس کے بعد اب آنکھ کھلی ہے.... خدا جانے ہم کہاں ہیں!"

"ماچس ہے تمہارے پاس۔!"

"سگار لائٹر ہے جناب....!"

"جلاؤ!...."

تھوڑی دیر بعد اندھیرے میں سگار لائیٹر کی لو نظر آئی.... سرخ اور مدھم سی روشنی میں دو

بڑے بڑے سائے دیوار پر لرز رہے تھے! عمران اِدھر اُدھر دیکھنے لگا! ایک طرف دیوار پر اسے سوئچ بورڈ نظر آیا۔ اس کمرے کی چھت سے بجلی کا ایک بلب بھی لٹک رہا تھا۔ عمران نے سوئچ آن کر دیا۔ کمرہ روشن ہو گیا! ڈرائیور نے سگار لائیٹر بجھا کر جیب میں ڈال لیا! ڈچز فرش پر چت پڑی ہوئی گہری گہری سانسیں لے رہی تھی۔ اسے ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا!

عمران نے اسے ہلایا جلایا آوازیں دیں لیکن کوئی نتیجہ بر آمد نہیں ہوا۔

"پپ.... پتہ.... نہیں کون لوگ تھے جناب!" ڈرائیور ہکلایا!

"جناب نہیں! یور ہائی نس!.... میں پرنس آف ڈھمپ ہوں!" عمران نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"او کے! یور ہائی نس!" ڈرائیور بوکھلا کر جھکتا ہوا بولا!

تقریباً پندرہ منٹ بعد ڈچز کو ہوش آ گیا! اور وہ بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھ بیٹھی!

"ڈھمپ!.... ہم کہاں ہیں!...."

"پتہ نہیں!...." عمران نے گھوم کر اسے اپنی تڑخی ہوئی کھوپڑی دکھائی جو جمے ہوئے خون سے چکٹ گئی تھی! ڈچز کے حلق سے ہلکی سی چیخ نکلی اور وہ اچھل کر اٹھی اور عمران کو بازوؤں میں جکڑ کر اس کا سر سہلانے لگی!....

"یہ کیا ہوا.... ہم کہاں ہیں! ڈھمپ ڈیئر!"

"شائد مکلارنس کی قید میں!...." عمران نے بڑی سادگی سے جواب دیا!

ڈچز ایک خوفزدہ سی چیخ مار کر دیوار سے جا لگی اور اس کی پھٹی ہوئی آنکھیں اس طرح ویران ہو گئیں جیسے روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی ہو۔

"مائی ڈیئر ونڈلمیر!" عمران آگے بڑھ کر اس کا شانہ تھپکتا ہوا بولا! "پرواہ مت کرو!.... کیلی پیٹرسن کا معاملہ معلوم ہوتا ہے!.... اسے تمہارے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا!.... لیکن اگر تم نے مکلارنس پر حقیقت ظاہر کر دی تو اس کے علاوہ پھر اور کوئی دنیا میں نہ رہ جائے گا! مطلب سمجھتی ہونا!.... اس صورت میں وہ تمہیں کبھی زندہ نہ چھوڑے گا! پھر وہ کسی ایسے آدمی کا وجود برداشت کر ہی نہیں سکے گا، جو اس کے علاوہ کیلی پیٹرسن سے واقف ہو!"

ڈچز کچھ نہ بولی! اس کا چہرہ زرد ہو گیا تھا! اور وہ بری طرح کانپ رہی تھی!

"تمہیں اپنی غلطی تسلیم کرنا پڑے گی!" عمران نے کہا "تم پیٹرسن پی چنگ کارپوریشن کے منیجر کا حال دیکھ چکی تھیں! اس کے باوجود بھی آزادانہ باہر نکلتی رہیں!.... تمہیں اپنے ساتھ کم از کم دو مسلح باڈی گارڈ تو رکھنے ہی چاہئے تھے!"

ڈچز سر پکڑ کر فرش پر اکڑوں بیٹھ گئی اس وقت وہ عمران کو اپنے دیس کی گھاٹنوں اور کھٹکنوں سے مشابہ نظر آ رہی تھی!

اچانک دروازہ کھلا اور چار مسلح نقاب پوش اندر داخل ہوئے ان کے ریوالوروں کی نالیں عمران اور ڈرائیور کی طرف تھیں ایک نے آگے بڑھ کر ڈچز کا بازو پکڑا اور اسے فرش سے اٹھانے کی کوشش کرنے لگا!

"اے.... الگ ہٹو!...." عمران غصیلی آواز میں گرجا! "ہر ہائی نس خود ہی اٹھ جائیں گی!"

ڈچز کھڑی ہو گئی تھی! اس کا بازو چھوڑ دیا گیا! اور تین نفوس کا یہ جلوس چار مسلح نقاب پوشوں کی نگرانی میں ایک طویل راہداری سے گذرنے لگا! پھر وہ ایک بڑے کمرے میں پہنچے جہاں بہت تیز روشنی تھی!.... بالکل ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے رات کی شوٹنگ کے لئے وہ کسی اسٹوڈیو میں لائے گئے ہوں!۔

یہاں عمران نے ایک خاص چیز دیکھی ایک بڑی سی لوہے کی انگیٹھی تھی جس میں کوئلے دہک رہے تھے اور ان کے درمیان لوہے کی دو سلاخیں پڑی ہوئی تھیں جن میں لگے ہوئے دستے لکڑی کے تھے۔ عمران کو اس کا مطلب سمجھنے میں دیر نہیں لگی! وہ جانتا تھا کہ مکلارنس کے آدمی کیلی پیٹرسن کا پتہ معلوم کرنے کے سلسلے میں ڈچز کو سخت اذیتیں دیں گے۔!

"مائی ڈیئر ونڈلمیر" عمران آہستہ سے بولا "وہ آتشدان دیکھ رہی ہو اور اس میں گرم ہوتی ہوئی سلاخیں!...."

ڈچز کے حلق سے ہسٹریائی انداز کی متعدد چیخیں نکل کر وسیع ہال میں گونجیں اور پھر پہلے ہی کا سا سناٹا طاری ہو گیا!

عمران نے دو تین بار اپنی آنکھوں کو گردش دی اور کھنکار کر اخلاقیات پر لیکچر دینے لگا! وہ ان نقاب پوشوں کو یوم قیامت اور خدا کی باز پرس سے ڈرا رہا تھا!.... پھر اس نے کرائسٹ اور صلیب کا قصہ چھیڑ دیا! اچانک نقاب پوشوں میں سے ایک نے آگے بڑھ کر اس کا منہ دبا دیا....

عمران نے اس سے اپنا منہ چھڑانے کے لئے جدوجہد نہیں کی۔

"ہاں! ڈچز....." اس نقاب پوش نے ڈچز کو مخاطب کیا جو ہال میں پہلے ہی سے موجود تھا!

"کیا خیال ہے! تم مجھے کیلی کے متعلق بتاؤ گی یا نہیں...."

ڈچز کسی خوفزدہ بکری کی طرح کھانسنے لگی! پتہ نہیں یہ کھانسی تھی یا وہ رو رہی تھی کیونکہ اس کی آنکھوں سے آنسو تو بہر حال بہہ رہے تھے!

"اس سے کام نہیں چلے گا ڈچز!.... تم بتاؤ گی یا یہیں بغیر تابوت کے دفن کر دی جاؤ گی!"

"میری زندگی میں تو یہ ناممکن ہے کہ ہرہائی نس بغیر تابوت دفن کر دی جائیں!" عمران نے غصیلے پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے احمقانہ انداز میں کہا۔

"میں تابوت ضرور مہیا کروں گا! خواہ کچھ ہو جائے!"

"یہ کون ہے!" نقاب پوش نے دوسرے نقاب پوشوں سے پوچھا۔

"پتہ نہیں! ڈچز کے ساتھ تھا!...." ایک نے جواب دیا!

"تم گدھے ہو!" نقاب پوش گرجا!" ان دونوں کو لانے کی کیا ضرورت تھی!...."

"ہم سمجھے شائد....!"

"شٹ اپ!" وہ اتنے زور سے چیخا کہ دیواریں تک جھنجھنا اٹھیں!

دوسرا نقاب پوش خاموش ہو گیا!

"ارے یار اگر ہم آگئے تو کونسی مصیبت آگئی!" عمران نے برا مان جانے والے انداز میں کہا!" اگر کہو تو واپس چلے جائیں!"

"اسے مارو.... ٹھیک کرو!" نقاب پوش نے جھلائی ہوئی آواز میں کہا! اور وہ چاروں عمران پر ٹوٹ پڑے!

لیکن ان چاروں ہی کو حیرت تھی کہ اپنے انتہائی پھرتیلے پن کے باوجود بھی وہ اسے ہاتھ نہ لگا سکے! وہ کسی بندر کی طرح اچھل کود کر ہر بار ان کے وار خالی دے رہا تھا! دو آدمی تو جلد ہی بیکار ہو گئے کیونکہ ان کے گھونسے پوری قوت سے دیوار پر پڑے تھے....!

"اوہ!" نقاب پوش دانت پیس کر غرایا!" تم سے اتنا بھی نہیں ہو سکتا!"

"ٹھہرو!" عمران ہاتھ اٹھا کر بولا" میری ایک بات سن لو!.... ڈچز کو تم مار بھی ڈالو تو وہ

نہیں بتائیں گی! البتہ.... اگر تم شرافت سے پیش آؤ تو یہ ممکن بھی ہے....!"

"میں کبھی نہ بتاؤں گی!...." ڈچز ہسٹریائی انداز میں چیخی!" مجھے مار ڈالو میں ہرگز نہ بتاؤں گی!.... میں نچلے طبقے کی کوئی ڈرپوک عورت نہیں ہوں!"

"محترمہ تمہیں بتانا پڑے گا!" نقاب پوش نے زہریلے لہجے میں کہا!" میں تمہیں دنیا کی خوفناک ترین اذیت دینے سے بھی باز نہیں آؤں گا!.... سمجھیں!"

"مسٹر!" عمران نے اسے مخاطب کیا!" تم کیا سمجھتے ہو کہ اپنی دھمکی کو بروئے کار لا سکو گے!"

"ارے تم لوگ کیا دیکھتے ہو!" نقاب پوش نے اپنے ساتھیوں کو للکارا" اس کا منہ بند کر دو!"

وہ پھر عمران پر جھپٹے لیکن عمران اس بار صرف کرتب ہی نہیں دکھاتا رہا! بلکہ ایک کے ہولسٹر سے ریوالور بھی نکال لیا۔

"خبردار! تم سب اپنے ہاتھ اوپر اٹھا لو!" اس نے انہیں للکارا.... وہ چاروں بوکھلا کر پیچھے ہٹے! اور پھر انہیں اپنے ہاتھ اوپر اٹھانے ہی پڑے!

"تم بھی اپنے ہاتھ اوپر اٹھاؤ!" عمران نے نقاب پوشوں کے سرغنہ سے کہا" کیا تم میرے چچا ہو!...."

اس نے بھی اپنے ہاتھ اوپر اٹھا دیئے! لیکن عمران یہ فیصلہ نہیں کر سکا کہ اب اسے کیا کرنا چاہئے۔ ویسے انہیں زخمی تو کر ہی سکتا تھا۔ مگر زخمی کرنے کے لئے فائر کرنے پڑتے اور فائروں کی آوازیں نہ جانے کون سا نیا ہنگامہ کھڑا کر دیتیں۔ ہو سکتا تھا کہ اس عمارت میں ان پانچوں کے علاوہ اور بھی لوگ رہے ہوں! عمران اپنے دوسرے اقدام کے متعلق سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک ایک دروازہ کھلا اور پانچ چھ نقاب پوش گھس آئے اور انہوں نے بے تحاشا کمرے والے نقاب پوشوں پر فائر کئے!

افرتفری مچ گئی!.... عمران کھسک کر دیوار سے جا لگا!

اچانک اسی آواز میں ایک نسوانی آواز ابھری.. "خبردار اسے جانے نہ دینا.... لمبا آدمی یہی مکار نس ہے!"

لمبا آدمی اچھل کر بھاگا!.... اس پر پے در پے کئی فائر ہوئے لیکن وہ کمرے سے نکل چکا تھا۔ آنے والے نقاب پوش بقیہ چار نقاب پوشوں کو وہیں چھوڑ کر اس کے پیچھے بھاگے۔

دوسرے نقاب پوش ان کے پیچھے جھپٹے اور عمران وہیں کھڑا اپنی ناک رگڑتا رہا!.... عمارت کے دور افتادہ حصے سے فائروں کی آوازیں آئیں!... لیکن ساتھ ہی عمران بھاری قدموں کی آوازیں سن رہا تھا! اور یہ سو فیصد پولیس والے تھے!.... چلنے کا انداز بتا رہا تھا!....

ڈچز جواب بھی خوف سے زرد نظر آرہی تھی! عمران کے قریب آکر آہستہ سے بولی!" تم نے آواز سنی!.... وہ کیلی پیٹرسن کی آواز تھی!...."

"ہائیں.... آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا تھا!.... میں اسے اپنے سینے میں چھپا لیتا.... ریوالور سمیت۔ اف فوہ!-- بڑی غلطی ہوئی!"

اتنے میں پولیس والے اس کمرے میں پہنچ گئے! غالباً وہ فائروں کی آواز سن کر گھس آئے تھے! ڈچز نے جلدی جلدی انہیں سب کچھ بتایا! لیکن مکلارنس کا نام سن کر ان کی روح فنا ہو گئی! اور وہ ہیں کھڑے ہو کر ڈچز کی خیریت پوچھنے لگے!

خود ڈچز ہی نے جھلا کر کہا" آپ لوگ انہیں پکڑتے کیوں نہیں۔ وہ ابھی عمارت ہی میں ہوں گے!"

"انہیں اپنے بچوں کو یتیم دیکھنے کا شوق نہیں ہے!" عمران سر ہلا کر بولا!

"ہم ابھی ہیڈ کوارٹر فون کرتے ہیں!" سارجنٹ نے انہیں دلاسہ دیا!" آپ پریشان نہ ہوں!"

"ہم بالکل پریشان نہیں ہیں جناب!" عمران خوش اخلاقی کے اظہار کے لئے مسکرایا!

بہر حال عمران نے اب وہاں ٹھہرنا مناسب نہیں سمجھا! فائروں کی آوازیں بہت دیر سے نہیں آئی تھیں! وہ سوچ رہا تھا کہ اب وہاں ہوگا ہی کیا! نہ کیلی ملے گی اور نہ مکلارنس.... ویسے وہ کیلی پیٹرسن کے متعلق سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ وہ اس قسم کی لڑکی ہوگی! عمارت کے باہر آکر ڈچز نے عمران سے کہا" میری قیام گاہ تک چلو! میں بہت زیادہ ڈر گئی ہوں!"

"میرا تو دم ہی نکل گیا ہے! میں کیا چلوں گا! مجھے کیلی پیٹرسن سے کیا غرض.... کیا اس کے لئے مکلارنس سے اپنی حجامت بنواتا پھروں!؟"

"اوہ ڈیئر ڈھمپ! میرا ہارٹ فیل ہو جائے گا۔"

"اس لئے مناسب یہی ہے کہ کل کے اخبارات میں کیلی پیٹرسن کا پتہ شائع کرا دیجئے!"

"پتہ میں نہیں جانتی! تم یقین کرو ڈھمپ۔ آج پورے ایک سال بعد میں نے اس کی آواز

سنی ہے.... یقین کرو!"

"یقین کر لیا!-- کیا مصیبت ہے! میں لینڈی ڈاگ پیدا کرنے کے چکر میں تھا۔ بیچ میں یہ مکلارنس کا بچہ آکودا....!"

"مگر ڈھمپ! تم بہت! تم بہت دلیر ہو! میں تمہیں ایسا نہیں سمجھتی تھی! تم نے ان لوگوں کو تھکا مارا تھا! اگر کیلی نہ آجاتی تو وہ تمہارے ہی ہاتھ لگتا....! شائد پہلی بار آج تم نے مکلارنس پر ریوالور اٹھایا تھا! یہ تلخ تجربہ اسے زندگی بھر یاد رہے گا!"

عمران کچھ نہ بولا.... شاید وہ کسی الجھن میں پڑ گیا تھا۔ کوئی نئی الجھن تھی اس کے چہرے پر کچھ اسی قسم کے آثار تھے! بمشکل تمام وہ ڈچز سے پیچھا چھڑا سکا۔ نہ جانے کیوں اس نے اس کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔

(۱۰)

دوسری صبح کے اخبارات نے اس واقعہ کو بری طرح اچھالا۔ لیکن عمران کا نام کہیں نہیں آنے پایا۔ اس کا تذکرہ ایک غیر ملکی طالب علم کی حیثیت سے کیا گیا تھا! نام سرے سے ہی نہیں لیا گیا۔ حقیقت یہ تھی اس سلسلے میں عمران نے سر ڈیکن کو مجبور کیا تھا! ان کے اثر و رسوخ کی بناء پر اس کا نام اور پتہ اخبارات میں نہیں آسکا تھا! دوسرے دن صبح صبح عمران پھر سنگ ہی کے پاس جا پہنچا.... قبل اس کے کہ عمران کچھ کہتا سنگ ہی بول پڑا۔

"مجھے افسوس ہے لڑکے!.... دراصل میرے آدمی سے غلطی ہوئی.... بارش ہوتے ہی انہوں نے تعاقب کرنا چھوڑ دیا تھا! مگر میں تمہارے کمالات کا معترف ہوں!.... کیا وہ تمہیں اپنے گھر لے جارہی تھی!--"

"نہیں!.... ہم دونوں کو مکلارنس لے گیا تھا!...."

"میں نے اس وقت اخبار میں دیکھا ہے!.... ظاہر ہے کہ وہ غیر ملکی طالب علم تمہارے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتا!.... مجھے اس کے متعلق بتاؤ!"

عمران نے مختصراً اسے حالات سے آگاہ کرنے کی کوشش کی.... لیکن پیٹرسن کا نام آتے ہی سنگ ہی نے کہا!" تو یہ لڑکی بھی کسی فلم کی ہیروئن کی طرح...."

"میں ساری رات اس کے متعلق سوچتا رہا!" عمران نے مغموم لہجے میں کہا!" بڑی سریلی

آواز تھی.... اب میں سوچ رہا ہوں کہ کہیں میں کٹی کو بھول ہی نہ جاؤں!"

سنگ ہی معنی خیز انداز میں مسکرا کر رہ گیا!....

"کیا سروگفیلڈ تمہارا دوست ہے.....!"

"ہاں!.... یہ تقریباً بیس سال کی بات ہے! ہم اسپین میں ملے تھے!"

"یہاں آنے کے بعد کبھی اس سے ملے ہو!"

"نہیں! اب ملنے کا ارادہ ہے!" سنگ ہی نے کہا!

"ہرگز نہیں!.... اسے یہ بھی نہ معلوم ہونا چاہئے کہ تم کہاں مقیم ہو!"

"یہ تو تمہیں بھی نہیں معلوم بھتیجے کہ میں کہاں مقیم ہوں.... مگر تم یہ کیوں کہہ رہے ہو!"

"میرے پاس کیلی پیٹرسن کے متعلق تھیوری ہے!...."

"تھیوری! واہ بھتیجے!.... اب تم تھیوریاں بھی بنانے لگے شاباش ہاں بتاؤ تو کیا ہے!"

"میرا خیال ہے کہ کیلی پیٹرسن ڈچز اور سروگفیلڈ کا بنایا ہوا ایک فراڈ ہے! ممکن ہے کل رات میں نے ایک دلچسپ ڈرامہ دیکھا ہو!...."

"لیکن تم سروگفیلڈ کو کیوں گھسیٹ رہے ہو۔"

"وہ دونوں گہرے دوست ہیں!.... اور بہت دنوں تک آسٹریلیا میں رہ چکے ہیں!...."

"تو اس کا یہ مطلب کہ تم پچھلی رات مکلارنس سے نہیں ٹکرائے!"

"میرا یہی خیال ہے!.... مکلارنس کی آڑ میں یہ ڈرامہ کھیلا گیا تھا!.... کیلی پیٹرسن اس طرح اچانک آٹپکی تھی جیسے وہ اس واقعہ کی منتظر ہی رہی ہو!.... اس کے آدمیوں نے مکلارنس اور اس کے ساتھیوں پر پے در پے فائر کئے.... لیکن شائد کوئی زخمی بھی نہیں ہو سکا تھا! اب اسی لائن پر سوچنے کی کوشش کرو! کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ ڈچز کیلی پیٹرسن کی رقمیں خود ہضم کر رہی ہو!.... کیا سروگفیلڈ فرشتہ ہے....!"

"فرشتے سنگ کے دوست نہیں ہو سکتے بھتیجے!.... تم نے مجھے الجھنوں میں ڈال دیا ہے!"

"ہاہا.... لاؤ نکالو!.... آج کی رقم.... کل تو میں نے شہزادہ بننے کے سلسلے میں ساری رقم برباد کر دی تھی....!"

"اب کوئی رقم نہیں ملے گی--!"

"کیوں" عمران آنکھیں نکال کر بولا!

"تم اب تک میرے ساتھ فراڈ کرتے رہے ہو!...."

"کیا مطلب!...."

"کیا تم ڈیکن ہال میں نہیں رہتے!...."

"اب نہیں رہتا! پہلے رہتا تھا--" عمران نے بڑی سادگی سے کہا!

"مجھے وہاں لڑکیاں بہت پریشان کرتی ہیں! اس لئے اب میں ہارلے اسٹریٹ کے ایک بورڈنگ میں اٹھ آیا ہوں!"

"تم میرے لئے نہیں بلکہ ڈیکن کیلئے کام کر رہے ہو!...." سنگ ہی نے تیز لہجے میں کہا!

"میں دونوں کا کام تمام کر سکتا ہوں!" عمران دانت پیس کر بولا۔

"تم آج یہاں سے زندہ نہیں جاسکو گے!...."

"اچھا تو ٹھہرو! میں ابھی آتا ہوں!.... اپنے تابوت کے لئے آرڈر دے آؤں!.... انگلینڈ میں تابوت کے بغیر دفن ہونا بیکار ہے! آؤٹ آف فیشن سمجھ لو!.... مگر آج کے سو پونڈ تو تمہیں دینے ہی پڑیں گے!.... ورنہ میں تابوت کا انتظام کہاں سے کروں گا!"

سنگ ہی نے اسے تھپڑ مارا لیکن اس کا ہاتھ اس کے گال کی بجائے کرسی کی پشت گاہ سے ٹکرایا!.... عمران نے کرسی الٹ دی اور سنگ ہی اچھل کر پیچھے ہٹ گیا!

"دیکھو! خبردار ہاں اگر میرے چوٹ آئی!.... میرے ڈیڈی تمہیں گولی مار دیں گے!" عمران نے ہانک لگائی۔ سنگ ہی بری طرح جھلا گیا اور اس کے چہرے پر درندگی نظر آنے لگی۔ دوسرے ہی لمحہ میں عمران نے چاقو کھلنے کی کڑکڑاہٹ سنی.... سنگ ہی کے داہنے ہاتھ میں چاقو کی چمک دیکھ کر عمران نے پینترا بدلا اور جلدی سے فاؤنٹین پن نکالتا ہوا بولا!

"آؤ دیکھو! کیسی درگت بناتا ہوں تمہاری!" لیکن سنگ ہی خاموش تھا! اس کے پتلے پتلے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے اور آنکھیں کسی شکاری کتے کی طرح اپنے شکار پر جم کر رہ گئی تھیں!

عمران کے جسم میں ایک ٹھنڈی سی لہر دوڑ گئی! لیکن پھر بھی ڈٹا رہا۔ اوسان نہیں خطا ہونے دیئے.... اچانک سنگ ہی نے اس پر چھلانگ لگائی.... لیکن شائد اس دھاکے نے اسے بوکھلا دیا جو عمران کے فاؤنٹین پن سے نکلنے والے شعلے کی بنا پر ہوا تھا!

سنگ ہی ایک کرسی سمیت فرش پر ڈھیر ہو گیا! اور عمران اچھل کر باہر بھاگا! کمرے میں دھواں پھیل رہا تھا!.... اور سنگ ہی نے چیخ کر چینی میں کچھ کہا اور کھانستا ہوا کمرے سے نکل آیا!.... ویسے وہ بری طرح اپنی آنکھیں مل رہا تھا!.... اور کھانسی تھی کہ رکنے کا نام ہی نہیں لیتی تھی!....

عمران دوڑتے دوڑتے پھر پلٹ پڑا.... اور سنگ ہی کے سر پر چپت رسید کرتا ہوا بولا! "بھتیجے کی طرف سے!".... اور پھر دوبارہ بھاگ نکلنے کے لئے مڑا ہی تھا کہ پانچ چھ چینی اس پر ٹوٹ پڑے!.... سنگ ہی ابھی تک آنکھیں مل مل کر کھانس رہا تھا!.... چینیوں نے بڑی شد و مد سے حملہ کیا تھا! عمران کو جان چھڑانی مشکل ہو گئی! اس پر چاروں طرف سے مکوں اور تھپڑوں کی بارش ہو رہی تھی! اتنے میں اسے کسی کے ہاتھ میں چاقو کی چمک بھی دکھائی دی.... اب اس کے سوا اور کوئی چارہ ہی نہیں رہ گیا تھا کہ وہ خود کو زمین پر گرا دیتا!.... وہ صرف ایک سیکنڈ کی مہلت چاہتا تھا.... اور یہ مہلت اسے زمین پر گرتے ہی مل گئی! چونکہ تین آدمیوں کے ہاتھوں میں کھلے ہوئے چاقو تھے۔ اس لئے وہ شائد یہی سمجھے کہ کسی کا وار چل گیا!.... عمران گرا بھی تھا چیخ مار کر!.... اس کا ارادہ کچھ اور تھا لیکن حالات نے دوسری صورت اختیار کر لی!.... چینی اس کے گر جانے پر سنگ ہی کی طرف متوجہ ہو گئے جو اب بھی پہلے ہی کی طرح اچھل اچھل کر کھانس رہا تھا اور اس کے دونوں ہاتھ آنکھوں پر تھے!

عمران نے لیٹے ہی لیٹے جست لگائی اور دوسرے کمرے میں پہنچ گیا اس کے آگے طویل راہداری تھی جو صدر دروازے تک جاتی تھی۔

راہداری میں پہنچتے ہی عمران نے "آگ آگ" چیخنا شروع کر دیا! کیونکہ چینی اس کے پیچھے دوڑے آرہے تھے! صدر دروازہ بند تھا! عمران نے سوچا اگر اس دفعہ وہ ان کے ہتھے چڑھا تو خیر نہیں!.... مگر شاید اس کے ستارے اچھے ہی تھے! ٹھیک اسی وقت ایک آدمی دروازہ کھول کر راہداری میں قدم رکھ ہی رہا تھا کہ عمران اسے اپنے ساتھ لیتا ہوا گلی میں جا پڑا!.... اور اٹھتے اٹھتے ایک بار پھر اس نے "آگ آگ" کی ہانک لگائی! اسی کے ساتھ ہی وہ آدمی بھی بے اختیارانہ طور پر "آگ آگ" چیخ اٹھا جسے سمیٹتا ہوا عمران گلی میں آپڑا تھا!.... باہر کے لوگ ان کی طرف جھپٹے اور اندر سے نکلنے والے چینیوں سے ٹکرا کر رہ گئے! ہر طرف آگ آگ کا شور ہو گیا! لیکن سنگ ہی کے آدمی اس بھیڑ میں اپنے سر پیٹتے پھر رہے تھے!.... کیونکہ اب عمران کا

کہیں پتہ نہ تھا۔

(۱۱)

اسی دن ڈچز عمران کی تلاش میں ڈیکن ہال پہنچ گئی! عمران موجود تھا! سنگ ہی سے جھگڑا کر کے لوٹنے کے بعد سے اب تک ڈیکن ہال سے باہر نہ نکلا تھا! اب اسے نئے سرے سے ایک دوسری اسکیم مرتب کرنی تھی!.... کیونکہ سنگ ہی جیسے آدمی کو دشمن بنا کر مطمئن ہو بیٹھنا ہنسی کھیل نہیں تھا!

ڈچز اس سے اسٹڈی میں ملی! سر ڈیکن موجود نہیں تھے!

"میں آج ونڈلمیر جا رہی ہوں ڈھمپ!...."

"شکریہ....!" عمران نے اس طرح کہا جیسے لندن میں اس کی موجودگی اس کے لئے تکلیف کا باعث رہی ہو!

"کل رات تم نے کمال کر دیا! میں تو سمجھتی تھی کہ وہ تمہیں مار ہی ڈالیں گے مگر تم بہت دلیر ہو!"

"رات میرا ہارٹ فیل ہوتے ہوتے بچا تھا۔ میں سوچ رہا تھا کہ اگر کہیں ریوالور چل ہی گیا تو کیا ہو گا!.... مگر وہ لڑکی کیلی پیٹرسن! میں اس کا شکر گذار ہوں اس نے مجھے بیہوش ہونے سے بچا لیا"!

"واقعی وہ حیرت انگیز اور پراسرار ہے.... کیلی پیٹرسن!.... اسے خود بھی اس بات کا احساس ہو گا کہ بوڑھی ڈچز آف ونڈلمیر خطرے میں ہے.... حقیقتاً میں خطرے میں ہوں! اگر کل تم ساتھ نہ ہوتے تو کیا ہوتا!"

"پتہ نہیں کیا ہوتا.... مگر میں آپ کو کیا سمجھوں!" عمران نے اسے گھورتے ہوئے سوال کیا!

"کیا؟ میں نہیں سمجھی!"

"ایک بار ایک تلخ تجربے سے دوچار ہونے کے بعد بھی آپ اس طرح آزادی سے ادھر اُدھر گھومتی پھر رہی ہیں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ مکلارنس لندن کا ہوا ہے!"

"میری گاڑی میں دو مسلح باڈی گارڈ موجود ہیں! اور پھر مکلارنس مجھ پر قاتلانہ حملہ تو کر ہی نہیں سکتا....!"

"کیوں نہیں کر سکتا!"

"میرے علاوہ.... اور کوئی کیلی کو نہیں پہچانتا!"

"لیکن یور ہائی نس! ایک بات سمجھ میں نہیں آئی!"

"کیا بات!"

"مکلارنس کیلی کے پیچھے کیوں پڑ گیا ہے!...."

"خدا جانے!.... میں خود الجھن میں ہوں! لندن میں اس سے بھی زیادہ مالدار عورتیں موجود ہیں!"

عمران کچھ نہ بولا! وہ احمقوں کی طرح ڈچز کی طرف دیکھ رہا تھا! ڈچز نے مسکرا کر کہا! "تم اسی وقت میرے ساتھ ونڈلمیر چلو گے!"

"میں معافی چاہتا ہوں یور ہائی نس! ابھی میری شادی بھی نہیں ہوئی.... میں ایسی صورت میں مرنا پسند نہیں کروں گا!"

"میں تمہیں اتنا بزدل نہیں سمجھتی تھی!" ڈچز نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔ اتنے میں فون کی گھنٹی بجی اور عمران نے ریسیور اٹھا لیا....

"یس ڈھمپ اسپیکنگ!"

"دوسری طرف سے سر ڈیکن کی آواز آئی۔ "اوہو.... ! کیا تم گھر پہنچ گئے!"

"ہاں! میں مسٹر چرچل سے مل چکا ہوں!" عمران نے بڑی سنجیدگی سے کہا" اور میں نے اسے کہہ دیا ہے کہ میں اس اسکیم پر چار لاکھ پاؤنڈ تک خرچ کر سکتا ہوں!"

"کیا بک رہے ہو!" سر ڈیکن نے جھنجھلا کر کہا۔

"پرواہ نہیں! ویسے تو میں دس لاکھ پاؤنڈ تک خرچ کر سکتا ہوں! لیکن فی الحال چار لاکھ ہی کہے ہیں! مسٹر چرچل مجھ سے مل کر بہت خوش ہوئے ہیں!"

"عمران!...." آواز غصیلی تھی!

"اچھی بات ہے!.... مگر چرچل کو مجھ سے یہ کہنا تھا کہ میں رات کا کھانا اس کے ساتھ ہی کھاؤں!.... خیر میں پھر کبھی وقت نکالوں گا!...."

"میں آرہا ہوں!" سر ڈیکن نے آپے سے باہر ہوتے ہوئے کہا "تم وہیں ٹھہرنا.... ورنہ مجھ سے بُرا آدمی کوئی نہ ہوگا....!"

"اچھا! اچھا.... ٹھیک ہے! فی الحال ڈیڑھ سو گھوڑے خرید لو!" عمران نے جواب دیا اور

دوسری طرف سے ریسیور پٹخنے کی آواز آئی۔ ڈچز اسے حیرت سے دیکھ رہی تھی۔ اس نے تھوک نگل کر کہا!" آج کل لمبی لمبی رقمیں خرچ کر رہے ہو!"

"ارے واہ!" عمران احمقانہ انداز میں ہنسا! "بات دراصل یہ ہے کہ میں ایک نیا تجربہ کرنے جارہا ہوں! آسٹریلیا کے ڈیلر اور عرب کے مشکی سے گھوڑوں کی ایک نئی نسل بناؤں گا! مسٹر چرچل سے اس موضوع پر میں نے ایک گھنٹے تک گفتگو کی تھی۔ ان کا خیال ہے کہ یہ اسکیم بڑی منفعت بخش ثابت ہوگی....!"

"چرچل نے تمہیں الو بنایا ہوگا!" ڈچز ہنسنے لگی! "اسے تم مجھ سے زیادہ نہیں جانتے۔ فرصت کے لمحات میں وہ اپنا بڑا پن بالکل بھلا دینا چاہتا ہے۔"

"تب میں مسٹر چرچل اور گریٹا گاربو سے ایک نئی نسل بنانے کے امکانات پر غور کروں گا! مجھے یقین ہے کہ مسٹر جارج برنارڈ شا میری اس اسکیم کو بہت پسند کریں گے!"

"کیا تم نشے میں ہو!"

"اس نسل کے لوگ گول اور خوبصورت ہوں گے۔ یہ میرا دعویٰ ہے!"

"تو تم میرے ساتھ نہیں چلو گے۔!"

"نہیں اب مجھے لینڈی ڈاگ سے دلچسپی نہیں رہ گئی--!"

"خیر.... پھر سہی! مگر ایک بار تمہیں ونڈلمیر ضرور آنا پڑے گا! میں تمہیں بہت پسند کرتی ہوں! تم بزدل نہیں ہو! خواہ مخواہ بننے کی کوشش کرتے ہو!.... اچھا!"

ڈچز اٹھ گئی! عمران اسے جاتے دیکھتا رہا! ڈچز کے جاتے ہی رومیلا اور رینی آندھی اور طوفان کی طرح اسٹڈی میں داخل ہوئیں! شائد وہ ملحقہ کمرے سے ان کی گفتگو سنتی رہی تھیں!

عمران نے دیکھ کر سر کے بل کھڑے ہونے کی کوشش کی! لیکن رینی نے اسے کامیاب نہ ہونے دیا!.... عمران بسورتا ہوا سیدھا کھڑا ہو گیا!

"یہ ڈچز سے تمہارا کیا رشتہ ہے!" رینی نے چڑانے والے انداز میں پوچھا!

"ہم دونوں شاہی نسل سے ہیں!" عمران نے اکڑ کر کہا!

"خیر ہوگا!" رینی بولی! "ہم تو افسوس ظاہر کرتے ہیں!"

"کس بات پر!"

"زلزلے نے تمہارا کمرہ تباہ کر دیا!" ریٹی نے مغموم لہجے میں کہا!

عمران کی جان نکل گئی.... اس نے سوچا یقیناً ان دونوں زلزلوں نے اس کے کمرے میں تباہی پھیلا دی ہو گی۔ دوسرے ہی لمحے میں وہ تیزی سے دوڑتا ہوا اپنے کمرے کی طرف جا رہا تھا!.... وہاں سچ مچ اسے زلزلے ہی کی سی تباہی نظر آئی! میزیں اور کرسیاں الٹی پڑی تھیں۔ تصویروں کے فریم دیواروں سے گر کر چکنا چور ہو گئے تھے۔ بہر حال آسانی سے ٹوٹ جانے والی چیزوں میں سے ایک بھی صحیح و سلامت نہیں تھی! عمران نے ایک ٹھنڈی سانس لی اور اس طرح سر ہلانے لگا جیسے سچ مچ وہ قہر خداوندی ہی رہا ہو! اس نے گھنٹی کا بٹن دبا کر اپنے آئرش ملازم کو بلایا....!

وہ بھی کمرے کی حالت دیکھ کر بوکھلا گیا! عمران نے جواب طلب نظروں سے اسکی طرف دیکھا۔

"جناب والا.... میں نہیں جانتا!...."

"کیا نہیں جانتے!"

"میں نے اپنی ماں سے سنا تھا کہ گدھوں کے گرد خبیث روحیں منڈلاتی رہتی ہیں!.... دیواروں پر گدھوں کے سر دیکھ کر میں ہمیشہ کانپ جاتا تھا!...."

"چلو ٹھیک کرو!" عمران اسے گھونسہ دکھا کر چیخا!

نوکر خاموش کھڑا اپنی چکنی کھوپڑی پر ہاتھ پھیرتا رہا!

"کیا تم نے سنا نہیں!...."

"مجھے یقین نہیں آتا.... کک.... کہ....!"

"کیا یقین نہیں آتا....!"

"بھھ... بھوت...." اچانک بوڑھے آئرش کے حلق سے گھٹی گھٹی سی چیخیں نکلنے لگیں! اور عمران سچ مچ بوکھلا گیا! ادھر نوکر گرتا پڑتا کمرے سے بھاگا!

ٹھیک اسی وقت بٹلر نے آکر سر ڈیکن کی آمد کی اطلاع دی! وہ شائد فون کا ریسیور رکھ کر ہی اپنے آفس سے چل پڑے تھے!

عمران اسٹڈی میں چلا گیا! سر ڈیکن ابھی بیٹھے بھی نہیں تھے۔

"یہ کیا بکواس شروع کی تھی تم نے!"

"یہاں ڈچز آف ونڈلمیر تشریف رکھتی تھیں! وہ اس لئے تشریف لائی تھیں کہ مجھے اپنے

ساتھ ونڈلمیر لے جائیں!"

"تو پھر!...."

"تو پھر آپ سوچئے کہ وہ مجھ پر مہربان کیوں ہو گئی ہیں!"

"میں سمجھتا ہوں! یہ کیلی پیٹرسن کا معاملہ!.... ڈچز نے پچھلی رات تمہیں بیوقوف بنانے کی کوشش کی تھی!.... اگر وہ اس سازش میں شریک ہے تو مجھے بڑا افسوس ہو گا!"

"شریک!.... یہ آپ کیا فرما رہے ہیں! کیلی پیٹرسن ڈچز کی ایک اسسٹنٹ ہے!"

"اب میں بھی یہی سوچنے پر مجبور ہو گیا ہوں۔" سر ڈیکن بولے!

"مگر یہ قصہ زیادہ دنوں تک نہیں چل سکتا!...."

"کیوں۔ کوئی خاص بات!"

"کیلی پیٹرسن شائد اب لندن کی سب سے زیادہ مالدار عورت ہو گئی ہے!"

"وہ کس طرح!"

"مرحوم لارڈ ہیویشام کی جائیداد بھی اسی کو ملے گی!"

"یہ ہرگز نہیں ہو سکتا!" عمران بگڑ گیا! "لارڈ ہیویشام کی جائیداد مجھے ملے گی! کیا یہ ضروری ہے کہ دنیا بھر کی جائیدادیں اسی کے حصے میں آئیں!"

"پھر بکواس شروع کر دی تم نے!...."

عمران کچھ نہ بولا!.... وہ کچھ سوچنے لگا تھا!

سر ڈیکن نے کہا! "مگر لارڈ ہیویشام کا وکیل کیلی پیٹرسن کی طرف سے مطمئن نہیں ہے۔ لہٰذا لارڈ ہیویشام کا ترکہ اس وقت کیلی کی طرف منتقل نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ کیلی منظر عام پر نہ آجائے!"

"مگر لارڈ ہیویشام کا کیلی پیٹرسن سے کیا تعلق!"

"کیلی پیٹرسن کی دادی ہیویشام خاندان سے تعلق رکھتی تھی!"

"کاش میری دادی بھی....!" عمران اتنا کہہ کر خاموش ہو گیا!

"اب ہیویشام خاندان یعنی اپنی ننہال کے ترکے کی مالک کیلی پیٹرسن ہو گی! اس خاندان کا آخری فرد لارڈ ہیویشام تھا!...."

"کیا لارڈ ہیویشام اور ڈچز آف ونڈلمیر میں بھی کوئی تعلق تھا!"

"ہاں.... آں.... ہو سکتا ہے کہ وہ دونوں دوست رہے ہوں!"

"بس یا اور کچھ بھی!.... میرا مطلب رشتہ داری سے ہے....!"

"نہیں رشتہ داری نہیں تھی!...."

"خیر تو اب آپ یعنی لندن کی پولیس اس سلسلے میں کیا کرے گی!"

"لندن کی پولیس اب کیلی پیٹرسن کے معاملے میں تحقیقات شروع کرے گی۔ کیونکہ مرحوم لارڈ ہیویشام کا وکیل اس پراسرار کیلی پیٹرسن کی طرف سے مطمئن نہیں ہے!.... وہ بذات خود اپنا اطمینان کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے ڈچز کی یقین دہانی کافی نہیں ہو سکتی!"

"میرے خدا....!" عمران اچھل کر بولا "تب تو مجھے ہیویشام کے وکیل کے تابوت کے لئے ابھی سے آرڈر دے دینا چاہئے۔ ورنہ ہو سکتا ہے کہ وقت پر تیار نہ ملے!"

"پھر بکواس کرنے لگے!"

"اس کی موت بڑی پراسرار ہوگی جناب! آپ لکھ لیجئے!"

"آخر کیوں؟"

"اگر کیلی پیٹرسن آپ کی دانست میں فراڈ ہے تو یہی ہونا چاہئے! آپ خود سوچئے کوئی ایسا وکیل کیونکر زندہ رہ سکتا ہے جسے ڈچز کی بات پر یقین نہ ہو!"

"سنو! ڈچز انگلینڈ کی بڑی عورتوں میں سے ہے، لیکن وہ پولیس سے ٹکرانے کی ہمت نہیں کر سکے گی! مجھے یقین ہے!"

"کیوں نہیں کر سکے گی! میں آپ سے متفق نہیں ہوں! وہ بڑے جوڑ توڑ والی عورت ہے مجھے علم ہے کہ بارسوخ بھی ہے! کیا لندن کا پولیس کمشنر بھی اس کا احترام نہیں کرتا!" سر ڈیکن نے کوئی جواب نہیں دیا؟ عمران نے تھوڑی دیر بعد کہا "مجھے لارڈ ہیویشام کے وکیل کا پتہ چاہئے!"

"سکس اپر برکلے میوز!"

"شکریہ!...."

"لیکن اس سے مل کر کیا کرو گے!.... اوہو! ٹھہرو....! اس سلسلے میں سنگ ہی کا کیا رویہ ہے!"

"سنگ ہی کا نام بھی نہ لیجئے! آج ہم دونوں میں محبت کا آخری اسٹیج بھی ہو گیا! اتفاق تھا کہ بچ کر

نکل آیا.... بس اپنا لیبورٹری ورک کام آ گیا! ورنہ مجھے اپنا تابوت تک خریدنے کی مہلت نہ ملتی۔"

سر ڈیکن کے استفسار پر اس نے پوری کہانی دہرا دی!

"اوہ.... تو مجھے اس کا پتہ بتاؤ! ورنہ ہو سکتا ہے کہ تمہاری زندگی خطرے میں پڑ جائے۔ تم نے دنیا کے ایک خطرناک ترین آدمی کو چھیڑ دیا ہے! تم سنگ ہی کو نہیں جانتے! وہ ان لوگوں میں سے ہے، جو قانون کی زد سے باہر رہ کر قانون شکنی کرتے ہیں! تم نے بہت برا کیا! اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ تم اس طرح اس سے جا ٹکراؤ گے تو میں تمہیں ہر قیمت پر باز رکھنے کی کوشش کرتا!"

"میں دنیا کا احمق ترین آدمی ہوں جناب.... مجھے میرے حال پر چھوڑ دیجئے!"

"تم سنگ کو کیا سمجھتے ہو! اس کی رسائی وزارت عظمیٰ تک ہے! اگر یہ بات نہ ہوتی تو وہ انگلینڈ کے ساحل پر قدم بھی نہ رکھ سکتا!"

"میری رسائی بھی.... خیر چھوڑیئے! ان باتوں میں کیا رکھا ہے۔ بہر حال اب مجھے نئے سرے سے کام شروع کرنا پڑے گا...."

"نہیں! میرا خیال ہے کہ اب تم اس قصے سے الگ ہی ہو جاؤ! ہم دیکھ لیں گے!"

"اب یہ مشکل ہے جناب! بلکہ ناممکن بھی!.... یا تو وہ مجھے مار ڈالے گا یا زندگی بھر یاد رکھے گا!.... پرنس آف ڈھمپ کو!"

"اچھا اگر اس معاملے میں الجھنے ہی کا خیال ہے تو پاول کے ساتھ مل کر کام کرو!"

"ہاں یہ ہو سکتا ہے!.... مگر پاول بہت چڑچڑا آدمی ہے اور عقل بھی موٹی رکھتا ہے اس سے بہتر تو سب انسپکٹر گولڈ رہے گا!...."

"نہیں!.... مکلارنس کے پیچھے پاول شروع ہی سے رہا ہے!"

"اور مجھے یقین ہے کہ آخیر تک شروعات ہی رہے گی!"

"بہر حال میں نے پاول سے تمہارا تذکرہ کیا ہے!.... مگر وہ تمہیں صرف اس طالب علم کی حیثیت سے جانتا ہے، جو پچھلی رات ڈچز کے ساتھ تھا!.... اگر تم اسے حیرت زدہ کر سکے تو اسے اپنا سب سے بڑا مداح پاؤ گے! پاول اسی قسم کا آدمی ہے!"

(۱۲)

مکلارنس حقیقتاً خواہ کوئی چوہا ہی رہا ہو! لیکن لندن والے اس کا نام ہی سن کر حواس کھو بیٹھتے

تھے!.... اس کے حملے بھی عجیب ڈھنگ سے ہوتے!.... اس کی بہترین مثال وہ حملہ تھا جو ڈچز آف ونڈلمیر والے واقعے کے دو ہی دن بعد کیا گیا! یہ حملہ کیلی پیٹرسن کے وکیل پر ہوا تھا! لوگوں کا خیال تھا کہ مکلارنس اس پر ہاتھ ڈالنے کی ہمت نہ کر سکے گا کیونکہ وہ مور گیٹ اسٹریٹ کی پولیس چوکی کے اوپر رہتا تھا۔ عمارت کے نچلے حصے میں پولیس چوکی تھی۔ اس کے اوپر کے فلیٹ میں وکیل کا آفس تھا اور وہ وہیں رہتا بھی تھا!....

اچانک ایک پولیس پٹرول کار چوکی کے سامنے آکر رکی اور اس پر سے چار باوردی آفیسر نیچے اتر کر وکیل کے فلیٹ میں پہنچنے کے لئے زینے طے کرنے لگے!

ٹھیک اسی وقت ہیڈ کوارٹر سے ریڈیو پر اعلان ہوا کہ کچھ پٹرول کاریں پر اسرار طریقے پر غائب ہو گئی ہیں! لہٰذا جہاں کہیں کوئی پٹرول کار نظر آئے اسے ضرور چیک کیا جائے.... مور گیٹ اسٹریٹ چوکی کے انچارج نے یہ اعلان سنا اور گمشدہ کاروں کے نمبر بھی نوٹ کئے! پھر سامنے سڑک پر کھڑی ہوئی کار پر نظر پڑی اور وہ باہر نکل آیا.... کار خالی تھی اس میں بیٹھنے والے تو اوپر جا چکے تھے!.... لیکن انچارج مطمئن ہو گیا کیونکہ گمشدہ کاروں کے نمبر اس کار کے نمبروں سے مختلف تھے۔ انچارج واپس چلا گیا!.... تھوڑی دیر بعد وہ چاروں وکیل سمیت نیچے اترے اور پٹرول کار فراٹے بھرتی ہوئی مور گیٹ اسٹریٹ سے نکل گئی! لیکن اگلے ہی چوراہے پر اسے رکنا پڑا۔ کیونکہ اس سے کچھ دیر پہلے بھی وہاں ایک پٹرول کار روکی جا چکی تھی! اسکاٹ لینڈ یارڈ کا ایک ذمہ دار آفیسر بھی وہاں موجود تھا اور پھر اس اتفاق کو کیا کہا جائے کہ کچھ دیر قبل چیک کی جانے والی پٹرول کار اور اس پٹرول کار کے نمبروں میں کوئی فرق نہیں تھا! حالانکہ یہ ایک ناممکن بات تھی اور ان میں سے ایک کار کے نمبر یقینی طور پر جعلی تھے۔

اسکاٹ لینڈ یارڈ کا آفیسر کیلی پیٹرسن کے وکیل کو بھی پہچانتا تھا۔ لہٰذا اسے شبہ ہو گیا! اس نے کیلی کے وکیل سے پوچھا کہ وہ کہاں جا رہا ہے! جواب میں وکیل نے بتایا کہ کیلی پیٹرسن کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے اسے ہیڈ کوارٹر میں طلب کیا گیا ہے!

"میں تم کو حکم دیتا ہوں کہ چپ چاپ نیچے اتر آؤ!" آفیسر نے ان لوگوں سے کہا۔ لیکن کار کے اندر سے ایک بے آواز ریوالور نے اس کا استقبال کیا!.... آفیسر کے حلق سے ایک طویل چیخ نکلی اور وہ سڑک پر گر کر تڑپنے لگا! اس کے سینے سے خون ابل رہا تھا!

پھر اسی کار کے مائیکروفون سے "مکلارنس" کا نعرہ بلند ہوا۔ اور کار پھر فراٹے بھرنے لگی! لوگ اس نام ہی سے خوفزدہ ہو جاتے تھے! لیکن محض سنسنی پھیلانے کے لئے ان لوگوں نے دو چار راہ گیروں کو بھی ڈھیر کر دیا!

پھر اس کے بعد حقیقی معنوں میں مکلارنس کے آدمیوں نے تفریح شروع کر دی! اور بے کھٹکے نکلے چلے گئے! یہ اور بات ہے کہ شہر کے دوسرے حصے میں اسی نمبر کی دوسری کار گھیر لی گئی ہو!...: یہی مکلارنس کے آدمیوں کی تفریح تھی! وہ برابر ٹرانسمیٹر کے ذریعہ لندن کی پولیس کو گمراہ کئے جا رہے تھے! پھر وہ جلد ہی اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے کیونکہ اس نمبر کی دوسری کار ایک جگہ پکڑی گئی!

بہرحال مکلارنس کے آدمی صاف نکل گئے.... وہ ٹرانسمیٹر کے ذریعے صرف ایسے ہی راستوں کے متعلق اطلاعات دیتے جن سے انہیں گزرنا تھا!-- نتیجہ یہ ہوا کہ پولیس ادھر ادھر ناچتی رہی اور کیلی پیٹرسن کا وکیل مکلارنس کے ہتھے چڑھ گیا....

دوسرے دن وہی کار آکسفورڈ اسٹریٹ میں ایک جگہ کھڑی پائی گئی! اسکاٹ لینڈ یارڈ کے فوٹوگرافر اس پر ٹوٹ پڑے اور انگلیوں کے نشانات کی تلاش شروع ہو گئی!.... اس کے بعد کیا ہوا۔ یہ عوام کو کبھی نہ معلوم ہو سکا!

عمران باقاعدہ طور پر انسپکٹر پاول کے ساتھ کام کر رہا تھا اور پاول.... وہ اپنی زندگی سے عاجز آ گیا تھا!.... **کیونکہ عمران بار بار اس کا نام بھول جاتا تھا! اور اسے اب تک ہزاروں بار** دہرانا پڑا تھا کہ اس کا نام چاول نہیں پاول ہے۔

پاول کا خیال تھا کہ سر ڈیکن نے خواہ مخواہ ایک بلا اس کے ساتھ لگا دی ہے! کیونکہ پاول دراصل آرام کرسی کا سراغرساں تھا۔ وہ تھیوریاں بناتا منطقی موشگافیاں کرتا.... اور اس کے ماتحت ادھر ادھر دوڑتے پھرتے!.... اس کا طریقہ استدلال بالکل شرلاک ہومز کا سا تھا!.... حتیٰ کہ بعض اوقات وہ شرلاک ہی کی ایکٹنگ بھی کرنے لگتا!.... گفتگو کرتے کرتے کرسی کی پشت سے ٹک جاتا! آنکھیں بند ہو جاتیں اور انگلیوں کے سرے ایک دوسرے سے جا ملتے!.... اور اسی حالت میں وہ اکثر سو بھی جاتا!.... لہٰذا عمران اسے زیادہ نہیں پینے دیتا تھا! ایسے موقع پر پاول کو عمران پر بڑا غصہ آتا.... وہ سوچتا یہ کیسا کمینہ آدمی ہے کہ اسے مفت کی شراب بھی

گراں گزرتی ہے!

پاول نے عمران پر ایک احسان ضرور کیا تھا!.... وہ یہ کہ اس کا حلیہ ہی بدل کر رکھ دیا تھا!.... پاول ذہنی طور پر خواہ کیسا ہی رہا ہو۔ لیکن میک اپ کے معاملے میں اپنا جواب نہیں رکھتا تھا! اسکاٹ لینڈ یارڈ کے سارے آفیسروں کو اس کا اعتراف تھا!.... میک اپ کی تجویز پاول ہی نے پیش کی تھی! اس کا خیال تھا کہ مکلارنس عمران کو پہچان گیا ہے! لہٰذا اس کی زندگی بھی خطرے میں ہو سکتی ہے! یہ اور بات ہے کہ عمران نے اسے سنگ ہی سے پیچھا چھڑانے کا ایک بہترین ذریعہ سمجھا ہو!.... وہ جانتا تھا کہ سنگ ہی لازمی طور پر اس کی تلاش میں ہوگا!.... یہ وہ زمانہ تھا کہ عمران میں زیادہ پختگی نہیں آئی تھی۔ بہتیرے معاملات میں وہ کچا تھا! خصوصاً میک اپ کا سلیقہ تو بالکل ہی نہیں تھا!.... لہٰذا اس نے پاول کو بانس پر چڑھا کر اس کے متعلق بھی بہتیری گر کی باتیں معلوم کر لیں! اور اس کے عوض اس نے پاول سے وعدہ کر لیا کہ فرصت ملتے ہی وہ اسے مشرقی فنون سپہ گری سکھائے گا!.... مشرقی فنون سپہ گری کا نام سنتے ہی پاول کی باچھیں کھل گئیں! اس نے اس کے متعلق قصہ کہانیوں میں بہت کچھ پڑھا تھا!....

بہرحال کچھ چیزیں دونوں میں ایسی تھیں جن کی بنا پر وہ ایک دوسرے کو پسند بھی کرتے تھے! انہوں نے اپنی تفتیش کا آغاز اس مکان سے کیا تھا جہاں عمران کو پہلی بار مکلارنس کے درشن ہوئے تھے!.... وہاں انہیں صرف ایک ہی بات معلوم ہو سکی! وہ یہ کہ مکان عرصہ سے خالی تھا!.... اتفاق سے ایک آدمی ایسا بھی نکل آیا جو اسے پہچانتا تھا! اور اس کے نام سے بھی واقف تھا!.... اس نے بتایا کہ اس کا نام بروشو ہے اور عام طور پر بندرگاہ کے علاقے کے ایک ہوٹل سی سام میں دیکھا جاتا ہے! ہو سکتا ہے وہ وہاں ملازم ہو! لیکن اس کے جسم پر ملازموں کی وردی کبھی نہیں دیکھی گئی۔

پاول اور عمران اس آدمی بروشو کا حلیہ ذہن نشین کر کے بندرگاہ کی طرف چل پڑے!

سی سام ہوٹل اس علاقے میں گمنام نہیں تھا! نفاست پسند جہازی عموماً اسی ہوٹل کو دوسروں پر ترجیح دیتے تھے!

وہ دونوں سرِ شام ہی وہاں پہنچ گئے۔ آج پاول بھی میک اپ میں تھا! عمران تو خیر ہر وقت ہی آئینہ دیکھ دیکھ کر اپنی صورت پر لعنت بھیجتا رہتا تھا! پاول کا خیال تھا کہ اسے اس وقت تک

اپنی صحیح شکل و صورت میں نہ نکلنا چاہیئے جب تک کہ مکلارنس گرفتار نہ ہو جائے!۔

وہ سی سام ہوٹل کی ایک میز پر جم گئے۔ کمرے کی فضا مختلف قسم کی شرابوں کی بو سے بوجھل ہو رہی تھی اور اس کے ساتھ ہی ساتھ بھانت بھانت کے تمباکوؤں کا دھواں بھی چکراتا پھر رہا تھا پاول ہونٹوں پر زبان پھیر کر منہ چلانے لگا!.... وہ بے تحاشہ پیتا تھا! اور اتنے جوش و خروش کے ساتھ پیتا تھا جیسے اپنی محبوبہ کے والدین کے دشمنوں کا خون پی رہا ہو!.... عمران اسے ندیدوں کی طرح منہ چلاتے دیکھ کر مایوسانہ انداز میں سر ہلانے لگا!

پھر پاول نے ویٹر کو بلانے کا ارادہ کیا ہی تھا کہ عمران نے کہا۔ "ہم یہاں شراب پینے نہیں آئے مسٹر چاول.... ار.... پاول....!"

"تو پھر کیا یہاں بیٹھ کر ہم بھجن گائیں گے.... بھجن یا اور کچھ کہتے ہیں اسے.... مقدس گیت.... میں نے ایمرسن کی ایک نظم میں پڑھا تھا!"

"شش!".... عمران اس کے پیر پر پیر رکھتا ہوا بولا "بروشو شائد وہی ہے!.... ادھر دیکھو.... الماری کے قریب!.... کاؤنٹر.... کے پیچھے!"

عمران نے جس آدمی کی طرف اشارہ کیا تھا۔ وہ کاؤنٹر کے پیچھے کھڑا شراب کی بوتلیں رومال سے صاف کر رہا تھا! اس کے جبڑے بھاری تھے، اور پیشانی بہت تنگ.... اتنی غیر متناسب کہ وہ آدمی کا چہرہ تو معلوم ہی نہیں ہوتا تھا!....

"ہاں.... آں.... ہو سکتا ہے۔" پاول اپنے مخصوص لہجے میں ٹھہر ٹھہر کر بولا!.... اور اس طرح عمران کی آنکھوں میں دیکھنے لگا جیسے بروشو کے وجود کی تمام تر ذمہ داری اسی پر ہو!....

"میں اسے دوسرے نام سے جانتا ہوں!" پاول نے آہستہ سے کہا! یہ اطالوی ہے.... اور اس کا نام شائد اسکانٹو ہے! میں یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتا کہ نام مجھے صحیح یاد ہے!.... بہرحال یہ ایک خطرناک آدمی ہے۔ کئی بار کا سزا یافتہ!"

"تب تو ہمیں ایک کام کا آدمی مل گیا!" عمران سر ہلا کر بولا!

"اوہ! کیوں نہ فون کر کے کسی کو یہاں بلالیں، جو اس کی نگرانی کر سکے!"

"ہم خود ہی کر لیں گے نگرانی!...." عمران نے کہا۔

"یہ میرے اصول کے خلاف ہے!" پاول نے ناخوشگوار لہجے میں کہا!۔

"میں نے اصول کا سبق آج تک نہیں پڑھا!.... یہ میری خوش قسمتی ہے!"

"میں بہت تھک گیا ہوں!" پاول بڑبڑایا۔ "دو چار پگ لئے بغیر یہاں سے نہیں اٹھوں گا!"

ساتھ ہی اس نے ایک ویٹر کو بلا کر وہسکی کا آرڈر دے دیا! عمران کو بڑا تاؤ آیا! لیکن وہ خاموش ہی رہا!.... ادھر پاول نے اصول سراغرسانی پر لیکچر دینا شروع کر دیا۔ جس کا لب لباب تھا" آرام کرسی" وہ بھاگ دوڑ کی بجائے ذہنی جمناسٹک کا قائل تھا اور اس کا خیال تھا کہ اگر سراغرساں خود ہی بھاگ دوڑ شروع کر دے تو ماتحت کاہل ہو جاتے ہیں!

وہسکی اور سوڈا آ گیا!.... پاول نے بڑے پیار سے اپنے پائپ میں تمباکو بھری اور تھوڑی دیر تک اسے سہلاتا رہا پھر وہسکی کی دو چار چسکیاں لے کر تمباکو کو دیا سلائی دکھائی! اور فضا میں ایک نئی قسم کے تمباکو کے دھوئیں کا اضافہ ہو گیا!۔

عمران بہت شدت سے بور ہو رہا تھا! اچانک اس نے بروشو کو کاؤنٹر کے پیچھے سے نکلتے دیکھا! وہ چند لمحے کمرے میں نظر دوڑاتا رہا پھر کسی کو کچھ اشارہ کیا.... ایک آدمی ایک گوشے سے اٹھا اور دونوں باہر نکل گئے! پاول نیم باز آنکھوں سے انہیں دیکھتا رہا تھا۔ جیسے ہی عمران اٹھا! اس نے اس کا بازو پکڑ لیا!

" یہ کیا حماقت ہے بیٹھو! کل اسے ٹھیک کریں گے!" اس نے اسے بٹھانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا! لیکن عمران ہاتھ چھڑا کر ایک طرف ہٹ گیا!

"جہنم میں جاؤ!" پاول بڑبڑایا اور پھر شراب پینے لگا!

(۱۳)

عمران پندرہ منٹ تک ان کا تعاقب کرتا رہا! لیکن ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ دونوں محض سیر سپاٹے کے لئے ہوٹل سی سام سے نکلے ہوں! وہ ایک سڑک سے دوسری سڑک پر مٹر گشت کرتے رہے۔

عمران نے بھی تہیہ کر لیا خواہ اسے ساری رات پیدل چلنا پڑے وہ پیچھا نہیں چھوڑے گا۔ وہ دونوں چلتے رہے! حتیٰ کہ عمران نے محسوس کیا کہ اب وہ گودی کی طرف جا رہے ہیں!.... اور پھر وہ وہاں رک گئے جہاں گودی کی نگران پولیس چوکی تھی.... پھاٹک پر کھڑے ہوئے سنتری کو انہوں نے شائد اپنے پاس دکھائے اور پھاٹک سے گذر گئے! عمران بھی آگے بڑھا وہ جانتا تھا کہ

اس طرح وہ پھاٹک سے نہیں گزر سکے گا لہٰذا اس نے سنتری کو وہ بیج دکھایا جو پاول نے اسے بوقت ضرورت استعمال کرنے کے لئے دیا تھا؟ یہ اسکاٹ لینڈ یارڈ والوں کا بیج تھا!.... وہ دیکھنے کے بعد نہایت ادب سے ایک طرف ہٹ گیا۔ عمران نے پھاٹک سے گذرتے وقت محسوس کیا کہ تعاقب کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے! کیونکہ بروشو اور اس کا ساتھی نظروں سے غائب ہو چکے تھے! عمران پھر پلٹ پڑا۔ اس نے سنتری سے پوچھا!

"کیا وہ دونوں روزانہ آتے ہیں!"

"کون دونوں جناب! میں نہیں سمجھا جناب!"

"وہی دونوں جو کچھ دیر قبل یہاں سے گذرے تھے!"

"اسے یاد رکھنا بہت مشکل ہے!" کانسٹیبل نے بڑے ادب سے جواب دیا!

عمران پھر آگے بڑھ گیا! وہ تو دراصل اس چکر میں تھا کہ کسی طرح بروشو سے جا ٹکرائے۔ گر دشواری یہ تھی کہ اس کے ساتھ ایک اور آدمی بھی تھا! ویسے اگر وہ اسکاٹ لینڈ والوں کا سہارا لیتا تو بروشو کی گرفتاری تک عمل میں آسکتی تھی، مگر عمران یہ نہیں کرنا چاہتا تھا!.... اسے تو یہ معلوم کر لینے کی دھن تھی کہ آخر یہ مکارلنس ہے کیا بلا!

اس نے جلدی ہی بروشو کو ایک جہاز کے قریب پا لیا! لیکن اب اس کا وہ ساتھی نہیں دکھائی دیا، جو ہوٹل سی سام سے اس کے ساتھ آیا تھا!

پھر ایک چونکا دینے والی بات بھی سامنے آئی! اس بروشو کی نگرانی ایک آدمی اور بھی کر رہا تھا!.... یہ ایک چینی تھا جسے پہچان لینے میں عمران کو کوئی دشواری نہیں ہوئی! یہ سنک ہی کے ساتھیوں میں سے تھا۔ اور پچھلے دنوں عمران پر حملہ کرنے والوں میں یہ بھی شامل تھا!....

اب عمران کیلئے ایک چھوڑ دو آدمی ہو گئے تھے! اسے بروشو اور چینی دونوں پر نظر رکھنی تھی!

بروشو کچھ دیر وہاں رکا ہوا جہازی قلیوں سے گفتگو کرتا رہا پھر ایک طرف چل پڑا۔

چینی برابر اس کا تعاقب کرتا رہا۔ عمران ان دونوں کے پیچھے تھا! وہ ٹیمز کے اس حصے میں پہنچ کر رکے جہاں بڑی بار بردار کشتیاں کھڑی تھیں!.... ان میں دخانی اور بادبانی دونوں طرح کی کشتیاں تھیں.... کچھ چھوٹی لانچیں بھی تھیں۔ بروشو ایک بڑی بادبانی کشتی "سی ہاک" کے سامنے رک گیا! یہاں روشنی زیادہ نہیں تھی!.... کچھ عجیب طرح کی ملگجی روشنی جس نے

تاریک پانی پر جا بجا سرخ لہریئے ڈال کر ماحول کو حد درجہ پُراسرار بنا دیا تھا!

بروشو نے کسی آدمی کو آواز دی! "ہُو..... ! آربنڈا...."

"ہے ہو!...." دوسری طرف سے آواز آئی.... "بروشے!"

"چلو جلدی کرو!...." بروشو نے ہانک لگائی!

سی ہاک کے عرشے پر ایک بڑی ہری کین روشن تھی!.... عمران اس کے قریب ہی ایک کشتی پر جا چڑھا تھا جو بالکل تاریک پڑی تھی! اور شائد وہ کشتی ماہی گیری کے لئے تھی کیونکہ اس پر پہنچ کر عمران ایک جگہ جال کے ایک ڈھیر سے الجھ کر گرتے گرتے بچا تھا۔ یہاں اسے مچھلی کی بساند بھی محسوس ہوئی تھی!

بہرحال اس کشتی پر اس وقت عمران کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا! پھر اسے سی ہاک کے عرشے پر ایک مضبوط ہاتھ پیر والا لمبا تڑنگا آدمی دکھائی دیا جس کا چہرہ گل مچھوں کی وجہ سے حد درجہ خوفناک معلوم ہوتا تھا! اس کے جسم پر ایک پتلون اور ایک قمیض تھی اور سر پر جہازرانوں کی سی ٹوپی۔

"کیا ہے...." اس نے گونجیلی آواز میں پوچھا!

"اسے لے جاؤں گا!" بروشو نے کہا!۔

"ہاں! لے ہی جاؤ! ورنہ وہ شائد...." اس نے ایک گندی سی گالی کا اضافہ کر کے کہا "مر ہی جائے! میرا ہاتھ اٹھ جانے کے بعد رکنا نہیں جانتا! اور پھر وہ کتیا کا بچہ پاگلوں کی سی باتیں کرنے لگا ہے!"

"میں اسے لے جاؤں گا...." بروشو نے کہا! "لانچ کدھر ہے!...."

"ادھر!" گلمچھے والے نے ایک طرف ہاتھ اٹھا کر کہا۔ "ٹھہرو! میں چلتے چلتے اس کی تھوڑی سی مرمت اور کردوں۔ ورنہ وہ تمہیں حیران کر ڈالے گا!"

وہ کیبن میں گھس گیا! اور تھوڑی دیر بعد ایک آدمی کو دھکے دیتا ہوا باہر لایا.... عمران اسے دیکھتے ہی بیساختہ چونک پڑا.... اس کے جسم کا اوپری حصہ ننگا تھا اور اس نے صرف ایک پتلون پہن رکھی تھی!.... وہ کیبن سے نکل کر عرشے پر آگرا.... اور ساتھ ہی گلمچھے والے خوفناک آدمی نے اس پر ہنٹر چلایا!

"مجھے مت مارو.... مجھے مت مارو!...." پٹنے والا آہستہ آہستہ بڑبڑایا! ہنٹروں کی اس مار

اور اس کی آواز میں بڑا غیر فطری سا تعلق تھا!.... اسے عرشے سے اٹھانے کے لئے اس پر ہنٹروں کی بارش ہوتی رہی! لیکن اس کی آواز ہلکی سی بڑبڑاہٹ سے آگے نہیں بڑھی!

عمران نے اس سے اندازہ کر لیا کہ وہ ہوش میں نہیں ہے! ورنہ چیخ چیخ کر آسمان سر پر اٹھا لیتا!

آخر گلمچھے والے نے ہنٹر ایک طرف ڈال دیا اور بروشو سے غصیلی آواز میں بولا! "ابے کھڑا منہ کیا دیکھتا ہے۔ اسے اٹھاتا کیوں نہیں!"

"ہے! آربنڈا.... تو ہوش میں ہے یا نہیں!...." بروشو کو بھی شائد غصہ آگیا تھا!

اس کے جواب میں آربنڈا نے اسے ایک گندی سی گالی دی اور عرشے سے چابک اٹھا کر کھڑا ہو گیا!.... دوسرے ہی لمحے میں بروشو عرشے پر پہنچ چکا تھا!

"آربنڈا تو شائد نشے میں ہے!" بروشو نے جھلائی ہوئی آواز میں کہا!.... "میں اس وقت تجھ سے جھگڑا نہیں کروں گا۔ اسے اٹھانے میں میری مدد کرو!"

"کیا میں تیرے باپ کا نوکر ہوں....!" آربنڈا نے چابک کو گردش دے کر کہا! اتفاقاً چابک کے چمڑے کی نوک بروشو کے گال سے ٹکرا گئی۔ بس پھر کیا تھا! بروشو آربنڈا پر ٹوٹ پڑا.... دونوں جنگلی بھینسوں کی طرح ایک دوسرے کے ٹکریں مار رہے تھے!.... کبھی وہ گتھے ہوئے نیچے گر جاتے اور کبھی اٹھ کر ایک دوسرے کو ریلنے لگتے! اسی طرح وہ کیبن کی دوسری طرف پہنچ گئے!.... غالباً وہ اس کوشش میں تھے کہ ان میں سے ایک پانی میں جاگرے!....

عرشے کا وہ حصہ جہاں بیہوش آدمی پڑا تھا! ویران ہو گیا!.... دفعتاً عمران کو عرشے پر چوتھی شکل دکھائی دی! یہ وہی چینی تھا جو بروشو کا تعاقب کرتا ہوا یہاں تک آیا تھا۔ وہ چوہے کی طرح رینگتا ہوا بیہوش آدمی تک پہنچ گیا۔

پھر کسی بندر کی سی پھرتی سے اسے اپنی پشت پر لاد کر واپسی کے لئے پلٹا! عمران نے معنی خیز انداز میں سر ہلاتے ہوئے اپنی مٹھیاں سختی سے بھینچ لیں! پھر وہ بھی چپ چاپ کشتی سے اتر گیا!

چینی اسے پیٹھ پر لادے کشتیوں کی آڑ لیتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا!

عمران سوچنے لگا کہ وہ اسے کس طرح اور کہاں لے جائے گا! کیونکہ آگے ہی بحری پولیس کی چوکی تھی۔

چینی چلتے چلتے رک گیا!.... یہاں اس جگہ بالکل سناٹا تھا! اور پانی میں متعدد لانچیں پڑی ہوئی تھیں! چینی نے بیہوش آدمی کو زمین پر ڈال دیا! اور پانی میں گھس کر لانچوں کو ٹٹولنے لگا! شائد اسے کسی ایسی لانچ کی ضرورت تھی جس کا انجن مقفل نہ ہو! دوسرے ہی لمحے میں عمران نے کسی لانچ کے اسٹارٹ ہونے کی آواز سنی.... ایک لانچ دوسری لانچوں کی قطار سے آگے نکل کر بڑھ رہی تھی!.... سی ہاک سے اب بھی ڈھول دھپے اور گالی گلوچ کی آوازیں آ رہی تھیں۔ شائد ان کی لڑائی ابھی فیصلہ کن اسٹیج پر نہیں پہنچی تھی! لانچ کچھ دور جا کر بالکل کنارے سے لگ گئی۔ اس کا انجن بند کر دیا گیا! اور چینی کود کر بیہوش آدمی کی طرف آنے لگا!.... لیکن عمران زمین پر گر کر سینے کے بل رینگتا ہوا پہلے ہی سے اس کے قریب پہنچ چکا تھا! وہ چند لمحے تاریکی میں پڑا چینی کی آمد کا انتظار کرتا رہا!

پھر جیسے ہی چینی بیہوش آدمی کو اٹھانے کے لئے جھکا!.... عمران نے اس کی گردن پکڑ لی اور کچھ اس انداز میں اپنی گرفت مضبوط کرتا گیا کہ چینی کے حلق سے ہلکی سی آواز بھی نہ نکل سکی.... ذرا ہی سی دیر میں وہ کسی شہتیر کی طرح عمران پر ڈھیر ہو گیا۔ وہ بیہوش ہو چکا تھا! عمران نے اسے پرے دھکیل کر بیہوش آدمی کو اپنی پشت پر لادا اور لانچ کی طرف چلنے لگا!.... وہ جلد سے جلد لانچ پر بیٹھ کر بحری پولیس کی چوکی تک پہنچ جانا چاہتا تھا! کیونکہ اس کی پشت پر جو کوئی بھی تھا اس کے لئے بہت اہم تھا! وہ اسے پہچانتا تھا! اس سے پہلے بھی کئی بار دیکھ چکا تھا -- یہ ڈچز آف ونڈلمیر کا پرائیویٹ سیکرٹری گوہن تھا! اس نے اسے اس رات بھی ڈچز آف ونڈلمیر کے ساتھ دیکھا تھا۔ جب وہ سر ڈیکن کے یہاں کی تقریب میں شرکت کی غرض سے لندن آئی تھی!

(۱۴)

دوسرے دن شام کو عمران پاول سے ملا اور پاول اسے دیکھتے ہی اچھل پڑا۔ وہ شائد ابھی ابھی کہیں سے تھکا ہارا واپس آیا تھا!.... اس کے چہرے پر کبیدگی کے آثار تھے!

"میں نے تمہیں منع کیا تھا!" اس نے چیخ کر کہا۔

"یہ پچھلے سال کی بات ہے مسٹر چاول!"

"پاول!".... پاول میز پر گھونسہ مار کر غرایا "اپنا سر کھوپڑی میں رکھا کرو۔ سمجھے!.... تم نے پچھلی رات بروشو کا تعاقب کر کے سارا کھیل بگاڑ دیا!"

"کیا قصہ ہے!" عمران نے کرسی کھینچ کر بیٹھتے ہوئے پوچھا!

"قصہ! اگر سر ڈیکن نے تمہیں میرے ساتھ نہ لگایا ہوتا تو میں تمہیں گولی مار دیتا!"

"میں گولی کا جواب گولی سے دیتا ہوں پروانہ کرو.... یہ بتاؤ کہ مجھ سے غلطی کیا ہوئی ہے!"

"تمہاری وجہ سے بروشو قتل کر دیا گیا!...."

"ہائیں.... کب کہاں؟...."

"اس کی لاش ٹیمز کے کنارے ملی ہے!...."

"کس جگہ!"

"جہاں ماہی گیروں کی کشتیاں رہتی ہیں!...."

"کیا وہاں کوئی بڑی کشتی "سی ہاک!" بھی موجود تھی!"

"کیا تم مجھے بالکل الو سمجھتے ہو!" پاول دہاڑا.... وہ اس وقت بھی نشے میں تھا!

"میں نے "سی آول" نہیں "سی ہاک" کہا تھا!" عمران نے سنجیدگی سے جواب دیا!

"میں کشتیاں نہیں دیکھ رہا تھا! تم آخر مجھے سمجھتے کیا ہو!"

"تم اپنے وقت کے شرلاک ہومز ہو!" عمران نے انتہائی سنجیدگی سے کہا "اس لئے متوقع رہتا ہوں کہ تم معمولی سے معمولی چیز کو بھی نظر انداز نہیں کرو گے!"

پاول خاموشی سے عمران کو دیکھتا رہا! پھر میز کی دراز سے رائی کی وہسکی نکالی اور بوتل سے کاک نکال کر دو تین گھونٹ لئے.... پھر اسے دوبارہ دراز میں رکھتا ہوا بولا "تم میں سراغرسانی کی صلاحیت ضرور ہے۔ لیکن ذہنی تربیت کی کمی کی وجہ سے جلد باز ہو! تمہیں پچھلی رات اس کا تعاقب نہیں کرنا چاہئے تھا! ہو سکتا ہے کہ مکلارنس کے کسی دوسرے آدمی نے تمہیں تعاقب کرتے دیکھ لیا ہو!"

"میں بہت بیوقوف آدمی ہوں، مسٹر.... چچ.... پاول۔" عمران نے رو دینے والی آواز میں کہا!.... وہ جانتا تھا کہ پاول کتنا خوشامد پسند ہے!.... وہ دراصل بروشو کی لاش کے متعلق تفصیل معلوم کرنے کے لئے بے چین تھا!....

پاول اس وقت نشے میں بھی تھا اس لئے یہ ضروری تھا کہ اسے عرش سے فرش پر لانے کے لئے عمران تھوڑی سی چاپلوسی بھی کرے! ویسے پاول کے فرشتوں کو بھی علم نہیں تھا کہ

عمران نے پچھلی رات کون سا کارنامہ انجام دیا ہے!.... پاول تو الگ رہا عمران نے سر ڈیکن کو بھی اس کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا!.... وہ بیہوش گوہن کو لانچ میں ڈالے ہوئے سیدھا بحری پولیس کی چوکی میں پہنچا.... وہاں اسکاٹ لینڈ یارڈ کا بیج دکھا کر دو کانسٹیبلوں کو حاصل کیا اور ان کی مدد سے گوہن کو ایک پرائیویٹ ہسپتال میں داخل کرادیا.... یہاں بھی اسکاٹ لینڈ کے شناختی نشان ہی نے مدد کی ورنہ شائد وہ اتنی آسانی سے اسے داخل بھی نہ کرا سکتا!.... یہ شناختی نشان اسے سر ڈیکن کی سفارش ہی پر ملا تھا! عمران نے شرط یہی رکھی تھی.... ظاہر ہے کہ لندن جیسے شہر میں قانونی مضبوطی کے بغیر کچھ کر گذرنا آسان کام نہیں تھا!.... اس لئے عمران نے سر ڈیکن سے وہی آسانیاں طلب کی تھیں جو اسکاٹ لینڈ یارڈ کے سراغرسانوں کو حاصل تھیں!

پچھلی رات سے اب تک وہ متعدد بار اس پرائیویٹ ہسپتال کے چکر لگا چکا تھا! لیکن گوہن کے متعلق تسلی بخش رپورٹ نہیں ملی تھی.... ڈاکٹروں کا کہنا تھا کہ اس کی ذہنی حالت ٹھیک نہیں ہے۔ حد سے بڑھے ہوئے تشدد نے اس کا دماغ الٹ دیا ہے! مگر وہ اس کے مستقبل سے مایوس نہیں تھے! ان کا خیال تھا کہ آہستہ آہستہ اس کے حواس واپس آجائیں گے!

عمران اس وقت پاول سے گفتگو کے دوران میں بھی اس کے متعلق سوچتا رہا تھا!.... پاول نے اس کی رو دینے والی آواز سنی، اور اٹھ کر اس کا شانہ تھپکنے لگا! پھر ہمدردانہ انداز میں بولا "پرواہ نہ کرو! میں تمہیں دنیا کا سب سے بڑا سراغرساں بنادوں گا!.... مگر پہلے تم تمباکو اور شراب کی عادت ڈالو!.... بیئر سے شروعات کرو! پھر میری ہی طرح رائی کی خالص وہسکی پینے لگو گے!"

"اچھا میں اگلے اتوار سے شروع کردوں گا!" عمران نے سعادتمندانہ انداز میں کہا۔ "کیا وہاں کشتیوں کے قریب کسی نے بروشو کی لاش کی شناخت کی تھی!"

"کسی نے بھی نہیں!.... وہاں شائد اسے کوئی نہیں جانتا تھا!.... میں صبح ہی سے بہت پریشان ہوں! اس کی لاش اٹھوا کر آیا ہی تھا کہ پھر فون ملا کہ ایک لاش اور....!"

"ہائیں.... ایک اور!...." عمران نے احمقانہ انداز میں منہ کھول دیا....!

"ایک چینی سور کی لاش! مجھے چینیوں سے بڑی نفرت ہے!"

"وہ کہاں ملی تھی!" عمران نے مضطربانہ انداز میں پوچھا!

"وہیں قریب ہی! کسی نے اسے ریت میں دفن کرنے کی کوشش کی تھی!"

"وہ لاشیں! غالباً ابھی مردہ خانہ ہی میں ہوں گی!"

"ہاں وہیں ہیں!-- لیکن مجھے اس کی ذرہ برابر بھی پروا نہیں ہے کہ وہ چینی کون تھا! میرا بس چلے تو لندن میں ایک بھی چینی نہ دکھائی دے!"

"اچھا تو اٹھو!" عمران نے اسے اٹھنے کا اشارہ کر کے کہا۔

"کہاں چلوں! نہیں اب میں کہیں نہ جاؤں گا!"

"اگر تم نہیں جانا چاہتے تو یارڈ کے تین فوٹو گرافر میرے ساتھ کردو!"

"کیا کرو گے!...."

"اپنا اور تمہارا پیٹ پھاڑ کر آنتیں باہر کھینچ لوں گا! پھر فوٹو گرافروں سے کہوں گا کہ اب لو تصویر!"

"میں تمہارا سر پھوڑ دوں گا!.... احمق آدمی!.... تم پاول سے گفتگو کر رہے ہو!"

"مجھے تین فوٹو گرافر چاہئیں! اگر تم انتظام نہ کر سکو تو میں سر ڈیکن کو فون کروں!"

پاول نے فون کا ریسیور اٹھا کر فنگر پرنٹ سیکشن کے تین فوٹو گرافروں کو طلب کیا! جو دس منٹ کے اندر ہی اندر پاول کے کمرے میں پہنچ گئے! اس دوران میں وہ عمران کو جرمن زبان میں گالیاں دیتا رہا تھا یہ سمجھ کر عمران جرمن سے نابلد ہے!

عمران نے وہاں سے چلتے وقت جرمن ہی میں کہا" جب تم مجھے دنیا کا سب سے بڑا سراغرساں بنادو گے اس وقت میں تمہیں لاطینی میں گالیاں دوں گا.... ٹاٹا....!"

پاول حیرت سے منہ پھاڑے اسے جاتے دیکھتا رہا!

عمران سب سے پہلے مردہ خانے پہنچا!.... چینی کی لاش پر نظر پڑتے ہی اس نے اسے پہچان لیا۔ یہ وہی تھا جو پچھلی رات بروشو کا تعاقب کرتا رہا تھا اور جسے عمران بیہوش کر کے وہیں ڈال آیا تھا.... اس کے سینے میں عمران کو زخم نظر آیا! غالباً خنجر یا کسی دوسری دھار دار چیز سے دل کے مقام پر وار کیا گیا تھا!.... ایسا ہی زخم اسے بروشو کے سینے پر بھی دکھائی دیا۔

مردہ خانے سے نکل کر فوٹو گرافروں سمیت وہ بندر گاہ کی طرف روانہ ہوگیا!.... اسے یقین تھا کہ وہ "سی ہاک" پر آربنڈا کو نہیں پا سکے گا! چینی کے قتل سے ظاہر ہو رہا تھا!" سی ہاک" کی موجودگی ان حالات میں یقینی تھی! آربنڈا اسے کہیں اور لے جا کر اپنے لئے خود ہی کنواں کھودنے کی حماقت نہ کرتا!.... چینی کا قتل اسی پر دلالت تھا کہ آربنڈا بروقت ہوشیار ہوگیا

تھا!.... بروشو کو ختم کر کے وہ قدرتی طور پر عرشے کے اس حصے میں آیا ہوگا۔ یہاں بیہوش گوہن کو چھوڑا تھا! اور پھر وہاں اسے نہ پاکر نیچے اترا ہوگا!.... اور پھر ظاہر ہے کہ بیہوش چینی پر اس کی نظر ضرور پڑی ہوگی!.... گوہن غائب....! ایک بیہوش چینی کی موجودگی.... ایسی صورت میں.... آربنڈا کا ہوشیار ہو جانا لازمی تھا!

عمران کا خیال درست نکلا! "سی ہاک" موجود تھی! لیکن آربنڈا غائب! اسے صبح ہی سے کسی نے نہیں دیکھا تھا!.... کشتی کا کیبن خالی پڑا تھا! اس میں کسی قسم کا سامان بھی نہیں ملا.... کشتی کافی بڑی تھی! اور شائد اسے بھی ماہی گیری کے لئے استعمال کیا جاتا رہا تھا! کیونکہ عرشے کے ایک گوشے میں کئی بڑے بڑے جال دکھائی دے رہے تھے!.... عمران نے فوٹوگرافروں کو کچھ جگہیں دکھائیں۔ جہاں انہیں انگلیوں کے نشانات تلاش کرنے تھے! فوٹوگرافر بھورے رنگ کا پاؤڈر چھڑک چھڑک کر تصویریں لیتے رہے! اور عمران دوسرے ماہی گیروں سے پوچھ گچھ کرنے لگا!....

اس تفتیش کا ماحصل یہ تھا کہ آربنڈا ہی اس کشتی کا مالک تھا پانچ آدمی ان کا ہاتھ بٹاتے تھے! مگر جب سے اس کا پاگل چھوٹا بھائی کشتی پر آیا تھا آربنڈا نے ماہی گیری قریب قریب ترک کر دی تھی! بھائی کی وجہ سے وہ بہت پریشان تھا اور اسے دن رات کیبن میں بند رکھتا تھا۔ اکثر رات کو کیبن سے چیخیں بلند ہوتیں اور دوسرے ماہی گیر سمجھ جاتے کہ آربنڈا کے بھائی پر پاگل پن کا دورہ پڑا ہے!

"آربنڈا کو کب سے جانتے ہو!" عمران نے ایک بوڑھے ماہی گیر سے پوچھا!

"پچھلے دس سال سے جناب!...." ماہی گیر نے جواب دیا!

"تم یہاں کب سے ہو! میرا مطلب اس گھاٹ سے ہے!"

"چودہ سال کی عمر سے جناب!.... اور اب میرا بہترواں سال شروع ہوا ہے!"

"کیا آربنڈا.... ہمیشہ کشتی پر رہتا تھا!"

"نہیں جناب! وہ کبھی کبھی.... یہاں آتا تھا!.... لیکن جب سے اس کا بھائی آیا ہے! وہ دن رات یہیں رہتا تھا!...."

"لیکن آربنڈا کی مستقل قیام گاہ کہاں ہے!"

"یہ شائد کسی کو بھی نہ معلوم ہو!--اس نے کبھی کسی کو نہیں بتایا!.... ویسے شائد آپ کو

بحری پولیس کی چوکی سے معلوم ہو جائے کیونکہ وہاں ہمارے نام اور پتے نوٹ کئے جاتے ہیں! ہم ماہی گیروں کی طرف سے اسمگلنگ کا خدشہ بھی رہتا ہے نا!"

فوٹوگرافر اپنا کام ختم کر چکے تھے عمران انہیں رخصت کر کے تنہا پولیس چوکی پہنچا!.... وہاں سے آربنڈا کا سکونتی پتہ حاصل کر کے اس مقام کے لئے روانہ ہو گیا.... مگر مایوسی....! وہاں اس نام اور حلیے کے آدمی کو کوئی نہیں جانتا تھا.... اس عمارت میں آربنڈا نام کا کوئی آدمی کبھی نہیں رہا تھا! عمران نے مکان کی مالکہ کو آربنڈا کا حلیہ سمجھانے کی کوشش کی.... لیکن مالکہ نے خوفزدہ سی آواز میں کہا "گلمچھے!".... خدا کی پناہ! مجھے گلمچھے والے آدمیوں سے دن میں بھی خوف معلوم ہوتا ہے.... میں ایسے کسی آدمی کو اپنا کرایہ دار نہیں بنا سکتی!"

عمران کسی اداس بھیڑ کی طرح تھوتھنی لٹکائے واپس ہوا!....

(۱۵)

دوسرے دن ایک حیرت انگیز رپورٹ عمران کے سامنے آئی! یہ رپورٹ اسکاٹ لینڈیارڈ کے ماہرین نشان انگشت نے ترتیب دی تھی!--رپورٹ کا سب سے زیادہ سنسنی خیز حصہ وہ تھا۔ **جس میں ایک مخصوص نشان کے متعلق بحث کی گئی تھی! یہ نشان تین مختلف مقامات پر ملا تھا!** "سی ہاک" نامی کشتی پر کئی جگہ!.... اس عمارت میں جہاں ڈچز آف ونڈلمیر اور عمران کو پکڑ کر لے جایا گیا تھا!.... اور بروشو کی لاش پر.... اس کے گلے میں چاندی کا ایک مسطح تعویذ تھا.... اسی پر یہ نشان ملا تھا!....

جب عمران یہ رپورٹ پڑھ چکا تو اس کے ذہن میں کیلی پیٹرسن کے الفاظ گونج اٹھے!

"مکلارنس یہ ہے.... لمبا آدمی.... یہ نکل کر جانے نہ پائے!"

لمبا.... آدمی!.... اس عمارت میں اتنا لمبا آدمی کوئی اور نہیں تھا!.... اور یہ آربنڈا.... عمران سوچنے لگا! آربنڈا بھی کم و بیش اتنا لمبا رہا ہوگا!.... تو کیا.... مکلارنس وہی ہے!.... عمارت میں صرف وہی ایک لمبا آدمی تھا.... اور وہ نشان اسی کرسی کے ہتھے پر ملا تھا جس پر عمران نے اسے بیٹھے دیکھا تھا!.... وہی نشان کشتی میں بھی موجود تھے!.... متعدد جگہوں پر.... پھر ....وہی نشان بروشو کے تعویذ پر بھی تھا.... ہو سکتا ہے کہ آربنڈا نے لڑائی کے دوران بھی اس کا گلا گھونٹنے کی کوشش کی ہو اور نتیجے کے طور پر بے خیالی میں اپنی انگلی کا نشان تعویذ پر چھوڑ گیا

ہو---وہ سوچتا رہا.... اور پھر اسے یہ خیال ترک کر دینا پڑا کہ ڈچز آف ونڈلمیر کیلی پیٹرسن کے معاملے میں فراڈ کر رہی ہے!.... لیکن پھر یک بیک ایک دوسرا سوال اس کے ذہن میں ابھرا....! اگر آربنڈا ہی مکلارنس ہوتا تو بروشو اس سے تلخ کلامی کی جرأت نہ کر سکتا!.... ظاہر ہے کہ بروشو اس کے گروہ کا ایک ادنیٰ فرد رہا ہوگا!.... عمران سوچتا رہا.... کچھ دیر بعد اس نکتے میں جان نہیں رہ گئی! کیونکہ مکلارنس جیسے مجرموں کے ہزاروں روپ ہوتے ہیں! ایک ہی آدمی کے سامنے وہ مختلف شکلوں میں آتے ہیں۔ ورنہ ان کا بھانڈا ہی نہ پھوٹ جائے!.... ہو سکتا ہے آربنڈا بھی مکلارنس ہی کا ایک الگ روپ ہو!.... کچھ لوگوں سے وہ اس شکل میں رابطہ رکھتا ہو!.... یہی ہو سکتا ہے! ورنہ وہ لوگ انتہائی تشدد سہنے کے بعد بھی مکلارنس کی حقیقت سے لاعلمی ظاہر نہ کرتے جو اکثر اس کا کام کرتے ہوئے پولیس کے ہتھے چڑھ جاتے تھے!....

اس پر تو عمران کو سو فیصدی یقین ہو گیا تھا کہ آربنڈا اور وہ لمبا نقاب پوش ایک ہی آدمی تھا! پھر اسے یہ بھی یاد آ گیا کہ لمبے نقاب پوش کے لہجے میں شائستگی تھی.... اس کے برخلاف آربنڈا کا لہجہ جاہلوں اور نچلے طبقے کے لوگوں کا سا تھا!-- گو کہ آوازوں میں مماثلت تھی لہٰذا اب یہ خیال اس کے ذہن میں جڑ پکڑنے لگا تھا کہ مکلارنس بیک وقت مختلف شکلوں میں اپنے گروہ کے آدمیوں کے سامنے آتا تھا! اور اسی لئے اب تک اس کی صحیح شخصیت پر روشنی نہیں پڑ سکی! کہیں وہ مکلارنس بن جاتا ہے اور کہیں خود ہی اس کا ایک ادنیٰ ملازم!

پھر ڈچز کے پرائیویٹ سیکرٹری گوہن کا معاملہ تھا! ہو سکتا ہے کہ ڈچز کی طرف سے مایوس ہو جانے کے بعد اس نے اس کے پرائیویٹ سیکرٹری کو کیلی کے متعلق علم ہو! وہ اسے پہچانتا بھی ہو!

ویسے اس بیچارے کا پورا جسم مختلف قسم کے زخموں سے چھلنی ہو رہا تھا کئی جگہ آگ سے داغنے کے نشانات بھی تھے!.... بس یہ معلوم ہوتا تھا جیسے اذیت رسانی کی آخری حدیں اس کے جسم پر آکر ختم ہو گئی ہوں!.... یہ اس بات کا کھلا ہوا ثبوت تھا کہ گوہن کیلی کے متعلق کچھ نہ کچھ ضرور جانتا ہے ورنہ اسے بھی معمولی زدوکوب کے بعد چھوڑ دیا جاتا جیسے پیٹرسن پی چنگ کارپوریشن کے منیجر کو چھوڑ دیا تھا-- اسی طرح آج ہی پیٹرسن کے وکیل کو بھی چھوڑ دیا گیا تھا!.... اس کا بیان تھا کہ اسے زیادہ تر ڈرایا اور دھمکایا ہی گیا تھا! مارپیٹ بھی ہوئی تھی مگر زیادہ نہیں۔

مور گیٹ اسٹریٹ کی پولیس چوکی سے اطلاع ملتے ہی خود سر ڈیکن وکیل سے ملنے کے لئے

لئے تھے!.... انہوں نے اس سے سوالات کر کے جو خاص بات معلوم کی تھی وہ کم از کم عمران کی نظروں میں قطعی خاص بات نہیں تھی!.... وکیل کا بیان تھا کہ مکلارنس ایک پست قد آدمی ہے.... ویسے وہ اس کا چہرہ نہیں دیکھ سکا تھا کیونکہ چہرے پر سیاہ نقاب تھی!.... وکیل یہ بھی نہ بتا سکا کہ وہ لوگ اسے کہاں لے گئے تھے! کیونکہ کچھ دور چلنے کے بعد اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی گئی تھی!.... اور جب اس نے کھلا ہوا آسمان دیکھا تو وہ بیہوشی کی بعد کی حالت تھی! یعنی وہ لوگ اسے بیہوش کر کے شاہراہ پر ڈال گئے تھے۔

بہرحال عمران اس کے علاوہ اور کچھ نہ سوچ سکا کہ گوہن پر اتنا زیادہ تشدد اسی لئے گیا ہوگا کہ وہ حقیقت کا انکشاف کر دے--! ڈچز پر تو اب وہ ہاتھ ڈالنے سے رہے کیونکہ پچھلے دنوں کی خبر کے مطابق ڈچز آف ونڈلمیر نے مسلح فوج کا ایک دستہ طلب کر لیا تھا جو ونڈلمیر کیسل کے گرد گھیرا ڈالے پڑا تھا! ایسے حالات میں وہاں مکلارنس یا اس کے آدمیوں کا گزرنا ممکن نہیں تھا!

عمران دن بھر واقعات کی چولیں ملاتا رہا!.... ابھی تک گوہن کی ذہنی حالت اتنی درست نہیں ہوئی تھی کہ اس کے کسی بیان پر یقین کر لیا جاتا! ڈاکٹروں کی رائے کے مطابق وہ خطرے سے باہر ہو گیا تھا لیکن ذہنی حالت قابلِ اعتماد نہیں تھی! کبھی وہ ہوشمندی کی باتیں کرتا اور کبھی بالکل ہی بہک جاتا۔

اسی دن سہ پہر کو لندن میں گویا زلزلہ آیا!.... کئی جگہ مکلارنس کے ناکام حملے ہوئے کافی کشت وخون ہوا لیکن وجہ کسی کی بھی سمجھ میں نہ آ سکی؟.... یہ حقیقت تھی کہ مکلارنس کے آدمی اس کے نام سے فائدہ اٹھاتے تھے!.... وہ جہاں بھی حملہ آور ہوتے اس کے نام کا نعرہ ضرور بلند کرتے! مکلارنس کا نام سنتے ہی سراسیمگی پھیل جاتی اور وہ اپنا مقصد حاصل کر کے نو دو گیارہ ہو جاتے۔

”مگر آج کے حملے حیرت انگیز تھے....! کیونکہ وہ زیادہ تر سرکاری ہسپتالوں پر ہوئے تھے!.... ان حادثات کی بناء پر سارے لندن میں بے چینی پھیل گئی!.... جنگ کے زمانے میں دشمن بھی ہسپتالوں پر دیدہ و دانستہ بمباری نہیں کرتے! مگر یہ مکلارنس۔ قانون کا مجرم ہسپتالوں پر حملے کر رہا تھا!.... متعدد ہسپتالوں سے بہتیرے دل کے مریضوں کی اموات کی اطلاعات ملیں! اور یہ اموات انہیں حملوں کا نتیجہ تھیں!.... لندن کی پولیس حیران تھی کہ آخر ہسپتالوں پر حملے کا کیا مقصد ہو سکتا ہے!.... سارے حملے قریب قریب سرکاری ہسپتالوں پر ہوئے تھے! صرف

عمران ان حملوں کا مقصد سمجھتا تھا!.... اس نے گوہن کو ایک پرائیویٹ ہسپتال میں داخل کرایا تھا! مگر اس خیال سے نہیں کہ وہ وہاں مکلارنس کی دستبرد سے محفوظ ہو سکے گا! بلکہ وہ پہلا قریبی ہسپتال تھا۔ جہاں عمران جلد سے جلد پہنچ سکتا تھا! یہ بات اس کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھی کہ مکلارنس گوہن کی تلاش کے سلسلے میں ہسپتالوں پر حملے شروع کر دے گا!....

بہر حال اس واقعے سے وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ گوہن مکلارنس کے لئے بڑی اہمیت رکھتا ہے!.... ڈچز آف ونڈلمیر اور کیلی کے وکیل سے بھی زیادہ اہمیت رکھتا ہے!.... ورنہ وہ اس کے لئے اتنی دردسری کیوں مول لیتا۔ ظاہر ہے کہ اس طرح دن دہاڑے کھلے عام شہر کے بھرے پرے حصوں میں حملہ آور ہونا آسان کام نہیں تھا۔

چار بجے شام کو اطلاع ملی کہ سوہو کے علاقے میں دو مختلف پارٹیوں کے مابین خوب گولیاں چلیں! ان میں سے ایک پارٹی مکلارنس کے نام کے نعرے بھی لگا رہی تھی!.... لیکن دوسری پارٹی کے متعلق کچھ نہیں معلوم ہو سکا! عمران سمجھ گیا کہ وہ سنگ کے آدمیوں کے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتے! کیونکہ سوہو میں سنگ کی ذریات کی آبادی بکثرت تھی!

بعد کی اطلاع تھی کہ کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آسکی!

عمران کے سامنے ایک پروگرام تھا اور اس نے پاول کو بھی اس سے مطلع کر دیا تھا!

پاول بڑی حد تک رام ہو چکا تھا! اب وہ عمران سے بہت کم اختلاف کرتا! "سی ہاک" والے معاملے نے اس کی عقل درست کر دی تھی اور اس نے عمران سے خوشامدانہ لہجے میں کہا تھا کہ وہ اس کی اس کوتاہی کا تذکرہ سر ڈیکن سے نہ کرے۔ عمران نے اس شرط پر وعدہ کر لیا تھا کہ اب پاول اس کی تجاویز کو حقارت کی نظر سے نہیں دیکھے گا!

پروگرام یہ تھا کہ آج رات وہ دونوں ونڈلمیر جائیں! ظاہر ہے کہ وہ کیسل کی حدود میں بغیر روک ٹوک داخل ہو جائیں گے! کیونکہ اسکاٹ لینڈ یارڈ کا شناختی نشان فوجیوں کے لئے بھی اتنا ہی اہم ہوتا ہے جتنا کہ پولیس والوں کے لئے!

چھ بجے وہ دونوں کار میں بیٹھ کر قصبہ ونڈلمیر کی طرف روانہ ہو گئے! آج موسم خوشگوار تھا! اس لئے عمران کو توقع تھی کہ پاول کی کار میں کہیں نہ کہیں وہسکی کی بوتل ضرور موجود ہو گی!

"مگر اس بھاگ دوڑ کا مقصد تو تم نے بتایا ہی نہیں!" پاول نے جماہی لیتے ہوئے کہا!

"میں نے ڈچز کو بہت دنوں سے نہیں دیکھا!" عمران نے ایک طویل سانس لے کر دردناک آواز میں کہا۔ "اس کی یاد دل میں چٹکیاں لے رہی ہے!.... آہ بھرنے کی کوشش کرتا ہوں تو دل میں اس طرح کھجلی ہونے لگتی ہے۔ جیسے مچھر کاٹ رہے ہوں!"

"ہاہا....!" پاول نے قہقہہ لگایا!" آج تم نے ضرور پی رکھی ہے! تو پھر میرے ساتھ بھی پیو نا.... تمہیں خالص نہیں پلاؤں گا! میرے پاس لائم جوس کی بوتلیں بھی ہیں!...."

"میں ایک مکھی چوس باپ کا بیٹا ہوں!"

"مکھی چوس کیا ہوتا ہے!" پاول نے حیرت سے کہا!

"لائم جوس کا الٹا ہوتا ہے!.... مگر چچا پاول تم اس مہم میں شراب نہیں پیو گے!"

لیکن پاول تو پہلے ہی سیٹ کے نیچے ہاتھ ڈال کر بوتل نکال چکا تھا!

"کیوں نہ پیوں! کیا مصیبت ہے!...."

"اگر تم نشے میں ڈچز پر عاشق ہو گئے تو میں کیا کروں گا!"

"تم اس کے کتوں سے کھیلنا! ملک معظم بھی مجھے شراب پینے سے نہیں روک سکتے!"

عمران خاموش ہو گیا! کار وہ خود ڈرائیو کر رہا تھا!.... پاول نے کاک نکال کر دو تین گھونٹ لئے اور پھر کاک بند کر کے بوتل کو گود میں ڈال لیا.... وہ اسے اس طرح سہلا رہا تھا! جیسے کوئی ماں اپنے بچے کو تھپک تھپک کر سلا رہی ہو!

"کیا تم اپنی ساری تنخواہ کی شراب ہی پی جاتے ہو!" عمران نے پوچھا!

"پھر کیا کروں!"

"بیوی بچے نہیں ہیں!"

"اس غمناک تذکرے کو نہ چھیڑو!"

"کیوں!.... کیا اس سے کوئی درد بھری کہانی وابستہ ہے!"

"ہاں آں...." پاول نے ٹھنڈی سانس لی "اسے جانے ہی دو!"

"جاؤ بھائی" عمران نے اس انداز میں کہا جیسے پاول نے کسی آدمی کو چلے جانے کا مشورہ دیا ہو!

پاول اپنا دماغ گرمانے کے چکر میں تھا اس لئے اس نے اس پر دھیان نہیں دیا۔ ورنہ جھلا جاتا! اسے بڑی مشکل سے برداشت کر سکتا تھا کہ کوئی اس کا مضحکہ اڑائے!.... اپنے ساتھیوں

میں وہ کٹکھنے کتے کے نام سے مشہور تھا!.....

تقریباً آٹھ بجے وہ قصبہ ونڈلمیر میں داخل ہوئے!.... پھر کیسل تک پہنچنے میں انہیں کوئی دشواری نہیں ہوئی کیونکہ پاول یہاں پہلے بھی کئی بار آچکا تھا!.... کیسل کے باہر پڑی ہوئی فوج نے انہیں ٹوکا!... لیکن اسکاٹ لینڈ یارڈ والوں کو کون روک سکتا تھا! جیسے ہی انہوں نے اپنے بیج لیفٹیننٹ کو دکھائے اس نے انہیں پھاٹک سے گذرنے کا راستہ دے دیا!

ڈچز بڑی جوڑ توڑ والی عورت تھی! اس کے ایک ہی اشارے پر اس کی حفاظت کے لئے ایک فوجی دستہ بھجوادیا گیا تھا!.....

وہ پھاٹک سے گذر کر ایک لمبی روش طے کرنے لگے جس کے دونوں طرف سدا بہار جھاڑیوں کی باڑھیں تھیں! سامنے ایک قدیم وضع کی بڑی عمارت نیم تاریکی میں کھڑی تھی۔

"کون آتا ہے!" کسی نے انہیں للکارا... غالباً یہ ڈچز کے پہرہ دار کی آواز تھی!

"دوست!...." عمران نے جواب دیا! اور وہ دونوں آگے بڑھتے رہے!

اب وہ کئی بھاری قدموں کی آوازیں بھی سن رہے تھے!.... دفعتاً چھ مسلح پہرہ دار ان کے قریب آکر رک گئے!....

اگلے پہرہ دار نے پوچھا "آپ کون ہیں!"

"ہم اسکاٹ لینڈ یارڈ سے آئے ہیں! ڈچز سے ملنا ہے!" عمران نے کہا!

پاول قطعی خاموش رہا کیونکہ اسے یہاں آنے کا مقصد ہی نہیں معلوم تھا!

"ہر ہائی نس.... شائد اس وقت نہ مل سکیں!.... کیونکہ یہ آرام کا وقت ہے!"

"اوہ۔ تم اطلاع تو کرادو ہماری!.... یہ بہت ضروری ہے!"

"ان کا حکم ہے کہ اطلاع نہ دی جائے!"

"تو پھر ہم رات بھر یہیں کھڑے رہیں گے!" عمران نے سنجیدگی سے کہا "اگر ہمارا ڈچز سے ملنا ضروری نہ ہوتا تو کمانڈر ہمیں پھاٹک سے گذرنے ہی نہ دیتا!...."

پہرہ دار کوئی جواب دینے کے بجائے ایڑیوں پر گھوم گیا!.... اب وہ سب کھٹ کھٹ عمارت کی طرف چلے جا رہے تھے!.... پاول اور عمران وہیں کھڑے رہے! پاول نے کچھ دیر بعد برا سا منہ بنا کر کہا "تم کھڑے رہنا رات بھر.... میں کار میں لیٹ کر سو جاؤں گا! صبح ڈچز سے

ضروری باتیں کرنے کے بعد مجھے جگا دینا میں قطعی برا نہ مانوں گا--!"

"اگر تم کار میں سوئے تو میں پٹرول پی کر سو رہوں گا! سمجھے!"

"اور یہی ہماری مصیبتوں کا واحد حل ہے!" پاول نے بڑے خلوص سے کہا.... پھر یک بیک غصیلے لہجے میں بولا "یہ کتیا کی بچی کیلی پیٹرسن ہی اس مصیبت کی جڑ ہے! نہ یہ ہوتی اور نہ مکلارنس کا قصہ پھر اٹھتا! نہ جانے وہ اس سے کیا چاہتا ہے!.... ویسے وہ پچھلے ایک سال سے بالکل خاموش بیٹھا رہا تھا!.... ہم تو یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ مکلارنس اپنی کسی مہم میں کام آگیا ہو گا.... مگر یہ کیلی پیٹرسن! خدا اسے غارت کرے!"

"مگر پیارے اب آگے بڑھو! ہم کب تک یہاں کھڑے رہیں گے!" عمران نے کہا!

"اس وقت تک جب تک کہ ڈچز کی منظوری نہ آجائے ورنہ ہم اس کے کتوں کے منظورِ نظر ہو جائیں گے!"

عمران بڑی بے چینی سی محسوس کر رہا تھا! وہ جلد سے جلد ڈچز کے پاس پہنچ جانا چاہتا تھا!

تقریباً پندرہ منٹ بعد پہرے داروں کے بھاری قدموں کی آواز پھر سنائی دی!

"آپ چل سکتے ہیں حضرات!" پہرہ داروں کے انچارج نے کہا "ہر ہائی نس آپ کو شرف باریابی بخشیں گی!"

وہ دونوں پہرہ داروں کے پیچھے چلنے لگے!.... اصل عمارت تک پہنچنے میں تقریباً پانچ یا چھ منٹ صرف ہو گئے! پھر اس کے بعد بھی وہ دس منٹ تک ڈچز تک نہیں پہنچ سکے! کیونکہ یہاں پھر رسمی کارروائیاں شروع ہو گئی تھیں! آٹھ یا دس آدمیوں کی جانچ پڑتال کے بعد وہ اس بڑے کمرے تک پہنچ سکے۔ جہاں ڈچز ان سے ملنے والی تھی!.... پھر اس نے بھی وہاں پہنچنے میں تقریباً دس منٹ لے لئے! وہ اس وقت سیاہ سوٹ میں تھی! اور اس کا چہرہ زرد تھا! ایسا معلوم ہوتا تھا! جیسے وہ آج کل دن رات صرف مکلارنس کے بارے میں سوچتی رہتی ہو!

اس کی آمد پر وہ دونوں تعظیماً کھڑے ہو گئے! عمران میک اپ میں تھا اس لئے ڈچز اسے نہ پہچان سکی! اس نے سر کی خفیف سی جنبش سے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا!

"ہاں! کہو!" اس نے پاول کی طرف دیکھ کر کہا!

"ہم صرف آپ کی خیریت دریافت کرنے کے لئے حاضر ہوئے تھے! اوپر سے حکم آیا تھا

اس کے لئے!"

"خیریت تو ملازموں سے بھی دریافت کی جاسکتی تھی!" ڈچز نے چڑچڑے پن کا مظاہرہ کیا۔

اب عمران شائد اسے اس کے حقیقی روپ میں دیکھ سکا! وہ یقیناً ایک چڑچڑی عورت تھی! عمران نے یہی رائے قائم کی تھی!

"درست ہے! یور ہائی نس!" عمران نے بڑے ادب سے کہا! "مگر ہمیں یہی حکم ملا تھا!"

"ہوں!.... اچھا!...." ڈچز اٹھتی ہوئی بولی "میں ابھی تک خیریت سے ہوں! اور کچھ!"

"نہیں یور ہائی نس! شکریہ!.... ہم کچھ دیر باہر کمپاؤنڈ میں چکر لگا کر واپس آجائیں گے!"

ڈچز اس طرح سر کو جنبش دے کر چلی گئی جیسے کہا ہو "جہنم میں جاؤ!" پاول حیرت سے منہ کھولے عمران کو دیکھ رہا تھا! پھر وہ بھی کھڑا ہو گیا اور ہونٹوں ہی ہونٹوں میں کچھ بڑبڑاتا ہوا اس کے ساتھ باہر جانے لگا!

کمپاؤنڈ میں پہنچتے ہی یہ بڑبڑاہٹ بلند آواز میں تبدیل ہو گئی!

"یار تمہاری کھوپڑی بالکل ہی الٹ گئی ہے کیا!...."

"نہیں! صرف پچھتر ڈگری کے زاویئے پر ہے! تم اس کی پرواہ نہ کرو! سب ٹھیک ہے!"

"کیا ٹھیک ہے!"

"ڈچز پہلے سے زیادہ حسین نظر آرہی تھی! میں ڈر رہا تھا کہ کہیں تم بھی ٹھنڈی آہیں نہ بھرنے لگو۔ کیونکہ تمہارے پیچھے بھی ایک دردناک کہانی لگی ہوئی ہے!"

"میں بہت برا آدمی ہوں! مجھے الو بنانے کی کوشش نہ کرو!" پاول غرایا!

"بوتل تمہاری جیب میں ہو گی!"

"ہاں ہے تو!" پاول جلدی سے بولا!

"جلدی سے دو چار گھونٹ لگالو! سردی بڑھ گئی ہے کہیں تمہیں زکام نہ ہو جائے!"

"اوہاں! ہو سکتا ہے!" پاول نے کہا.... اور جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکال کر اسے خالی کر گیا! وہ اکثر چھوٹی چھوٹی شیشیاں ہی رکھتا تھا! تاکہ جیبیں پھول کر بدنما نہ معلوم ہوں....

"اتنے میں کیا ہوگا! اور پیو!...."

"اوہو!.... تم حد سے زیادہ شریف ہوتے جارہے ہو!" پاول نے ہنس کر ایک اور شیشی

نکالی! یہ کوٹ کی اندرونی جیب سے برآمد ہوئی تھی! پھر چند لمحے بعد بولا۔

"شکریہ اب میں خود کو بہتر محسوس کر رہا ہوں!.... ڈچز گو کہ بوڑھی ہے! مگر ایسی بری بھی نہیں!.... اگر تم پر عاشق ہو جائے تو سمجھ لو کہ تقدیر کھل گئی! ڈیڑھ سو کتے مفت ہاتھ آئیں گے!"

"میں اس پر ڈورے ڈال رہا ہوں!" عمران نے رازدارانہ لہجے میں کہا "پچھتر کتے میرے پچھتر تمہارے!"

"اوہ بہت بہت شکریہ!" پاول نے اس کا ہاتھ گرمجوشی سے دباتے ہوئے کہا "جتنے زیادہ کتے ہوں اتنا ہی بڑا آدمی سمجھا جاتا ہے! دو چار تو ہر ایک رکھ لیتا ہے!"

پاول نے تیسری شیشی پتلون کی جیب سے نکالی اور اسے بھی خالی کر دیا!

"لیکن!.... ڈچز پر ڈورے ڈالنے سے پہلے ہمیں اس کے مالی کو پھانسنا پڑے گا!...." عمران نے کہا۔

"ضرور پھانسو!" پاول نے وجہ پوچھے بغیر کہا! کیونکہ اس کے معدے میں تقریباً پانچ چھٹانک رائی کی خالص وہسکی پہنچ چکی تھی اور وہ کافی مگن تھا! عمران نے آگے بڑھ کر پہرہ داروں کو مطلع کر دیا کہ وہ تھوڑی دیر تک کمپاؤنڈ میں ٹھہر کر حالات کا جائزہ لیں گے! پہرہ داروں کو اس پر کیا اعتراض ہو سکتا تھا جب کہ آج کل حالات ہی ایسے تھے!

پھر دونوں آگے بڑھ گئے! مالی کا کوارٹر پھاٹک کے قریب تھا! یہ انہوں نے پہرہ داروں ہی سے معلوم کر لیا تھا! انہوں نے وہاں پہنچ کر دروازے پر دستک دی!

"کون ہے!...." اندر سے بھرائی ہوئی سی آواز آئی!

"میں ہوں یار دروازہ کھولو!" عمران نے کسی دیہاتی کے سے لہجے میں کہا۔

دروازہ کھلا! بوڑھا مالی سامنے کھڑا حیرت سے پلکیں جھپکا رہا تھا!

عمران بے دھڑک اندر گھستا چلا گیا! پاول نے بھی اس کا ساتھ دیا!

"بیٹھو بھائی بیٹھو" عمران نے مالی سے بے تکلفانہ انداز میں کہا! "ہمیں باہر سردی لگ رہی تھی! ہم نے سوچا یہاں تھوڑا سا گرمالیں.... آتشدان میں دہکتے ہوئے کوئلے کتنے حسین معلوم ہوتے ہیں!"

"جی ہاں.... جناب!" مالی نے مودبانہ انداز میں کہا۔ "آپ لوگ بھی تشریف رکھئے اور

میرے لائق کوئی خدمت ہو تو بتائیے!"

"بس ہمیں یہاں کچھ دیر گرم ہو لینے دو!" عمران بولا!

"کہو تو رائی کی وہسکی پیش کروں!" پاول نے پوچھا۔

"نہیں جناب! شکریہ! میں رات کے کھانے کے بعد کبھی نہیں پیتا!"

"بہت اچھی عادت ہے!" عمران بولا "مرتے دم تک تمہارا معدہ بڑا شاندار رہے گا!"

"ارے معدے کی آپ کیا کہتے ہیں! میرے پیٹ میں معدہ سرے سے ہے ہی نہیں!" مالی نے سنجیدگی سے کہا "بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں خدا کی شان ہے!"

"ہاں بھئی ہے تو!.... ہم لوگ دراصل تمہاری مالکہ کی حفاظت کے لئے یہاں بھیجے گئے ہیں! مگر سردی کتنی شدید ہے کوئی آدمی زیادہ دیر تک باہر نہیں رہ سکتا!"

"جی ہاں جناب!...."

عمران ایک اسٹول پر بیٹھ کر آتشدان میں اپنے ہاتھ سینکنے لگا! پاول نے بھی آتشدان کے قریب سٹول گھسیٹ لیا!

"یہاں میرا ایک دوست تھا! گوہن!" عمران نے تھوڑی دیر بعد کہا "مگر آج وہ نظر نہیں آیا"

"گوہن صاحب شائد یہاں تھے کہیں اور چلے گئے ہیں!" مالی بولا۔

"کہاں!...."

"یہ مجھے نہیں معلوم!"

"یہ تو بہت برا ہوا میرے پاس اس کے لئے اس کی والدہ کا ایک خط ہے!.... وہ کب گیا یہاں سے!"

"جی ہاں!.... شائد پچھلے ہی جمعہ کو...." مالی کچھ سوچنے لگا! پھر بولا "پچھلے جمعہ کی شام سے وہ نہیں نظر آئے! میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ عارضی طور پر کہیں گئے ہیں یا ہمیشہ کے لئے!...."

"گوہن بہت اچھا آدمی ہے!" "کیوں؟ تمہارا کیا خیال ہے!"

"جی ہاں! وہ شریف آدمی ہیں! آسٹریلیا والے عموماً شریف ہوتے ہیں!"

"میرا خیال ہے کہ وہ ڈچز کے ساتھ ہی آسٹریلیا سے آیا تھا!"

"جی ہاں! لیکن انہیں لندن بہت پسند ہے!"

"ڈچز آسٹریلیا سے کب آئی تھیں!"

"شاید پانچ سال ہوئے! جی ہاں اتنا ہی عرصہ گذرا ہوگا.... میرا بھتیجا اس وقت ایک ماہ کا تھا! اب وہ پانچ سال کا ہے! مجھے اس لئے یاد ہے کہ ڈچز نے اسے گود میں لے کر پیار کیا تھا!.... میری مالکہ بہت اچھی ہیں جناب!...."

"آ.... ہاں! کیا کہنے!.... ہمیں بھی اس کا اعتراف ہے!.... مگر آج وہ آئے تھے!.... یہاں۔ کیا نام ہے.... دیکھو! میں نام ہی بھول گیا!.... آج یہاں کون کون آیا تھا!...."

"میں کیا بتا سکتا ہوں جناب!...."

"کیا تم یہاں آنے والوں کو نہیں جانتے!...."

"جو اکثر آتے رہتے ہیں! انہیں ضرور پہچانتا ہوں.... ویسے آج ہی ایک صاحب ایسے آئے تھے جنہیں میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا!.... ہر ہائی نس ان سے ملی بھی نہیں! وہ آج کل اجنبیوں سے نہیں ملتیں.... حالانکہ وہ صاحب بہت دور سے آئے تھے!...."

"اچھا میں سمجھ گیا!" عمران سر ہلا کر بولا "وہی صاحب رہے ہوں گے! کیا نام ہے ان کا!.... میں نام بھول جاتا ہوں!.... بہر حال وہ چھوٹے سے قد کے دبلے پتلے آدمی ہیں!.... ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے ابھی ابھی قبر سے اٹھ کر آئے ہوں!...."

"نہیں صاحب!.... میں نے اتنا لمبا اور چوڑا چکلا آدمی آج تک نہیں دیکھا! وہ یقیناً بڑا شاندار آدمی تھا! لیکن ہر ہائی نس نے ملنے سے صاف انکار کر دیا!.... کمپاؤنڈ میں بھی نہیں داخل ہونے دیا!.... لیفٹیننٹ نے اسے پھاٹک ہی پر روک کر اس کا کارڈ ہر ہائی نس کے پاس بھجوایا تھا....!"

"اوہ!.... بہت اچھا کیا.... ہر ہائی نس نے.... کہ نہیں ملیں!"

"مگر جناب یہ کیا قصہ ہے!.... یہاں فوج کیوں پڑی ہوئی ہے!...."

"کوئی خاص بات نہیں.... آج کل ڈچز کے کچھ دشمن پیدا ہو گئے ہیں! اچھا...." عمران اٹھ کر ایک طویل انگڑائی لیتا ہوا بولا۔ "اب ہم کافی گرم ہو گئے ہیں!"

وہ دونوں مالی کے کوارٹر سے نکل کر پھاٹک کی طرف چلنے لگے!.... پاول کا دماغ اگر گرم نہ ہوتا تو شائد وہ عمران کو مار بیٹھتا!.... چونکہ اسے حالات کا علم نہیں تھا! اس لئے وہ مالی سے اتنی دیر تک بکواس کرتے رہنے کو تضیع اوقات ہی سمجھا تھا! مگر وہ کچھ نہیں بولا کیونکہ وہاں سے نکلنے

پر عمران نے چوتھی شیشی پر بھی کوئی اعتراض نہیں کیا تھا!

عمران لیفٹیننٹ کے ٹینٹ میں جا گھسا!.... مگر پاول اس کے ساتھ جانے کے بجائے کار کی طرف چلا گیا کیونکہ اب اس کے پاس کوئی پانچویں شیشی نہیں تھی! اس نے سیٹ کے نیچے سے بوتل نکالی.... اور دو تین گھونٹ بھر لئے.... پھر کار سے ٹک کر سگریٹ سلگانے لگا! اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ عمران نے اس لمبے آدمی کے متعلق لیفٹیننٹ سے کچھ معلومات حاصل کیں اور ٹینٹ سے نکل کر کار کی طرف چل پڑا۔ کار تقریباً یہاں سے ایک فرلانگ کے فاصلے پر تھی۔

اچانک اس نے پاول کی غراہٹ سنی اور ایسا معلوم ہوا جیسے وہ کسی سے لڑ پڑا ہو۔

"پاول!" عمران نے اسے آواز دی اور کار کی طرف دوڑا.... لیکن اس نے دوسرے ہی لمحہ کار اسٹارٹ ہونے کی آواز سنی! عقبی سرخ روشنی اندھیرے میں چمک رہی تھی.... عمران پوری قوت سے دوڑنے لگا!.... کار کی عقبی روشنی دور ہوتی جا رہی تھی! لیکن وہ پاول کی کار نہیں تھی۔ پاول کی کار تو وہیں کھڑی تھی!....

"پاول!" عمران نے پھر اسے آواز دی! لیکن جواب نہ ملا!.... عمران نے بڑی پھرتی سے کار اسٹارٹ کی اور اس کار کے پیچھے روانہ ہو گیا جس کی عقبی روشنی اب بھی، کھائی دے رہی تھی! عمران رفتار تیز کرتا رہا! پھر دونوں کاروں میں بہت تھوڑا فاصلہ رہ گیا! اچانک اگلی کار سے فائر ہوا اور گولی پاول کی کار کا ونڈ اسکرین توڑتی ہوئی دوسری طرف نکل گئی! عمران بال بال بچا.... شیشے کے ٹکڑے ٹوٹ کر اس کی گود میں گرے! اس نے دوسرے ہی لمحہ میں اپنی کار کی ہیڈ لائیٹس بجھا دیں۔ لیکن کار کی رفتار میں کوئی فرق نہیں آیا....! اب اس نے ایک موٹر سائیکل کا شور سنا جو اس کی کار کے پیچھے آ رہی تھی! عمران نے سوچا ممکن ہے کوئی فوجی چل پڑا ہو!.... موٹر سائیکل اس کی کار کے برابر آ گئی.... عمران کو یقین تھا کہ وہ فوجی دستے کا کمانڈر لیفٹیننٹ بائیر ہی ہو گا!

"انہوں نے انسپکٹر پاول کو پکڑ لیا ہے!" عمران نے چیخ کر کہا! "آگے والی کار!"

موٹر سائیکل آگے بڑھ گئی!.... اس کی اگلی روشنی آگے جانے والی کار کے ایک پچھلے پہیے پر پڑ رہی تھی! موٹر سائیکل کو ایک ہاتھ سے سنبھال کر دوسرے ہاتھ سے فائر کرنا آسان کام نہیں تھا!.... اور فائر بھی کیسا جس نے ٹائر کے چیتھڑے اڑا دیئے وہ ایک زور دار آواز کے ساتھ پھٹا اور اگلی کار گویا لنگڑانے لگی! عمران نے بھی اپنی کار کی رفتار کم کر دی۔ اگلی کار رک گئی!

اور اس پر سے گولیوں کی بوچھاڑ ہونے لگی۔ وہ شائد برین گن تھی! موٹر سائیکل فراٹے بھرتی ہوئی آگے نکل گئی! عمران نے کار روک دی تھی اور چپ چاپ اندھیرے میں نیچے رینگ گیا تھا!.... اگلی کار کی ساری روشنیاں بھی گل ہو گئی تھیں! اور اس پر سے برابر فائر ہو رہے تھے!.... عمران سڑک کے نشیب میں اترتا گیا!.... پھر ریوالور کا دستہ مضبوطی سے پکڑے ہوئے اس کار کی طرف پلٹا جس پر سے فائر ہو رہے تھے! اس نے اس دوران میں یہ بھی محسوس کیا تھا جیسے موٹر سائیکل کچھ دور جا کر رک گئی ہو! وہ نشیب میں پڑا ہوا سڑک کی طرف رینگتا رہا!.... سڑک کے دونوں اطراف میں گھنی جھاڑیوں اور اونچے نیچے درختوں کے سلسلے بکھرے ہوئے تھے!.... دفعتاً عمران نے محسوس کیا کہ اس کے قریب ہی کوئی اور بھی موجود ہے!

عمران جہاں تھا وہیں رک گیا!.... اچانک اس کے قریب ہی سے کار کی طرف ایک فائر ہوا.... ایک چیخ بلند ہوئی اور پھر شائد برین گن کا رخ اسی طرف ہو گیا! عمران کو پھر نشیب میں کھسک جانا پڑا۔ گولیاں سائیں سائیں کرتی اس کے سر پر سے گذرتی رہیں! کار کی طرف فائر کرنے والا کھسکتا ہوا عمران کے قریب آ گیا۔

"لیفٹیننٹ بائر!" عمران نے آہستہ سے کہا! لیکن اسے جواب نہیں ملا! وہ آدمی پھر کھسکتا ہوا چڑھائی کی طرف جانے لگا! عمران نے پھر فائر کی آواز سنی! ایک چیخ پھر بلند ہوئی اور برین گن یک بیک خاموش ہو گئی! پھر کوئی اس کار سے کود کر بھاگا! اس بار عمران اور اس نامعلوم آدمی نے ایک ساتھ فائر کئے! لیکن شائد بھاگنے والا دوسری طرف کی جھاڑیوں میں گھستا چلا گیا تھا۔ یہ سنگ ہی تھا!

اب وہ سیدھا کھڑا ہو کر کار کی طرف جا رہا تھا!.... عمران بھی اٹھا اور آواز بدلنے کی کوشش کرتا ہوا بولا!.... "میں آپ کا شکر گذار ہوں!"

سنگ ہی نے کوئی جواب نہ دیا! وہ کار کا جائزہ لے رہا تھا! عمران بھی اس کے قریب پہنچ گیا! کار میں دو لاشیں نظر آئیں! ایک کے ہاتھ میں برین گن تھی! اور پاول پچھلی سیٹ پر اوندھا پڑا ہوا تھا!

"پاول! پاول!" عمران نے اسے جھنجھوڑ کر آواز دی۔

"یار میں نہیں جانتا کہ گوہن کون ہے.... کیوں پریشان کرتے ہو مجھے!" پاول نے کہا! جواب نشے کی انتہائی منزلوں پر تھا!

"چلو نیچے اترو!" عمران نے اسے کھینچ کر نیچے اتارتے ہوئے کہا۔ سنگ ہی ٹارچ کی روشنی

میں دونوں کو غور سے دیکھ رہا تھا!....

"اسکاٹ لینڈ یارڈ!...." اس نے آہستہ سے پوچھا!

"ہاں!.... مسٹر سنگ ہی!...." عمران نے جواب دیا!

"تم مجھے پہچانتے ہو!"

"ہاں مسٹر سنگ ہی! اسکاٹ لینڈ یارڈ والوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ سب کو پہچانیں!.... خیر تم جاسکتے ہو! ہم تم سے ان دونوں لاشوں کے لئے جواب نہیں طلب کریں گے!"

"گوہن کا کیا قصہ ہے!" سنگ ہی نے پوچھا!

"میں نے یہ قصہ کہیں نہیں پڑھا مسٹر سنگ! کس مصنف نے لکھا ہے!"

"ہوں!...." دفعتاً سنگ عمران کو گھورتا ہوا خاموش ہو گیا!

پھر بولا "تو تم ہو!.... یہی میں سوچ رہا تھا کہ آنکھیں کچھ جانی پہچانی سی ہیں! تمہیں میک اپ کرنا نہیں آتا بھتیجے! اوہو!.... میں سمجھا! تم اسکاٹ لینڈ یارڈ والوں کے لئے کام کر رہے ہو!"

"جب چچا اور بھتیجے میں نا چاقی ہو جائے تو انجام یہی ہوتا ہے!"

"خیر.... کوئی بات نہیں! مکلارنس سے نپٹنے کے بعد تم سے سمجھوں گا!"

"مکلارنس میرا شکار ہے مسٹر سنگ! تم اسے نہ پاسکو گے!" عمران نے اکڑ کر کہا۔

"پہاڑ کے سامنے چیونٹی لاف و گزاف کر رہی ہے!" سنگ ہی تحقیر آمیز انداز میں ہنسا!

"میں کہتا ہوں.... اس وقت تمہارا شکار تمہارے جبڑوں سے نکل گیا ہے!"

"اوہ.... تو کیا بھاگنے والا مکلارنس تھا!" عمران نے حیرت ظاہر کی!

"ہاں وہ مکلارنس تھا اور کار خود ڈرائیو کر رہا تھا!"

"یقین کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا مسٹر سنگ!"

"خیر ہوگا! کار کے اسٹیرنگ پر تمہیں اس کی انگلیوں کے نشانات ضرور ملیں گے!"

"مجھے افسوس ہے مسٹر سنگ! اگر نشانات مل بھی گئے! تو ہم انہیں کسی طرح بھی مکلارنس کی انگلیوں کے نشانات نہیں ثابت کر سکیں گے.... بات یہ ہے مسٹر سنگ کے ہمارے یہاں مکلارنس کا کوئی ریکارڈ نہیں ہے!"

"بڑی عجیب بات ہے!" سنگ ہی نے طنزیہ انداز میں کہا۔ "اسکاٹ لینڈ یارڈ میں مکلارنس کا

کوئی ریکارڈ نہ ہو! یہ میرے لئے ناقابل یقین ہے!"

"نہیں ہے!.... حقیقت ہے!...."

"باعث شرم ہے اسکاٹ لینڈ یارڈ کے لئے!.... اچھا بھتیجے اب چلا! مگر نہیں! ٹھہرو!...."

اچانک پاول غرایا! "تم چلتے کیوں نہیں! میرا وقت برباد نہ کرو!.... اور یہ گوہن کا کیا قصہ ہے.... تم نے مالی سے بھی اس کے متعلق پوچھا تھا!"

"کیوں! بھتیجے! کیا تم گوہن کے متعلق کچھ جانتے ہو!" سنگ ہی نے پوچھا! "یہ بڑی عجیب بات ہے کہ ہم تینوں ہی بیک وقت گوہن کی تلاش میں ہیں!"

"بھئی! گوہن سے میری جان پہچان تھی! اس وقت ڈچز سے ملنے گیا تھا! سوچا گوہن سے بھی ملتا چلوں! مگر معلوم ہوا کہ وہ پچھلے جمعہ سے غائب ہے!"

"اتنا ہی یا کچھ اور بھی!" سنگ ہی کے لہجے میں شبہ تھا!

"اور کیا ہو سکتا ہے چچا!"

"تم چچا بھتیجے میرا دماغ کیوں چاٹ رہے ہو!" پاول پھر غرایا!

"اگر میں اپنے چچا کا تعارف تم سے کرادوں تو تم یہیں گر کر ٹھنڈے ہو جاؤ!" عمران نے اکڑ کر کہا!

"تم دونوں جہنم میں جاؤ!" پاول لڑکھڑاتا ہوا ایک طرف چلنے لگا!

"اچھا بھتیجے پھر سہی!" سنگ ہی نے کہا اور آگے بڑھ گیا! دو یا تین منٹ بعد عمران نے موٹر سائیکل اسٹارٹ کرنے کی آواز سنی!

پھر وہ پوری رات بڑی مصروفیتوں میں گذری۔ عمران نے قصبہ ونڈلمیر میں واپس آکر اسکاٹ لینڈ یارڈ کے لئے تار دیا جس میں ایک مردہ ڈھونے والی گاڑی اور دو فوٹو گرافر طلب کئے گئے تھے! فوٹو گرافر تقریباً ایک بجے پہنچے اور کار میں انگلیوں کے نشانات کی تلاش شروع ہو گئی۔ موقعہ واردات کے متعدد فوٹو لئے گئے!.... بہر حال رات گذر گئی!....

(۱۶)

دوسرا دن لندن کے لئے یوم قیامت ہی تھا!.... یہ حقیقت ہے کہ لندن میدانِ حشر سے کسی طرح کم نہیں تھا اس دن.... شائد ہی کوئی ایسی سڑک بچی ہو جس پر ہنگامے نہ ہوئے ہوں!

خدا بہتر جانتا ہے کہ یہ سب کچھ مکلارنس ہی کی طرف سے ہوا تھا یا دوسرے بھی مکلارنس کی آڑ میں آپس کی دشمنیاں نکال رہے تھے!

لندن لاشوں کا بازار بن گیا!.... اتنا زبردست کشت و خون امن کے زمانے میں شائد ہی کبھی ہوا ہو۔ کم از کم تاریخ تو اس کے بارے میں خاموش ہی تھی!.... البتہ لوگوں کا خیال تھا کہ لندن کی عظیم آتشزدگی کے بعد یہ دوسرا ہیجان آفریں واقعہ تھا!....

اسکاٹ لینڈ یارڈ والے بھی اسی نتیجے پر پہنچے تھے کہ اکیلا مکلارنس ہی اس ہیجان کا ذمہ دار نہیں ہے! بلکہ کچھ دوسرے لوگ بھی اس کی آڑ میں وارداتیں کر رہے ہیں!

ان حالات میں فوج طلب کئے بغیر کام نہ چلا کیونکہ پوری طرح لاقانونیت پھیل گئی تھی! سارے بازار ویران پڑے تھے!.... اور سڑکوں پر صرف ملٹری کی گاڑیاں دوڑتی نظر آ رہی تھیں۔

لیکن لندن کے ہسپتالوں پر مکلارنس کے آدمیوں کے حملے اب بھی جاری تھے! جہاں بھی انہیں موقع ملتا وار کر بیٹھتے! صرف عمران سمجھتا تھا کہ ہسپتالوں پر مکلارنس ہی کی طرف سے حملے ہو رہے ہیں اور اب تو چھوٹے موٹے پرائیویٹ ہسپتالوں کی بھی باری آگئی تھی!.... لیکن قبل اس کے کہ اس ہسپتال پر حملہ ہوتا جہاں گوہن تھا۔ عمران نے اسے ہٹا ہی دیا!۔ اس کی حالت اب پہلے سے بہتر تھی اور وہ ہوشمندی کی باتیں کر رہا تھا!

پھر عمران ہی کی تجویز پر شہر کے چھوٹے موٹے ہسپتالوں کے قرب و جوار میں سادہ لباس والے مسلح آدمیوں کی ٹولیاں گشت کرنے لگیں....

اور اس وقت تو عمران بھی موجود تھا۔ جب ایک گشت کرنے والی فوجی ٹولی نے ایک چھوٹے سے ہسپتال پر بلہ بول دیا! عمران اور اس کے ساتھی پہلے تو یہی سمجھے کہ شاید وہ لوگ حملہ آور پر جھپٹے ہیں! لیکن تھوڑی ہی دیر میں حقیقت واضح ہوگئی! اس ہسپتال میں ان فوجیوں کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا! تو پھر یہ سو فیصد مکلارنس ہی کے آدمی تھے، جنہوں نے فوجی لباس پہن رکھے تھے اور اسی یونٹ کے لباس میں جس کے سپاہی لندن کی حفاظت کے لئے طلب کئے گئے تھے.... عمران کا اشارہ پاتے ہی سادہ لباس والوں نے چھوٹی چھوٹی ٹامی گنیں نکال لیں!

پہلے ہی حملہ میں مصنوعی فوجیوں کی ٹولی منتشر ہوگئی!.... لیکن سادہ لباس والے ان کے گرد گھیرا ڈال چکے تھے!.... چونکہ ان کی کمانڈ سو فیصدی عمران کے ہاتھ میں تھی! اس لئے وہ اپنی

مصلحتوں کو بروئے کار نہیں لا سکتے تھے! ویسے ہی عمران نے ان کی بزدلی کا مضحکہ اڑا اڑا کر انہیں اپنی زندگیوں سے بیزار کر دیا تھا!

مکلارنس کے آدمیوں کو مجبوراً پھر ہسپتال میں گھسنا پڑا۔ بڑی تیزی سے گولیاں چلنے لگیں۔

کچھ سادہ لباس والے عمران کے اشارے پر ہسپتال کی پشت پر چلے گئے! تاکہ وہ لوگ ادھر سے فرار نہ ہو سکیں! لیکن حقیقت یہ تھی کہ مکلارنس کے آدمی عمارت میں داخل نہ ہو سکے تھے! کیونکہ ان کے باہر نکلتے ہی سارے دروازے اندر سے بند کر لئے گئے تھے! وہ برآمدے میں ستونوں کی اوٹ سے گولیاں چلاتے رہے! باہر بچاؤ کے لئے کافی سامان تھا! ادھر عمران نے ریڈیو کار سے ہیڈ کوارٹر کو اطلاع کرائی کہ مکلارنس کے آدمی فلاں ہسپتال میں گھیر لئے گئے ہیں! دس منٹ کے اندر ہی اندر، ساٹھ فوجیوں کا ایک دستہ ان کی مدد کو پہنچ گیا۔ اور آتے ہی پوزیشن لے کر اس نے باڑھ ماری۔ پھر دونوں طرف سے فائر ہوتے رہے! لیکن یہ سلسلہ پانچ منٹ سے زیادہ نہیں چل سکا! فوجی دستہ جو آہستہ آہستہ ہسپتال کی طرف بڑھ رہا تھا۔ ایک بار انہیں غفلت میں ڈال کر اچانک چڑھ دوڑا اور مکلارنس کے آدمی جان بچتی نہ دیکھ کر سامنے آگئے۔ ان کی برین گنیں گولیاں اگل رہی تھیں! لیکن ایک منٹ کے اندر ہی اندر ان میں سے کوئی بھی اس قابل نہ رہ گیا کہ اپنے پیروں پر کھڑا رہتا۔

پندرہ نفوس بیک وقت برآمدے کے فرش پر ڈھیر ہو گئے تھے!.... ان میں سے کچھ تڑپ رہے تھے کچھ دم توڑ رہے تھے اور کچھ گرتے ہی ختم ہو چکے تھے! پندرہ لاشیں!.... مگر ایک لاش عمران کے لئے بڑی پرکشش تھی! یہ ایک بہت لمبے اور زیادہ بھاری جسم کے آدمی کی لاش تھی! اور پھر اس نے یہ بھی محسوس کیا کہ اس کے چہرے پر میک اپ کیا ہوا ہے!

ایک گھنٹے بعد اسکاٹ لینڈ یارڈ میں بڑی مصروفیت نظر آنے لگی! اور پھر وہاں سنسنی پھیل گئی! مسرت آمیز سنسنی کہنا مناسب ہوگا!-- پاول نے سر ڈیکن کے دفتر میں داخل ہو کر اطلاع دی کہ وہی لمبا آدمی مکلارنس تھا! کیونکہ اس کی انگلیوں کے نشانات ان نشانوں سے ملتے ہیں جو سی ہاک بروشو کے تعویز اور اس عمارت میں ملے تھے جہاں ڈچز اور عمران کو پکڑ کر لے جایا گیا تھا!-- ویسے ہی نشانات اس کار کے اسٹیرنگ پر بھی پائے گئے تھے! جس پر پچھلی رات پاول کو اغوا کرنے کی کوشش کی گئی تھی!.... اس ریڈیو کار کے اسٹیرنگ پر بھی نشانات تھے جس پر کیلی

پیٹرسن کا وکیل لے جایا گیا تھا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ مکلارنس کا کوئی ملازم ہو!" سر ڈیکن نے کہا۔

"مگر جناب والا!.... اس عمارت کی کرسی پر اس کے نشانات ملے تھے۔ اس پر ایک جگہ بروشو کی انگلیوں کے نشانات کے علاوہ.... اور کسی قسم کے نشانات نہیں ملے۔ واضح رہے کہ بروشو اس مکان کی صفائی کیا کرتا تھا اور اس کرسی پر وہی لمبا آدمی بیٹھا ہوا تھا.... یہ عمران اور ڈچز دونوں کا بیان ہے.... اور وہ لمبا آدمی! میرے یا آپ کے لئے گمنام بھی نہیں ہے!.... یہ وہی خطرناک آدمی پیلویدا ہے جو آج سے دس سال پہلے برازیل سے یہاں آیا تھا! اور اس نے یہاں ہلچل مچا دی تھی!.... ہم اسے گرفتار کرنے سے قاصر رہے تھے!.... اور پھر یک بیک غائب بھی ہو گیا تھا! اس کے ٹھیک دو سال بعد مکلارنس کا نام سنا گیا تھا!" سر ڈیکن کچھ نہیں بولے!....

اسی شام بی بی سی سے مکلارنس کے انجام کا اعلان کر دیا گیا.... اس کی ہسٹری براڈ کاسٹ کی گئی جس کے مطابق وہ جنوبی امریکہ کا ایک خطرناک بدمعاش پیلویدا تھا۔ جو سالہا سال مکلارنس کے نام سے لندن پر چھایا رہا۔

(۱۷)

سر وگفیلڈ کو ڈچز آف ونڈلمیر سے بڑی شکایت تھی کہ اس نے کیلی پیٹرسن کے معاملے میں اسے بھی تاریکی میں رکھا تھا!.... ویسے تو یہ شکایت پورے لندن کو ڈچز سے ہو سکتی تھی! لیکن یہاں معاملہ ہی دوسرا تھا!.... کیلی پیٹرسن سر وگفیلڈ کی حسین سیکرٹری لارا نکلی!.... اس کے بیان کے مطابق وہ تین سال سے اس کی سیکرٹری کے فرائض انجام دیتی رہی تھی.... سر وگفیلڈ کو ڈچز سے شکایت اس لئے تھی کہ ان دونوں کے تعلقات بہت اچھے تھے۔

کیلی پیٹرسن کا وجود بھی لندن والوں کے لئے کافی سنسنی خیز رہ چکا تھا! لہٰذا سر وگفیلڈ نے ایک بہت بڑے جشن کا اہتمام کیا! جس میں لندن کی چیدہ چیدہ ہستیاں مدعو کی گئیں!.... ان میں سر وگفیلڈ کا پرانا دوست سنگ ہی بھی تھا! وہ لوگ بھی تھے جنہوں نے مکلارنس کو فنا کرنے میں حصہ لیا تھا! پھر ان میں عمران کیوں نہ ہوتا.... وہ تو سب سے آگے تھا! اور اس وقت کیلی پیٹرسن اور ڈچز آف ونڈلمیر کے درمیان اسے جگہ ملی تھی!....

آٹھ بجے کے قریب جب حاضرین کے دماغ عمدہ قسم کی شرابوں کے سرور میں ہچکولے

لے رہے تھے۔ کیلی پیٹرسن تقریر کرنے کھڑی ہوئی! ہال تالیوں سے گونج اٹھا!.... سر وگفیلڈ کا بھتیجا لارڈ وگفیلڈ کیلی پیٹرسن کو لگاوٹ کی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"لیڈیز اینڈ جنٹلمین! کیلی نے پُرجوش تالیوں کے جواب میں متشکرانہ انداز میں جھک کر سیدھے کھڑے ہوتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

"میری پچھلی زندگی میرے لئے بڑی سنسنی خیز تھی! اور میں اس میں بہت خوش تھی! سمجھ میں نہیں آتا کہ مکلارنس یا وہ جو کوئی بھی رہا ہو مجھ میں اتنی دلچسپی کیوں لینے لگا تھا! اب وہ مر چکا ہے! اس کا جواب کون دے؟....

کیلی پیٹرسن خاموش ہو کر چاروں طرف دیکھنے لگی!....

"میں دے سکتا ہوں اس کا جواب!" دفعتاً عمران ہاتھ اٹھا کر بولا۔

"مجھے خوشی ہو گی جناب!" کیلی نے کہا!

"مکلارنس یہ سمجھتا تھا کہ کیلی پیٹرسن.... ہر ہائی نس ڈچز آف ونڈلمیر کا ایک اسسٹنٹ ہے۔ وہ خود ہی کیلی پیٹرسن کی دولت سمیٹ رہی ہیں!"

"ہاں جناب!" کیلی نے کہا "میں خود بھی اس نتیجے پر پہنچی ہوں! اس نے یہ سب کچھ دراصل اس لئے کیا تھا کہ اگر یہ واقعی ہر ہائی نس کا فراڈ ہے تو وہ اس کا اعتراف کر لیں اور مکلارنس انہیں بلیک میل کر کے تازندگی بڑی بڑی رقمیں وصول کرتا رہے! غالباً اسے پہلے ہی سے اس کا علم بھی ہو گیا تھا کہ لارڈ ہیویشام کا ترکہ بھی مجھے ہی ملے گا! لہٰذا وہ جلد از جلد ہر ہائی نس سے اعتراف کرا لینا چاہتا تھا۔ مگر مجھے یقین ہے کہ اس وقت اس کی امیدوں پر اوس پڑ گئی ہو گی۔ جب لارڈ ہیویشام کے وکیل نے میرے منظر عام پر آجانے کے بعد ہی ترکہ منتقل کرنے پر زور دیا تھا!"

کیلی خاموش ہو کر بڑے دلآویز انداز میں ہنسی پھر بولی "اگر وہ میرے چکر میں نہ پڑتا تو شائد اس طرح نہ مارا جاتا!"

"یہاں میں تم سے متفق نہیں ہوں مس کیلی!" عمران نے ہاتھ اٹھا کر کہا!

"کیوں؟.... میرا خیال ہے کہ میں غلط نہیں کہہ رہی!"

"میں بھی صحیح عرض کر رہا ہوں کہ وہ ہیپتالوں کے چکر میں پڑ کر مارا گیا!"

"میرا خیال ہے کہ پے در پے ناکامیوں نے اس کا دماغ الٹ دیا تھا!"

"اور وہ مریضوں پر غصہ اتارنے لگا!...."

"خاموش رہو.... خاموش رہو!" چاروں طرف سے آوازیں آئیں!

"کیوں خاموش رہوں!" عمران نے کھڑے ہو کر کہا "مکلارنس کا کیس میں نے مکمل کیا تھا! مس کیلی نے نہیں!.... آپ کو کیا معلوم کہ مکلارنس کے چکر میں پڑ کر میں نے اپنا معدہ برباد کر لیا...."

لوگ ہنسنے لگے!.... اور عمران بولا "یہ ایک غور طلب مسئلہ ہے کہ مکلارنس نے ہسپتالوں پر کیوں حملے شروع کئے تھے!...."

"بیٹھ جاؤ.... وہ یقیناً پاگل ہو گیا تھا!" سر ڈیکن ہاتھ اٹھا کر بولے!

"نہیں جناب! وہ مر جانے کے بعد بھی پاگل نہیں ہو سکا۔ آپ یقین کیجئے!"

سنگ ہی اپنے دوست سر وگفیلڈ کی طرف دیکھ کر ہنسنے لگا! لیکن شائد سر وگفیلڈ کو عمران کی بکواس بہت گراں گزر رہی تھی۔

"یہ لڑکا بہت شاطر ہے سر وگفیلڈ!" سنگ ہی نے کہا!

"چھوڑو پیارے سنگ!" سر وگفیلڈ بڑبڑایا "مجھے کتنی خوشی ہے کہ ہم اتنے دنوں کے بعد ملے ہیں۔ لندن میں تم کسی بات کی تکلیف نہ اٹھانا! میری تجوریاں ہر وقت تمہارے لئے کھلی رہیں گی.... اب ان تقریروں کو ختم ہونا چاہئے! میں اکتاہٹ کا شکار ہو رہا ہوں!"

"اکتاہٹ تمہارا بہت پرانا مرض ہے سر وگفیلڈ!"

"ہاں دوست سنگ! زندگی ایسی ہی ہے!"

ادھر عمران کی اوٹ پٹانگ بکواس جاری تھی! اچانک اس نے کیلی کو مخاطب کر کے کہا "وہ تمہارے شوہر کی تلاش میں تھا!...."

اس پر پھر لوگوں نے عمران کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ اور سر ڈیکن کے انداز سے تو ایسے معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ اسے مار ہی بیٹھیں گے!

"ہاں کیلی پیٹرسن میں تم سے کہہ رہا ہوں کہ وہ تمہارے شوہر کی تلاش میں تھا!"

"کیا بکواس ہے...." کیلی نے کہا! لیکن اس کے لہجے میں جھلاہٹ سے زیادہ خوف تھا!

"شوہر!.... آجاؤ پیارے!" عمران نے کسی کو آواز دی!.... دفعتاً قدموں کی آواز سنائی

دی! اور ایک آدمی کمرے میں داخل ہوا یہ ڈچز کا گمشدہ سیکرٹری گوہن تھا! جیسے ہی وہ اندر داخل ہوا.... ایک آدمی اپنی جگہ سے اٹھا۔

"نہیں جناب آپ براہ کرم بیٹھے رہیئے!" عمران نے کہا! اس وقت اس کی آواز عجیب ہو گئی وہ کھلنڈرے عمران کی آواز نہیں معلوم ہوتی تھی! وہ کسی انتہائی سفاک آدمی کی آواز تھی! خود سر ڈیکن بھی چونک پڑے! وہ شدت سے بوکھلا گئے تھے! کیونکہ عمران نے جس آدمی کو بیٹھے رہنے کی تاکید کی تھی وہ سر وگفیلڈ تھا!--

"سر وگفیلڈ تم مسٹر گوہن اور مسز گوہن کو بھی اچھی طرح پہچانتے ہو گے!"

"اگر تم بے تکی بکواس کرو گے تو میں تمہیں دھکے دلوا کر نکلوا دوں گا!"

"تم ایسا نہیں کر سکتے! کیونکہ ابھی تک اسکاٹ لینڈ یارڈ نے مجھے میری خدمات سے سبکدوش نہیں کیا!"

"عمران!...." سر ڈیکن نے اسے ڈانٹا!

"میں کچھ نہیں بولوں گا! جناب!.... ہاں پیارے گوہن تم شروع ہو جاؤ!"

"لارا میری بیوی ہے!" گوہن بولا۔ "وہ کیلی پیٹرسن نہیں ہے! کیلی پیٹرسن ڈچز آف ونڈلمیر کی اسسٹنٹ ہے!.... کیلی مر چکی ہے اور آسٹریلیا ہی میں دفن بھی ہے! ثبوت کیلئے میرے پاس کاغذات موجود ہیں۔ میں کیلی کو بہت قریب سے جانتا تھا!.... بلکہ کہنا چاہیے کہ وہ میری محبوبہ تھی!.... ڈچز ان دنوں آسٹریلیا ہی میں تھیں اور اس غریب لڑکی پر بہت مہربان تھیں.... ایک دن وہ اچانک ہیضے کا شکار ہو کر مر گئی! ظاہر ہے کہ وہ غریب لڑکی تھی اس لئے اس کی موت ایسی نہیں ہو سکتی تھی جس کی شہرت ہوتی!"

"یہ کیا بکواس ہے!" ڈچز ہسٹریائی انداز میں چیخیں! اور عمران کے ان ساتھیوں نے ریوالور نکال لئے جو اب بھی اس کے چارج میں تھے! سر ڈیکن نے پھر دخل دینا چاہا! لیکن وزیر داخلہ جو معزز مہمانوں میں سے تھے۔ ہاتھ اٹھا کر بولے "اسے کہنے دو.... اگر وہ ثابت نہ کر سکا تو دیکھا جائے گا!"

"لیکن میں اپنی چھت کے نیچے ہر ہائی نس کی توہین نہیں برداشت کر سکتا!" سر وگفیلڈ غرایا!

"یہ تمہاری نہیں ملک معظم کی چھت ہے! چپ چاپ بیٹھے رہو!...." وزیر داخلہ نے پرسکون اور باوقار لہجے میں کہہ کر گوہن کو بیان جاری رکھنے کی اجازت دی!۔

"حضور.... والا.... "گوہن گلوگیر آواز میں بولا!" میں بہت برا آدمی ہوں خدا مجھے معاف کرے۔ میں ڈچز کے بہکانے میں آ گیا تھا۔ انہوں نے مجھے کثیر دولت کا لالچ دے کر اس بات پر آمادہ کر لیا کہ میں اس فراڈ میں شریک ہو جاؤں! کیلی کی موت کے بعد ہی سے انہوں نے اس کے مالدار چچا سے خط و کتابت شروع کر دی!.... مجھے علم تھا کہ کیلی اپنے کسی ایسے چچا کے وجود سے واقف نہیں تھی جن کی موت اس کی تقدیر بدل دیتی.... بہر حال ڈچز کیلی کی طرف سے اس کے چچا سے خط و کتابت کرتی رہیں۔ پھر کیلی کی موت کے ٹھیک دو سال بعد اس کے چچا کے وکیل کا خط پہنچا کہ کیلی پیٹرسن لندن پہنچ جائے اس کے چچا کا انتقال ہو گیا!-- یہ بات مجھے بعد میں معلوم ہوئی کہ وکیل بھی ڈچز سے ملا ہوا تھا! ڈچز مجھے بھی اپنے ساتھ لندن لائیں! جس کی وجہ غالباً یہ تھی کہ میں نے ایک بہت بڑی چالاکی کی تھی! وہ یہ کہ کیلی کے کاغذات ڈچز کے حوالے نہیں کئے تھے! وہ آج بھی میرے پاس محفوظ ہیں! اگر میں کاغذات ڈچز کے حوالے کر دیتا تو شاید آج یہ کہانی دہرانے کے لئے زندہ نہ ہوتا!-- میں نے ڈچز سے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ اگر میں نے کاغذات ان کے حوالے کئے تو میں بھی ٹھکانے لگا دیا جاؤں گا لہٰذا میں نے وہ کاغذات اپنے ایک دوست کے پاس رکھوا کر اسے تاکید کر دی تھی کہ اگر کبھی میں غائب ہو جاؤں اور ایک ماہ تک میری کوئی خبر نہ ملے تو وہ کاغذات پولیس کے حوالے کر دیئے جائیں!.... حالانکہ یہ حقیقت ہے کہ کاغذات پہلے بھی میرے ہی پاس تھے اور اب بھی ہیں!.... ڈچز نے کہا تھا یہ اچھی بات ہے اگر تم نے اپنی حفاظت کے خیال سے یہ اقدام کیا ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں! پھر انہوں نے میری شادی اس لڑکی لارا سے کر دی!.... اور وعدہ کیا کہ جب بھی ضرورت پیش آئی اس کو کیلی پیٹرسن بنا کر پیش کر دیا جائے گا! غالباً یہ لارڈ ہیویشام کی جائیداد حاصل کرنے کے لئے پیش بندی تھی.... پھر لارا نے سر وگفیلڈ کے یہاں ملازمت کر لی۔ ہماری شادی چوری چھپے ہوئی تھی! میرے پاس شادی کا سرٹیفکیٹ موجود ہے پھر جب مکلارنس نے فتنہ کھڑا کیا تو ایک شام ڈچز نے مجھے قید کر دیا!.... اس کے بعد میری آنکھیں ایک کشتی میں کھلیں اور وہاں ایک خوفناک آدمی مجھ پر تشدد کرنے کے لئے موجود تھا! اس کا مطالبہ تھا کہ کیلی کے کاغذات.... لیکن میں نے تہیہ کر لیا کہ ہرگز نہ دوں گا۔ ورنہ موت ہی سے ملاقات ہو گی.... پھر دوسری بار جب مجھے ہوش آیا تو میں ان صاحب کی نگرانی اور حفاظت میں تھا!" گوہن نے عمران کی طرف

اشارہ کر کے کہا ایک لحظہ خاموش رہا پھر بولا "یہ عورت جو خود کو کیلی پیٹرسن کہہ رہی ہے! اس نے میرے ساتھ بیوفائی کی.... یہ لیڈی وگفیلڈ بننے کے خواب دیکھنے لگی تھی!"

"پھر تو نے میرا نام لیا.... ذلیل.... کتے!" سر وگفیلڈ دہاڑا....

"نہیں پیارے گوہن!" عمران احمقانہ انداز میں سر ہلا کر بولا "تم ان کا نام نہ لو! ان کا نام تو ابھی میں لوں گا!.... بات یہیں پر ختم نہ ہو جائے گی!"

دفعتاً لوگوں نے سر وگفیلڈ کو اچھل کر پیچھے ہٹتے دیکھا!.... نہ جانے کہاں سے اس نے ایک برین گن نکال لی تھی!.... اس نے گرج کر کہا "تم سب کھڑے ہو جاؤ! قطار بناؤ اور باہر نکل جاؤ۔ ورنہ میں سب کو یہیں ڈھیر کر دوں گا!"

اس دوران میں عمران کے آدمی اس کہانی میں کچھ اس طرح محو ہو گئے تھے کہ انہوں نے اپنے ریوالور دوبارہ ہولسٹروں میں ڈال لئے تھے۔

دفعتاً عمران نے ایک زور دار قہقہہ لگایا اور بولا "تمہاری آخری حسرت بھی نکل جائے تو اچھا ہے! مائی ڈیئر مکلارنس! کرو فائر.... پرواہ نہ کرو ہم سب مر کر شہید ہو جائیں گے!"

برین گن کھٹکھٹا کر رہ گئی! اس سے ایک بھی گولی نہ نکلی! سر وگفیلڈ نے اسے مجمع پر کھینچ مارا اور اچھل کر بھاگا۔ لیکن ہال سے نکل جانا آسان کام نہیں تھا! عمران کے آدمی ہر دروازے پر موجود تھے۔ ویسے عمران کی زبان سے مکلارنس کا نام سن کر کئی آدمیوں کی چیخیں نکل گئی تھیں!

سر وگفیلڈ پاگلوں کی طرح پلٹ پڑا۔ لیکن دوسرے ہی لمحے میں اس پر سادہ لباس والے ٹوٹ پڑے۔ عمران دور سے تماشہ دیکھ رہا تھا۔ لیکن پے در پے چیخیں ہال میں گونجیں اور حملہ آوروں میں سے کئی گر کر تڑپنے لگے! سر وگفیلڈ کے ہاتھ میں بڑا سا چاقو چمک رہا تھا!

پھر بیک وقت کئی فائر ہوئے اور سر وگفیلڈ کا جسم چھلنی ہو گیا! پانچ زخمیوں کے درمیان وہ بھی فرش پر تڑپ رہا! پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس کا جسم اکڑ گیا!

دوسری طرف ڈچز اور لارا بیہوش پڑی تھیں!

دوسری صبح سر ڈیکن کے آفس میں عمران اور سنگ ہی داخل ہوئے۔ سر ڈیکن اس کے منتظر ہی تھے! عمران پچھلی رات ان واقعات کے بعد غائب ہی ہو گیا!

اس نے سر ڈیکن کو گوہن کی دریافت کے متعلق بتاتے ہوئے کہا! "اگر مکلارنس سے ڈچز کا

تعلق نہیں تھا تو گوہن اس کی قید سے ہاک نامی کشتی پر کیسے جا پہنچا تھا! مکلارنس اور ڈچز دونوں مشترکہ طور پر کام کر رہے تھے! مکلارنس نے ایک ہی پتھر سے دو پرندے شکار کرنے چاہے تھے۔ کیلی کا معاملہ اس طرح ابھرنے کے بعد ہی اسے منظر عام پر لانے سے لوگوں کے رہے سہے شبہات بھی رفع ہو جاتے اور لارڈ ہیوشام کی جائیداد ہتھیانے میں بھی آسانی ہوتی۔ اب پچھلی ہی رات وہاں کون ایسا تھا جسے اس کے کیلی پیٹرسن ہونے میں شبہ رہا تھا! ارے جناب! لارڈ ہیوشام کا وکیل تک اس کی تقریر پر بے تحاشہ تالیاں پیٹ رہا تھا!"

"بھئی یہ حماقت مجھ سے بھی سرزد ہوئی تھی!" سر ڈیکن نے جھینپے ہوئے انداز میں ہنس کر کہا "غالباً مسٹر سنگ بھی ہم سے پیچھے نہیں تھے!"

"نہیں جناب مجھے موقع ہی نہیں مل سکا تھا کہ میں تالیاں بجاتا.... مجھے تو اس پر حیرت تھی کہ آخر سر وگفیلڈ مجھ پر اتنا مہربان کیوں ہو گیا ہے۔ وہ مجھ سے کہہ رہا تھا کہ تم لندن میں کسی قسم کی تکلیف نہ اٹھانا! میری تجوریاں تمہارے لئے ہر وقت کھلی رہیں گی! اب یہ بات سمجھ میں آئی کہ معاملہ دوسرا تھا!.... دراصل وہ یہ سمجھ رہا تھا کہ گوہن میرے قبضے میں ہے!.... اور یہ بھی انہیں صاحبزادے کی حرکتوں کا نتیجہ تھا! انہوں نے پہلے ہی میری طرف سے مکلارنس کیخلاف ایک چیلنج شائع کرا دیا تھا!"

"ارے توبہ توبہ!" عمران اپنا منہ پیٹنے لگا!.... اور سر ڈیکن ہنس پڑے! پھر انہوں نے پوچھا! "اچھا اس کا دوسرا مقصد کیا تھا!"

"دوسرا مقصد!" عمران کچھ سوچتا ہوا بولا "دوسرا مقصد یہ تھا کہ اب مکلارنس کا خاتمہ ہی ہو جائے تا کہ سر وگفیلڈ دو بڑی جائیدادوں پر بقیہ زندگی اطمینان اور آسائش سے گذار دے۔ اسی لئے وہ اپنے گروہ کے ایک آدمی پیلویدا کو بار بار سامنے لاتا رہا! پیلویدا کی بہادری میں کوئی شبہ نہیں لیکن اس کی کھوپڑی خالی تھی! اس کے گروہ کو وہی کنٹرول کرتا تھا اور گروہ والے بھی یہی سمجھتے تھے کہ ان کا سرغنہ وہی ہے اور وہی مکلارنس بھی ہے پیلویدا میک اپ کا بھی ماہر تھا! اس لئے اس کے گروہ والے اس کی اصلی شکل و شباہت سے ناواقف تھے! یہی وجہ تھی کہ وہ گرفتار ہونے پر اس کی نشاندہی نہیں کر پاتے تھے! بہر حال سر وگفیلڈ کی ذہانت ہی سے مرعوب ہو کر پیلویدا نے اس کے لئے کام کرنے پر رضامندی ظاہر کی ہو گی! ورنہ اس قسم کے لوگ کسی کے

لام بننا پسند نہیں کرتے!

سر وگفیلڈ بڑا ذہین تھا! مگر کیا وہ پیلویدا کو یہ مشورہ نہیں دے سکتا تھا کہ وہ دستانے استعمال رے مگر نہیں اب تو وہ اسے مکلارنس کے نام سے کٹوا دینا چاہتا تھا تا کہ بقیہ زندگی چین سے بسر کر سکے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی موت کے بعد سے لندن میں امن ہو گیا ہے.... سر وگفیلڈ یک ہفتے تک گوہن والے معاملے کے اٹھنے کا منتظر رہا.... پھر اسے یقین ہو گیا کہ گوہن مسٹر نگ ہی کے پاس ہے۔ اگر پولیس کے قبضے میں ہوتا تو اب تک یہ مرحلہ بھی طے ہو جاتا!-- اس لئے اس نے چچا سنگ کے لئے تجوریاں کھولنی شروع کر دی تھیں!"

"مگر پچھلی رات والی برین گن کو کیا ہو گیا تھا! وہ خالی تھی! ظاہر ہے کہ اس نے خالی سمجھ کر نہ نکالی ہو گی!"

"وہ پہلے ہی خالی کر دی گئی تھی! اگر ایسا نہ ہوتا تو ہم آپ اس وقت کہاں ہوتے!"

"کیسے خالی کر دی گئی تھی!"

"اب میں کہاں تک بتاؤں میری ٹانگوں میں درد ہونے لگا بولتے بولتے! خیر جناب!.... بات یہ ہے کہ گوہن کے ہوش میں آنے کے بعد ہی واقعات معلوم کر کے میں نے چوبیس گھنٹے تک ان معاملات پر غور کیا اور اسی نتیجے پر پہنچا جو ابھی بیان کر چکا ہوں! ظاہر ہے اس کے بعد مجھے چین کہاں! راتوں کو سر وگفیلڈ کی کوٹھی کی تلاشیاں لیتا! مجھے وہاں اسلحے کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ملا! دراصل مجھے کسی ایسی چیز کی تلاش تھی جس سے ان لوگوں کے گٹھ جوڑ کا ثبوت مل سکے! لہٰذا میں ایک ایک کونہ کھدرا ٹٹولتا پھرتا تھا۔ جشن سے ایک رات پہلے میں پھر اس کی کوٹھی میں گھسا.... اور اسی تلاش کے سلسلے میں اس ہال میں جا پہنچا جہاں دعوت کے لئے میزیں اور کرسیاں ایک دن پہلے لگا دی گئی تھیں! بس اتفاقاً میرا ہاتھ میز کے اس خفیہ خانے کے اسپرنگ سے جا لگا! خانہ کھل گیا اس میں برین گن موجود تھی اس میں میگزین موجود تھا!.... اس کے سامنے رکھی ہوئی کرسی پر نظر ڈالی تو وہ میزبان کی ثابت ہوئی۔ بس میں نے میگزین خالی کر کے برین گن پھر وہیں رکھ دی! سر وگفیلڈ بڑا محتاط آدمی تھا!۔ دوسری شام میں نے آنکھ بچا کر ایک بار پھر اس کا جائزہ لیا۔ لیکن میگزین بدستور خالی ہی تھا!.... اف فوہ مگر یہ ڈچز اس سے بھی زیادہ چالاک عورت ہے!.... اس نے خواہ مخواہ کسی تک کارٹر کا حوالہ دے کر ہمیں الجھانا چاہا تھا!...

وہ قطعی نشے میں نہیں تھی.... بہر حال اب میں سوچ رہا ہوں کہ ڈچز اور چچا سنگ سے ایک نئی نسل پیدا کرنے کا تجربہ کروں جن کے افراد باریک اور بغیر ہڈی کے ہوں گے۔ اچھا ٹاٹا اب میں گھر جا کر اپنی ممی کو ایک خط لکھوں گا...."

عمران کسی خبط الحواس کی طرح اٹھا اور باہر نکل گیا! سنگ ہی اور سر ڈیکن ہنستے رہ گئے!۔

﴿ختم شد﴾

عمران سیریز نمبر 13

قبر اور خنجر

(مکمل ناول)

O

عمران کی زندگی میں شائد کوئی لمحہ ایسا آیا ہو جب اس نے خود کو بیکار محسوس کیا ہو! ہر وقت کچھ نہ کچھ کرنے کی عادت، عادت نہیں بلکہ ضرورت کہلاتی ہے! بعض آدمیوں کا اعصابی نظام ہی کچھ اس قسم کا ہوتا ہے کہ حرکت کے بغیر انہیں سکون نہیں ملتا۔ سکون سے زیادہ بہتر لفظ تسکین ہو سکتا ہے! لہٰذا ایسے آدمیوں سے کچھ نہ کچھ کرتے رہنے کی عادت کو ضرورت ہی کہیں گے۔

عمران کو اس وقت کوئی کام نہیں تھا تو مکھیوں کے پیچھے پڑ گیا تھا! اس کے ہاتھ میں فلٹ کی پچکاری تھی اور وہ دیوار پر بیٹھنے والی مکھیوں پر تاک تاک کر نشانے لگا رہا تھا۔

اچانک فون کی گھنٹی بجی اور عمران نے جھونک میں فلٹ کی دو چار بوچھاڑیں ٹیلی فون پر بھی دے ماریں پھر ریسیور اٹھا کر مردہ سی آواز میں بولا۔ "ہیلو!"

"ہیلو!.... ڈار.... لنگ!" دوسری طرف سے ایک بڑی سریلی سی آواز آئی اور عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا-- یہ وہی لڑکی تھی، جو اکثر اسے فون پر چھیڑتی رہتی تھی۔ عمران نہیں جانتا تھا کہ وہ کون ہے۔ کہاں رہتی ہے.... اور اس کے پیچھے کیوں پڑ گئی ہے۔

"ہیلو! ڈیئرسٹ....!" دوسری طرف سے پھر آواز آئی۔

"رانگ نمبر پلیز!" عمران نے برا سا منہ بنا کر کہا۔ "ہو سکتا ہے، کہ ڈارلنگ اور ڈیئرسٹ میرے پڑوسی ہوں! لیکن ان سے میری جان پہچان نہیں ہے!"

اس نے ریسیور رکھ دیا! اور پھر فلٹ کی بوچھاڑیں اکا دکا مکھیوں پر پڑنے لگیں۔ اچانک اسکا ہاتھ دیوار سے دروازے میں گھوم گیا! اور فلٹ کی بوچھاڑ اس کے نوکر سلیمان کے چہرے پر پڑی جو دروازے میں داخل ہو رہا تھا!

شاید اس کا منہ کھلا ہوا تھا۔ اس لئے بوچھاڑ اسے اپنے حلق میں اترتی محسوس ہوئی اور وہ کھانس کر تھوکنے لگا۔

"ارر.... چہ!" اس نے پچکاری میز پر پھینک کر سلیمان کی پیٹھ ٹھونکنی شروع کر دی! پھر بولا۔ "ٹھہرو ٹھہرو!"

دوسرے ہی لمحے میں اس نے بڑی پھرتی سے کاغذ کی ایک بتی بنائی، اور سلیمان کے سر کو مضبوطی سے پکڑ کر ناک میں بتی کرنے لگا!.... اب اس بیچارے پر چھینکوں کا دورہ پڑ گیا۔

"یہ کیا صاحب.... ارے میرا.... آچھیں آچھیں!"

"نکلی کہ نہیں!" عمران نے بڑی سنجیدگی سے فرش پر کچھ تلاش کرتے ہوئے پوچھا۔

"کیا نکلی؟"

"مکھی!" عمران سر ہلا کر بولا۔

"آپ نے میرے حلق میں فلٹ مارا تھا۔"

"مکھی تھی سلیمان کے بچے-- مکھی!"

"میرے حلق میں؟" سلیمان نے بسور کر پوچھا۔

"یقیناً تھی! ورنہ میرا ہاتھ دروازے کی طرف کیوں گھوم گیا تھا!" عمران نے احمقانہ انداز میں کہا۔

"صاحب! میری ایک بات سن لیجئے!" سلیمان بولا۔

"دو باتیں سناؤ! مگر ٹھہرو! پہلے مکھی نکل جانے دو! ورنہ وہ ایک بھی نہ سنانے دے گی!"

"میں اب خودکشی کر لوں گا--" سلیمان پھر بسورنے لگا۔

"ابے اس سے زیادہ آسان نسخہ یہ رہے گا کہ جاسوسی ناول لکھنا شروع کر دے!"

"خودکشی کر لوں گا.... یا پھر نہ کروں گا۔"

دوپہر کے کھانے سے پہلے تم خودکشی نہیں کر سکتے! سمجھے!" عمران نے غصیلی آواز میں کہا۔ "اس کے بعد ہو سکتا ہے کہ میں بھی تمہارا ساتھ دوں۔"

"آپ کیوں ساتھ دیں گے!"

" آج کل جیسا کھانا مل رہا ہے اس سے تو بہتر یہی ہے کہ میں خودکشی کر لوں۔ نہ زندہ رہوں گا نہ کھانا کھاؤں گا۔"

"کیا خرابی ہے کھانے میں!"

"ایک خرابی ہوتی ہے! ابے تو ہمیشہ شوربے میں بوٹیاں لگادیتا ہے! ہزار بار سمجھا دیا کہ گوشت میں بوٹیاں مجھے ناپسند ہیں!"

"بغیر بوٹیوں کے شوربہ کیسے تیار ہوگا صاحب!"

"اب یہ بھی میں ہی بتاؤں! ابے تو اسی وقت خودکشی کرلے.... ہاں!--"

فون کی گھنٹی پھر بجی اور عمران دہاڑتا ہوا ریسیور پر ٹوٹ پڑا۔

"سن رہا ہوں!" اس نے غصیلی آواز میں کہا۔ "بار بار ہیلو کہنے کی ضرورت نہیں ہے!"

"عمران ڈارلنگ غصے میں ہو کیا!" دوسری طرف سے اسی لڑکی کی آواز آئی۔

"غصے میں نہیں اپنے کمرے میں ہوں.... میرا نام عمران ڈارلنگ نہیں.... علی عمران ہے.... عمران ڈارلنگ کا فون نمبر کچھ اور ہوگا۔"

"تم اس وقت کیا کررہے ہو۔"

"مکھیاں مار رہا ہوں!"

"یہاں آجاؤ--!"

"تو کیا عمران ڈارلنگ کسی مچھر کا نام ہے، جو ریسیور میں گھس کر تم تک پہنچ جائے گا!"

"تمہارا موڈ خراب معلوم ہوتا ہے!"

"ہاں! یہی بات ہے! آہا ٹھہرو! تم عورت ہی ہونا! ذرا مجھے بتاؤ کہ بوٹیوں کے بغیر شوربہ تیار ہوسکتا ہے یا نہیں۔"

"کیا بکواس لے بیٹھے ڈارلنگ تم!.... آج موسم بڑا خوشگوار ہے!"

"کیا آج موسم خوشگوار ہے!" عمران نے ماؤتھ پیس پر ہاتھ رکھ کر سلیمان سے پوچھا۔

سلیمان بڑے مغموم انداز میں سر ہلا کر رہ گیا۔

"ہیلو!" عمران نے ماؤتھ پیس میں کہا۔ "ہاں! سلیمان کا بھی یہی خیال ہے۔"

"کیا بے پر کی اڑا رہے ہو! ڈیئرسٹ!"

"پردار خود ہی اڑی پھرتی ہیں! میں کیا اڑاؤں!"

لڑکی نے کچھ اور کہنا چاہا تھا لیکن عمران نے سلسلہ منقطع کردیا! پھر میز کے پاس سے ہٹا ہی

تھا کہ گھنٹی دوبارہ بجی.... اور عمران دانت پیس کر فون پر ٹوٹ پڑا۔

"ارے اب پیچھا بھی چھوڑو میرا!" عمران چیخا! "ورنہ میں تمہارے باپ کا پتہ لگا کر انہیں دن میں کم از کم ایک سو پچھتر بار بور کیا کروں گا!"

"کیا!" دوسری طرف سے مردانہ آواز آئی! "کون بول رہا ہے!"

"ارر--ہپ!" عمران کے ہونٹ مضبوطی سے بند ہوگئے!

"ہیلو--" دوسری طرف سے آواز آئی۔ "کون ہے فون پر!"

"میں عمران بول رہا ہوں جناب!" عمران نے کہا! اس نے محکمہ خارجہ کے سیکرٹری سر سلطان کی آواز پہچان لی تھی!

"عمران! تم فوراً تھرٹین اسٹریٹ کی جوزف لاج میں پہنچو! کسی نے کرنل جوزف کو قتل کردیا ہے!"

"کب؟"

"یہ تو ڈاکٹر کی رپورٹ ہی بتائے گی! میں یہیں موجود ہوں! تم جلد سے جلد پہنچنے کی کوشش کرو! میں چاہتا ہوں کہ لاش اٹھنے سے پہلے تم بھی موقعہ واردات کا جائزہ لے لو۔"

"کیپٹن فیاض ہے وہاں!" عمران نے پوچھا۔

"ہے! لیکن تم جلدی کرو!"

"ابھی حاضر ہوا جناب!" عمران نے کہا۔ پھر دوسری طرف سے سلسلہ منقطع ہونے کا انتظار کئے بغیر ریسیور رکھ کر سلیمان سے بولا۔ "کیا میں نے ابھی تک کپڑے نہیں تبدیل کئے!"

"نہیں صاحب!"

"کیوں نہیں کئے!" عمران اس طرح حلق پھاڑ کر دہاڑا جیسے وہ اس معاملے میں حارج ہوا ہو!

"آپ کپڑے کبھی نہیں تبدیل کرتے!" سلیمان بولا۔

"پہلے کیوں نہیں بتایا تھا!" عمران غرایا!

"آپ کو کہیں بہت جلد پہنچنا ہے!"

"اتنی دیر بعد بتایا ہے تم نے سورا!" عمران مکا تان کر دوڑا۔

"اب آپ اور دیر کررہے ہیں!" سلیمان پیچھے ہٹتا ہوا بولا۔

"ہاں ٹھیک ہے! جاؤ میرا کوٹ اٹھا لاؤ!" عمران اس طرح ٹھہر گیا جیسے سچ مچ یہ بات پہلے

اس کی سمجھ میں نہ آئی ہو!

سلیمان ان باتوں کا عادی ہو گیا تھا۔ اگر کوئی اسے ہزار روپیہ ماہوار بھی دیتا تو وہ عمران کو چھوڑ کر نہ جاتا! عمران ایسا ہی دلچسپ آقا تھا!.... یہی نہیں بلکہ وہ شاہ خرچ اور فیاض بھی تھا! اس کی ساری رقومات سلیمان ہی کی تحویل میں رہتی تھیں اور گھریلو انتظامات کے سلسلے میں وہ سیاہ و سفید کا مالک تھا۔

عمران جلدی جلدی لباس تبدیل کر کے باہر آیا.... گیراج سے کار نکالی اور تھرٹین اسٹریٹ کی طرف روانہ ہو گیا! کرنل جوزف جس کے قتل کی اطلاع اسے فون پر ملی تھی کوئی غیر معروف آدمی نہیں تھا! شہر کے دیسی عیسائیوں میں اس سے زیادہ مالدار آدمی اور کوئی نہ تھا! لیکن اس کے قتل پر عمران کو حیرت بھی نہیں تھی-- کیونکہ اس کے بہتیرے اعزہ اس کی دولت کے امیدوار تھے۔

کرنل جوزف لاولد تھا! اور جوزف لاج میں اپنے چند ملازمین کے ساتھ رہتا تھا۔

عمران کو اس کا بھی علم تھا کہ سر سلطان اور کرنل جوزف گہرے دوست تھے--!

جوزف لاج پہنچ کر عمران نے محسوس کیا کہ وہ سر سلطان کو اپنی آمد کی اطلاع دیئے بغیر اندر نہیں داخل ہو سکے گا! کیونکہ صدر دروازے پر سخت قسم کا پہرہ تھا! اور شائد کچھ دیر قبل پولیس کانسٹیبل پریس رپورٹروں کے ساتھ بُرا برتاؤ کر چکے تھے!۔

عمران کو بھی انہوں نے پریس رپورٹر ہی سمجھ کر لال پیلی آنکھیں دکھائیں تھیں! لیکن عمران وہیں جم کر ان سے ان کے بال بچوں کی خیریت پوچھنے لگا!۔ کانسٹیبل اسے پہچانتے نہیں تھے! لہٰذا ان کی آنکھوں سے شبہ جھانکنے لگا-- ان میں سے ایک جو شائد خود کو کافی عقل مند سمجھتا تھا! بولا۔

"کیوں؟ کیا مطلب ہے!"

"مطلب.... یار! مطلب آج تک میری سمجھ میں بھی نہیں آیا! مگر کوئی ایسی صورت نکالو کہ میں اندر پہنچ سکوں۔"

کانسٹیبل کچھ کہنے ہی والا تھا کہ اندر سے سر سلطان کا پرسنل سیکرٹری آتا دکھائی دیا۔

"اوہو آپ یہاں کیوں رک گئے ہیں! صاحب آپ کے منتظر ہیں۔" اس نے عمران سے کہا اور کانسٹیبل بوکھلا گئے! اب انہیں معلوم ہوا کہ جس کے داخلے کے لئے ان سے کہا گیا تھا! وہ یہی

بیوقوف آدمی تھا!۔

اندر کیپٹن فیاض کی آواز عمران کو سب سے پہلے سنائی دی! وہ بڑے جوش و خروش کے ساتھ غالباً وقوعے پر اظہار خیال کر رہا تھا! لیکن عمران پر نظر پڑتے ہی اس کی آواز ڈھیلی پڑ گئی.... پولیس کے آفیسروں کے علاوہ وہاں محکمہ خارجہ کے آفیسر بھی موجود تھے! یہ چیز عمران کے لئے باعث تشویش تھی! سر سلطان کی موجودگی کے لئے تو یہی جواز کافی تھا کہ وہ کرنل جوزف کے دوستوں میں سے تھے لیکن ان کے محکمے کے دوسرے آفیسروں کی موجودگی کا کیا مطلب ہو سکتا تھا--؟ وہ سب اس کمرے کے سامنے کھڑے تھے جہاں لاش تھی! سر سلطان نے عمران کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا۔

یہ کرنل جوزف کی خواب گاہ تھی اور شاید اسے سوتے وقت قتل کیا گیا تھا! کیونکہ لاش مسہری پر تھی اور سر سلطان پہلے ہی فون پر کہہ چکے تھے کہ لاش کو اس کی جگہ سے ہٹایا نہیں گیا-- اس کے بائیں پہلو میں ایک خنجر دستے تک پیوست تھا! اور شاید اسے تڑپنے کی بھی مہلت نہیں ملی تھی کیونکہ بستر زیادہ شکن آلود نہیں تھا! لاش داہنی کروٹ پر پڑی ہوئی تھی! عمران تھوڑی دیر تک خاموش کھڑا لاش کو دیکھتا رہا پھر ایک طویل سانس لے کر گلوگیر آواز میں بولا۔

"خدا ایسی موت سب کو نصیب کرے!"

سر سلطان اس کی طرف مڑے! لیکن ان کی آنکھوں سے حقارت آمیز غصہ جھانک رہا تھا! شاید وہ اس وقت اس کی بے تکی باتیں سننے کے موڈ میں نہیں تھے! عمران فوراً ہی سنبھل کر بولا۔

"پتہ نہیں قاتلوں نے یہ ڈھونگ کیوں رچایا ہے!"

"ڈھونگ.... کیا مطلب!"

"کرنل جوزف کا قتل اس کمرے میں نہیں ہوا.... مجھے یقین ہے!" عمران نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں اس لئے نہیں بلایا کہ تم شرلاک ہومز کی طرح انہونی اور چونکا دینے والی باتیں کرو۔"

عمران سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھتا رہا۔

"میرا مطلب یہ ہے کہ فیاض پہلے ہی بہت کان کھا چکا ہے-- اور اب میں طریقہ قتل پر

کچھ بھی نہیں سننا چاہتا!-- مجھے قاتل چاہئے!"

"کرنل جوزف کا محکمہ خارجہ سے کیا تعلق تھا!" دفعتاً عمران نے سوال کیا۔

"کچھ بھی نہیں وہ میرا دوست تھا۔"

"ہوں! لہٰذا وہ آپ کے ماتحت آفیسروں کا دوست کسی طرح نہیں ہو سکتا۔"

"کیا مطلب!"

"آپ کے علاوہ دوسرے آفیسرں کی موجودگی حیرت انگیز ہے۔"

"غیر ضروری باتیں نہ کرو!"

"یہ معلوم کئے بغیر میں قاتل یا قاتلوں تک پہنچ نہیں سکوں گا!"

"میں تمہاری باتیں نہیں سمجھ پایا! وضاحت کرو۔"

"محکمہ خارجہ سے اس کا کیا تعلق تھا!" عمران نے پھر اپنا پہلا سوال دہرایا۔

سر سلطان کچھ نہیں بولے.... وہ کچھ سوچنے لگے تھے۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے کہا "تم نے ابھی کہا تھا کہ قتل اس کمرے میں نہیں ہوا! آخر تم کس بناء پر کہہ سکتے ہو!"

"لاش کی حالت یہی ظاہر کرتی ہے! وہ داہنی کروٹ سویا ہوا تھا! لہٰذا قاتل نے نہایت آسانی سے بائیں پہلو میں خنجر اتار دیا۔ اور پھر کرنل جوزف کو کروٹ بدلنے تک کی مہلت نہ مل سکی! آپ خود سوچئے کیا کرنل اتنا ہی کمزور آدمی تھا کہ خنجر لگنے کے بعد سیدھا بھی نہ ہو سکا!"

"وہ بہت پیتا تھا!" سر سلطان نے کہا۔ "ہو سکتا ہے کہ زیادہ نشے کی حالت میں سویا ہو! اکثر دیکھا گیا ہے کہ نشے میں قتل کئے جانے والے دوسری سانس بھی نہیں لے سکے!"

عمران نے جواب میں کچھ نہیں کہا-- وہ چاروں طرف نظر دوڑا رہا تھا.... ایک بار وہ لاش کے قریب بھی گیا.... اس کے پیروں کے تلوے دیکھے!.... اور پھر سر سلطان کے قریب واپس آگیا!

"اگر کرنل نشے میں تھا تو...! اوہ مگر جانے دیجئے!.... آپ منطقی بحثوں میں مت الجھئے۔ میں اب کچھ نہیں کہوں گا!.... مگر.... مجھے یہ کیسے معلوم ہو کہ پچھلی رات کرنل کہاں کہاں رہا تھا!"

"تم کہو! جو کچھ کہنا چاہتے ہو!" سر سلطان نے مضطربانہ انداز میں کہا!

"میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کرنل جوزف گنوار تھا بالکل.... لیکن جادوگر تھا....

زمین پر پیر نہیں رکھتا تھا!-- ہوا میں اڑتا تھا.... اور....!"

"تمہاری بکواس سننے کے لئے میرے پاس وقت نہیں ہے!" سر سلطان جھلا گئے!

"اگر ننگے پیر نہیں چلتا تھا تو پھر اس کے سلیپر یا جوتے کہاں ہیں! مجھے تو یہاں اس کمرے میں ایک بھی نظر نہیں آتا!"

سر سلطان نے بوکھلا کر چاروں طرف دیکھا! اور پھر عمران کی طرف دیکھنے لگے۔

"کیا میں نے غلط کہا تھا!" عمران نے پوچھا۔

"عمران سنجیدگی سے! ہاں یہ بات قابل غور ہے!"

"وہ پچھلی رات جہاں سے بھی یہاں تک آیا ہوگا ننگے پاؤں ہی آیا ہوگا! لیکن اس کے تلوے میلے نہیں ہیں!.... ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے اس کے پیر زمین پر پڑے ہی نہ ہوں!"

سر سلطان کچھ اس انداز میں چاروں طرف دیکھنے لگے جیسے انہیں کرنل جوزف کے جوتوں یا سلیپروں کی تلاش ہو!

عمران پھر لاش کے قریب جا کر خنجر کے دستے پر جھک پڑا تھا! اسے دیکھتے ہی دیکھتے وہ بڑبڑایا۔

"آہا.... یہ خنجر....! واہ!" پھر وہ سیدھا کھڑا ہو کر آہستہ سے بولا۔ "یہ خنجر کسی عورت کا ہے!"

"ہاں!.... شاید-- ہو سکتا ہے! اس پر میمی بڈ فورڈ کندہ ہے!" سر سلطان بولے۔

"اور میمی کسی عورت ہی کا نام ہو سکتا ہے!" عمران نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ "لیکن خود میمی ہی نے اسے استعمال نہ کیا ہوگا ورنہ اتنی لاپروائی سے اسے یہاں نہ چھوڑ جاتی۔"

"ہو سکتا ہے وہ اسے نکالنے میں کامیاب نہ ہوئی ہو!"

"وہ اسے دستے تک گھونپنے میں بھی کامیاب نہیں ہو سکتی!" عمران بولا "میں ٹھنڈی لاش کی بات کر رہا ہوں!"

"ٹھنڈی لاش سے کیا مطلب۔"

"میں یہ عرض کر رہا تھا کہ کسی ایسی لاش کے پہلو میں جو ٹھنڈی ہو چکی ہو دستے تک خنجر اتار دینا آسان کام نہیں ہے!"

"تم کیا کہنا چاہتے ہو۔"

"یہی کہ یہ خنجر لاش ٹھنڈی ہو جانے کے بعد گھونپا گیا ہے! ہو سکتا ہے کہ اصل مجرم میمی

بڈفورڈ کو پھنسانا چاہتا ہو!"

"لیکن یہ خون!" سر سلطان نے بستر پر پھیلے ہوئے خون کی طرف اشارہ کیا۔ "کیا لاش ٹھنڈی ہو جانے کے بعد ایسا ممکن ہے!"

"بالکل ممکن ہے جناب! پوسٹ مارٹم کی رپورٹ اس کی کہانی بھی سنا دے گی! میرا دعویٰ ہے کہ اس خون کا تعلق اس لاش سے ہرگز نہیں ہو سکتا!"

سر سلطان کچھ نہیں بولے!

عمران نے تھوڑی دیر بعد کہا۔ "لاش اٹھوا دیجئے! مکان مقفل ہو جانا چاہئے! آج رات کو ایکس ٹو کے آدمی اپنے طور پر یہاں کام کریں گے! بشرطیکہ اس واقعے کا تعلق محکمہ خارجہ سے بھی ہو!"

سر سلطان نے عمران کو گھور کر دیکھا مگر کچھ نہیں بولے!

"آپ مجھ سے کچھ چھپا رہے ہیں!" عمران پھر بولا۔

"تمہاری صلاحیتوں کا امتحان بھی مقصود ہے!" سر سلطان نے مسکرا کر کہا اور کمرے سے چلے گئے!

پھر عمران بھی باہر نکل آیا! کیپٹن فیاض ابھی موجود تھا اور وہ عمران سے قطعی بے تعلق ہو رہا تھا.... جیسے کبھی کی جان پہچان ہی نہ ہو! عمران بھی وہاں سے نکلا چلا گیا!

اپنے فلیٹ میں پہنچ کر اس نے جولیا نافٹز واٹر کو فون کیا!

"یس سر!" دوسری طرف سے آواز آئی۔

"تھرٹین اسٹریٹ کی جوزف لاج میں کرنل جوزف قتل کر دیا گیا ہے پچھلی رات! تم جانتی ہو نا کرنل جوزف کو.... وہی جو ملٹری کے ٹھیکے لیتا تھا!"

"جی ہاں جناب! میں اسے جانتی ہوں! اور میرے لئے اس کا قتل باعث حیرت بھی نہیں ہے! کیونکہ وہ ایک عیاش طبع آدمی تھا! اکثر اس کے رقیبوں سے اس کا جھگڑا ہوتا رہا ہے!"

"یہ ایک بہت بڑی مصیبت ہے جولی!" عمران نے ٹھنڈی سانس لیکر کہا! "اب محکمہ انسداد جرائم کو شہر بھر کے عاشقوں اور رقیبوں کی فہرست بنانی پڑے گی! زمانہ بہت ترقی کر گیا ہے۔ اگلے وقتوں کے عاشق ٹھنڈی آہیں بھرا کرتے تھے۔ پڑھے لکھے ہوئے تو دو چار شعر کہہ لئے۔ رقیبوں سے شکایت ہوئی تو دبی زبان سے محبوب کی بے رخی کا شکوہ کر لیا۔ بات ختم! مگر آج کے عاشق رقابت میں چھرا مار دیتے ہیں! لہٰذا اب پولیس کے لئے ایک نیا مسئلہ پیدا ہو گیا ہے! ہو

سکتا ہے کہ اس سلسلے میں کچھ نئے قوانین بھی وضع کرنے پڑیں! مثلاً عشاق کو قانوناً مجبور کیا جائے کہ وہ اپنے علاقے کے تھانوں میں اپنے اور اپنے رقیبوں کے نام رجسٹر کرائیں۔ کیوں؟.... ہنسو مت!--اچھا سنو! آج رات جوزف لاج کی تلاشی لو۔ ایسی شہادتیں تلاش کرنے کی کوشش کرو! جس سے اس واردات پر روشنی پڑ سکے! وہاں تمہیں یہ بھی معلوم کرنا ہے کہ کسی میمی بڈفورڈ سے بھی اس کے تعلقات تھے!۔"

"مگر جناب! اس قتل کا محکمہ خارجہ سے کیا تعلق ہے!"

"جولی....!" عمران نے دفعتاً سخت لہجے میں کہا۔

"جناب!" دوسری طرف سے سہمی ہوئی سی آواز آئی۔

"تمہیں اس سے کوئی سروکار نہ ہونا چاہئے۔"

"میں معافی چاہتی ہوں جناب!"

عمران نے مزید کچھ کہے بغیر سلسلہ منقطع کر دیا۔

کیس پیچیدہ تھا اس لئے اسے سوچنے پر بھی مجبور ہونا پڑا.... اگر وہ خنجر کسی میمی بڈفورڈ پر قتل کا الزام رکھنے کے لئے تھا تب تو کیس میں کوئی پیچیدگی نہیں تھی! لیکن اگر کسی میمی بڈفورڈ کا وجود ہی نہ ثابت ہو سکا تو قاتلوں کا یہ رویہ غور طلب تھا؟--کیا یہ ضروری تھا کہ وہ اس کی لاش کو خواب گاہ میں پہنچا کر اس کا لباس تبدیل کراتے! لیکن پوسٹ مارٹم ہونے پر یہ بات بھی پوشیدہ نہ رہتی کہ موت خنجر لگنے سے نہیں واقع ہوئی تھی!--ایسی صورت میں یا تو قاتل اناڑی تھا یا بہت ہی چالاک! چالاک اس صورت میں جب کہ یہ سب کچھ اس نے پولیس کو الجھانے کے لئے کیا ہو!

عمران شام تک اس کیس کے مختلف پہلوؤں پر غور کرتا رہا! تقریباً پانچ بجے وہ اٹھا! ارادہ تھا کہ جوزف کے حلقہ احباب سے اس کے متعلق کچھ معلومات حاصل کرے!.... وہ لباس تبدیل ہی کر رہا تھا کہ فون کی گھنٹی بجی! اس نے سوچا کہ کیپٹن فیاض کے علاوہ اور کوئی نہ ہوگا مگر یہ خیال غلط نکلا کیونکہ دوسری طرف سر سلطان تھے!

"عمران!" وہ کہہ رہے تھے!" میمی بڈفورڈ یقیناً اہمیت رکھتی ہے! کیپٹن فیاض کے پاس اس کے متعلق بہت کچھ مواد ہے! مگر میں اس سے زیادہ کچھ نہیں جانتا! مجھے اطلاع ملی ہے کہ ایک اتفاقیہ اور غیر متوقع شہادت نے واقعات کا رخ ایک بالکل ہی مختلف سمت میں موڑ دیا ہے! مگر اب میں

سوچتا ہوں کہ ہو سکتا ہے کہ محکمہ خارجہ کی توجہ اس طرف غیر ضروری ہو! مجھے معلوم ہوا ہے کہ جوزف ان دنوں کسی عورت کے معاملے میں الجھا ہوا تھا.... ہیلو.... تم سن رہے ہو!"

"جی ہاں میں سن رہا ہوں! اور یہ بھی سمجھ رہا ہوں کہ آپ محض جوزف کے دوست ہونے کی بناء پر دلچسپی نہیں لے رہے تھے!"

"تمہارا خیال صحیح ہے اور اب تم اس کے متعلق سوچنا ہی چھوڑ دو۔ ویسے فیاض کو ٹٹولنے کی کوشش کرو.... مجھے حالات سے مطلع کرو۔ پھر میں بتاؤں گا کہ محکمہ خارجہ کی دخل اندازی ہے یا نہیں۔"

"بہت بہتر جناب!" عمران بولا اور دوسری طرف سے سلسلہ منقطع کر دیا گیا۔

عمران کی دلچسپی بڑھ گئی تھی! اب اگر محکمہ خارجہ اس کیس میں دلچسپی نہ لیتا تب بھی عمران کی دلچسپی تو برقرار ہی رہتی.... یوں بھی آج کل اس کے پاس کوئی کام نہیں تھا! پہلے اس نے سوچا کہ فیاض کو فون کرے لیکن پھر ارادہ ترک کر دیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ فیاض اس کیس کے سلسلے میں اس سے بھاگنے کی کوشش کر رہا ہے لہٰذا اگر وہ گھر پر موجود بھی ہوا تو اسے اپنی موجودگی کی اطلاع ہرگز نہ دے گا! اس نے فون ہی پر دوسرے ذرائع سے اس کے متعلق معلوم کرنا چاہا اور کامیاب بھی ہو گیا۔ کیپٹن فیاض اس وقت ٹپ ٹاپ نائٹ کلب میں موجود تھا!

عمران نے اپنی ٹوسٹیر سنبھالی اور وہیں جا پہنچا!

فیاض ہال میں موجود تھا! اور اس کے ساتھ اسی کے محکمے کا ایک آدمی انسپکٹر پرویز تھا! جس کی موجودگی کا مطلب یہ تھا کہ فیاض یہاں تفریحاً نہیں آیا! انسپکٹر پرویز اپنی ڈائری کھولے ہوئے اس پر کچھ لکھ رہا تھا۔ اور فیاض اس طرح آگے جھکا ہوا تھا جیسے وہ اسے ڈکٹیٹ کرا رہا ہو! عمران بالکل اس انداز میں ان کے قریب سے گذر گیا جیسے اس نے انہیں دیکھا ہی نہ ہو! مگر کیپٹن فیاض کی گھورتی ہوئی آنکھیں اس کا تعاقب کرتی رہیں۔

عمران سیدھا بار کاؤنٹر کی طرف چلا گیا! کاؤنٹر پر بار مین تنہا تھا!

عمران اسے دیکھ کر اس انداز میں مسکرایا جیسے پہلے کی شناسائی ہو! بار مین کو بھی اخلاقاً دانت نکالنے پڑے! اور اس نے سر کی خفیف سی جنبش سے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی کہ وہ اسے پہچانتا ہے۔ حالانکہ شاید ہی کبھی عمران بار کے کاؤنٹر کی طرف گیا ہو! وہ اس کلب کا ممبر ضرور تھا

لیکن گذر شاذ و نادر ہی ہوتا تھا۔

"کہو!.... کیا بات ہے!" عمران نے کاؤنٹر پر کہنیاں ٹیک کر آگے جھکتے ہوئے آہستہ سے کہا۔ "میں ہزاروں بار منیجر کو آگاہ کر چکا تھا کہ ایک نہ ایک دن خفیہ پولیس والے یہاں ضرور آئیں گے! اپنے ہاتھ صاف رکھو!"

"ہمارے ہاتھ بالکل صاف ہیں جناب....!" بار مین مسکرا کر بولا۔ "وہ دونوں صاحبان تو کسی میمی فورڈ کے متعلق پوچھ رہے تھے۔"

"ہائیں!.... میمی فورڈ کے متعلق!" عمران نے حیرت ظاہر کی!" حالانکہ.... میمی بڈ فورڈ--!"

"جی ہاں!" بار مین جلدی سے بولا۔ "پتہ نہیں کب کی مر کھپ گئی!" اس زمانے کے دو ویٹر یہاں اب بھی ہیں! وہ خود بھی اس کے جنازے میں شریک ہوئے تھے!"

"اور کیا!" عمران سر ہلا کر بولا۔ "مگر میمی کے متعلق وہ کیا پوچھ رہے تھے.... وہ تو بڑی اچھی لڑکی تھی.... ایسی نہیں تھی کہ خفیہ پولیس والوں کو اس کے بارے میں پوچھ گچھ کرنی پڑتی-- کیوں؟"

"میں نے دیکھا نہیں ہے جناب! لیکن سنا ہے کہ وہ بہت خوبصورت تھی.... اور کلب کے مستقل ممبروں کی تعداد اسی کی وجہ سے بڑھ گئی تھی!"

"آہ.... ہاں!.... مجھے یاد ہے...." عمران بولا!" بہت خوبصورت تھی.... اور جب وہ یہاں تمہاری جگہ کھڑی ہو کر شراب دیا کرتی تھی!"

"یہاں آپ کچھ بھول رہے ہیں جناب!.... وہ بار میڈ نہیں تھی بلکہ رقاصہ تھی!"

"اف فوہ.... میرا حافظہ.... ٹھیک ہے!.... وہ رقاصہ ہی تھی.... آج تو بھئی قلاقند کی کاک ٹیل پینے کو دل چاہتا ہے!۔"

"قلاقند کی کاک ٹیل!" بار مین متحیرانہ انداز میں آنکھیں پھاڑ کر بولا۔

"نہیں توبہ.... شکر قند کی!"

"آپ کا حافظہ جناب.... کہیں آپ کے ذہن میں ٹماٹر کی کاک ٹیل تو نہیں ہے!"

"ہاں.... ہاں.... وہی.... وہی.... پتہ نہیں کیوں یہ ٹماٹر میرے ذہن سے ہمیشہ نکل

بھاگتا ہے.... کیا تم مجھے اس کی وجہ بتا سکتے ہو!.... آہا.... اب یاد آیا.... میمی بڈفورڈ کچے ٹماٹر بہت پسند کرتی تھی!"

"مجھے اس کا علم نہیں ہے!.... آپ کی خدمت میں کیا پیش کروں؟"

"نہیں آج میں بہت اداس ہوں! شراب نہیں پیوں گا! ورنہ یہی اداسی رونے پیٹنے میں تبدیل ہو جائے گی!--اداسی میں پیتا ہوں تو دادی جان مرحومہ یاد آجاتی ہیں!"

بارمین غالباً الجھن میں پڑ گیا کہ اس جملے پر ہنس پڑے یا اسے افسوس ظاہر کرنا چاہئے! اچانک عمران پوچھ بیٹھا!"وہ دونوں ویٹر کون ہیں، جو میمی بڈفورڈ کے زمانے میں بھی یہاں تھے!"

"نمبر ایک اور نمبر دو--" بارمین نے جواب دیا! اور کاؤنٹر پر رکھے ہوئے جگ اٹھا کر دوسری طرف رکھنے لگا۔

عمران وہاں سے ہٹ آیا! اب بھی وہ عمداً فیاض سے نظر ملانے سے گریز کر رہا تھا! اور فیاض کا یہ عالم تھا کہ اس نے انسپکٹر پرویز کو ڈکٹیشن دینے کی بجائے عمران کو گھورنا شروع کر دیا تھا!--اچانک اس نے پرویز کی طرف مڑ کر جلدی سے کچھ کہا اور پرویز اٹھ کر ایک طرف چلا گیا! لیکن عمران سے یہ بات پوشیدہ نہ رہ سکی کہ پرویز اس طرح کیوں اٹھا تھا! اس نے اسے تیر کی طرح ویٹر نمبر ایک کی طرف جاتے دیکھا! وہ ایک لمحے کیلئے اس کے پاس رکا، تحکمانہ انداز میں آنکھیں نکال کر جلدی جلدی کچھ کہتا رہا پھر ویٹر نمبر دو کی طرف چلا گیا! عمران یکلخت فیاض کی میز کی طرف مڑا.... دونوں کی نظریں ملیں اور فیاض نے زبردستی مسکرانے کی کوشش کی! لیکن عمران ایسے انداز میں سر ہلاتا ہوا صدر دروازے کی طرف بڑھ گیا جیسے بہت جلدی میں ہو۔ باہر آکر اس نے پھر کار سنبھالی اور فیاض کے گھر کی جانب روانہ ہو گیا! وہ فیاض کی اس کمزوری سے اچھی طرح واقف تھا کہ وہ دفتری معاملات سے بھی اپنی بیوی کو باخبر رکھتا تھا!

بہر حال اس نے سوچا ہو سکتا ہے فیاض کی بیوی ان نئے واقعات سے واقف ہو جن کا تذکرہ سر سلطان نے فون پر کیا تھا!

فیاض کی بیوی نے اسے ہاتھوں ہاتھ لیا! عمران سے شاذ و نادر ہی ملاقات ہوتی تھی۔

"فیاض نہیں ہیں!" عمران نے افسوس ظاہر کرنے کے سے انداز میں کہا۔

"نہیں.... کیوں؟ کوئی خاص بات--!"

"ارے کچھ نہیں اسی میمی بڈفورڈ نے پریشان کر رکھا ہے--پتہ نہیں وہ کم بخت کہاں ملے گی! ویسے میرا خیال ہے کہ وہ آج کل شاداب نگر میں مقیم ہو گی۔"

"فیاض صاحب کب سے نہیں ملے...." اس کی بیوی نے مسکرا کر پوچھا۔

"بس صبح کرنل جوزف کے یہاں ملاقات ہوئی تھی!"

"آہا! اسی لئے میمی بڈفورڈ شاداب نگر میں مقیم ہو گی!۔" فیاض کی بیوی ہنس پڑی۔

"کیوں! کیا میرا خیال غلط ہے!" عمران نے کہا۔ پھر جھنجھلا کر بولا۔ "میں ہر بار سوچتا ہوں کہ اب فیاض کے لئے کام نہ کروں گا.... لیکن....!"

"اوہو!... دیکھئے انہیں موقع نہ ملا ہو گا کہ آپ سے مل سکتے.... بہر حال میمی بڈفورڈ مر چکی ہے.... عیسائیوں کے قبرستان میں اس کی قبر بھی موجود ہے.... لوح پر میمی بڈفورڈ تحریر ہے!"

"مگر قبر کا پتہ کیسے چلا! میں اس کیس سے قطعی ہاتھ کھینچ لوں گا!" عمران غصیلے لہجے میں بولا۔

"یقین کیجئے! وہ بہت زیادہ مشغول ہیں! ہو سکتا ہے اب آپ کی طرف گئے ہوں۔ ویسے قبر کی دریافت بجائے خود ایک حیرت انگیز کہانی ہے۔ اگر شام کے اخبارات میں میمی بڈفورڈ کے خنجر کا تذکرہ نہ آتا تو شاید یہ بات ابھی نہ کھلتی۔ سعید آباد پولیس اسٹیشن کا ایک سیکنڈ آفیسر پچھلی **رات گرینڈ ہوٹل میں بیٹھا ہوا تھا! اچانک اس کی نظر ایک آدمی پر پڑی جو اسے مشتبہ معلوم ہوا!** وہ ادھیڑ عمر کا ایک وجیہہ آدمی تھا۔ چہرے پر گھنی ڈاڑھی اور جسم پر مغربی طرز کا لباس! سیکنڈ آفیسر کا بیان ہے کہ اس کی آنکھیں خونیوں کی سی تھیں.... وہ در و دیوار کو اس انداز سے گھورتا تھا جیسے اسے ان پر غصہ آرہا ہو.... جب وہ گرانڈ ہوٹل سے نکلا تو اسے خبر نہ ہو سکی کہ سیکنڈ آفیسر اس کا تعاقب کر رہا ہے بہر حال وہ چلتے چلتے عیسائیوں کے قبرستان میں داخل ہو گیا! سیکنڈ آفیسر برابر پیچھے لگا رہا تھا!.... اس کا بیان ہے کہ اسے ایک قبر پر گر کر دہاڑیں مارتے دیکھا تھا! وہ رو رو کر کہہ رہا تھا۔ "میمی.... میمی.... میں بہت جلد تمہاری روح کو سکون پہنچاؤں گا! جب تک وہ لوگ زندہ ہیں میں چین سے نہیں بیٹھ سکتا!--" وہ اور نہ جانے کیا کیا کہتا رہا.... بہر حال ساری باتوں کا ماحصل یہ تھا کہ وہ کچھ لوگوں سے انتقام لینے کا ارادہ رکھتا ہے!--قبرستان میں اندھیرا تھا اور اسی بناء پر وہیں سے تعاقب کا سلسلہ منقطع ہو گیا! سیکنڈ آفیسر نے اسے وہاں سے جاتے بھی نہیں دیکھا تھا! بس وہ حیرت انگیز طور پر غائب ہو گیا تھا۔ سیکنڈ آفیسر نے بعد میں اس قبر

کا جائزہ لیا۔ وہ کسی میمی بڈفورڈ کی قبر تھی! کتبہ پرانا تھا لیکن ایک تحریر نئی تھی! جس کیلئے سرخ رنگ کی چاک استعمال کی گئی تھی۔ یہ تحریر تھی "زندگی شیریں ہے مگر انتقام شیریں ترین ہے!"۔ اور وہیں قبر پر ایک خنجر پڑا ہوا ملا جو کرنل جوزف کے پہلو میں گھسے ہوئے خنجر سے مشابہ ہے اور اس کے دستے پر بھی میمی بڈفورڈ کندہ ہے!"

"اوہ-- تو غالباً وہ سیکنڈ آفیسر اخبارات میں میمی بڈفورڈ کے خنجر کے متعلق پڑھنے کے بعد ہی کیپٹن فیاض سے ملا ہوگا!"

"جی ہاں!"

"دوسرا خنجر اس کے پاس تھا!"

"جی ہاں! وہ اب فیاض صاحب کے پاس ہے!"

"اور کوئی خاص بات!"

"نہیں! اس سے زیادہ مجھے نہیں معلوم!"

"اچھا شکریہ!" عمران اٹھتا ہوا بولا۔ "اب مجھے جلدی کرنی چاہیے!"

O

فیاض کے گھر سے نکل کر وہ سیدھا عیسائیوں کے قبرستان پہنچا! اس کے متصل ایک چھوٹا سا گرجا گھر تھا اور وہ قبرستان اسی گرجے کے زیر اہتمام تھا۔ پادری تک پہنچنے میں اسے دیر نہیں لگی! مگر بے سود! کیپٹن فیاض نے یہاں بھی ساری راہیں مسدود کر دی تھیں! پادری نے نہایت خوش اخلاقی سے کہا "مجھے افسوس ہے کہ میں میمی بڈفورڈ کے متعلق کسی سوال کا جواب نہیں دے سکتا! اور نہ آپ کو متوفیان کا رجسٹر ہی دکھایا جا سکتا ہے۔ شہر کے ایک بڑے حاکم سے مجھے یہی ہدایت ملی ہے۔ رہا قبر کا معاملہ تو آپ اسے دیکھ سکتے ہیں! اس پر غالباً کسی آوارہ آدمی نے سنسنی پھیلانے کے لئے کچھ لکھ دیا ہے!"

عمران نے بہت کوشش کی کہ اس سے کچھ معلوم ہو سکے لیکن کامیابی نہ ہوئی!

اب وہ ٹپ ٹاپ نائٹ کلب کی طرف واپس جا رہا تھا اور سوچ رہا تھا کہ دھونس دھڑلے کے بغیر کام نہیں چلے گا۔ ان دونوں ویٹروں سے کچھ معلوم ہونے کی توقع نہیں تھی! کیونکہ انہیں براہ راست محکمہ سراغرسانی کے سپرنٹنڈنٹ کی طرف متنبہ کیا گیا تھا-- پھر اب

اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں تھا کہ نائٹ کلب کے منیجر کو ٹٹولا جائے۔ گو کہ اسے بھی فیاض نے زبان بند رکھنے کی تاکید کر دی ہوگی! مگر عمران اسکی بعض دکھتی ہوئی رگوں سے واقف تھا!

ٹپ ٹاپ نائٹ کلب کا منیجر بھی عمران کو اچھی طرح جانتا تھا! لیکن شاید اسے اس بات کا علم نہیں تھا کہ عمران اس کی بعض غیر قانونی حرکتوں سے بھی واقفیت رکھتا ہے!

فیاض اور پرویز کلب سے واپس جا چکے تھے!

عمران منیجر کے کمرے کی طرف چلا گیا! یہ ایک دراز قد اور موٹا تازہ آدمی تھا!-- عمر پچاس کے لگ بھگ رہی ہوگی.... عام دولت مند آدمیوں کی طرح وہ بھی "فارغ البال" تھا۔ یعنی اس کی کھوپڑی انڈے کے چھلکے کی طرح چکنی اور شفاف تھی۔

"اخاہ.... عمران صاحب!" وہ اس سے گرمجوشی سے مصافحہ کرتا ہوا بولا۔ "جب سے لیڈی جہانگیر گوشہ نشین ہوئی ہیں آپ نے بھی آنا جانا چھوڑ دیا ہے.... تشریف رکھیئے!"

"لیڈی جہانگیر!" عمران نے ایک طویل سانس لے کر مغموم لہجے میں کہا۔ "میں یہی دریافت کرنے آیا ہوں کہ آج کل وہ کیوں نہیں آتیں!--"

"مجھ سے زیادہ آپ جانتے ہوں گے۔" منیجر مسکرایا۔

"آہا!....

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق
کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

"کیا پیئیں گے آپ--!" منیجر نے گھنٹی کے بٹن پر انگلی رکھتے ہوئے کہا۔

"خون جگر کے علاوہ.... آج کل اور کچھ نہیں پیتا!--"

"اوہو! تو آج کل آپ شاعر ہو رہے ہیں۔"

"ہاں.... آں.... گریبان پھاڑتا ہے۔ تنگ جب دیوانہ آتا ہے!
خدا جانے کہاں سے کس طرح.... پروانہ دیوانہ مستانہ آتا ہے!"

"دوسرا مصرعہ تو کچھ بڑھا ہوا سا معلوم ہوتا ہے۔"

"ہاں میں اپنے ہوش میں نہیں ہوں! بے خودی میں مصرعہ بڑھ گیا ہوگا! جب سے میمی بڈفورڈ کے متعلق اخبارات میں پڑھا ہے! بھولی بسری یادیں تازہ ہو گئی ہیں!"

"میں مجبور ہوں عمران صاحب!" منیجر یک بیک سنجیدہ ہوگیا۔ "میمی بڈ فورڈ کے مسئلہ پر میری زبان بند کر دی گئی ہے! میں اس کے متعلق کوئی گفتگو نہیں کر سکتا!"

"آپ جیسے عظیم الشان آدمی کی زبان کون بند کر سکتا ہے!"

"کیپٹن فیاض!" منیجر نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

"خیر میں اس کے متعلق کچھ نہیں پوچھوں گا! کرنل جوزف کب سے کلب کا ممبر تھا!"

"ایک ہی بات ہے مسٹر عمران! میمی بڈ فورڈ کا نام کرنل جوزف کے قتل کے بعد ہی ابھرا ہے! لہٰذا میں معذور ہوں!"

"خیر جانے دیجئے!" عمران نے لاپروائی سے کہا۔ "اب میں ایک تیسرا سوال کروں گا۔ اس کا تعلق صرف آپ کی ذات سے ہے!"

"ضرور کیجئے!"

"کلب میں شراب کی کتنی کھپت ہے!"

"کیا سپلائی کرنے کا ارادہ ہے!" منیجر مسکرایا۔

"نہیں بلکہ ٹپ ٹاپ نائٹ کلب کے اس کولڈ اسٹوریج کے متعلق معلومات حاصل کرنی ہیں جس کا علم منیجر اور دو ملازموں کے علاوہ صرف علی عمران ایم-ایس سی-پی-ایچ ڈی لنڈن کو ہے۔"

"آپ کس کولڈ اسٹوریج کی بات کر رہے ہیں، مسٹر عمران۔" منیجر آگے جھکتا ہوا بولا۔

"وہ جو اس فرش کے نیچے ہے!" عمران نے فرش کی طرف اشارہ کیا!

منیجر ہنسنے لگا! جب اچھی طرح ہنس چکا تو بولا۔ "معلوم ہوتا ہے کہ آپ پینے لگے ہیں!"

"نہیں اب یوں ہوگا اسی کولڈ اسٹوریج سے نکال کر.... اور آپ کے رجسٹروں کی باقاعدہ چیکنگ کراؤں گا! آج یہ کوئی نئی بات نہیں! میں سالہا سال سے اس کا علم رکھتا ہوں! مگر بلاوجہ مجھے کیا ضرورت کہ کسی کے پھٹے میں ٹانگ اڑاؤں!"

"مسٹر عمران--!" منیجر اس سے زیادہ اور کچھ نہ کہہ سکا! اس کے چہرے پر سراسیمگی کے آثار تھے اس نے اپنی پیشانی رگڑتے ہوئے نچلا ہونٹ دانتوں میں دبا لیا!

"میں بلاوجہ اتہام تراشی بھی نہیں کرتا! جو کچھ کہہ رہا ہوں اس کے لئے ثبوت بھی فراہم کروں گا! کیا اس کے داخلے کا راستہ کچن میں نہیں ہے!"

"مسٹر عمران!" منیجر نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیا! اس کا ہاتھ کانپ رہا تھا!

"میمی بڈ فورڈ--!" عمران نے آہستہ سے کہا۔

"آخر آپ کو میمی سے کیا سروکار! مجھے نہیں یاد پڑتا کہ آپ اس زمانے میں یہاں آتے رہے ہوں۔"

"وہ میرے ایک دوست کی محبوبہ تھی.... میں چاہتا ہوں کہ اس سلسلے میں اس کا نام نہ آنے پائے اگر آپ بھی اس میں کسی طرح ملوث ہوں تو بتائیے میں آپ کی بھی مدد کروں گا!"

"مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں! مگر جس انداز میں کیپٹن فیاض نے تفتیش شروع کی ہے مجھے پسند نہیں! انہوں نے مجھ سے بالکل اسی طرح گفتگو کی تھی جیسے کرنل جوزف کو میں نے ہی قتل کیا ہو!"

"نہیں.... بدتمیز آدمی ہے!" عمران سر ہلا کر بولا۔ "اس کی نظروں میں دوسروں کی کوئی وقعت نہیں!-- گفتگو کرتے وقت اسے کم از کم آپ کی پوزیشن کا خیال رکھنا چاہیے تھا۔"

جواب میں منیجر کیپٹن فیاض کو برا بھلا کہتا رہا۔ عمران اس کی ہاں میں ہاں ملاتا رہا!-- آخر منیجر نے کہا۔ "میں آپ کو ایک عورت کا پتہ بتا سکتا ہوں! وہ میمی کے متعلق سب کچھ جانتی ہے لیکن میں نے اس کا تذکرہ کیپٹن فیاض سے نہیں کیا!"

"کوئی خاص وجہ!" عمران نے پوچھا۔

"نہیں! بس میں نے نہیں بتایا! کیوں بتاؤں! جب فیاض صاحب شریفوں کی طرح گفتگو نہیں کر سکتے تو پھر کیا میں ان سے دبتا ہوں؟"

"قطعی نہیں.... قطعی نہیں! آپ دیکھ لیجئے گا! بہت جلد یہاں سے فیاض کا تبادلہ کر دیا جائے گا.... آئے دن اس کے خلاف درخواستیں پہنچتی رہتی ہیں!"

"کیا آپ کو معلوم ہے کہ میمی کیسے مری تھی!" منیجر نے پوچھا۔

"نہیں میں نہیں جانتا!"

"وہی عورت آپ کو بتائے گی! وہ میمی کی رازدار تھی! مگر اس زمانے میں اس کا منہ بند کر دیا گیا تھا۔"

"آپ کو علم نہیں۔"

"نہیں.... واقعہ مجھے معلوم ہے۔ البتہ ان لوگوں کو نہیں جانتا جن کا ہاتھ اسکی موت میں تھا!"

"واقعہ ہی بتا دیجئے!"

"کچھ لوگ اسے زبردستی اٹھالے گئے تھے! دوسرے دن ایک گلی میں بیہوش پائی گئی.... اور تیسرے دن ہسپتال میں دم توڑ دیا۔"

"کیا وہ کوئی پیشہ ور عورت نہیں تھی!" عمران نے پوچھا۔

"نہیں مسٹر عمران -- وہ صرف رقاصہ تھی -- اپنا جسم نہیں بیچتی تھی!"

"عشاق کی تعداد مچھروں سے زیادہ رہی ہوگی۔"

"یقیناً! اس کے زمانے میں جتنے مستقل ممبر تھے، کبھی نہیں رہے!"

"کرنل جوزف ممبر تھا!"

"جی ہاں!.... وہ بھی ممبر تھے! اب تک رہے ہیں! لیکن ان کی لاش میں میمی بڈفورڈ کے نام کا خنجر پایا جانا حیرت انگیز ضرور ہے!"

"حیرت انگیز کیوں ہے؟" عمران نے پوچھا۔

"اگر کسی نے انہیں انتقامی جذبے کے تحت قتل کیا ہے تو یہی کہا جاسکتا ہے کہ وہ میمی والے حادثے میں شریک رہے ہوں گے۔"

"ہو سکتا ہے!" عمران سر ہلا کر بولا۔ "وہ ایک عیاش طبع آدمی تھا۔"

"بہت زیادہ -- مگر میں نے انہیں کبھی میمی کی طرف جھکتے نہیں دیکھا!"

"آہا -- تو شائد آپ میمی کے عشاق پر خاص طور سے نظر رکھتے تھے!"

منیجر نے اس بات کا کوئی جواب نہیں دیا! عمران ہی پھر بولا۔

"وہ آپ کو بھی اچھی لگتی رہی ہوگی!"

"قدرتی بات ہے! مسٹر عمران! اچھی چیز ہر ایک کو اچھی لگتی ہے!"

"اسی بات پر لیڈی جہانگیر یاد آرہی ہیں! مگر خیر میں انہیں کسی دوسرے موقع پر بھی یاد کرسکتا ہوں۔ آپ مجھے اس عورت کے متعلق بتانے جارہے تھے!"

"اس کا نام سونیا ہے!" منیجر آگے جھک کر آہستہ سے بولا۔ "مگر کیا آج کل کیپٹن فیاض سے آپ کی لڑائی ہے! پہلے آپ ان کے لئے کام کرتے تھے! مجھے وہ رات آج بھی یاد ہے مسٹر

عمران جب آپ نے یہیں سر جہانگیر[*] کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈالی تھیں۔"

"آج کل کیپٹن فیاض سے میرے تعلقات خراب ہوگئے ہیں! محض اسی لئے اس نے آپ کی زبان بندی کی ہے -- ہاں تو وہ عورت.... سونیا! --"

"سونیا میمی کی رازدار تھی.... اور ہم پیشہ بھی.... لیکن وہ گرینڈ ہوٹل میں ملازم تھی! اس نے ایک بار مجھ سے اشارتاً کہا تھا کہ اگر وہ چاہے تو یہاں کی کئی سربرآوردہ ہستیوں کو پھانسی کے تختے پر دیکھ سکتی ہے.... لیکن یہ حقیقت ہے کہ اس کے ہونٹوں پر چاندی کے قفل لگائے گئے تھے!"

"قفل لگانے والے....!"

"ان کے بارے میں مجھے کچھ نہیں معلوم! سونیا آپ کو بہت کچھ بتا سکے گی! بشرطیکہ آپ اس کی زبان کھلوانے میں کامیاب ہو جائیں!"

"سونیا.... کہاں ملے گی!"

"اب وہ اپنا ذاتی بزنس کرتی ہے! تھرٹین اسٹریٹ جہاں زیرو روڈ سے ملی ہے اسی جگہ بائیں ہاتھ "سونیاز کارنر" ہے! ایک مختصر سا ریستوران اور بار --!"

"یوریشین ہے!" عمران نے پوچھا۔

"نہیں -- دیسی عیسائی مگر وہ اب بھی.... مطلب یہ کہ کافی پرکشش ہے! آپ اسے یوریشین ہی سمجھیں گے۔"

"اچھا! یہ میمی بڈفورڈ --!"

"میمی بڈفورڈ یوریشین تھی۔" منیجر نے ایک طویل سانس کے ساتھ کہا۔

"اچھا!" عمران اٹھتا ہوا بولا۔ "ہو سکتا ہے کہ میں آئندہ بھی آپ کو تکلیف دوں!"

"مگر مسٹر عمران.... وہ کولڈ اسٹوریج.... میرا مطلب.... یہ کہ!"

"اب وہ مجھے کبھی یاد نہ آئے گا! ویسے میں پانچ سال سے واقف ہوں۔ ان چیزوں سے مجھے کوئی سروکار نہیں جو میری راہ میں حائل نہ ہو آپ اطمینان رکھیں عمران کمرے سے نکل گیا!"

O

"سونیاز کارنر" بڑی جگہ نہیں تھی -- لیکن اپنے ستھرے پن کی بناء پر یہ کارنر کافی مقبول

[*] اس داستان کے لئے عمران سیریز کی "خوفناک عمارت" ملاحظہ فرمائیے۔

تھا! متوسط طبقے کے خوشحال لوگ اسے دوسرے ریستورانوں اور باروں پر ترجیح دیتے تھے۔ اس کی وجہ سونیا کی دلکشی بھی تھی۔ وہ پینتیس اور چالیس کے درمیان رہی ہو گی لیکن اب بھی وہ کافی پرکشش تھی!

عمران جس وقت وہاں داخل ہوا ایک بھی میز خالی نہ ملی! لہٰذا وہ سیدھا کاؤنٹر کی طرف چلا گیا! اس وقت وہ بڑا شاندار لگ رہا تھا! کوئی وبو نیئر! لباس کافی سلیقے سے پہنا گیا تھا! مگر چہرے پر حماقت کے آثار معمول سے زیادہ گہرے تھے! شاید سونیا کے سارے گاہک جانے پہچانے تھے۔ اس لئے اس نے کاؤنٹر کے قریب اس نئے چہرے کو گھور کر دیکھا!

"تم سونیا ہو!" عمران کاؤنٹر پر کہنیاں ٹیک کر آگے جھکتا ہوا بولا۔ سونیا دوسری طرف تھی!

"تمہارا خیال درست ہے!" سونیا مسکرائی۔

"مم.... میں...." عمران ہکلا کر رہ گیا! اس نے اپنے خشک ہونٹوں پر دوبارہ زبان پھیری اور پھر کچھ کہنے کی کوشش کرنے لگا! مگر الفاظ ہونٹوں ہی میں پھوٹ کر رہ گئے!

"کیا بات ہے تم کیا چاہتے ہو!"

"میں کچھ نہیں چاہتا۔" عمران نے شرمیلے انداز میں کہا۔ میرے دوستوں نے کہا تھا کہ تم سونیاز کارنر میں جایا کرو!۔"

سونیا اسے غور سے دیکھتی رہی پھر مسکرائی اور ایک ویٹر کو کاؤنٹر کے قریب کرسی لانے کا اشارہ کیا!۔ ویٹر نے کاؤنٹر کے قریب کرسی رکھ دی!

"بیٹھ جاؤ!" سونیا اس کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی بولی! عمران کے چہرے سے شدید قسم کی بوکھلاہٹ مترشح تھی۔ کبھی وہ اپنی پیشانی پر رومال پھیرنے لگتا اور کبھی ٹائی کی گرہ کو اس طرح چٹکی سے پکڑ کر حرکت دیتا جیسے دم گھٹ رہا ہو!

"اب کہو کیا بات ہے!" سونیا پھر مسکرائی! مسکراتے وقت اس کے گالوں میں خفیف سے گڑھے پڑ جاتے تھے اور آنکھیں اس طرح چمکنے لگتی تھیں جیسے ان میں اس کے جسم کی ساری قوت کھنچ آئی ہو!

"مم.... میں کیا.... بات.... ٹھہرو!"

"لائم جوس!" سونیا نے بارٹنڈر کی طرف مڑ کر کہا۔ وہ عمران کو توجہ اور دلچسپی سے دیکھ رہی تھی!

"میرا خیال ہے کہ تم یہاں پہلی بار آئے ہو!" اس نے عمران سے کہا۔

عمران نے صرف سر ہلا دیا! زبان سے کچھ نہیں کہا۔

"پہلے کبھی کیوں نہیں آئے!"

"میں نہیں جانتا تھا!"

"کسی نے یہاں بھیجا ہے!" سونیا نے پوچھا۔

"ہاں!"

"کس نے۔"

"میرے چند دوستوں نے--!"

"کیوں؟"

"میں.... وہ.... میں دراصل انگلینڈ جانا چاہتا ہوں.... لیکن مم.... میں....!"

عمران پھر خاموش ہو گیا اور سونیا اس کی طرف لائم جوس کا گلاس بڑھاتی ہوئی بولی۔ "لو اسے پی لو.... تم بہت نروس قسم کے آدمی معلوم ہوتے ہو!"

"مم.... میں.... بیوقوف.... اررر.... ہپ میرا مطلب....!"

"چلو پیو!.... شاباش!" سونیا اس کا شانہ تھپتھپا کر بولی۔

عمران ایک ہی جھٹکے میں پورا گلاس چڑھا گیا! اور رومال سے کان صاف کرنے لگا! پھر اس طرح ہونٹ خشک کرنے کے لئے اسے گردش دی جیسے وہ بے خیالی میں کانوں کی طرف چلا گیا! سونیا اس کی ایک ایک حرکت بغور دیکھ رہی تھی! لیکن عمران کے انداز میں اتنی بیساختگی تھی کہ اسے بناوٹ کا شبہ تک نہ ہو سکا!

پھر وہ اٹھی اور عمران کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کرتی ہوئی ایک کمرے میں چلی گئی!.... تعدد آنکھیں انہیں گھور رہی تھیں!

"بیٹھو!" اس نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کیا۔

عمران بیڈھنگے پن سے کرسی میں گر کر ہانپنے لگا۔

"کیا بات ہے.... تم کون ہو!" سونیا اس کے سامنے بیٹھتی ہوئی بولی۔

"میں اے آئی-پی-سی-ڈی قریشی ہوں!"

"اتنا لمبا چوڑا نام!"

"ویسے سب قریشی صاحب.... قریشی صاحب کہتے ہیں۔" عمران دفعتاً لہک کر بولا۔ "مگر سچی بات یہ ہے کہ میں قریشی نہیں ہوں! یہ تو میں نے انتقاماً اپنے نام کے ساتھ قریشی کا اضافہ کر لیا ہے!--"

"انتقاماً کیوں!"

"ایک لمبی کہانی ہے!.... تمہارا پورا نام کیا ہے۔" عمران نے بے تکلفانہ لہجے میں پوچھا۔

"کیوں؟" سونیا اسے گھورنے لگی۔

"بس یونہی! پھر میں بھی تمہیں اپنے انتقام کی کہانی سناؤں گا!"

"تم عجیب آدمی ہو!"

"اچھا تم نہ بتاؤ.... میں خود ہی مثال کے لئے کوئی دوسرا نام سوچتا ہوں.... آہا ٹھیک.... وہ تو.... ہاں آج ہی کے اخبار میں تھا.... میری بڈ فورڈ!"

"میمی بڈ فورڈ۔" سونیا کی زبان سے غیر ارادی طور پر نکلا۔

"آ---ہاں.... یہی تھا! اچھا وہ بڈ فورڈ خاندان سے تھی.... ظاہر ہے کہ اب دو چار ہی بڈ فورڈ بچے ہوں گے!--"

"کیوں؟" سونیا یک بیک چونک پڑی لیکن عمران اپنی رو میں بولتا رہا۔ "اگر کوئی مس فورڈ یا مسٹر بڈ فورڈ میری عدم موجودگی میں میرے گھر آئے اور ملازموں سے کہہ جائے کہ مس بڈ فورڈ یا مسٹر بڈ فورڈ آئے تھے! تو میں فوراً سمجھ جاؤں گا کہ کون رہا ہوگا-- لیکن یہ لوگ جب آتے ہیں.... قریشی، صدیقی، فاروقی، عثمانی اور نہ جانے کیا کیا--اف فوہ.... میں کیا کہہ رہا تھا.... بھول گیا!--"

"کیا تم میمی بڈ فورڈ کا تذکرہ کرنے آئے تھے...." سونیا اسے گھورتی ہوئی بولی!

"نہیں! میں تو یہاں آدمی بننے کے لئے آیا تھا! میرے دوستوں کا خیال ہے کہ اگر میری تم سے جان پہچان ہو گئی تو.... میں.... بیوقوف۔ یعنی کہ میری ذاتی بیوقوفی دور ہو جائے گی--ہاں تو اب تم بتاؤ۔ کوئی قریشی صاحب آئے گھر پر.... میں موجود نہ ہوا تو کہہ دینا قریشی صاحب آئے تھے.... میں سن کر اپنا سر پیٹتا ہوں گویا سارے زمانے میں وہی ایک قریشی تھے بقیہ سب چغد ہیں!

پانچ لاکھ چھتر ہزار قریشیوں سے میں واقف ہوں۔ خدا کی پناہ!--"

عمران نے اپنے دونوں کان اینٹھے اور خاموش ہو گیا! سونیا اسے پھر گھورنے لگی۔ غالباً اندازہ کرنا چاہتی تھی کہ یہ آدمی سچ مچ احمق ہے یا صرف ظاہر کر رہا ہے!

"مجھے آدمی بنا دو۔" عمران نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"کیا تم نشے میں ہو!"

"نہیں میں انگلینڈ جانا چاہتا ہوں! تم سے انگریزوں کے طور طریقے سیکھوں گا!"

"میرا وقت نہ برباد کرو!" سونیا نے بے رخی سے کہا اور کرسی سے اٹھ گئی!--

"ابھی تو تم کو مجھ پر رحم آ گیا تھا۔" عمران گھگھیایا۔

"جاؤ--! جان پہچان پیدا کرنے کا یہ طریقہ لغو اور لچر ہے!" سونیا کے لہجے میں تلخی تھی!

"چلا جاؤں گا!" عمران اس کے قریب جا کر آہستہ سے بولا۔ "لیکن جانے سے پہلے ایک گلاس لائم جوس کی قیمت ضرور ادا کروں گا!--اور وہ قیمت یہ اطلاع ہے کہ عنقریب تم میمی بڈ فورڈ والے معاملے میں نتھی کر لی جاؤ گی! میں چل دیا۔"

عمران دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ سونیا مضطربانہ انداز میں بولی۔

"ٹھہرو!"

عمران ٹھہر گیا لیکن اس کی طرف مڑا نہیں!

"تم مجھے بلیک میل کرنا چاہتے ہو!"

"نہیں--!" عمران اس کی طرف مڑا.... لیکن اب اس کے چہرے پر حماقت کے آثار نہیں تھے! اس نے سنجیدگی سے مگر سفاکانہ لہجے میں کہا۔ "پندرہ سال بعد بھی پولیس میمی بڈ فورڈ کے کیس میں دلچسپی لے سکتی ہے!-- پندرہ سال پہلے تم نے قانون کی مدد نہیں کی تھی۔ تم اپنے جرم سے بخوبی واقف ہو!.... اور تمہارے جرم سے شاید دو آدمی واقف ہیں ایک ٹپ ٹاپ نائٹ کلب کا منیجر اور دوسرا میں--!"

"تم کیا چاہتے ہو!" سونیا نے خوفزدہ آواز میں کہا۔

"ان آدمیوں کے نام جنہوں نے پندرہ سال پہلے تمہارا منہ بند کیا تھا۔ تم میمی کے بارے میں سب کچھ جانتی تھیں-- کیا میں غلط کہہ رہا ہوں۔"

سونیا کچھ نہ بولی! سینڈل کی نو سے فرش کھرچتی رہی!

"تمہارے پاس کیا ہے کہ میں تمہیں بلیک میل کروں گا--- میں ان آدمیوں کے نام چاہتا ہوں! اس سے بہتر موقع پھر ہاتھ نہ آئے گا!--"

"مگر ہو سکتا ہے کہ میری زندگی خطرے میں پڑ جائے!" سونیا نے کپکپاتی ہوئی سی آواز میں کہا۔

"کیوں تمہاری زندگی کیوں خطرے میں پڑ جائے گی۔"

"ان لوگوں سے صرف میں ہی واقف ہوں! انہیں یقین ہے اگر کوئی دوسرا اس سے واقف ہوتا ہے تو اس کا کھلا ہوا مطلب یہی ہوگا کہ میں نے بتایا ہے۔"

"تمہاری حفاظت کا ذمہ لیتا ہوں۔"

"تم ہو کون؟"

"میں کالا چور ہوں! تمہیں اس سے غرض نہ ہونی چاہئے! جو کچھ تم سے پوچھ رہا ہوں اگر اس کا جواب نہ دو گی تو آدھ گھنٹہ کے اندر اندر تمہیں محکمہ سراغرسانی کے سپرنٹنڈنٹ کیپٹن فیاض سے دوچار ہونا پڑے گا۔"

سونیا چاروں طرف دیکھتی ہوئی بولی۔ "میں یہاں اس جگہ گفتگو نہیں کر سکتی! میرے ساتھ آؤ!"

"چلو! مگر مجھے جلدی ہے۔ ادھر ادھر کی باتوں میں وقت خراب نہ کرنا۔"

سونیا دروازے کی طرف بڑھی لیکن ٹھیک اسی وقت ایک آدمی کمرے میں گھس آیا! یہ ایک دراز قد یوریشین تھا۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو!" اس کا لہجہ تحکمانہ تھا!

"تم سے مطلب!" سونیا جھنجھلا گئی۔

"اوہو! آسمان پر اڑ رہی ہو آج تو--- یہ چھوکرا کون ہے!"

"شٹ اپ!"

"اوہ--!" یوریشین نے اس کی کلائی پکڑ لی اور خونخوار آنکھوں سے اسے گھورتا ہوا بولا۔

"تم اس نئے عاشق کے سامنے میری توہین نہیں کر سکتیں!۔"

"اے زبان سنبھال کر!" عمران بگڑ گیا! "عاشق ہو گے تم! میں تو سیکنڈ لیفٹیننٹ ہوں۔"

"میرا ہاتھ چھوڑو!" سونیا ہاتھ چھڑانے کے لئے زور کرنے لگی! لیکن کامیاب نہ ہو سکی! یوریشین کا چہرہ حد درجہ خونخوار نظر آنے لگا تھا!

"ہاتھ چھوڑ دو میرے دوست.... ورنہ تمہیں اپنے ہاتھ کی ڈریسنگ کرانی پڑے گی!" عمران نے آہستہ سے کہا۔ جواب میں یوریشین نے سونیا کو اس طرح جھٹکا دیا کہ وہ عمران پر آرہی! یہ ایک طرح کا اعلان جنگ تھا! عمران نے اسے آہستگی سے ایک طرف ہٹاتے ہوئے کہا۔ "مجھے تمہارا چیلنج منظور ہے! جس طرح چاہے نپٹ لو!"

"نہیں! یہاں یہ نہیں ہو سکتا۔" دفعتاً سونیا دونوں کے درمیان آگئی۔!

یوریشین نے ایک بار پھر اسے بڑی بیدردی سے دھکیل دیا اور عمران کو دھوکے میں ڈال کر اس کے سینے پر ٹکر مارنی چاہی! مگر عمران ان آدمیوں میں سے تھا جو ایسے مواقع پر ہزار آنکھیں رکھتے ہیں! بہر حال اگر یوریشین نے اپنے دونوں ہاتھ آگے بڑھا کر دیوار سے نہ لگا دیئے ہوتے تو اس کی کھوپڑی کی ہڈیاں ضرور اپنی جگہ چھوڑ دیتیں! وہ کسی زخمی بھیڑیئے کی طرح غرا کر پلٹا لیکن غصے کی زیادتی اس کا دماغ الٹ چکی تھی۔ نتیجہ ظاہر ہے! عمران جیسے پھرتیلے اور ٹھنڈے دماغ کے آدمی نے اسے گھونسوں پر رکھ لیا۔ اسے اتنی مہلت بھی نہ مل سکی کہ وہ ایک آدھ ہاتھ عمران کے رسید کر سکتا! تین منٹ بعد وہ زمین پر اوندھا پڑا ہوا تھا.... اس طرح اپنے ہاتھ ادھر ادھر پھینک رہا تھا جیسے اندھا ہو گیا ہو! آہستہ آہستہ ہاتھوں کی حرکت سست پڑتی گئی اور پھر اس کی پیشانی فرش سے جا لگی-- وہ بے ہوش ہو گیا تھا--!

عمران سونیا کی طرف مڑا جو ایک گوشے میں کھڑی کانپ رہی تھی۔

"اب کیا ہوگا!" وہ کپکپائی ہوئی آواز میں کہہ کر آگے بڑھی!

"اب یا تو یہ مر جائے گا-- یا نہ مرے گا.... اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ اسے چھوڑو.... تم مجھے کہاں لے جا رہی تھیں!"

"جہنم میں-- تم نے بہت برا کیا!"

"کیا تم نے نہیں سنا تھا! وہ مجھے خواہ مخواہ عاشق بنا رہا تھا! برداشت کی بھی حد ہوتی ہے! تم مجھے گالیاں دو! میں برا نہ مانوں گا-- مگر عاشق! ارے توبہ.... توبہ--!"

عمران اپنا منہ پیٹنے لگا اور سونیا بیہوش یوریشین پر جھک پڑی جو آنکھیں بند کئے پڑا گہرے

گہرے سانس لے رہا تھا۔

"تم وقت برباد کر رہی ہو سونیا! میں تمہیں صرف تین منٹ اور دے سکتا ہوں۔ چوتھے منٹ پر کیپٹن فیاض کو فون کر دوں گا۔"

"مگر تم نے جو یہ مصیبت کھڑی کر دی ہے!" سونیا نے بیہوش آدمی کی طرف اشارہ کیا!

"اس کی فکر تم نہ کرو.... ہوش میں آتے ہی یہ چپ چاپ اٹھ کر یہاں سے چلا جائے گا!"

"اور پھر سونیا نازکارنر کو کسی نئے طوفان کے لئے ہر وقت تیار رہنا پڑے گا!--"

"کیا یہ کوئی خراب آدمی ہے!" عمران نے پوچھا۔

"خراب کے بھی تیسرے درجے سے تعلق رکھتا ہے.... مگر کارنر کیلئے کبھی برا نہیں ثابت ہوا۔"

"تم اب چلو یہاں سے! اگر تمہیں گراں گذرا ہو تو میری طرف سے اسے ایک گلاس لائم جوس پلوا دینا!۔"

"تم حالات کی انتہائی درجہ سنجیدگی سے ناواقف ہو!"

"ارے اب ختم بھی کرو!" عمران جھنجھلا گیا۔ "ورنہ.... میں پھر اپنی پرانی دنیا میں لوٹ جاؤں گا!۔"

"تم نے مجھے الجھن میں ڈال دیا ہے!" سونیا نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ "اس کا یہاں اس طرح پڑا رہنا خطرناک ہے!"

"مار ڈالوں!" عمران نے بڑی سادگی سے پوچھا!

"نن.... نہیں...." سونیا کے پیر پھر کانپنے لگے۔

"پھر تم کیا چاہتی ہو!"

"تم فی الحال یہاں سے چلے جاؤ! ورنہ تمہاری زندگی بھی خطرے میں پڑ جائے گی۔ اس کے ساتھی بہت برے ہیں۔"

"ہاں! میں چلا جاؤں اور تم اسے ہوش میں لانے کے بعد اس سے کہو کہ میں ایک بلیک میلر تھا!-- سونیا! تم مجھے الو نہیں بنا سکتیں میں جانتا ہوں کہ تم اور یہ آدمی گندے قسم کے کاروبار میں شریک ہو! ہو سکتا ہے کہ تم لوگ ان آدمیوں کو جن کا تعلق میمی کی موت سے ہے بلیک میل ہی کر رہے ہو!"

عمران نے آگے بڑھ کر دروازے کی چٹخنی چڑھا دی اور سونیا کی طرف مڑتا ہوا بولا۔ "اب

شروع ہو جاؤ۔ اس بیہوش آدمی کی پرواہ نہ کرو میں لاشوں پر بیٹھ کر بھیرویں الاپنے کا عادی ہوں!"

یک بیک سونیا کا رویہ بدل گیا اور وہ ایک خونخوار عورت نظر آنے لگی!۔ کیونکہ اس نے اپنے بلاؤز کے گریبان میں ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹا سا آٹومیٹک پستول نکال لیا تھا۔

وہ اس کا رخ عمران کی طرف کرتی ہوئی غرائی۔ "اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھالو۔"

"آچ.... چھا!" عمران نے ہاتھ اٹھا دیئے۔

"تم کون ہو!"

"کوئی بھی ہوں! لیکن تم لوگ مجھ سے زیادہ خطرناک نہیں ہو سکتے۔ پہلے میرا ارادہ تھا کہ کچھ دنوں بعد تم پر سچ مچ عاشق ہو جاؤں-- مگر اب یہ لاکھ برس نہیں ہو سکتا!"

"میں بڑی بیدردی سے فائر کرتی ہوں۔"

"ضرور کرو فائر.... لیکن خیال رہے کہ دوسری طرف تمہارے گاہک موجود ہیں! یہ کارنر ہمیشہ کے لئے ویران ہو جائے گا!" جواب میں سونیا تلخ ہنسی کے ساتھ بولی۔ "تم اس کی پرواہ نہ کرو! یہ کمرہ منٹوں میں ساؤنڈ پروف بن جاتا ہے!"

وہ ریوالور کا رخ عمران کی طرف کئے ہوئے الٹے پاؤں چلتی ہوئی سوئچ بورڈ تک گئی اور بایاں ہاتھ اٹھا کر نہ جانے کیا کیا کہ دوسرے ہی لمحے میں سارے دروازوں کے سامنے بڑی بڑی چادریں سی آگریں! یہ کسی دھات کی تھیں!۔

"اب تم مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ!" سونیا نے کھوکھلی آواز میں کہا۔ اس کا چہرہ ہر قسم کے جذبات سے عاری نظر آ رہا تھا! اور آنکھیں ویران ہو گئی تھیں۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے ان میں بینائی نہ رہ گئی ہو!

"میں بالکل تیار ہوں! تمہارے ہاتھ سے مرنا بھی کافی لذت انگیز ہوگا.... چلو!"

"ٹھائیں--!" سونیا نے فائر کر دیا! مگر عمران اس سے تھوڑے فاصلے پر کھڑا مسکرا رہا تھا۔

سونیا نے اندھوں کی طرح فائر کرنا شروع کر دیئے حتیٰ کہ سارے راؤنڈ ختم ہو گئے۔ غالباً اسے سجھائی نہیں دے رہا تھا... عمران نے آگے بڑھ کر اس سے پستول چھین لیا۔

"اب تم چیخو!" وہ مسکرا کر بولا۔ "پھیپھڑوں کا سارا زور صرف کر دو کمرہ ساؤنڈ پروف ہے-- ہے نا!"

سونیا حیرت سے آنکھیں پھاڑے اسے گھور رہی تھی! عمران نے پھر کہا۔ "دوسری ملاقات پر میرے لئے پستول کی بجائے ٹامی گن رکھنا۔ سمجھیں!"

سونیا خاموش ہی رہی! اب وہ اس بیہوش آدمی کی طرف دیکھ رہی تھی جس کے جسم میں کچھ کچھ حرکت پیدا ہو چلی تھی! لیکن وہ ہوش میں نہیں آیا اور سونیا خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتی ہوئی عمران کی طرف دیکھنے لگی۔

"کون ہے یہاں جو تمہیں بچا سکے!" عمران اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا دانت پیس کر بولا۔

سونیا دیوار سے ٹک گئی۔ عمران پھر بولا "وہ لوگ کون تھے جنہوں نے میمی...."

"میں کچھ نہیں جانتی.... میں نہیں جانتی!"

"میں گلا گھونٹ کر مار ڈالتا ہوں!" عمران کے لہجے میں بیدردی تھی۔ "تمہارے دس آدمی بھی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے سمجھیں! بس اب شروع ہو جاؤ!"

عمران نے جیب سے نوٹ بک اور قلم نکال لیا۔

"چلو جلدی کرو! مگر اس سے پہلے میرے ایک سوال کا جواب دو۔ میمی کا انتقام کون لے سکتا ہے!"

"میں کسی میمی کو نہیں جانتی!"

"اس کے لئے میں کم از کم دس شہادتیں رکھتا ہوں! تم اس سے انکار کر کے اپنی گردن نہیں بچا سکتیں-- میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہارے کان نہیں کاٹوں گا اور اگلے سال کی شروعات تک تم پر عاشق ہونے کی بھی کوشش کروں گا۔" وہ بڑی مشکل سے کچھ اگلنے پر آمادہ ہوئی! لیکن ایسے حالات میں کسی بات پر یقین کر لینا ممکن نہیں تھا! عمران اس کی باتیں غور سے سنتا رہا اور اس نے پانچ نام بھی نوٹ کئے! پھر وہ داستان کے اسے حصے پر پہنچی جہاں سے میمی کے ایک محبوب کا وجود شروع ہوتا تھا!

"اس کا کیا نام تھا!" عمران نے پوچھا۔

"راجن--! لیفٹیننٹ راجن! وہ ان دنوں شہر میں موجود نہیں تھا! اس نے میمی کی موت کی خبر سنی.... یہاں آیا.... مجھ سے بھی ملا! ہم دونوں ایک دوسرے کو بہت قریب سے جانتے تھے!"

"تم نے اس پر ان چھ آدمیوں کے نام ظاہر کر دیئے ہوں گے!"

"ہرگز نہیں! میں مزید کشت و خون نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔ راجن انہیں شارع عام پر گولی

مار دیتا! وہ ایسے ہی تیکھے مزاج کا آدمی تھا!"

"اس کے بعد بھی پھر کبھی اس سے ملاقات ہوئی تھی!"

"نہیں میں نے اسے پھر کبھی نہیں دیکھا! آخری بار ۴۳ء میں مجھے اطلاع ملی تھی کہ وہ مشرق بعید کے محاذ پر بھیج دیا گیا ہے! پھر اس کے بعد سے اس کے متعلق میں آج تک لاعلم ہوں!"

"تم ان چھ آدمیوں کو بلیک میل کرتی رہی ہو!" عمران نے پوچھا۔

"یہ سراسر بہتان ہے! میں کبھی کسی گندے کام میں ہاتھ نہیں ڈالتی!"

"تم نے اسی زمانے میں پولیس کو اطلاع کیوں نہیں دی تھی!"

"میں خائف تھی! ان سے ڈرتی تھی! نام تمہارے پاس ہیں۔ ان کی شخصیتوں پر غور کرو! کیا پولیس اسے باور کر لیتی! البتہ دوسری صورت میں میں پولیس کی حفاظت بھی نہ حاصل کر سکتی! اور شاید میرا بھی وہی انجام ہوتا جو میمی کا ہوا تھا۔ اور -- وہ بہت اچھی تھی!.... بہت نیک.... وہ اپنا جسم نہیں بیچتی تھی! اسی لئے اس کا یہ انجام ہوا۔"

"تم بھی ویسی ہی شریف اور نیک ہو! کیوں؟"

"میں نے نہیں کہا۔ اگر میں شریف اور نیک ہوتی تو میرے بلاؤز کے گریبان سے آٹومیٹک پستول کی بجائے گلاب کا پھول نکلتا!-- یہ کمرہ ساؤنڈ پروف نہ ہوتا! مگر اب میں ایسی بری بھی نہیں ہوں کہ بلیک میلنگ جیسا بزدلانہ پیشہ اختیار کروں!"

"میں تم پر عاشق ہونا چاہتا ہوں!"

"میرا وقت نہ برباد کرو!" سونیا برا سا منہ بنا کر بولی۔ "اگر اسی شہر میں رہتے ہو تو اپنا انجام دیکھ لو گے!"

"خیر.... خیر.... میں کہیں تمہارے عشق میں در و دیوار سے سر نہ ٹکراتا پھروں!-- اب یہ اپنا ساؤنڈ پروف وغیرہ ہٹاؤ! میں باہر جانا چاہتا ہوں!" سونیا اپنی جگہ سے ہلی بھی نہیں! عمران نے محسوس کیا جیسے وہ اسے کچھ دیر اور روکنا چاہتی ہو!-- شاید اس کا خیال درست بھی تھا!

کیونکہ دوسرے ہی لمحے میں سونیا نے اس کے بارے میں پوچھ گچھ شروع کر دی اور گفتگو کا انداز کچھ اس قسم کا تھا جیسے وہ دونوں دوستانہ طور پر مل بیٹھے ہوں!

"ہاں ٹھیک ہے.... بالکل ٹھیک ہے....!" عمران آہستہ آہستہ بڑبڑاتا ہوا اس کی طرف بڑھنے لگا اور سونیا اپنی جگہ سے کھسکنے لگی! عمران کا چہرہ اسے ڈراؤنا معلوم ہو رہا تھا! اچانک عمران نے جھپٹ کر اس کی گردن پکڑلی! سونیا کی ہسٹریائی انداز کی چیخیں اس کے کان پھاڑ رہی تھی۔ مگر کمرہ ساؤنڈ پروف تھا! اس لئے وہ اطمینان سے اپنی گرفت تنگ کرتا رہا حتیٰ کہ سونیا بیہوش ہو کر اس کے بازوؤں میں جھول گئی۔ اس نے اسے آہستگی سے ایک طرف ڈال دیا اور سوئچ بورڈ کی طرف جھپٹا اس پر ایک غیر معمولی قسم کا سوئچ موجود تھا!-- پھر اسے کمرے سے نکلنے میں آدھے منٹ سے زیادہ وقت نہیں صرف کرنا پڑا۔ باہر کا کمرہ حسب معمول گاہکوں سے آباد تھا! عمران نکلا چلا گیا--!

O

گھر پہنچ کر اسے سر سلطان کا پیغام ملا جس کے مطابق اب محکمہ خارجہ کو کرنل جوزف کی موت سے کوئی دلچسپی نہیں رہ گئی تھی! اس لئے عمران کے لئے ضروری نہیں تھا کہ وہ اس کیس میں الجھا رہے-- مگر عمران!-- جو اب اس حد تک اپنا ہاتھ ڈال چکا تھا کیسے باز رہ سکتا تھا! اس نے کپڑے اتارے اور رات کا کھانا کھائے بغیر سونے کے کمرے میں آکر کیپٹن فیاض کے نمبر ڈائیل کرنے لگا!-- شاید وہ بھی ابھی نہیں سویا تھا کیونکہ کال اسی نے ریسیو کی!

"میں عمران ہوں سوپر فیاض!" اس نے مغموم آواز میں کہا۔

"اوہو!.... عمران.... کہو مری جان!" خلاف توقع فیاض کے لہجے میں وہی پرانا خلوص تھا اور بے تکلفی بھی!

عمران ایک طویل سانس لے کر بولا۔ "ابھی مجھے سر سلطان کا پیغام ملا ہے کہ محکمہ خارجہ کو اب کرنل جوزف کے قتل سے کوئی دلچسپی نہیں رہ گئی اس لئے اب اس کیس سے میرا کوئی تعلق نہیں رہ گیا!"

"مگر تم اپنی ٹانگ اڑائے رکھنا چاہتے ہو!" فیاض ہنسا۔ "ویسے تم نے محنت تو بہت کی ہے بیگم کو الو بنا کر ان سے سب کچھ معلوم کرلیا۔"

"کیا! نہیں تو.... الو بنائے بغیر!.... ویسے اگر الو تمہیں ناپسند ہو تو مجھے بھجوا دو!"

"مذاق چھوڑو.... تم اس وقت کیا کر رہے ہو!"

"مذاق کر رہا ہوں!"

"میں آرہا ہوں! کہیں جانا مت!"

"الو لیتے آنا.... میں آج بہت اداس ہوں!"

دوسری طرف سے سلسلہ منقطع کر دیا گیا اور عمران کو فوراً ہی پھر خواب گاہ کی طرف دوڑنا پڑا کیونکہ اب اس فون کی گھنٹی بج رہی تھی جو ایکس ٹو کے استعمال میں رہتا تھا! دوسری طرف سے بولنے والی جولیا تھی!

"یس سر! میں دو افراد کے ساتھ جوزف لاج کی تلاشی لے چکی ہوں اور میرا خیال ہے کہ میں نے کام کی باتیں معلوم کی ہیں!"

"ہوں.... وقت نہ برباد کرو.... کم سے کم الفاظ استعمال کرنے کی کوشش کیا کرو!"

"بہت بہتر جناب!" جولیا کے لہجے میں ناخوشگواری تھی!" میں نے ایک خفیہ کمرے کا پتہ لگایا ہے.... جو نشست کے کمرے اور خواب گاہ کے درمیان ہے-- کمرہ نہیں بلکہ اسے تہہ خانہ کہنا چاہئے! جس کی سیڑھیاں غسلخانے سے شروع ہوتی ہیں.... واش بیسن کے نیچے ایک سوئچ بورڈ ہے! جسے استعمال کرنے سے دروازہ ظاہر ہو جاتا ہے! اس تہہ خانے کی حالت مشتبہ ہے! اگر آپ بھی دیکھ لیتے تو بہتر ہوتا! میز اور کرسیاں الٹی پڑی ہیں! غالباً کچھ روز قبل وہاں چند آدمیوں نے شراب نوشی کی تھی! بوتلیں اور چار گلاس ٹوٹے ہوئے ملے ہیں! ہم نے وہاں انگلیوں کے نشانات بھی تلاش کئے! ہمیں اس میں کامیابی ہوئی ہے!-- تنویر نشانات کو ڈیولپ کر رہا ہے!"

"تم بہت تیزی سے ترقی کر رہی ہو جولیا۔" عمران نے کہا۔ "اچھا میں اسے دیکھ لوں گا! اب وہاں دوبارہ جانے کی ضرورت نہیں!"

"ہمارے لئے کوئی اور حکم۔!"

"فی الحال کچھ نہیں!۔"

"اگر آپ جولیا کو اپنے راز سے آگاہ کردیں....!"

"غیر ضروری باتیں نہیں!" عمران نے خشک لہجے میں کہا اور ریسیور رکھ دیا۔ وہ پلنگ پر بیٹھا ہی تھا کہ باہر سے کسی نے گھنٹی بجائی! فیاض کے علاوہ اور کون ہو سکتا ہے۔ عمران سوچتا ہوا اٹھا.... نشست کے کمرے میں آیا! سلیمان پہلے ہی دروازہ کھول چکا تھا! اس کی عادت تھی وہ اس وقت تک جاگتا رہتا جب تک عمران نہ سو جاتا۔

آنے والا فیاض ہی تھا! اس نے بڑی گرمجوشی سے عمران سے مصافحہ کیا اور پیٹھ ٹھونکتا ہوا بولا۔

"آج کل موٹے ہو رہے ہو!"

"صحت افزائی کا شکریہ! مگر اسی وقت دوڑنے کی کیا ضرورت تھی!"

"کافی پیوں گا! -- تمہارے یہاں کی کافی کا ذائقہ ہی الگ ہوتا ہے!"

"میں اس میں حقے کی تمباکو ملوا دیتا ہوں!" عمران نے سنجیدگی سے کہا اور پھر سلیمان کو آواز دی۔ اس سے کافی کے لئے کہہ کر وہ میز پر ٹک گیا۔

"میں الجھن میں پڑ گیا ہوں!" فیاض نے رومال سے اپنا چہرہ صاف کرتے ہوئے کہا۔

"پوسٹ مارٹم کی رپورٹ کے مطابق لاش پر خنجر کا زخم تقریباً اڑتالیس گھنٹے بعد لگایا گیا۔"

"گویا وہ لاش دو دن پہلے کی ہو سکتی ہے!"

"قطعی۔!"

"مگر اس کی ظاہری حالت ایسی نہیں تھی!"

"پوسٹ مارٹم کی رپورٹ کے مطابق اسے برف میں رکھا گیا تھا!"

"خوب!" عمران کچھ سوچنے لگا!

"اب میں تمہیں میمی بڈفورڈ کے متعلق بتا سکتا ہوں!" فیاض نے کہا۔

"اب ضرورت نہیں ہے! کیونکہ سر سلطان کو اس سے کوئی دلچسپی نہیں رہ گئی!"

"لیکن میری دلچسپی تو باقی ہے!"

"مجھے افسوس ہے! میں آج کل بہت اداس ہوں! اس لئے کھانے پینے کے علاوہ اور کسی چیز سے دلچسپی نہیں رہ گئی! ویسے میمی بڈفورڈ کے متعلق جتنا میں جانتا ہوں شاید اس کا چوتھائی بھی تمہارے حصے میں نہ آیا ہو!"

"کیا جانتے ہو!"

"وہ بڑی حسین تھی! یہاں کئی شاعروں نے اس پر نظمیں لکھیں تھیں! اگر وہ زندہ ہوتی تو اس کی شادی اپنے ماموں سے کرا دیتا۔"

"عمران! بعض اوقات میں سوچتا ہوں کہ تمہاری ہڈیاں چور کر دوں!"

"مائی ڈیئر.... سوپر فیاض! تمہارے پاس جو بیش قیمت معلومات ہیں انہیں اسی وقت کسی

ایسے اخبار میں دے دو جس کا ایڈیٹر تمہارے بوٹ چاٹتا ہو! اس طرح تمہیں دو فائدے ہوں گے۔ ایڈیٹر ممنون ہو گا اور.... دوسرا فائدہ پوری قیمت وصول ہونے پر بتاؤں گا! مطمئن رہو!"

"دوسرا فائدہ!"

"تمہاری بے صبری ہی مجھے شادی کر لینے پر اکساتی رہتی ہے! تم دوسرے فائدے کی پروا مت کرو!"

"میری معلومات کا ماخذ سیکنڈ آفیسر ہے جس کے متعلق تمہیں بیگم سے پورے حالات معلوم ہو چکے ہیں!"

"اور ٹپ ٹاپ نائٹ کلب کے دونوں ویٹر!"

"ارے.... وہ.... ان سے مجھے کوئی خاص بات نہیں معلوم ہو سکی!"

"ٹپ ٹاپ نائٹ کلب کا منیجر۔"

"اس سے بھی کچھ نہیں معلوم ہو سکا! سوائے اس کے کہ وہ چند نامعلوم آدمیوں کے مظالم کا شکار ہو کر مر گئی تھی! اس کا ریکارڈ نکلوا کر دیکھا اور اس سے اس کے بیان کی تصدیق ہو گئی! لیکن وہ کسی پر شبہ نہیں ظاہر کر سکا! اس کے چاہنے والے ہزاروں کی تعداد میں تھے!"

"لیکن!" عمران کچھ سوچتا ہوا بولا۔ "تم کسی ایسے آدمی کے وجود سے بھی واقف ہو جسے خود میمی چاہتی رہی ہو۔"

"نہیں مجھے کسی ایسے آدمی کا علم نہیں ہے!"

"کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں تمہارے لئے کام کروں!"

"نہیں تو کیا میں اس وقت تعزیت کے لئے آیا ہوں!" فیاض نے جھنجھلا کر کہا۔

"خیر.... تم جس لئے بھی آئے ہو اس کی پروا نہیں! تم سیکنڈ آفیسر والی کہانی اشاعت کے لئے اسی وقت دے دو! اسے کل صبح کے کسی اخبار میں یقینی طور پر آجانا چاہئے! اگر تم نے وجہ پوچھنے میں وقت برباد کیا تو میں تمہیں کافی بھی نہ پینے دوں گا!"

فیاض خاموش ہو کر کچھ سوچنے لگا!.... اتنے میں کافی آ گئی.... اور عمران کافی کی چسکی لے کر بولا۔ "اس پراسرار گمنام آدمی کا پورا حلیہ من و عن شائع ہونا چاہئے۔"

"ہو جائے گا۔"

"کل صبح کے اخبار میں آنا چاہئے!" عمران نے سر ہلا کر کہا "اگر تم اس کی وجہ بھی پوچھو تو تمہیں خودکشی کا مشورہ دینا پڑے گا! کیونکہ ان معلومات کو اپنی ذات تک محدود رکھ کر تم لاکھ برس اس آدمی کا پتہ نہ لگا سکو گے۔"

"میں سمجھتا ہوں! میں نے بھی یہی سوچا تھا۔" فیاض نے جواب دیا۔

"سوچا تھا نا--ارے تم بہت ذہین آدمی ہو! لیکن اسے کیا کرو کہ تمہاری بیوی نے تمہیں گاؤدی مشہور کر رکھا ہے!"

فیاض کچھ نہ بولا! کافی ختم کر چکنے کے بعد وہ اٹھا اور کچھ کہے سنے بغیر باہر نکل گیا۔

آج وہ بڑی سعادت مندی سے عمران کے ہر مشورہ پر عمل کر رہا تھا!



رات سرد اور تاریک تھی! عمران جوزف لاج کے سامنے رک گیا! وہ جولیا سے ملی ہوئی اطلاعات کی تصدیق کرنا چاہتا تھا! جوزف لاج مقفل تھا! اسے سرکاری طور پر بند کر دیا گیا تھا! اس کے تین نوکر حراست میں تھے۔ یہ تینوں مستقل طور پر جوزف لاج ہی میں رہتے تھے! ان کا بیان تھا کہ کرنل جوزف لاش ملنے سے دو دن قبل غائب ہوئے تھے! وہ اکثر اسی طرح نوکروں کو مطلع کئے بغیر کئی کئی دن گھر سے غائب رہتا تھا! اور پھر کسی صبح وہ اسے خوابگاہ میں سوتا ہوا پاتے! گویا کرنل جوزف کی شخصیت بھی کم پراسرار نہیں تھی! وہ کس راستے سے گھر میں داخل ہوتا تھا اس کا جواب اس کے ملازم نہیں دے سکے تھے!

عمران عمارت کی پشت پر جا کر اندر جانے کا راستہ تلاش کرنے لگا ایک جگہ اسے امکانات نظر آئے! شاید اس کے ماتحت بھی اسی راستے سے اندر گئے تھے! یہاں دیوار کے قریب ہی ایک تناور درخت تھا جسکی شاخیں چھت پر پھیلی ہوئی تھیں! عمران نے سوچا ممکن ہے کہ کرنل جوزف بھی یہی راستہ استعمال کرتا رہا ہو! لیکن درخت کے ذریعے اوپر پہنچنے کے بعد عمران کو یہ خیال ترک کر دینا پڑا! کیونکہ یہ چھت نہیں تھی صرف دیوار تھی! ایک فٹ چوڑی! نیچے اندھیرا تھا اس لئے وہ زمین سے اس کی اونچائی کا اندازہ نہ لگا سکا! یہاں سے ٹارچ روشن کرنا بھی خطرے سے خالی نہیں تھا! مگر دوسری صورت یہ بھی تھی کہ وہ دیوار پر لیٹ کر ٹارچ والا ہاتھ نیچے لٹکا دیتا!--اس نے یہی کیا! دیوار تقریباً بیس فٹ اونچی تھی۔ ایک سرے سے دوسرے سرے تک کہیں بھی نیچے

اترنے کی کوئی صورت نظر نہ آئی.... اسے یاد آیا کہ اس کے ماتحتوں میں سے تنویر دیوار پھاندنے اور رسی کی مدد سے اونچی اونچی دیواروں پر چڑھنے میں کافی مشاق ہے! لیکن کرنل جوزف کے متعلق اسے اپنا یہ خیال ترک کر دینا پڑا کہ وہ بھی اسی دیوار کو استعمال کرتا رہا ہوگا!

عمران نے جیب سے پتلی سی ڈور کا لچھا نکالا! اور اسے درخت کی ایک شاخ میں پھنسا کر نیچے اترتا چلا گیا۔

کچھ دیر تک بھٹکنے کے بعد وہ آخرکار اسی کمرے میں جا پہنچا جہاں اس نے کرنل جوزف کی لاش دیکھی تھی! غسل خانے میں تہہ خانے کا راستہ دریافت کرنے میں بھی دشواری پیش نہیں آئی.... واش بیسن کے نیچے ایک غیر ضروری سا ہینڈل نظر آرہا تھا جسے گھماتے ہی دیوار میں ایک چار فٹ اونچی اور تین فٹ چوڑی خلا نظر آنے لگی!

ٹارچ کی روشنی میں زینے طے کرتے وقت عمران سوچ رہا تھا کہ اس کے ماتحت یقیناً بہت ذہین ہیں اور تہہ خانے کا راستہ یقینی طور پر جولیا ہی نے دریافت کیا ہوگا!

پھر وہ کرنل جوزف کے متعلق سوچنے لگا! وہ یقیناً ایک پراسرار آدمی تھا! عام آدمیوں کے یہاں تہہ خانے نہیں پائے جاتے.... لیکن آخر محکمہ خارجہ اس میں کیوں دلچسپی لے رہا تھا!

عمران نے نیچے پہنچ کر چاروں طرف روشنی ڈالی اور حیران رہ گیا! یہاں کی ابتری ظاہر کر رہی تھی کہ یہاں بہت ہی سخت قسم کی جدوجہد ہوئی ہے۔ آدمی یقیناً کئی رہے ہوں گے کیونکہ ٹوٹے ہوئے گلاسوں کی تعداد چار تھی!

عمران جھک کر فرش پر کچھ دیکھنے لگا! پھر سیدھے کھڑے ہو کر دیواروں پر روشنی ڈالی جن کا پلاسٹر کئی جگہ سے ادھڑا ہوا تھا.... پلاسٹر نوعیت کے اعتبار سے پرانا ہی معلوم ہوتا تھا! یعنی یہ تہہ خانہ بھی اتنا ہی پرانا تھا جتنی کہ خود عمارت! پلاسٹر میں سیمنٹ کی بجائے سرخی مائل چونا اور ریت استعمال کی گئی تھی۔

عمران سوچنے لگا اگر یہاں ہونے والی کشمکش ہی کرنل جوزف کی موت کی ذمہ دار تھی تو خنجر والی کہانی کسی طرح بھی درست نہیں ہو سکتی! کرنل جوزف اپنے دشمنوں کو اس تہہ خانے میں کیوں لایا۔ دشمن نہیں بلکہ دشمنوں کو.... کیونکہ دو آدمیوں کے درمیان میز پر چار گلاسوں کی موجودگی ناقابل یقین تھی! یہاں چار ہی کرسیاں بھی تھیں! ان میں سے تین کی حالت سے

صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ زیادہ دنوں تک کسی بند جگہ پر نہیں رہیں ان کے بر خلاف ایک کرسی کی سیلی ہوئی لکڑی بتاتی تھی کہ وہ ہمیشہ تہہ خانے ہی میں رہی ہیں! لہٰذا وہاں تین کرسیاں حال ہی میں ضرور تہ لائی گئی ہوں گی!

عمران گری ہوئی میز کو ٹٹول رہا تھا جس کی لکڑی پرانی اور نم آلود تھی! بے خیالی میں اس نے اسے اٹھانے کی کوشش کی! ارادتاً نہیں بلکہ یونہی! دفعتاً میز کی اوپری سطح پایوں سے الگ ہو کر اس کے ہاتھ میں آگئی! اور اس نے اسے دوبارہ زمین پر ڈال دیا.... بہت سے کاغذ کے ٹکڑے ادھر ادھر بکھر گئے! شاید میز میں کوئی خفیہ دراز تھی، جو میز کے ٹوٹتے ہی ظاہر ہو گئی تھی!

عمران نے تختے کو دوبارہ احتیاط سے اٹھا کر ایک طرف کھڑا کر دیا! اور اب یہ حقیقت اس پر واضح ہوئی کہ اوپری تختہ اکہرا نہیں بلکہ دوہرا تھا! بناوٹ کے اعتبار سے تو وہ اکہرا ہی معلوم ہوتا تھا! بہر حال ایک طرف کی تختی نکل جانے کی بناء پر وہ کاغذات باہر آگئے تھے!

کاغذات نہ صرف قابل توجہ تھے بلکہ عمران کا متحیرانہ انداز مطالعہ انہیں "اہم" بھی ظاہر کر رہا تھا! اس نے بڑی تیزی سے سارے کاغذات کا جائزہ لیا اور انہیں کوٹ کی اندرونی جیب میں ٹھونستا ہوا کھڑا ہو گیا۔

اس کی سانس تیزی سے چل رہی تھی اور انداز سے ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے یہاں کا کام ختم ہو چکا ہو! وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا زینوں کی طرف آیا اور اوپر جانے لگا۔

عمارت سے باہر نکل کر وہ سڑک پر آیا! اسے توقع تھی کہ اس کی ماتحت جولیانا فٹزواٹر آس پاس کہیں نہ کہیں ضرور موجود ہوگی! کیونکہ آجکل اس پر ایکس ٹو کا راز معلوم کر لینے کا بھوت سوار تھا!

توقع غلط نہیں ثابت ہوئی۔ ان دونوں کا ٹکراؤ عمارت کے سامنے ہوا۔ لیکن عمران اس طرح نکلا چلا گیا جیسے اس نے دیکھا ہی نہ ہو اور جولیا بھی شاید اسے نظر انداز ہی کر دینا چاہتی تھی۔ اس نے اس پر نظر پڑتے ہی دوسری طرف منہ پھیر لیا تھا۔ اس کے فرشتے بھی نہیں سوچ سکتے تھے کہ اس نے اس وقت "ایکس ٹو" کو نظر انداز کرنے کی کوشش کی تھی! عمران تیزی سے نکلا چلا گیا!

O

دوسری صبح کے اخبارات میں خنجر کی کہانی آگئی تھی!.... اس مخبوط الحواس آدمی کا حلیہ بھی شائع کیا گیا تھا۔ جسے ایک تھانے کے سیکنڈ آفیسر نے میمی بڈ فورڈ کی قبر پر روتے اور آہیں

بھرتے دیکھا تھا... فیاض نے صبح ہی صبح عمران کو فون کیا۔

"اب تو تم مطمئن ہو نا!"

"ہاں! بالکل!" عمران نے جواب دیا! "یہ ایک بہت عمدہ پلاٹ ہے اس پر ایک جاسوسی ناول لکھوں گا۔ ہیرو کا نام کیپٹن فیاض ہوگا! اور ہیروئن کا نام.... کیا ہونا چاہئے!"

"بکواس مت کرو! اگر یہ تدبیر بھی کار آمد ثابت نہ ہوئی تو کیا کریں گے!"

"صبر کریں گے!" عمران ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔ "صبر کرنے سے پھیپھڑے مضبوط ہوتے ہیں اور زکام کبھی نہیں ہوتا۔"

"بکواس نہیں بند کرو گے!"

"کیپٹن فیاض! اب اپنی آنکھیں کھلی رکھو! اگر اس سلسلے میں کوئی خاص بات معلوم ہو تو مجھے ضرور اطلاع دینا!" عمران نے کہا اور جواب کا انتظار کئے بغیر سلسلہ منقطع کر دیا چند منٹ ٹھہر کر اس نے سر سلطان کے نمبر ڈائیل کئے!۔

"یس سر!.... عمران اسپیکنگ!"

"کیا بات ہے!" دوسری طرف سے آواز آئی۔

" آپ نے آج کا اخبار دیکھا! میرا مطلب ہے میمی بڈ فورڈ کی کہانی!"

"ہاں! بھئی یہ معاملہ بہت دلچسپ ہو گیا ہے!"

"اور اب محکمہ خارجہ کو اس سے کوئی دلچسپی نہیں!" عمران نے پوچھا۔

"محکمہ خارجہ کو پہلے بھی کوئی دلچسپی نہیں تھی! میں ذاتی طور پر دلچسپی لے رہا تھا!"

"کرنل جوزف آپ کا دوست تھا۔"

"ہاں--!"

"دوستی کی ابتداء کیسے ہوئی تھی!"

"مجھے یاد نہیں!" سر سلطان کی آواز میں جھنجھلاہٹ تھی!

"خیر جانے دیجئے! پہلے آپ نے دلچسپی لینی شروع کی! پھر مجھے روک دیا! کیا آپ اس کی وجہ بتا سکیں گے!"

"ضروری نہیں سمجھتا!"

"میں سیکرٹ سروس کے چیف آفیسر کی حیثیت سے پوچھ رہا ہوں!" عمران کے لہجے میں سختی تھی!

"کیا مطلب--!"

"اے تھری زیڈ سیون معاہدے کے کاغذات!" عمران نے پرسکون اور باوقار لہجے میں کہا۔

"کیا؟--" دوسری طرف سے آواز آئی اور پھر خاموشی--!

"ہیلو!" عمران نے ریسیور کو جھٹکا دیا۔

"عمران۔" دوسری طرف سے بھرائی ہوئی آواز آئی۔ "جس حال میں بھی ہو فوراً چلے آؤ.... فوراً۔"

"میں آرہا ہوں!" عمران نے کہا اور ریسیور رکھ کر فلیٹ سے باہر نکل آیا۔ شاید وہ پہلے ہی سے اس کے لئے تیار تھا۔

اس نے گیراج سے اپنی ٹوسٹیر نکالی اور سر سلطان کے بنگلے کی طرف روانہ ہو گیا!۔

حالانکہ دھوپ اب اچھی طرح پھیل گئی تھی لیکن عمران نے سر سلطان کو پائیں باغ میں ٹہلتے ہوئے پایا... پھر وہ کار سے اتر ہی رہا تھا کہ سر سلطان بلند آواز میں بولے۔ "او بدمعاش جلدی کرو!"

"یس سر!" عمران تیزی سے ان کی طرف بڑھتا ہوا بولا۔

"کاغذات کی کیا بات تھی!"

"میں صرف اے تھری زیڈ سیون معاہدے کی بات کر رہا تھا۔"

"اس کے کاغذات کے متعلق تمہیں کیا معلوم!"

"میں جانتا ہوں کہ اس وقت آپ کے دفتر میں ان کاغذات کی صرف نقل موجود ہے! اصل کاغذات وہاں نہیں ہیں اور شاید آپ کو اس کا علم بھی ہے!"

"اندر چلو!" سر سلطان نے اسے پورٹیکو کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا۔

وہ نشست کے کمرے میں آگئے.... اور سر سلطان نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "اصل کاغذات کہاں ہیں۔"

"میرے کوٹ کی اندرونی جیب میں!" عمران نے بڑی سنجیدگی سے جواب دیا۔

"تمہیں کہاں ملے!"

"مجھے وہ شعر نہیں یاد آرہا!.... وہ کیا ہے موسیٰ کی دین سے خدا کا احوال پوچھئے.... نہیں کیا تھا.... اخیر میں ہے کہ پیمبری مل جائے!"

"عمران--!"

"یس سر....!"

"میں نے تمہیں شعر سننے کے لئے نہیں بلایا!۔ وہ کاغذات تمہیں کہاں سے ملے!"

"کرنل جوزف کی کوٹھی میں!"

"میرے خدا.... تو میرا خیال غلط نہیں تھا!" سر سلطان بڑبڑائے!

"آپ نے مجھے پوری پچویشین نہیں بتائی تھی! لہٰذا یہ ضروری نہیں تھا کہ یہ کاغذات میرے ہی ہاتھ لگتے.... کوئی دوسرا بھی ان سے فائدہ اٹھا سکتا تھا!"

"لاؤ کاغذات مجھے دو!"

عمران نے کاغذات کا پیکٹ جیب سے نکال کر ان کی طرف بڑھا دیا! پھر تقریباً تین منٹ تک کاغذات کی کھڑکھڑاہٹ کے علاوہ وہاں اور کسی قسم کی آواز نہیں سنی گئی!

"عمران! اس میں دو شقیں نہیں ہیں!" سر سلطان نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ "یعنی یہ کاغذات نامکمل ہیں۔"

"جس جگہ سے یہ کاغذات برآمد ہوئے تھے! وہاں ان کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا!"

"ان دو شقوں کا.... کسی کے ہاتھ لگنا بھی ہمارے لئے اچھا نہیں ہوگا-- تم جانتے ہی ہو کہ ان دنوں حالات کیا ہیں۔"

"میں جانتا ہوں اور حالات سے فائدہ اٹھانے سے قبل ہی وہ قتل کر دیا گیا! مگر کیا یہ دونوں شقیں ان کے پاس بھی نہیں تھیں!"

"میں نہیں جانتا!"

عمران سر سلطان کے چہرے کی طرف غور سے دیکھ رہا تھا! اس نے چھوٹتے ہی پوچھا! "آپکی جوزف سے دوستی، کاغذات گم ہونے کے بعد سے شروع ہوئی تھی یا اس سے پہلے کی ہے!"

"بہت پہلے کی بات ہے! اور وہ اسی دوستی سے ناجائز فائدہ اٹھا کر اپنے مقصد میں کامیاب ہوا تھا! مجھے شروع ہی سے اس پر شبہ تھا! لیکن تم جانتے ہو کہ اس واقعے کو منظر عام پر لانے سے

میری کتنی بدنامی ہوتی! میں یونہی نجی طور پر اس کے خلاف تحقیقات کراتا رہا تھا! کئی بار اس کی نادانستگی میں اس کے مکان کی تلاشی بھی لی گئی تھی لیکن کاغذات نہیں ملے تھے! پھر میں نے یہ خیال ہی ترک کر دیا تھا کہ اس حرکت میں اس کا ہاتھ رہا ہوگا۔ لیکن جب اس کے قتل کی اطلاع ملی تو ایک بار پھر مجھے اندیشوں نے گھیر لیا! بہر حال میں ذہنی کشمکش کے عالم میں تھا! اس لئے میں نے تمہیں جائے واردات پر طلب کر لیا تھا! اور اب سوچتا ہوں کہ میں نے غلطی نہیں کی تھی!"

"مگر پچھلی رات آپ نے مجھے قطعی بری الذمہ کر دیا تھا!"

"اس وقت میں یقیناً غلطی پر تھا! بہر حال وہ بھی اس ذہنی کشمکش کا نتیجہ تھا! میں صحیح فیصلہ نہیں کر سکتا تھا کہ مجھے کیا کرنا چاہئے! مگر تم مجھے بتاؤ کہ کاغذات تمہیں کس طرح ملے!"

عمران نے تہہ خانے اور میز کے متعلق بتانا شروع کیا! سر سلطان کے چہرے پر حیرت کے آثار تھے۔ انہوں نے عمران کے خاموش ہوتے ہی کہا "کیا وہ دونوں شقیں اس کے پاس بھی نہیں تھیں! ہو سکتا ہے۔ یہی بات ہو! ورنہ وہ اب تک کسی تیسری طاقت سے اس کی قیمت وصول کر چکا ہوتا!"

عمران کچھ نہ بولا! تھوڑی دیر کمرے کی فضا پر بوجھل سا سکوت طاری رہا پھر سر سلطان بولے! "ان دونوں شقوں کا ملنا بہت ضروری ہے!"

"فی الحال ان کاغذات کو سنبھال کر رکھیئے۔ میمی بڈ فورڈ کی روح انتقام انتقام چیخ رہی ہے۔ کبھی وہ بادلوں سے جھانکتی ہے! کبھی شفق.... نہیں.... افق.... کیا آپ مجھے افق اور شفق کا فرق سمجھا سکتے ہیں!"

"ارے شفق.... وہ سرخی....!" سر سلطان شاید بے خیالی میں بڑبڑائے پھر چونک کر عمران کو گھورنے لگے اور ان کے ہونٹوں پر پہلے تو ایک ندامت آمیز سی مسکراہٹ نمودار ہوئی پھر جھنجھلائے ہوئے لہجے میں بولے۔ "تم گدھے ہو! کام کی بات کرو! میں الجھن میں ہوں!"

"یہ کاغذات اتفاقاً ملے تھے!" عمران نے اپنی آنکھوں کو گردش دے کر کہا۔

"اگر وہ بھی اتفاقاً مل گئے تو حاضر کر دیئے جائیں گے۔"

"کیا مطلب!"

"کیا میں وہاں ان کاغذات کی تلاش میں گیا تھا!" عمران نے سوال کیا۔

"پہلے کی بات اور تھی! اب یہ کیس تمہارے سپرد کیا جاتا ہے!"

"میں ایسے بے سروپا کیس کے سلسلے میں کیا کر سکوں گا!" عمران سوچتا ہوا بولا پھر سر سلطان کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا کہنے لگا! "مجھے تفصیل کا علم نہیں ہے! میں سمجھتا ہوں کہ اب مجھے سیکرٹ سروس کے چیف کی حیثیت سے کام کرنا ہوگا.... لیکن.... مصیبت تو یہ ہے کہ اس سلسلے میں آپ سے جس قسم کے سوالات کروں گا شائد آپ ان کا جواب دینا پسند نہ کریں!"

"میں نہیں سمجھا! تم کیا کہنا چاہتے ہو!"

"میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ دونوں کی دوستی کس بنا پر تھی!"

"اس سے کیا سروکار!" دفعتاً سر سلطان کا موڈ بگڑ گیا!

"میں اپنے طور پر سوال نہیں کر رہا ہوں! بلکہ یہ سمجھئے کہ سیکرٹ سروس کے چیف نے کارروائی شروع کر دی ہے اور وہ ہر پہلو سے دیکھنے اور سمجھنے کی کوشش کرے گا!"

"میں اس سوال کا جواب نہیں دے سکتا!"

"تو میں اس کیس کو لینے کے لئے بھی تیار نہیں! عمران نے خشک لہجے میں کہا اور برا سا منہ بنا کر دوسری طرف دیکھنے لگا۔

سر سلطان نے اسے حیرت سے دیکھا لیکن خاموش ہی رہے! شاید عمران کا یہ لہجہ ان کے لئے توہین آمیز تھا!

"جو بات آپ چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں۔" عمران نے کچھ دیر بعد کہا۔ "وہیں سے میری تفتیش کا آغاز ہوگا اور اگر آپ وہ بات بتانے پر تیار نہیں تو میں مجبور ہوں!"

"وہ کیا بات ہو سکتی ہے!" سر سلطان جھپٹ پڑنے والے انداز میں بولے!

آہاں!" عمران نے ایک طویل سانس لی اور ہاتھ اٹھا کر درویشوں کے سے لہجے میں بولا۔ "آدمی خواہ فرشتہ ہو جائے! خوبصورت عورتیں اس پر چھائی رہیں گی!"

"کک.... کیا.... بب.... بکواس.... لاحول....!" سر سلطان جھینپے ہوئے انداز میں ہکلائے اور عمران کی طرف اس طرح دیکھنے لگے جیسے اس نے انہیں کوئی گندی سی گالی دے دی ہو!

"کیا کوئی مرد آپ سے حکومت کے راز اگلوا سکتا ہے!" عمران نے پوچھا۔

"تم چلے جاؤ یہاں سے.... جاؤ....!" سر سلطان غصیلے لہجے میں چیخ کر کھڑے ہوگئے۔

"فکر نہیں۔۔۔!" عمران اٹھتا ہوا بولا۔ "سنجیدگی سے غور کیجئے گا۔ اس بات پر! بہرحال اس خفیہ معاہدے کی دو شقیں آپ کے ہاتھ میں نہیں ہیں۔ محکمے کو اس کا علم نہیں ہے کہ معاہدے کے کاغذات دفتر سے باہر بھی گئے ہیں! کیونکہ آپ نے اس کی نقل فراہم کر لی تھی۔۔۔۔ اب آپ خود سوچئے کہ آپ کس پوزیشن میں ہیں۔ میں یہ آپ ہی کے مفاد میں کہہ رہا ہوں! ورنہ مجھے اس سے کیا سروکار ہو سکتا ہے۔"

عمران دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ سر سلطان بولے۔ "ٹھہرو! ادھر آؤ۔۔۔۔!" ان کی آواز میں کپکپاہٹ تھی! عمران پلٹ آیا۔ اور چپ چاپ پھر اسی کرسی پر بیٹھ گیا جس پر پہلے بیٹھا ہوا تھا۔

"تم کیا پوچھنا چاہتے ہو!" سر سلطان نے پوچھا۔

"میں اس عورت کا نام اور پتہ معلوم کرنا چاہتا ہوں! جس سے آپ نے اس معاہدے کا تذکرہ کیا تھا!۔"

"تم۔۔۔۔ آخر عورت ہی کی بات کیوں کر رہے ہو!"

"کیونکہ کرنل جوزف کا سب سے بڑا حربہ عورت ہی تھی! کیا اس کے گرد عورتوں کی بھیڑ نہیں رہتی تھی! مجھے کہنے دیجئے کہ عورتوں کی وہ بھیڑ ہی آپ دونوں کی دوستی کی محرک ہوئی تھی!"

کیا تم اپنے باپ سے بھی اتنے ہی بے تکلف ہو سکتے ہو!" سر سلطان پھر جھنجھلا گئے!

"بالکل۔۔۔۔ بالکل۔۔۔۔ انہیں میری بے تکلفی ہی تو گراں گذرتی ہے! میں نے اکثر ان سے پوچھا ہے کہ وہ ابھی تک جوان کیوں ہیں جب کہ والدہ صاحبہ بوڑھی ہو چکی ہیں!"

"بدتمیز ہو تم!"

"اردو میں ضرور بدتمیز ہوں! لیکن انگریزی میں مجھے اسٹریٹ فارورڈ کہیں گے! خیر اس تذکرے کو یہیں ختم کر دیجئے! مجھے اس عورت کا نام اور پتہ چاہیے!"

"یہ ضروری نہیں ہے کہ۔۔۔۔ اس کی وجہ۔۔۔۔ وہی ہو۔۔۔۔ جو تم سمجھتے ہو!"

"ارے میں کچھ بھی نہیں سمجھتا!" عمران اپنے دونوں کان اینٹھ کر منہ پیٹتا ہوا بولا! "میں تو صرف نام اور پتہ چاہتا ہوں! اور یہ تو آپ کا دل ہی جانتا ہوگا کہ میرا اندازہ غلط نہیں ہے! آپ مجھے صرف نام اور پتہ بتائیے! اس کے علاوہ اور کچھ نہیں پوچھوں گا! وہ یقیناً سیاست پر بکواس کرنے والی کوئی عورت ہوگی۔ کسی بین الاقوامی مسئلے پر آپ سے الجھی ہوگی۔۔۔۔ اور آپ نے

ات منوانے کے لئے رازدارانہ انداز میں اس خفیہ معاہدے کا تذکرہ کر دیا ہوگا!"

" آہاں۔۔ ہاں۔۔ یہی بات ہے!" سر سلطان بیساختہ بولے۔۔۔۔ پھر ان کے چہرے کا ندامت سے پھیکا پڑ گیا!

"پرواہ مت کیجئے! آپ بھی آدمی ہیں! فرشتے نہیں! ارے جناب حسن وہ چیز ہے جس نے ل کو ابابیل سے لڑا دیا تھا۔۔۔۔ جی ہاں!"

"ہابیل۔۔۔!" سر سلطان نے جھینپتے ہوئے انداز میں تصحیح کی!

"نہیں صاحب!۔۔۔۔ ابابیل۔۔۔۔ میں نے برہان قاطع میں یہی لکھا دیکھا ہے! یہودیوں کی کتاب کی سند نہیں ہے! خیر ہاں تو نام اور پتہ!"

"مس گلوریا کارٹر۔۔ تھرٹین ریکسٹین اسٹریٹ!"

"شکریہ!" عمران نے اپنی نوٹ بک پر جلدی سے گھسیٹتے ہوئے کہا! "میں اپنی گستاخیوں کی افی چاہتا ہوں! اب آپ پھر وہی میرے آفیسر ہیں اور میں آپ کا ماتحت!۔۔۔۔ اگر میں اس قسم گفتگو نہ چھیڑتا تو زندگی بھر مجھے اس عورت کا نام اور پتہ نہ معلوم ہو سکتا! اب میں یہ خود ہی ھ لوں گا کہ اس کی عمر کیا ہے!"

سر سلطان جھلائے ہوئے انداز میں اٹھ کر اندر چلے گئے! اس وقت عمران کے چہرے پر ی شاندار سنجیدگی تھی!

O

عمران کی ٹوسیٹر ریکسٹن اسٹریٹ کی تیرھویں عمارت کے سامنے رک گئی! وہ نیچے اتر کر رآمدے میں پہنچا! اور گھنٹی کا بٹن بار بار دبانے لگا! پھر شاید دو یا تین منٹ کے بعد اندر سے دموں کی آواز آئی! اور ایک ادھیڑ عمر کی دیسی عورت نے دروازہ کھولا۔

"کیا بات ہے۔۔۔۔ جناب!" اس نے عمران کو نیچے سے اوپر تک دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"مس گلوریا موجود ہیں!"

"موجود ہیں جناب!"

"میرا کارڈ!" عمران نے جیب سے ایک وزیٹنگ کارڈ نکال کر اس کی طرف بڑھا دیا جس پر تحریر تھا۔ آر۔ایس۔خان ایڈووکیٹ!

عورت کارڈ لے کر چلی گئی! عمران سوچ رہا تھا کہ یہ گلوریا کارٹر یقیناً کوئی یوریشین ہوگی!

عورت واپس آئی اور اسے اندر چلنے کو کہا۔ عمران آہستہ آہستہ پروقار انداز میں چلتا ہوا ایک چھوٹے سے نشست کے کمرے میں آیا.... جہاں ایک صوفہ سیٹ اور ایک چھوٹی سی گول میز پڑی ہوئی تھی۔ دیواریں شفاف اور سادگی کا بہترین نمونہ تھیں۔

تھوڑی دیر بعد ایک عورت کمرے میں داخل ہوئی جس کی عمر چھبیس یا ستائیس سے کسی طرح زیادہ نہ رہی ہوگی! وہ یقیناً دلکش تھی! لیکن یوریشین کسی طرح بھی نہیں ہو سکتی تھی۔ ہو سکتا ہے اس کے باپ یا دادا کا نام کرتار رہا ہو۔ جسے انگریزی کارٹر بن بیٹھنے کا فخر حاصل ہو گیا ہو! ورنہ وہ سو فیصدی ایک عیسائی عورت تھی!

"ایڈووکیٹ۔" وہ بڑے دلآویز انداز میں مسکرائی "کیا آپ میری کسی ایسی دادی یا نانی کی موت کی خبر لے کر آئے ہیں جس نے کوئی بہت بڑی جائداد چھوڑی ہو!"

"میں آپ کے مستقبل کے لئے ایک بڑا شاندار پروگرام لے کر حاضر ہوا ہوں۔" عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"فرمائیے۔"

عمران نے اپنے مینٹل میں ہاتھ ڈال کر چار پمفلٹ نکالے اور انہیں اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ "مستقبل ہر ایک کا شاندار ہونا چاہئے!"

گلوریا نے انہیں الٹ پلٹ کر دیکھا اور پھر عمران کو گھورنے لگی! عمران سر جھکائے بیٹھا رہا-- آخر گلوریا نے کہا۔ "تو کسی بیمہ کمپنی کا لٹریچر ہے!"

"جی ہاں! میوچرل انشورنس کمپنی کا!۔"

"اور آپ!.... کیوں؟ آپ ایڈووکیٹ ہیں!"

"نہیں محترمہ میں انشورنس ایجنٹ ہوں!"

"پھر آپ نے دھوکہ دینے کی کوشش کیوں کی!.... ایڈووکیٹ کا کارڈ کیوں بھجوایا۔"

"اوہو! آپ تو خفا ہو گئیں! اسے دھوکا نہیں بلکہ حکمت عملی کہتے ہیں! اگر میں بحیثیت انشورنس ایجنٹ ملنا چاہتا تو آپ کی ملازمہ یہ اطلاع دیتی کہ آپ باہر تشریف لے گئی ہیں!"

"آپ جا سکتے ہیں!" گلوریا نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

"میں یقیناً جا سکتا ہوں کیونکہ میری ٹانگیں کافی مضبوط ہیں! مگر یہ میری مرضی پر منحصر ہے!"

"نہیں یہ میرے ملازموں کی مرضی پر منحصر ہے!"

"غلط.... بالکل غلط! اس طرح آپ ایک بڑی مصیبت میں مبتلا ہو جائیں گی کیونکہ میں نے اپنے ہر عضو کا الگ الگ بیمہ کرا رکھا ہے! صرف ناک کی پالیسی چالیس ہزار کی ہے۔ آپ جانتی ہیں کہ آج کل ناک پر مکا رسید کر دینا کچھ فیشن سا ہو گیا ہے!"

"تم یقیناً کوئی ٹھگ یا اچکے ہو!" گلوریا کی آواز بلند ہو گئی!

"اب مجھے سچ مچ حقیقت ظاہر کر دینی پڑے گی۔" عمران نے مایوسی سے کہا۔

"اب سے رات تک بیٹھے حقیقت ظاہر کرتے رہو! لیکن تم مجھے الو بنانے میں کامیاب نہیں ہو سکو گے! میں ابھی پولیس کو فون کرتی ہوں!"

"تم میری بات بھی تو سنو" عمران ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔ "تمہیں کیا معلوم کہ میں بہت عرصے سے تمہیں دیکھ رہا ہوں.... آج ہمت کر کے یہاں چلا آیا۔"

"کیا بکواس ہے!"

"تم مجھے بہت اچھی لگتی ہو!"

"بدتمیز!۔"

"ارے واہ....! کیا میں نے گدھی کہا ہے کہ تم مجھے بدتمیز کیوں کہہ رہی ہو!"

گلوریا دانت پیس کر رہ گئی! شاید اس کے یہاں کوئی مرد ملازم نہیں تھا ورنہ وہ خاموش نہ رہ سکتی! چند لمحے غصیلی نظروں سے عمران کو گھورتی رہی پھر اٹھتی ہوئی بولی۔ "ٹھہرو بتاتی ہوں!"

"بتاؤ گی کیا!" عمران بھی کھڑا ہو گیا! "تم نے خود ہی اشارہ کر کے مجھے اندر بلایا تھا! تین گھنٹے پہلے کی بات ہے! اب میں تم سے پوچھتا ہوں کہ میرا پرس کیا ہو گیا جس میں ساڑھے تین ہزار کے نوٹ تھے۔ تو تم مجھے دھمکیاں دیتی ہو۔"

"کیا بکواس ہے!" گلوریا پیر پٹخ کر بولی۔

"ساڑھے تین ہزار!" عمران ایک ایک لفظ پر زور دے کر بولا۔ "میرا پرس! تم شوق سے شور مچاؤ.... تمہارے پڑوس کے دو چار آدمی اس بات کی شہادت دیں گے کہ میں تین گھنٹے قبل یہاں داخل ہوا تھا! اور میں اس شہر کا ایک معزز بیوپاری ہوں! کیا تمہیں نہیں معلوم کہ تمہارے پڑوسی

تمہیں اچھی نظروں سے نہیں دیکھتے اور انکی بیویوں کی دلی خواہش ہے کہ تم یہ عمارت خالی کر دو۔"

"تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا!" گلوریا جھٹکے کے ساتھ دوبارہ صوفے پر بیٹھتی ہوئی بولی۔

"دماغ تو بالکل ٹھیک ہے! البتہ معدہ عموماً خراب رہتا ہے! آج کل پھر اینڈ ریوز سالٹ کا استعمال شروع کر دیا ہے! کچھ ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ جگر بھی خراب ہو گیا ہے! مگر میں اسے تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں!"

"تم کیا چاہتے ہو۔" گلوریا نے ہانپتے ہوئے کہا! وہ کچھ خوفزدہ سی نظر آنے لگی تھی!

"بس یہ کہ مجھ سے روزانہ مل لیا کرو! دن میں صرف ایک بار۔" "ورنہ میں مر جاؤں گا۔"

"تم جیسا بیہودہ آدمی آج تک میری نظروں سے نہیں گذرا!"

"ہائیں! کیا مطلب! کون سی بیہودگی سرزد ہوئی ہے مجھ سے!" عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

گلوریا فوراً ہی کچھ نہیں بولی۔ چند لمحے عمران کو گھورتی رہی پھر اس نے کہا۔" تو کیا پہلے بھی تم مجھ سے مل چکے ہو!"

"اگر یہ معلوم ہوتا کہ تم اس طرح پیش آؤ گی تو پہلے ہی مل لیتا! آخر اس میں کیا برائی ہے کہ تم مجھے اچھی لگتی ہو۔ ہو سکتا ہے کچھ دنوں بعد تم سے عشق بھی ہو جائے۔"

"شٹ اپ....!"

"اب شاید تم پھر کوئی دھمکی دو گی! میں کہتا ہوں کہ تم اپنی کسی دھمکی کو عملی جامہ پہنا کر دیکھو!"

"تم یہاں سے چلے جاؤ!"

"آخر کیوں! کیا تکلیف پہنچ رہی ہے مجھ سے! کیا میں کوئی غیر مہذب آدمی ہوں یا خوبصورت نہیں ہوں! مجھے یقین ہے کہ میں بھی تمہیں اچھا لگتا ہوں گا!"

"اوہ.... شٹ اپ!" گلوریا غصے میں پاگل ہو گئی اور اس طرح چیخنے لگی جیسے کسی قسم کا دورہ پڑا ہو! اچانک بوڑھی ملازمہ دروازہ میں دکھائی دی!

"اوہو!" عمران نے اس سے کہا!" کوئی گھبرانے کی بات نہیں! تم جاؤ! میں ان کی والدہ کے انتقال کی خبر لایا ہوں!"

گلوریا یہ سن کر بالکل پاگل ہو گئی! اپنے سر کے بال نوچنے لگی! پھر بھوکی شیرنی کی طرح عمران پر جھپٹ پڑی.... بوڑھی نوکرانی بوکھلائے ہوئے انداز میں وہاں سے چلی گئی تھی!

عمران نے گلوریا کے دونوں ہاتھ پکڑ لیے اور اسے ایک صوفے میں دھکیلتا ہوا بولا۔"اب ہم میں کافی جان پہچان ہو گئی ہے اور کسی دوسرے موقع پر ہم ایک دوسرے کے لئے اجنبی نہیں رہ جائیں گے.... بس اتنا ہی کافی ہے۔ اچھا ٹاٹا!"

اس نے اپنا مینٹل اٹھایا! چند لمحے بڑی پیار بھری نظروں سے گلوریا کی طرف دیکھتا رہا پھر گنگناتا ہوا کمرے سے چلا گیا!



انسپکٹر پرویز کی سانس پھول رہی تھی.... لیکن وہ ٹیکسی سے اتر کر ایک لمحہ کے لئے بھی رکے بغیر کیپٹن فیاض کے بنگلے کی کمپاؤنڈ میں داخل ہو گیا! اس کی رفتار خاصی تیز تھی!

برآمدے میں کھڑے ہوئے ملازم سے اس نے جلدی جلدی کچھ کہا.... اور ملازم اندر چلا گیا! لیکن واپسی میں دیر نہیں لگی!۔

"اندر تشریف لے چلئے!" اس نے انسپکٹر پرویز سے کہا۔

کیپٹن فیاض اس کے اندر پہنچنے سے قبل ہی ڈرائنگ روم میں آ چکا تھا۔

"ٹھہرو!" وہ ہاتھ اٹھا کر بولا۔" پہلے تو تم کچھ دیر خاموش بیٹھ کر اپنی سانسیں درست کر لو!"

پرویز مودبانہ انداز میں اس کا شکریہ ادا کر کے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ فیاض ٹٹولنے والی نظروں سے اس کا جائزہ لیتا رہا! تقریباً دو تین منٹ تک خاموشی رہی۔ پھر فیاض نے کلائی کی گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔"کیا بات ہے!"

" آج میں نے اس آدمی کا تعاقب کیا تھا جسے میمی کی قبر پر روتے دیکھا گیا تھا۔"

"اچھا...." فیاض کے لہجے میں تمسخر تھا! لیکن پھر اس نے سنجیدگی سے پوچھا۔" تم یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہو کہ وہی آدمی رہا ہو گا!"

"بیان کردہ حلیہ کے عین مطابق تھا!" پرویز نے خفیف سی ہچکچاہٹ کے ساتھ کہا۔

"خیر ہاں.... لیکن تعاقب کا انجام کیا ہوا۔"

"وہی عرض کر رہا تھا! وہ مجھے عیسائیوں کے قبرستان کے قریب ہی ملا تھا! میں دو دن سے قبرستان کی نگرانی کر رہا ہوں۔ بہر حال.... وہ آدمی عجیب ہے! وحشت زدگی کے علاوہ اس میں اور کوئی بات نہیں ہے جو اسے عام آدمیوں سے الگ کر سکے! اس کے جسم پر بہترین قسم کا سیاہ

سوٹ تھا! سیاہ ڈاڑھی الجھی ہوئی.... بال پریشان.... اور آنکھیں انگاروں کی طرح دہکتی ہوئی جن سے درندگی اور وحشت آشکار....!"

"تم نے تو مصوری شروع کر دی۔" فیاض پھر کلائی کی گھڑی کی طرف دیکھتا ہوا بولا۔ "کام کی بات کرو۔"

"میں اس کا تعاقب کرتا رہا!" پرویز ایک طویل سانس لے کر کہنے لگا۔ "اور پھر وہیں جا پہنچا جہاں سے پہلی بار اس سیکنڈ آفیسر نے اس کا تعاقب کیا تھا! یعنی گرانڈ ہوٹل! وہ تھوڑی دیر تک کھڑا.... ہال میں بیٹھے ہوئے آدمیوں کا جائزہ لیتا رہا.... پھر آہستہ آہستہ ایک میز کی طرف بڑھنے لگا جہاں دو آدمی بیٹھے شراب پی رہے تھے۔ جیسے ہی ان دونوں کی نظریں اس پر پڑیں ان کے ہاتھوں سے گلاس چھوٹ پڑے.... حقیقتاً گلاس چھوٹ پڑے تھے اور میں نے انہیں اچھلتے دیکھا تھا! اور وہ وحشی انہیں خونخوار نظروں سے گھور رہا تھا! پھر وہ آگے بڑھ کر ایک خالی میز پر جا بیٹھا! میں نے دوسرے ہی لمحے میں ان دونوں آدمیوں کو ہوٹل سے باہر جاتے دیکھا! لیکن وہ وحشی وہیں بیٹھا رہا! میں اس کا پیچھا نہیں چھوڑنا چاہتا تھا! اس نے تقریباً پندرہ منٹ میں اپنی چائے ختم کی.... اور پھر اٹھ گیا۔ میں دراصل اس کی قیام گاہ معلوم کرنا چاہتا تھا۔ مگر---!"

"کیوں۔ خاموش کیوں ہوگئے!" فیاض نے ٹوکا۔

"مگر میری یہ خواہش پوری نہ ہو سکی! ہو سکتا ہے اسے اس تعاقب کا علم ہو گیا ہو۔ بہرحال ایک جگہ وہ مجھے ڈاج دے گیا! میں ٹریفک کی زیادتی کی بنا پر ایک سڑک نہ پار کر سکا! جتنی دیر میں سڑک صاف ہوتی! وہ دوسری طرف کی کسی گلی میں غائب ہو چکا تھا۔!"

"پھر اب تم مجھے کیا بتانے آئے ہو!" فیاض جھنجھلا گیا۔

"یہ کہ ان دونوں خوفزدہ آدمیوں کے متعلق میں نے بہتیری اہم معلومات حاصل کر لی ہیں!"

فیاض کچھ نہ بولا اور پرویز کہتا رہا۔ "وہ دونوں کرنل جوزف کے گہرے دوستوں میں سے تھے۔ ان کے نام میجر اشرف اور کرنل درانی ہیں! اور یہ دونوں ہی شہر کے معزز آدمیوں میں سے ہیں!"

"ہوں! تو پھر! تم نے ان سے اس آدمی کے متعلق سوالات کئے ہوں گے۔"

"جی ہاں! میں ان سے ان کی قیامگاہ پر ملا تھا! لیکن انہوں نے اس آدمی کے متعلق کچھ

بتانے سے انکار کر دیا! کیونکہ انہوں نے اس شکل کے کسی آدمی کو گرانڈ ہوٹل میں نہیں دیکھا تھا! میں نے انہیں ان کے گلاسوں کے گرنے کا واقعہ یاد دلایا لیکن انہوں نے میرا مذاق اڑا دیا! کہنے لگے! ہاں گلاس گرے ضرور تھے لیکن اس کی وجہ وہ نہیں تھی، جو میں نے بیان کی تھی! انہوں نے بتایا کہ وہ دونوں نشے میں تھے! اور نشے ہی کے عالم میں گلاسوں کے گرانے پر ایک ایک ہزار روپے کی ہار جیت ہو گئی تھی! ان دونوں ہی نے اس آدمی کے تذکرے پر میرا مضحکہ اڑایا....!"

پرویز خاموش ہو گیا۔

"اچھا!" فیاض نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔ "میں دیکھوں گا کہ ان میں مضحکہ اڑانے کی کتنی صلاحیت ہے! میں ان دونوں رنگیلے بوڑھوں سے اچھی طرح واقف ہوں! مگر مجھے افسوس ہے کہ تم نے اس آدمی کو کھو دیا۔"

"میں کیا عرض کروں جناب! مجھے ٹریفک کے قوانین پر غصہ آرہا ہے۔"

فیاض کسی سوچ میں پڑ گیا! پھر آہستہ سے بولا۔ "اگر تمہارا یہ خیال صحیح ہے کہ اسے تعاقب کا علم ہو گیا تھا تو اب اسے ڈھونڈ نکالنا آسان کام نہ ہوگا!"

"میں کیا عرض کروں جناب! مجھے خود افسوس ہے! مگر یہ دونوں آدمی شاید ہماری مدد کر سکیں! مجھے یقین ہے کہ وہ دونوں اسے پہچانتے ہیں اور خوف ہی کی وجہ سے ان کے گلاس چھوٹ پڑے تھے!"

"میں دیکھوں گا!" فیاض سر ہلا کر بولا۔ "کل صبح ان دونوں کو آفس میں طلب کرو!"

"بہت بہتر جناب!" پرویز یکلخت خوش ہو گیا! گویا صبح وہ ان سے اپنی توہین کا بدلہ ضرور لے سکے گا!

"اور کچھ!"

"نہیں جناب!" پرویز اٹھتا ہوا بولا۔ "اب اجازت چاہتا ہوں۔"

"اچھا!" --- فیاض بھی اٹھ گیا!

O

پرائیویٹ فون کی گھنٹی کی آواز سن کر عمران اپنی خوابگاہ میں آیا! دوسری طرف سے جولیا بول رہی تھی! اس نے کہا "آپکا خیال درست تھا جناب! گلوریا کارٹر کا کچھ نہ کچھ تعلق سونیاز کارنر

سے ضرور ہے!"

"ہے نا۔" عمران سر ہلا کر بولا! "کیوں کوئی خاص واقعہ!"

"جی ہاں! سونیا کا دوست پارکر کل گلوریا کے ساتھ نظر آیا تھا!"

"پارکر! وہی لمبا آدمی!"

"جی ہاں! وہی! وہ دونوں پکسیز جوائنٹ میں تھے! یہ پچھلی شام کی بات ہے پھر دونوں ساتھ ہی تھرٹین ریکسٹن اسٹریٹ میں آئے تھے! پارکر تقریباً آدھے گھنٹے تک اندر رہا۔ پھر تنہا واپس آیا تھا!"

"اس کے بعد وہ کہاں گیا تھا!"

"یہ آپ کیپٹن جعفری سے معلوم کر سکیں گے!"

"اچھا -- شکریہ جولی! گلوریا پر برابر نظر رکھو! ہاں سونیا کو کون دیکھ رہا ہے!۔"

"تنویر۔"

"اچھا! اور سارجنٹ ناشاد!"

"وہ فی الحال شاعری کر رہا ہے!" اس کا خیال ہے کہ لوگ اس کے بعد اس کے کلام کی قدر کریں گے!"

"اگر وہ کسی طرح مر سکے تو ضرور مار ڈالو۔"

جولیا ہنسنے لگی -- لیکن پھر فوراً ہی خاموش ہو گئی۔

"ہیلو! ہاں! سارجنٹ ناشاد کو میجر اشرف پر نظر رکھنے کو کہو۔"

"اوہو! میجر اشرف!" جولیا نے حیرت سے کہا۔ "کیا وہ بھی اس کہانی سے تعلق رکھتا ہے!"

"اس کے علاوہ بھی چار اور ہیں!"

"میں تو ابھی تک اس کیس کو سمجھ ہی نہیں سکی ہوں! اخبارات میں جو کہانی شائع ہوئی تھی، اس کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے!"

"جلدی مت کرو! سب کچھ آہستہ آہستہ سامنے آجائے گا! یہ پُراسرار آدمی بہت سنسنی پھیلا رہا ہے! کیا خیال ہے تمہارا...."

"جی ہاں! ہو سکتا ہے وہ میمی بڈفورڈ سے قریبی تعلقات رکھتا ہو!"

"یہ کس بناء پر کہہ رہی ہو!"

"وہی قبر کے کتبے پر جو نئی تحریر پائی گئی ہے کسی قسم کے انتقام کے متعلق! ہو سکتا ہے میمی....! مگر ٹھہریئے میمی کی موت بھی تو پُراسرار طریقے پر واقع ہوئی تھی!"

"ہاں.... آں.... غالباً وہ ان لوگوں سے انتقام لینا چاہتا ہے، جو میمی کی موت کا باعث بنے ہوں گے!"

"مگر بڑا ڈرامائی انداز ہے!" جولیا نے کہا۔

"ایسا بھی ہوتا ہے! شاید وہ انہیں مار ڈالنے سے پہلے ہی ادھ مرا کر ڈالنا چاہتا ہے! تم خود سوچو کہ دوسرے لوگ کتنی بڑی ذہنی اذیت میں مبتلا ہوں گے یہ تو مار ڈالنے سے بھی بدتر ہے!"

"جی ہاں! جولیا نے جواب دیا۔ "مگر ہم اس آدمی کو کہاں تلاش کریں۔"

"میرا خیال ہے کہ کپتان فیاض کے آدمی اس کی راہ پر لگ گئے ہیں!"

"مگر جناب! پھر وہی معلوم کرنا چاہوں گی کہ اس کیس کا محکمہ خارجہ سے کیا تعلق!"

"تعلق کا علم مجھے بھی نہیں ہے!" عمران نے جواب دیا۔ "بہتیری راز کی باتیں ایکس ٹو سے بھی پوشیدہ رکھی جاتی ہیں! مگر ہمیں اس کی پرواہ نہ ہونی چاہئے! بس جو کام ہمیں سونپا جائے اسے خوش اسلوبی سے انجام دیں!"

"یقیناً جناب!" دوسری طرف سے آواز آئی۔

"اچھا اب تم اپنا کام دیکھو!" عمران نے کہا اور سلسلہ منقطع کر دیا اس کی پیشانی پر سلوٹیں تھیں اور وہ کچھ سوچ رہا تھا!

پھر اس نے کیپٹن جعفری کے نمبر ڈائیل کیئے!

"ہیلو! کیپٹن جعفری! مجھے پارکر کے متعلق کل شام کی مکمل رپورٹ چاہیئے!"

"یس سر!" دوسری طرف سے آواز آئی۔ "وہ گلوریا کے مکان سے نکل کر سیدھا سونیاز کارنر پہنچا تھا!"

"پھر --!"

"پھر.... میرا مطلب یہ ہے کہ میں وہیں سے واپس آگیا تھا کیونکہ اب پارکر کی واپسی مجھے محال نظر آتی تھی.... وہ دراصل اسی ریستوران میں رہتا ہے!"

"اتنی دیر میں یہ ایک کام کی بات کہی ہے تم نے!"

"اب میرے لئے کیا حکم ہے!"

"پارکر کے پیچھے لگے رہو! اس کے متعلق اور کیا معلومات بہم پہنچائیں!"

"وہ.... ابھی تک کچھ بھی نہیں! میرا خیال ہے بادی النظر میں ہم اس کے خلاف کچھ نہیں ثابت کر سکتے!"

"تمہیں ثابت کرنے کے لئے کس نے کہا ہے!"

"اوہ.... بب بات.... یہ ہے.... جناب!"

"کیا بات ہے!"

"میں ابھی تک اس کے ذریعہ معاش کے متعلق کچھ نہیں معلوم کر سکا!"

"معلوم کرنے کی کوشش کرو!" عمران نے کہا اور سلسلہ منقطع کر دیا!

پھر دن بھر وہ تھوڑے تھوڑے وقفے سے اپنے ماتحتوں کے فون ریسیو کرتا رہا! اسی دوران میں فیاض بھی میجر اشرف اور کرنل درانی کی داستان لے کر ٹپک پڑا.... اس نے اسے شروع سے واقعات بتائے یعنی انسپکٹر پرویز کا کارنامہ، پھر بات یہاں تک پہنچی کہ اس نے میجر اشرف اور کرنل درانی کو آفس میں طلب کر لیا۔

"مگر وہ دونوں!" فیاض نے بُرا سا منہ بنا کر کہا۔ "خشکی کے کچھوے ہیں میں ان سے کچھ نہیں معلوم کر سکا! لیکن میرا دعویٰ ہے کہ وہ اس آدمی کو جانتے ہیں۔"

"پکڑ کر بند کر دو!" عمران نے ہانک لگائی۔

"لیکن میں ثابت نہیں کر سکتا کہ وہ جانتے ہیں!"

"پروا نہ کرو! میں بہت جلد ثابت کر دوں گا!"

"پتہ نہیں تم کیا کر رہے ہو! مجھے اس طرح تاریکی میں نہ رکھا کرو!"

"تاریکی بڑی اچھی چیز ہے سوپر فیاض! مثلاً یہ کہ اگر تم اندھیرے میں کسی کو آنکھ مارو تو وہ قطعی برا نہیں مانے گا! تجربہ کر کے دیکھ لو!"

"تم پر ہر وقت لعنت بھیجنے کو دل چاہتا ہے۔" فیاض چڑ گیا۔

"بذریعہ ڈاک بھیجا کرو! میں بعض اوقات گھر پر موجود نہیں ہوتا! ویسے آج کل تمہاری جو اسٹینو ہے اس کی عمر بتاؤ! تاکہ میں اسے پچیس سے ضرب دے کر اپنا سر پھوڑوں یا تمہاری بیوی کی

ندگی کا بیمہ کرا دوں!"

"تم کام کی بات نہیں کرو گے!"

"نہیں دوست! میں اب اس کام سے بری طرح اکتا گیا ہوں! اب کوئی دوسرا دھندا یکھوں گا!.... ویسے کیا خیال ہے تمہارا اگر میں مچھلیوں کی آڑھت کر لوں!"

"عمران بوریت مت پھیلاؤ!" فیاض نے بیزاری سے کہا۔

"بوریت تم پھیلا رہے ہو یا میں!"

"اچھا تو میں جا رہا ہوں!"

"ٹاٹا....!" عمران نے دونوں ہاتھ ہلائے لیکن فیاض بیٹھا ہی رہا۔

"میں نے فرض کر لیا کہ تم چلے گئے! اس نے بڑی سنجیدگی سے کہا اور کرسی پر اکڑوں بیٹھ کر اونگھنے لگا! وہ اپنے پرائیویٹ فون کا ریسیور کریڈل پر سے ہٹا آیا تھا! ورنہ شاید فیاض کو بھی اس کا علم ہو جاتا کیونکہ آج اس کے ماتحت بڑی سرگرمی دکھا رہے تھے!"

"عمران....!" فیاض نے اسے بلند آواز میں مخاطب کیا اور عمران چونک کر اسے گھورنے لگا!

"کیا بات ہے بڑے بھائی!" اس نے بھرائی ہوئی آواز میں پوچھا۔

"اگر تمہیں کچھ کرنا نہیں تھا تو مجھ سے وعدہ کرنے کی کیا ضرورت تھی!"

"میں اب بھی تیار ہوں!" عمران نے بڑے خلوص سے کہا "مگر تم نے تو کہا تھا کہ لڑکی ابھی نابالغ ہے بیس سال تک انتظار کرنا پڑے گا!"

فیاض نے جھپٹ کر اس کی گردن پکڑ لی! اور عمران رو دینے والے انداز میں بولا۔ "چلو نابالغ ہی سہی! میں تیار ہوں۔ بلکہ قبول کیا!.... ارے.... کیا مار ڈالو گے یار.... غروں.... چھوڑو۔" فیاض اس کی گردن چھوڑ کر جانے کے لئے مڑا۔

"ٹھہرو! سوپر فیاض!" عمران ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "شاید کام کی بات گردن ہی میں اٹکی ہوئی تھی!"

فیاض پلٹ کر اسے گھورنے لگا!

"بتاتا ہوں مری جان!-- اب میں نے کام کی بات شروع کی ہے تو تم نے رقیبوں کی طرح ادائیں دکھانی شروع کر دیں۔ ہاں رقیب ہی تو کہتے ہیں اسے جس کے کمر نہیں ہوتی!"

"نہیں میں جا رہا ہوں!" فیاض جانے کے لئے مڑا.... عمران نے جھپٹ کر اس کی کمر پکڑ

لی اور پھر شرمندگی ظاہر کرتا ہوا بولا۔ "لاحول ولا قوۃ کمر تو ہے یار! میں خواہ مخواہ تمہیں رقیب سمجھ بیٹھا تھا!"

"میرے پاس وقت نہیں ہے فضول باتوں کے لئے!" فیاض غرایا!

"میمی بڈفورڈ کے متعلق تمہیں ایک عورت بہت کچھ بتا سکے گی! وہ اس کی ہم پیشہ تھی!"

"کون ہے!"

"سونیا--!"

"ارے تو کیا وہ انگلینڈ کی ملکہ ہے!" فیاض جھنجلا گیا۔ "یا مجھے شہر بھر کی آوارہ عورتوں کے نام اور پتے زبانی یاد ہیں!"

"خفا مت ہو پیارے-- تھرٹین اسٹریٹ اور زیرو روڈ کے چوراہے پر سونیاز کارنر ہے! تمہیں سونیا وہیں ملے گی!"

"تم اس سے مل چکے ہو!" فیاض نے پوچھا۔

"مل چکا ہوں! لیکن اس نے مجھے کچھ نہیں بتایا! تمہاری بات اور ہے! تم ایک سرکاری آفیسر ہو۔ وہ تمہاری مونچھیں ہی دیکھ کر خوفزدہ ہو جائے گی! مگر ٹھہرو! وہ چالاک عورت ہے! کبھی یہ تسلیم نہ کرے گی کہ میمی بڈفورڈ سے اس کی جان پہچان تھی! لہٰذا غور سے تفصیل سن لو! جن دنوں میمی ٹپ ٹاپ کلب میں رقاصہ تھی۔ انہیں دنوں سونیا گرانڈ ہوٹل میں ملازم تھی! وہ بھی رقاصہ ہی تھی! ان دونوں میں گہری دوستی تھی! اور دونوں ایک دوسرے کی رازدار تھیں!"

"لیکن میمی کے متعلق ہم کیا معلوم کریں گے!" فیاض نے پوچھا۔

"یہی کہ اس نے پیدائش سے لے کر مرنے کے وقت تک کتنے انڈے دیئے تھے۔" عمران جھنجلا گیا اور فیاض کو بیساختہ ہنسی آ گئی!

"یار فیاض! تم کسی قابل نہیں ہو!"

"چلو بکواس بند کرو! میں سونیا سے ملوں گا--!"

"جاؤ بس اب چلے ہی جاؤ ورنہ میں پہلے خودکشی کروں گا اور پھر تمہیں بھی گولی مار دوں گا!" فیاض ہنستا ہوا چلا گیا!

تھوڑی دیر بعد عمران نے جولیا کی کال ریسیو کی جو کہہ رہی تھی۔ "جناب والا ایک نئی

خبر-- ہو سکتا ہے کہ آپ اس سے فائدہ اٹھا سکیں!"

"کیا خبر ہے!"

"پارکر اور گلوریا کے درمیان جھگڑا ہو گیا۔"

"کہاں!"

"منٹو پارک میں! دونوں کسی مسئلے پر الجھ پڑے تھے! پھر ہاتھاپائی کی نوبت آتے آتے رہ گئی تھی! وہ دونوں ہی غصے میں بھرے ہوئے وہاں سے رخصت ہو گئے!"

"تم اس کے بعد بھی گلوریا کا تعاقب کرتی رہی ہو گی!" عمران نے پوچھا!

"جی ہاں!-- وہ وہاں سے گھر ہی آئی تھی۔"

"اچھا شکریہ!" عمران نے ریسیور رکھ دیا۔

اب اسے کیپٹن جعفری کی رپورٹ کا انتظار تھا! کیونکہ وہ بھی منٹو پارک میں کہیں نہ کہیں موجود رہا ہو گا-- عمران نے اسے پارکر کے پیچھے لگایا تھا!

آدھے گھنٹے بعد جعفری کا پیغام بھی موصول ہوا.... اس نے بھی منٹو پارک والے جھگڑے کے متعلق بتاتے ہوئے کہا۔ "پارکر منٹو پارک سے چیری بلوسم پہنچا یہاں اس نے اور بارٹنڈر نے گلوریا کو ختم کر دینے کا پروگرام بنایا.... آج وہ چیری بلوسم ضرور جائے گی! کیونکہ آج وہاں سال کا پہلا رقص ہو گا۔ وہ چیری بلوسم کی مستقل گاہک ہے! بہرحال آج اسے وہاں شراب میں زہر دیا جائے گا۔ رات کی ڈیوٹی پر وہ بارٹنڈر نہیں رہے گا جو سازش میں شریک ہے بلکہ دوسرا ہو گا! اور گلوریا کی موت کی تمام تر ذمہ داری اس پر آ پڑے گی!-- حالانکہ اس بیچارے کے فرشتوں کو بھی اس سازش کا علم نہیں ہو گا۔ گلوریا غالباً پہلے ہی سے اپنی میز مخصوص کرا چکی ہے اس میز پر سرو کرنے والا ویٹر بھی سازش میں شریک ہو گا۔ یعنی شراب میں وہی زہر ملائے گا!"

"تب تو ویٹر گرفت میں آ جائے گا!" عمران نے کہا۔

"نہیں جناب! ایسے حالات پیدا کئے جائیں گے کہ پولیس اس پر صرف شبہ کر کے رہ جائے گی! میرا خیال ہے کہ انہیں حالات کے تحت بارٹنڈر بھی زد میں نہ آ سکے گا!"

"میں سمجھ گیا!-- اچھا میں دیکھ لوں گا! جعفری! تم لوگوں کی مستعدی سے میں بہت خوش ہوں!"

"مہربانی ہے.... آپ کی.... آپ ہی سے تو سیکھا ہے!"

"اچھا شکریہ!" عمران نے ریسیور رکھ دیا۔

اب عمران کے لئے ایک نئی الجھن پیدا ہو گئی تھی! ابھی تک اس نے اس کیس کی کڑیاں جس انداز میں ترتیب دی تھیں اس میں یک بیک خامیاں نظر آنے لگیں! گلوریا کی موت کا کیا مقصد ہو سکتا تھا؟ اور پھر پارکر؟ آخر اسے گلوریا کی موت یا زندگی سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے! جھگڑا کس بات پر ہوا تھا؟ اسی جھگڑے کی بناء پر پارکر نے اسے مار ڈالنے کا پروگرام بنایا تھا؟ ایسی صورت میں بنائے مخاصمت لازمی طور پر کوئی خاص اہمیت رکھتی ہو گی۔؟

چھ بجے شام کو عمران نے فلیٹ چھوڑ دیا۔ اسے ہر حال میں گلوریا کی حفاظت کرنی تھی! کیونکہ اس کے اپنے خیال کے مطابق وہ اس کیس میں خاصی اہمیت رکھتی تھی!

چیری بلوسم شہر کی بہترین تفریح گاہ تھی! اور عمران کو یقین تھا کہ گلوریا وہاں ضرور آئے گی! اس کا آنا یقینی تھا ورنہ وہ لوگ اسے مار ڈالنے کی اسکیم کیوں بناتے!

اس نے اپنی ٹوسیٹر چیری بلوسم کی کمپاؤنڈ میں کھڑی کر دی! لیکن نیچے نہیں اترا.... گاڑی ہی میں بیٹھا رہا! ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے اسے کسی کا انتظار ہو! ٹھیک ساڑھے سات بجے اسے پورچ میں گلوریا نظر آئی! وہ تنہا تھی اور پورچ سے گذر کر اندر جا رہی تھی! اس سے شاید دس یا بارہ گز کے فاصلہ پر جولیا نافٹز واٹر موجود تھی! اسے عمران نے آج رات کی سازش کے متعلق مطلع نہیں کیا تھا ویسے اس کا خیال تھا ممکن ہے کیپٹن جعفری نے اسے آگاہ کر دیا ہو!

وہ گاڑی سے اتر کر جولیا کی طرف بڑھا اور قبل اس کے کہ وہ بھی ہال میں داخل ہو جاتی اس کے برابر ہو گیا!

"سوئیس لڑکیاں والز بڑا اچھا ناچتی ہیں!" عمران نے آہستہ سے کہا اور جولیا چونک کر مڑی.... پھر چلتے چلتے رک گئی!

"چلتی رہو! میں نے سنا ہے کہ آج موسم بہت خوشگوار ہے۔" عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"تم کس چکر میں ہو؟" جولیا نے برا سا منہ بنا کر پوچھا۔

"یہ ثابت کرنے کے چکر میں ہوں کہ دو اور دو ساڑھے تین ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ کسی دائرے کا قطر برابر ہو ساڑھے تین زاویہ قائمہ کے --- یعنی کہ ہمبگ---!"

"مجھے علم ہے کہ سر سلطان نے تمہیں کرنل جوزف کی لاش دکھائی تھی!" جولیا مسکرائی!

"لیکن میں نے اس کی قبر کھودنے سے صاف انکار کر دیا تھا! ویسے کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ تم بیچاری گلوریا کارٹر کے پیچھے کیوں پڑ گئی ہو! میں کئی دنوں سے تمہیں اس کے تعاقب میں دیکھ رہا ہوں!"

"تمہیں اس سے کچھ سروکار نہ ہونا چاہئے!" جولیا نے کہا اور آگے بڑھ جانے کی کوشش کرنے لگی.... لیکن عمران بھی اپنی رفتار تیز ہی کرتا رہا! اور وہ اس سے آگے نہ بڑھ سکی!

گلوریا ہال میں پہنچ کر ایک میز پر قبضہ کر چکی تھی اور وہ اب بھی تنہا تھی۔ دفعتاً عمران جولیا سے آگے بڑھ گیا۔ وہ تیر کی طرح گلوریا کی میز کی طرف جا رہا تھا۔

گلوریا اسے دیکھ کر چونک پڑی! وہ اسے پہلی ہی نظر میں پہچان چکی تھی!

"میں بغیر اجازت بھی بیٹھ سکتا ہوں!" عمران اس کے سامنے بیٹھتا ہوا بولا۔ گلوریا حیرت سے منہ کھولے بیٹھی رہی! پھر یک بیک اسے غصہ آگیا۔

"کیوں شامت آئی ہے! یہاں میں تنہا نہیں ہوں!" اس نے دانت پیس کر کہا۔

"میری موجودگی میں تم کبھی تنہائی نہیں محسوس کر سکتیں!"

گلوریا چند لمحے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورتی رہی پھر نہ جانے کیوں یک بیک ٹھنڈی ہو گئی۔ دوسری طرف جولیا ان سے تھوڑے ہی فاصلے پر بیٹھی انہیں حیرت سے دیکھ رہی تھی۔ عمران نے گلوریا سے کہا۔ "کیا تم یہ سمجھتی ہو کہ پارکر تمہیں معاف کر دے گا۔"

"کیا مطلب!" گلوریا یک بیک چونک کر اسے گھورنے لگی۔

"پرواہ مت کرو! وہ تمہارا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا!" عمران سر ہلا کر بولا۔ "اب مجھ سے اس کا مطلب بھی نہ پوچھ بیٹھنا! بعض اوقات ایک ہی چیز میں کئی آدمی دلچسپی لینے لگتے ہیں لیکن یہ ضروری نہیں کہ ان میں سے ہر ایک خود غرض ہو! پارکر تو اپنا مطلب نکل جانے کے بعد تمہیں قتل بھی کر سکتا ہے!.... لیکن میں.... خیر جانے دو تمہیں یقین نہیں آئے گا!--ویسے یہاں اس وقت تمہاری زندگی خطرے میں ہے اگر آج تم نے یہاں کوئی کھانے یا پینے کی چیز طلب کی تو تمہیں وصیت کرنے کا بھی موقع نہیں مل سکے گا!--"

"تم نہ جانے کیا بک رہے ہو!" گلوریا نے خوفزدہ سی آواز میں کہا۔

"تم مجھ سے کچھ بھی نہیں چھپا سکتیں! میں تمہارے متعلق تازہ ترین اطلاعات رکھتا ہوں!"

کیا یہ غلط ہے کہ منٹو پارک میں تم پار کر سے لڑ گئی تھیں!"

گلوریا کچھ نہ بولی! عمران نے کہا۔ "تم خوب اچھی طرح جانتی ہو کہ تمہارے ایک اشارے پر پار کر کی گردن پھنس سکتی ہے! پھر تم اتنی احمق کیوں ہو کہ آج کے جھگڑے کے بعد بھی گھر سے تنہا نکل پڑیں۔"

گلوریا کا چہرہ زرد ہو گیا اور وہ اپنے خشک ہوتے ہوئے ہونٹوں پر بار بار زبان پھیرنے لگی۔۔ اس کی سانسیں تیزی سے چل رہی تھیں!

"تم یہاں خطرے میں ہو! لیکن پار کر مجھ سے زیادہ نہیں ہے!۔"

"تم کیا چاہتے ہو!" گلوریا نے بھرائی ہوئی آواز میں پوچھا۔

"فی الحال تمہیں یہاں سے بحفاظت تمام نکال لے جانا! کیا تم مجھ پر اعتماد کرو گی!"

گلوریا نے جواب نہیں دیا! وہ سہمی ہوئی نظروں سے چاروں طرف دیکھ رہی تھی۔

"اوہ--! یہاں تمہیں قرونِ وسطیٰ کے خوفناک جلاد نظر نہیں آئیں گے۔ موت یہاں کافی کی پیالی یا شراب کے گلاس میں چھپ کر آتی ہے! اس لئے ان دونوں ہی سے اجتناب کرو تو بہتر ہے!"

"تم مجھے بیوقوف نہیں بنا سکتے!" گلوریا بڑبڑائی۔

"اچھی بات ہے.... مر جاؤ! میرا کیا جاتا ہے!" عمران نے لاپروائی سے کہا اور اس کی میز سے اٹھ گیا! لیکن وہاں سے ہٹتے وقت اس نے پھر کہا "مرنے سے پہلے مجھے ضرور یاد کر لینا ٹاٹا۔" وہ اس سے دور ایک خالی میز پر جا بیٹھا جس پر ریزرویشن کی تختی نہیں تھی! اس نے جولیا نافٹز واٹر کی طرف دیکھا جو اسے کینہ توز نظروں سے دیکھ رہی تھی! عمران نے لاپروائی سے اپنے شانوں کو جنبش دی اور گلوریا کی طرف دیکھنے لگا جس کی حالت بہت ابتر نظر آ رہی تھی! کبھی وہ کرسی کی پشت سے ٹک جاتی اور کبھی میز پر کہنیاں ٹیک کر آگے جھک جاتی! ویسے اس کی نظریں اب بھی عمران پر تھیں! دفعتاً اس نے عمران کو اپنے قریب آنے کا اشارہ کیا! عمران اٹھ کر پھر اس کی میز پر آ گیا۔

"تم کون ہو!" گلوریا نے بھرائی ہوئی آواز میں پوچھا۔

"میں کوئی بھی ہوں! لیکن اچھا آدمی نہیں ہوں! سخت کالر اور بے داغ قمیض کا یہ مطلب تو نہیں ہو سکتا کہ میں کوئی شریف آدمی ہوں اگر شریف آدمی ہوتا تو تم جیسی عورتوں سے مجھے کیا دلچسپی ہو سکتی تھی! میں تمہارے گندے کھیل سے بخوبی واقف ہوں اور اس میں برابر کا حصہ دار

بنا چاہتا ہوں۔ سمجھیں! میں کرنل جوزف نہیں ہوں کہ آسانی سے قتل ہو جاؤں!"

"تم کیا چاہتے ہو!"

"یہی کہ اپنی زبان بند رکھو! پار کر سے تمہاری حفاظت کا ذمہ میں لیتا ہوں!"

"میں اپنی زبان کس معاملے میں بند رکھوں۔"

"یہ تم اچھی طرح جانتی ہو!--اور سنو! گلوریا کارٹر! میں پار کر بھی نہیں ہوں! پار کر جیسے میری جیب میں پڑے رہتے ہیں! تم پار کر کو بیوقوف بنا سکتی ہو مجھے نہیں!"

"میں بالکل نہیں سمجھی!"

"ٹھیک ہے! کرنل جوزف بہت تجربہ کار آدمی تھا! اس نے کچھ سوچ کر ہی اس کام کے لئے تمہیں منتخب کیا ہو گا!"

"میں کسی کرنل جوزف کو نہیں جانتی--!"

"شاباش! تم واقعی کام کی ہو! وہ بیچارا بوڑھا سر سلطان اب بھی تمہاری یاد میں آہیں بھرا کرتا ہے لیکن اب تم نے اس سے ملنا ہی چھوڑ دیا ہے گلوریا ڈارلنگ--!"

گلوریا ایک بار پھر خوفزدہ نظر آنے لگی! اس بار اس کا چہرہ بالکل تاریک ہو گیا تھا۔

"کیا میں غلط کہہ رہا ہوں!"

"مگر تم چاہتے کیا ہو!"

"کچھ نہیں جو کچھ بھی تمہارے پاس ہے اس کی حفاظت کرو۔ یہ ہم دونوں کا مشترکہ بزنس ہو گا!"

گلوریا تھوڑی دیر تک کچھ سوچتی رہی پھر بولی!" مگر پار کر--!"

"اوہ پار کر--اسے میں جس وقت بھی چاہوں اپنے راستے سے ہٹا سکتا ہوں!"

"میں تم پر کس طرح یقین کر لوں!"

"کسی طرح آزما دیکھو!"

"میں پیاس محسوس کر رہی ہوں....!"

"یہاں نہیں!" عمران نے آہستہ سے کہا۔ "یہاں.... موت ہے!"

"اگر یہ بات ہے!" گلوریا نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ "تو ہمیں ضرور کچھ نہ کچھ منگوانا چاہئے!"

"یعنی تم مر کر دیکھنا چاہتی ہو!" عمران نے مایوسانہ انداز میں کہا۔

"نہیں! ہم اس کی کچھ مقدار اپنے ساتھ لے کر اس کا کیمیاوی تجزیہ کرائیں گے۔"

"احمق۔ تم کسی تجربہ گاہ تک زندہ بھی پہنچ سکو گی!"

"تم سمجھتے نہیں! فرض کرو! میں شراب منگاؤں! لیکن اسے پیئے بغیر اس کی کچھ مقدار محفوظ کرلوں۔!"

"ہاں ہاں! میں سمجھتا ہوں! لیکن تمہیں یہاں سے زندہ جاتے دیکھ کر وہ اپنی اسکیم بدل بھی سکتے ہیں یعنی کسی دوسرے طریقے سے تمہارا خاتمہ کر دیں!"

"تو پھر دوسری صورت میں بھی وہ اپنی اسکیم بدل سکتے ہیں اگر میں نہ پیوں تب بھی!"

"شاید انہیں یہ معلوم نہ ہو سکے کہ ہم یہاں سے کب گئے!"

"تو یہ اس طرح بھی ممکن ہے کہ میں شراب طلب کروں اور اس کی کچھ مقدار اپنے ساتھ لیتی چلوں!"

"چلو۔۔یہی کرلو! میں سمجھ گیا! تم میرے بیان کی تصدیق کرنا چاہتی ہو!"

"یہی سمجھ لو!" گلوریا نے لاپروائی سے کہا! "میں حق بجانب ہوں! کیونکہ یہ صرف ہماری دوسری ملاقات ہے!"

"ہزارویں ملاقات بھی آدمی کا دل صاف نہیں کر سکتی! کیا پار کر اِن دنوں تمہارے لئے اجنبی تھا!"

گلوریا کچھ نہیں بولی! وہ ادھر اُدھر دیکھ رہی تھی! دفعتاً اس نے ایک ویٹر کو اشارہ کیا پھر اس کے قریب آنے پر شیری کے لئے آرڈر دیتی ہوئی بولی "یہیں لاؤ....!"

"یہ نمبر بارہ کی میز ہے!" ویٹر نے ادب سے جواب دیا۔ "میں اس سے کہہ دوں گا!" ویٹر چلا گیا!۔

پھر شاید پانچ ہی منٹ بعد ہال میں یک بیک ہنگامہ شروع ہو گیا! ایک میز الٹنے کی آواز آئی۔ شیشے کی ظروف جھنجھنا کر ٹوٹے.... اور بھیڑ اکٹھا ہو گئی! لوگ میزوں سے اٹھنے لگے!

گلوریا بھی اٹھی! لیکن اپنی جگہ ہی پر کھڑی رہی۔۔ عمران البتہ دو چار قدم آگے بڑھا! مگر پھر رک گیا۔ لڑنے والے اتنی دیر میں الگ کر دیئے گئے۔ آہستہ آہستہ حالات پھر معمول پر آگئے۔

ویٹر نمبر بارہ گلوریا کی میز کی طرف آرہا تھا! اس نے ٹرے رکھتے ہوئے ایک طویل سانس لی۔

"کیا بات تھی!" گلوریا نے پوچھا۔

"ارے کچھ نہیں جناب! اکثر لفنگے شریفوں کے بھیس میں آجاتے ہیں! نشے میں لڑ پڑے تھے۔"

"کسی کے چوٹ تو نہیں آئی!" عمران نے کسی رحمدل بیوہ کے سے انداز میں پوچھا۔

"نہیں جناب۔۔!"

"اچھا۔۔!" عمران سر ہلا کر دوسری طرف دیکھنے لگا۔

"ٹھہرو۔۔!" گلوریا نے ویٹر کو روک کر کہا۔ "میں شاید جلدی ہی اٹھ جاؤں گی۔ بل لیتے آؤ۔"

"بہت بہتر جناب!" ویٹر چلا گیا!۔

گلوریا نے جلدی سے اپنا وینٹی بیگ اٹھایا اور اس میں سے سینٹ کی ایک خالی شیشی نکالی! عمران بغور اس کے ہاتھوں کی حرکتیں دیکھتا رہا! وہ یقیناً ایک چالاک اور پھرتیلی عورت تھی! دوسرے ہی لمحے میں شیشی شیری کے گلاس میں تھی! شاید ہی آس پاس کے کسی آدمی کو اس کا احساس ہو سکا ہو! پھر اس نے بھنوؤں کے بال نوچنے کی چمٹی گلاس میں ڈال کر شیشی نکال بھی لی! پھر رومال میں رکھ کر اس کی کاک لگائی اور رومال سمیت وینٹی بیگ میں ڈال لی۔

"گلوریا!" عمران ایک طویل سانس لے کر بولا۔ "واقعی اگر تم ہمیشہ کے لئے میری دوست ہو جاؤ تو میں ساری دنیا کو ہلا کر رکھ دوں!"

جواب میں گلوریا مسکرائی.... لیکن سراسیمگی کے آثار اب بھی اس کے چہرے پر پائے جاتے تھے!

"اب کیا خیال ہے۔" اس نے پوچھا۔

"تھوڑی تھوڑی شراب ٹرے میں گراتی جاؤ۔ حتیٰ کہ گلاس آدھا ہو جائے! پھر میں تمہیں سہارا دے کر یہاں سے نکال لے چلوں گا.... تمہارا انداز کچھ اس قسم کا ہو گا جیسے تمہیں بالکل ہوش نہ ہو!"

"ہم۔۔!" گلوریا آنکھیں بند کر کے ہنسی اور آہستہ آہستہ پلکیں اوپر اٹھائے ہوئے پوچھا۔

"تمہارا نام کیا ہے!"

"اے۔ آئی.... ڈھمپ!"

"ڈھمپ!---یہ کیا بلا ہے!۔"

"میں دراصل نسلاً پرتگالی ہوں!"

"مگر شاید پرتگال میں بھی اس قسم کے نام نہیں ہوتے---!"

"آہا--- تب تم.... پرتگال کے مشہور ڈھمپ خاندان سے واقف نہیں ہو! تم پرتگال یا پرتگالیوں کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتیں!"

"اونہہ چھوڑو---" گلوریا نے برا سامنہ بنایا! "لیکن تم نے مجھے اپنا صحیح نام نہیں بتایا!"

"فی الحال تم میرے نام کی پروانہ کرو!" عمران نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ "اب ہمیں اٹھنا چاہئے!"

"ٹھیک ہے--- اچھا ٹھہرو!" گلوریا نے گلاس اٹھا کر ہونٹوں تک لے جاتے ہوئے کہا اور پھر اسے ٹرے میں رکھ دیا! قریب بیٹھے ہوئے لوگ بھی یہ نہیں کہہ سکتے تھے کہ اس نے گھونٹ نہیں لیا تھا! گلاس ٹرے میں رکھتے وقت اس نے بڑی صفائی سے تھوڑی سی شراب گرادی تھی!

بہر حال پانچ منٹ کے اندر ہی اندر گلاس آدھا رہ گیا۔

پھر یک بیک اس کا سر میز سے جالگا! عمران بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھ کر اسے سیدھا کرنے لگا! قرب وجوار ان کی طرف متوجہ ہوگئے۔

"مم.... میری.... طبیعت خراب ہورہی ہے!" گلوریا سینے پر ہاتھ رکھ کر کراہی!

"چچ.... چلو---اٹھو!۔ باہر ہوا.... میں!" عمران ہکلایا۔

اکثر لوگوں نے عمران سے پوچھنا چاہا اور وہ سب کو ٹالتا ہوا گلوریا کو سہارا دے کر باہر لے جانے لگا۔ ویٹر نمبر بارہ لپکتا ہوا ان کی طرف آیا۔

"کیا بات ہے جناب!" اس نے پوچھا۔

"یک بیک طبیعت خراب ہوگئی!" عمران اس کے ہاتھ میں کچھ نوٹ ٹھونستا ہوا بولا۔

"واپس آکر حساب کروں گا۔"

وہ کمپاؤنڈ میں آگئے! عمران اسے ٹوسٹیر کے قریب لایا اور دروازہ کھول کر اسے بٹھاتا ہوا آہستہ سے بولا۔ "ہمیں کئی آدمی دیکھ رہے ہیں لیکن پارکر یہاں موجود نہیں ہے۔" پھر وہ بھی اسٹیرنگ کے سامنے جا بیٹھا اور کار پھاٹک سے گذر کر سڑک پر نکل آئی! کچھ دیر تک خاموشی رہی پھر عمران بولا۔ "کرنل جوزف برا آدمی نہیں تھا! کیوں؟ میرا مطلب ہے کہ معاملے کا پکا تھا۔"

"میں اس وقت تک تم سے گفتگو نہیں کروں گی جب تک تمہارے بیان کی تصدیق نہ ہو جائے! یعنی یہ کہ شراب زہریلی تھی!"

"چلو میں خاموش ہوگیا! اب کچھ نہیں پوچھوں گا!"

"مجھے میرے گھر لے چلو!"

"اپنے گھر نہیں لے جاؤں گا! مطمئن رہو!" عمران نے کہا اور کار کی رفتار تیز کردی۔ وہ ریکسٹن اسٹریٹ پہنچ کر گاڑی سے اترے۔ عمران کچھ سوچ رہا تھا! آخر اس نے ہاتھ ہلا کر کہا۔

"تم جاؤ۔ اس شراب کو کسی جانور پر آزماؤ.... میں اپنے گھر جارہا ہوں!"

"کیوں.... نہیں تم بھی چلو! تمہیں چلنا پڑیگا... میں تمہاری موجودگی میں ہی تجربہ کروں گی مجھے حیرت ہے کہ کسی نے تعاقب بھی نہیں کیا جبکہ پارکر کے پاس تقریباً ایک درجن آدمی ہیں!"

"میں جھوٹا ہوں!" عمران غرایا۔

"ہم یہاں سڑک پر جھگڑا نہیں کریں گے! تم میرے ساتھ چلو!"

"چلو.... میں کیا تم سے ڈر جاؤں گا.... ارے واہ.... چلونا!"

وہ دونوں عمارت میں آئے.... گلوریا اپنی پالتو بلی کا خون کرنے پر آمادہ ہوگئی تھی۔ اسے شاید اب بھی عمران کے بیان پر شبہ تھا! اس نے تھوڑے سے دودھ میں وہی شراب ملائی جو سینٹ کی شیشی میں ڈال کر چیری بلوسم سے لائی تھی!

بلی دودھ پی گئی! عمران اسے بڑے غور سے دیکھ رہا تھا.... پھر دفعتاً اس کی نظر گلوریا کی طرف اٹھ گئی! جس کے ہاتھ میں چھوٹا براؤنی پستول تھا.... اور نال اسی کی طرف اٹھی ہوئی تھی! گلوریا مسکرائی.... عمران بھی جواباً مسکرا کر پھر بلی کی طرف دیکھنے لگا! بالکل اسی انداز میں جیسے پستول پر نظر پڑی ہی نہ ہو!

"میرے ہاتھ میں پستول ہے!" گلوریا نے کہا۔

"ہاں اچھا خاصا ہے۔ براؤنی کا یہ ماڈل مجھے پسند ہے۔" عمران نے بلی پر سے نظر ہٹائے بغیر کہا۔

"اگر یہ بلی نہ مری تو...." گلوریا نے کہا۔

"تو میں تم سے پستول ادھار لے کر اسے شوٹ کردوں گا!"

"اگر بلی نہ مری تو اس کے عوض تمہیں مرنا پڑے گا!"

"ہزار جانیں قربان ایسی بلی پر۔ ارے یہ تو آنکھ مار رہی ہے!.... واہ بھئی .... یوں کرتی ہے!" عمران نے گلوریا کو آنکھ مار دی! اور پھر بلی کی طرف دیکھنے لگا۔ وہ بیٹھی اونگھ رہی تھی! پھر یک بیک اس نے چیخنا شروع کر دیا! پنجوں سے فرش کھرچنے لگی! پانچ منٹ بعد اس کا جسم بے حس و حرکت ہو گیا!

گلوریا کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگیں! دفعتاً عمران نے ہاتھ بڑھا کر اس کا پستول چھین لیا۔

"یہ مجھے بہت پسند ہے!" اس نے اسے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔

"اچھا آؤ معاملے کی بات کرو! میں نے اس وقت تم پر احسان کیا ہے۔"

گلوریا کچھ نہ بولی! خاموشی سے مردہ بلی کی طرف دیکھتی رہی! اپنے ہاتھ سے پستول نکل جانے پر بھی وہ کچھ نہیں بولی تھی! بلکہ اس کے چہرے پر ایسے آثار بھی نہیں نظر آئے تھے جو کسی قسم کی تشویش کا پتہ دیتے! اس کی آنکھیں خوف سے پھیل گئی تھیں اور چہرے پر پھیکا پن پھیل گیا تھا!

"معاہدے کی تین شقیں تمہارے پاس ہیں!"

"ہاں!" گلوریا نے اسکی طرف دیکھے بغیر کہا اور پھر یک بیک چونک کر بولی "تم نے کیا کہا تھا۔"

"میں بار بار نہیں دہرا سکتا! کاغذات میرے حوالے کر دو ورنہ وہ لوگ تمہیں زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ کاغذات میرے سپرد کر دینے کی صورت میں تم محفوظ رہو گی! میرے آدمی تمہاری حفاظت کریں گے! تم خود سوچو کہ اب تم تنہا رہ گئی ہو۔ جوزف زندہ ہوتا تو خیر دوسری بات تھی!..... ہاں یا نہیں! میں تمہیں صرف تین منٹ کی مہلت دیتا ہوں! اور پھر وہ نامکمل کاغذات قطعی بیکار ہیں! تم ان سے کوئی فائدہ بھی نہ اٹھا سکو گی!"

گلوریا کچھ نہ بولی! عمران کہتا رہا..... "کیا تمہیں اس بات پر شبہ ہے کہ پارکر تمہارا دشمن ہو گیا! کیا تم جانتی ہو کہ وہ شروع ہی سے کرنل جوزف کے پیچھے لگا رہتا تھا!"

"تم --! پھر تم کچھ بھی نہیں جانتے! پارکر اور کرنل جوزف ایک دوسرے کے لئے اجنبی نہیں تھے! وہ مل کر کام کر رہے تھے!"

"چلو خیر تم کچھ بولیں تو! بہرحال وہ تین شقیں میرے حوالے کر دو!"

"تو تم ہی ان سے کیا فائدہ اٹھا سکو گے! بقیہ کاغذات لاپتہ ہیں۔"

"تم سے کس نے کہہ دیا کہ بقیہ کاغذات لاپتہ ہیں!"

"وہ پارکر کے پاس تو نہیں ہیں۔"

"اور شاید وہ تم سے ان کاغذات کا مطالبہ کرتا رہا ہے! میرا مطلب ہے کرنل جوزف کی موت کے بعد سے!"

"ہاں -- آج وہ جھگڑا اسی بات پر ہوا تھا!"

"اور تمہیں یقین ہے کہ کاغذات کرنل جوزف ہی کے پاس تھے!"

"مجھے یقین ہے!"

"پھر وہ کیا ہو گئے -- کہاں گئے!"

"اگر تم مجھے دھوکا نہ دینے کا وعدہ کرو! تو میں تمہیں بتا سکتی ہوں کرنل جوزف نے وہ کاغذات میرے سامنے ہی ایک جگہ چھپائے تھے!"

"لیکن تم اسے بھی دھوکا دے کر کچھ کاغذات اسی وقت اڑا لائی تھیں! کیوں کیا میں جھوٹ کہہ رہا ہوں!"

"نہیں یہ حقیقت ہے! میں جانتی تھی کہ نامکمل کاغذات کی قیمت کوئی نہیں دے گا! لہٰذا میں نے سوچا تھا کہ وقت پر جب وہ پریشان ہو گا تو میں لگی ہوئی قیمت کا نصف وصول کر کے بقیہ کاغذات اس کے حوالے کر دوں گی۔ میں غلطی پر نہیں تھی! وہ مجھے دھوکا بھی دے سکتا تھا -- پھر میں کیا کرتی!"

"تم وہ کاغذات مجھے دے دو!"

"بیکار! پہلے ہمیں ان کاغذات کی فکر کرنی چاہئے جو کرنل جوزف کے مکان ہی میں ایک جگہ پوشیدہ ہیں!"

"تم ان کی پرواہ نہ کرو۔"

"وہ کاغذات میں اس وقت دے سکتی ہوں جب آدھی قیمت....."

"مگر ابھی تک شاید کسی نے بھی ان کاغذات کی کوئی قیمت نہیں لگائی! عمران نے کہا۔ چند لمحے کچھ سوچتا رہا پھر مایوسانہ انداز میں سر ہلا کر بولا۔ "معلوم ہوتا ہے کہ تم اپنی گردن کٹوائے بغیر نہ مانو گی!"

"اگر تم کاغذات لے گئے تب بھی میری گردن کٹ ہی جائے گی! کیونکہ پارکر کو یقین ہے کہ سارے کاغذات میرے ہی پاس ہیں!"

"تم اس کی پرواہ نہ کرو! تمہاری حفاظت کا ذمہ لیتا ہوں! کم از کم میرے سات آدمی ہر وقت تمہاری حفاظت کریں گے!"

"اگر پارکر نے جھلا کر پولیس کو اطلاع دے دی تو!"

"اس سے پہلے ہی پارکر ختم کر دیا جائے گا! تم مطمئن رہو!"

"کرنل جوزف کیوں قتل کیا گیا!" گلوریا دفعتاً پوچھ بیٹھی!

"کیونکہ اس کی وجہ سے ایک عورت میمی بڈفورڈ ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مری تھی! اسے اتنی دیر کے لئے بھی ہوش نہیں آیا کہ پولیس اس کا بیان لے سکتی! میں لیفٹیننٹ راجن سے واقف ہوں جس نے کرنل جوزف کو قتل کیا ہے! وہ میمی کو بیحد چاہتا تھا! ابھی اس شہر میں پانچ قتل اور ہوں گے--!"

"کیوں؟ کیا مطلب!"

"میمی کی موت میں چھ آدمیوں کا ہاتھ تھا! ان میں سے ایک ختم کر دیا گیا! پانچ ابھی باقی ہیں!"

"تم انہیں جانتے ہو!"

"نام بنام! مگر تمہیں اس موضوع سے دلچسپی نہ ہونی چاہئے۔ تم تو بس کام کی بات کرو! کاغذات!"

"تم وعدہ کرتے ہو کہ میری حفاظت کرو گے!"

"ابھی اور اسی وقت میرے آدمی یہاں پہنچ سکتے ہیں! فون ہے تمہارے ہاں!"

"ہے--!"

عمران نے اپنے تین ماتحتوں کو فون کیا! اور جب وہ فون کر چکا تو گلوریا نے کہا!" تمہاری آواز کچھ بدلی ہوئی سی معلوم ہو رہی تھی!"

"نہیں تو.... تمہیں دھوکا ہوا ہوگا!--اب یہ تین آدمی ہر وقت تمہاری نگرانی کریں گے! اس وقت تک ریکسٹن اسٹریٹ سے نہیں ہٹیں گے جب تک کہ میں حکم نہ دوں!"

کچھ دیر تک خاموش رہنے کے بعد گلوریا نے کاغذات عمران کے حوالے کر دیئے! لیکن

ساتھ ہی اس نے یہ بھی کہا" بقیہ کاغذات بھی تمہیں میری مدد کے بغیر نہیں مل سکیں گے مگر ابھی جوزف لاج کی طرف جانا بھی خطرناک ہوگا کیونکہ محکمہ سراغرسانی والے عمارت کی نگرانی کر رہے ہیں!"

"اوہ!" عمران مسکرایا۔" تازہ ترین اطلاع یہ ہے کہ میں کاغذات وہاں سے حاصل کر چکا ہوں!"

"تم جھوٹے ہو!۔"

"ہو سکتا ہے! لیکن شائد میں نے خواب دیکھا ہو! کرنل جوزف کی خواب گاہ والے غسلخانے سے جو راستہ نیچے گیا ہے.... آہا.... وہ راستہ ایک میز تک لے جاتا ہے! اور میز کا وہ خفیہ خانہ.... بڑا سہانا خواب تھا گلوریا ڈارلنگ! پریوں کے شہزادے نے خفیہ خانے سے کاغذات برآمد کر لئے--اچھا--ٹاٹا--!"

"ٹھہرو!"

"نہیں بس! پھر سہی! ابھی ہم دونوں بہت دن زندہ رہیں گے--ٹاٹا۔"



انسپکٹر پرویز کا ماتحت سارجنٹ ساجد میجر اشرف کی کوٹھی کی نگرانی کر رہا تھا! کیپٹن فیاض نے عمران کے بتائے ہوئے پتہ پر قسمت آزمائی کی تھی! یعنی سونیا کی زبان کھلوانے میں کامیاب ہو گیا تھا! بہر حال اب اس کے پاس میجر اشرف اور کرنل درانی کے علاوہ تین نام اور بھی تھے۔

سونیا کو اس نے اسی دن گرفتار کر کے ضمانت پر رہا کر دیا تھا اور اس سے وعدہ کیا تھا کہ ان پانچ آدمیوں کے خلاف اسے سلطانی گواہ بنا کر بری کرا دیا جائے گا۔ اور اب ان پانچ آدمیوں کی نگرانی ہو رہی تھی! کیپٹن فیاض کا خیال تھا کہ اس پراسرار قاتل پر پہلے ہاتھ ڈالا جائے-- پھر ان پانچ معززین سے نپٹ لیا جائے گا جن کی حیوانیت نے پندرہ سال قبل ایک عورت کی جان لی تھی!

بہر حال سارجنٹ ساجد میجر اشرف کی نگرانی کر رہا تھا! ٹھیک پانچ بجے شام کو پھاٹک سے ایک ایسا آدمی نکلتا ہوا نظر آیا جس نے اسے بیساختہ چونک پڑنے پر مجبور کر دیا! اور یہ بلاشبہ وہی آدمی تھا جس کے لئے محکمہ سراغرسانی کئی دن سے سرگرداں تھا! اس کی ڈاڑھی بڑھی ہوئی تھی۔ جسم پر سیاہ سوٹ تھا اور آنکھوں میں وحشت! وہ گیٹ سے نکل کر فٹ پاتھ سے لگی ہوئی موٹر سائیکل کے قریب آیا! اور دوسرے ہی لمحہ میں موٹر سائیکل اسٹارٹ ہو کر سڑک پر فراٹے

بھرنے لگی.... سارجنٹ ساجد اپنی موٹر سائیکل کی طرف جھپٹا! پھر ذرا ہی سی دیر میں وہ بھی اس پراسرار آدمی کے پیچھے جا رہا تھا۔

تقریباً دس منٹ تک تعاقب جاری رہا! پھر اگلی موٹر سائیکل تھرٹین اسٹریٹ میں داخل ہوئی۔ لیکن وہ زیرو روڈ کے چوراہے سے آگے نہیں بڑھی! اسے ٹھیک سونیاز کارنر کے سامنے روکا گیا تھا! ساجد نے اسے موٹر سائیکل سے اتر کر سونیاز کارنر میں جاتے دیکھا! سونیاز کارنر کے سامنے ہی ایک دوا فروش کی دوکان تھی۔ ساجد نے وہاں سے انسپکٹر پرویز کو فون کیا! اور پھر باہر آکر کھڑا ہو گیا اور وہ پراسرار آدمی سامنے ہی بیٹھا شاید چائے آنے کا انتظار کر رہا تھا!

پھر پندرہ منٹ بعد ہی تھرٹین اسٹریٹ میں دو پولیس کاریں آکر رکیں! جن پر مسلح کانسٹیبل موجود تھے! ایک کار میں کیپٹن فیاض اور انسپکٹر پرویز تھے! وہ سب سونیاز کارنر میں گھس پڑے! سونیا کاؤنٹر کے پیچھے تھی اور پارکر کاؤنٹر ہی پر کھڑا شام کا اخبار دیکھ رہا تھا.... وہ دونوں پولیس والوں کو اس طرح گھستے دیکھ کر ششدر رہ گئے لیکن پولیس والے تو اس میز کے گرد گھیرا ڈال رہے تھے جس پر وہ پراسرار آدمی تھا! ویسے ایک ایک کانسٹیبل ہر دروازے پر بھی جم گیا تھا!

"تم چپ چاپ اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر کھڑے ہو جاؤ!" کیپٹن فیاض نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یہ کس خوشی میں جناب!" اس آدمی نے ایک طنزیہ سی مسکراہٹ کے ساتھ پوچھا۔

"تم پر کرنل جوزف کے قتل کا الزام ہے!" کیپٹن فیاض نے کہا۔ پھر سونیا کی طرف مڑ کر بولا۔ "ادھر آؤ--دیکھو! لیفٹیننٹ راجن یہی ہے۔!"

"ہاں! میں لیفٹیننٹ راجن ہوں!"

سونیا جو قریب آچکی تھی بیساختہ بولی۔ "نہیں یہ لیفٹیننٹ راجن ہر گز نہیں ہے!"

وہ اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے کھڑا تھا! اور انسپکٹر اس کی جامہ تلاشی لے رہا تھا! اچانک اس کے منہ سے ایک ہلکی سی آواز نکلی کیونکہ اس نے اسکی پتلون کی جیب سے ایک خنجر برآمد کر لیا تھا جس کے دستے پر تحریر تھا "میمی بڈ فورڈ۔" اور یہ اس خنجر سے مختلف نہیں تھا! جو کرنل جوزف کی لاش میں پایا گیا تھا!

"کیا اب بھی تمہیں کرنل جوزف کے قتل سے انکار ہے!" کیپٹن فیاض نے طنزیہ لہجہ میں پوچھا۔

"قطعی انکار ہے! آپ اس خنجر پر نہ جائیے! اسے یہیں سے لے گیا تھا! آپ کو اسی کارنر

میں اسی ساخت کے تقریباً ایک درجن خنجر مل جائیں گے!"

"کیا مطلب--!"

"یہ سونیا اور پارکر سے پوچھئے!"

"بکواس ہے.... پتہ نہیں یہ کون ہے اور کیا بک رہا ہے!" سونیا جھلائے ہوئے لہجے میں بولی۔

"اوہو!" پراسرار آدمی بولا۔ "تم مجھے نہیں پہچانتیں! لیفٹیننٹ راجن کو! جس کی کہانی تمہاری ہی زبانی پولیس تک پہنچی ہے! نہیں سونیا اتنی بے مروت اور ظالم نہ بنو! آخر تم کیوں مجھے پہچاننے سے انکار کر رہی ہو! ہاں کہہ دو میری جان۔ اس طرح تم اور پارکر صاف بچ جاؤ گے!"

"کیوں! میں نے کیا کیا ہے کہ بچ جاؤں گا!" پارکر غرایا۔

"تم نے کرنل جوزف کو قتل کیا ہے--میں وہ خنجر یہاں سے برآمد کر سکتا ہوں!"

"آہا۔ تب تو.... بلاشبہ یہ آدمی لیفٹیننٹ راجن ہی معلوم ہوتا ہے!" پارکر نے سونیا کی طرف مڑ کر کہا جس کے چہرے پر شدید ترین الجھن کے آثار تھے!

"مم.... میں!" وہ صرف ہکلا کر رہ گئی!

"میری طرف پارکر!" اس آدمی نے کہا "کیا تم نے کرنل جوزف کو ان کاغذات کے لئے نہیں قتل کیا تھا جو اس نے دفتر خارجہ سے چرائے تھے! تم نے اسے جوزف لاج کے تہہ خانے میں قتل کیا تھا! دراصل تمہارا ارادہ قتل کرنے کا نہیں تھا! تم تو ان کاغذات کے لئے اس پر تشدد کر رہے تھے۔ تمہیں ایک دوسری تدبیر سوجھی! تم لوگ کرنل جوزف کو میمی والے معاملے میں پہلے ہی بلیک میل کرتے رہے تھے! نہ صرف اسے بلکہ ان دوسرے پانچ آدمیوں کو بھی! اور شاید انہوں نے اب مزید رقومات دینے سے انکار کر دیا تھا! کیونکہ انہیں یقین ہو گیا تھا کہ اب اگر تم لوگ پولیس کو بھی اطلاع دو تو ان کا کچھ نہیں بگڑے گا! لہٰذا تم نے سوچا کہ کیوں نہ اس موقع سے فائدہ اٹھایا جائے! بس پھر سوچی سمجھی اسکیم کے تحت تم نے بڈ فورڈ اسکینڈل کھڑا کر دیا! تمہارے ایک آدمی نے وحشیوں کی سی شکل بنا کر سعید آباد پولیس اسٹیشن کے ایک سیکنڈ آفیسر کو عیسائیوں کے قبرستان تک دوڑایا! یہ محض اس لئے کہ جب کرنل جوزف کی لاش سے میمی بڈ فورڈ کے نام کا خنجر برآمد ہوا تو سیکنڈ آفیسر والی کہانی کی شہرت ہو جائے۔ پھر تم ان پانچوں آدمیوں کو دوسری دھمکی دے کر بڑی بڑی رقومات وصول کرو! اور وہ دھمکی یہ ہوتی کہ کرنل جوزف کے قاتل کو ان پانچوں آدمیوں کے

نام بھی بتادیئے جائیں گے! تم اس میں کامیاب بھی ہوگئے! تم نے ابھی کل ہی ان پانچوں آدمیوں سے پچھتر ہزار روپے وصول کئے ہیں! کرنل جوزف کا انجام ان کے سامنے تھا لہٰذا وہ ڈر گئے اور انہوں نے تمہاری طلب کردہ رقومات فراہم کردیں!"

"یہ سب کھلی ہوئی بکواس ہے۔" پارکر چیخا! اور وہ آدمی ہنسنے لگا! پھر بولا۔ "پارکر تم بالکل گدھے ہو! کیا تمہیں یہ نہیں معلوم تھا کہ پوسٹ مارٹم کرنے والوں سے کوئی بات پوشیدہ نہیں رہتی! تم نے لاش کو برف میں رکھ کر اسے سڑنے سے بچا تو لیا تھا لیکن یہ نہ سوچ سکے کہ پوسٹ مارٹم اس طرح نہیں ہوتا جس طرح کوئی حکیم نبض دیکھتا ہے اور پھر تم نے دوسرا گدھا پن.... خیر چھوڑو.... دوسرا گدھا پن تو شاید انتہائی ذہین قاتل سے بھی سرزد ہو جاتا! وہ ہرگز یہ نہ سوچتا کہ خوابگاہ میں کرنل کے جوتے یا سلیپر موجود ہیں یا نہیں! اگر اسے جوتے یا سلیپر نہ ملتے تو وہ مقتول کے شفاف تلووں میں تھوڑی سی مٹی ہی لگا دیتا!۔"

"تم کون ہو!" دفعتاً فیاض نے گرج کر پوچھا۔

اس پر اس خبط الحواس آدمی نے اپنی ڈاڑھی نوچنی شروع کردی!

"تم!" فیاض کا منہ حیرت سے کھل گیا کیونکہ اب اس کے سامنے احمقستان کا شہزادہ عمران کھڑا البسور رہا تھا!

"ارے یہ تو وہی بلیک میلر ہے!" اچانک سونیا ہسٹریائی انداز میں چیخی!

"اوہ۔ تم ہو!" پارکر دانت پیس کر بولا۔ "تم نے اس رات مجھے زخمی کردیا تھا! لیکن آج میرے ہاتھوں سے بچ کر کہاں جاؤ گے!"

"گلوریا کے گھر جاؤں گا جان من۔ جو ابھی تک زندہ ہے۔ چیریز بلوسم کی وہ شراب وہیں رہ گئی تھی! چیریز بلوسم کا بار ٹنڈر اور ویٹر نمبر بارہ بھی نہیں بچ سکیں گے! تمہارے کام کچے ہی ہوتے ہیں پارکر اور ابھی تو تمہیں ان غیر ملکی جاسوسوں کا پتہ بھی بتانا پڑے گا جن کے ہاتھ تم دفتر خارجہ کے کاغذات فروخت کرنے والے تھے! کرنل جوزف تم لوگوں سے ڈرتا ضرور تھا مگر تھا بڑا گھاگ۔ وہ جانتا تھا کہ اگر اس نے کاغذات تمہارے حوالے کردیئے تو محنت ہی محنت اس کے ہاتھ آئے گی!"

"یہ بلیک میلر ہے جناب!" پارکر نے کیپٹن فیاض سے کہا۔ "خواہ مخواہ ہمیں پھنسانا چاہتا ہے!

ایک رات اس نے ہم پر بڑی زبردستیاں کی تھیں!"

"خاموش رہو!" کیپٹن فیاض نے اسے ڈانٹا! پھر عمران سے بولا۔ "جو کچھ تم ابھی تک کہہ چکے ہو اس کے لئے تمہارے پاس کیا ثبوت ہے!"

"ثبوت نمبر ایک۔ کرنل جوزف کے تہہ خانے میں ان لوگوں کی انگلیوں کے نشانات ملے ہیں! ثبوت نمبر دو یہاں سے میمی بڈ فورڈ کے نام کے تقریباً ایک درجن خنجر برآمد کئے جاسکتے ہیں! ثبوت نمبر تین گلوریا کارٹر جو سلطانی گواہ بھی بن سکتی ہے۔ اور پھر سب سے بڑی بات یہ ہے کیپٹن فیاض کہ یہ محکمہ خارجہ کا کیس ہے اور مجھے ان دونوں کے وارنٹ محکمہ خارجہ ہی کے توسط سے ملے ہیں! کیا تمہیں یاد نہیں ہے کہ سر سلطان بھی موقعہ واردات پر موجود تھے! اور انہوں نے مجھے خاص طور سے طلب کیا تھا اس لئے۔ ان وارنٹوں پر ایکشن لو! ورنہ نتیجے کے تم ذمہ دار ہوگے!"

فیاض کا منہ لٹک گیا-- لیکن وارنٹ دیکھنے کے بعد ان دونوں کے ہتھکڑیاں لگانی ہی پڑیں، پارکر بے تحاشہ گالیاں بک رہا تھا! مگر کانسٹیبلوں نے جلد ہی اس کی زبان بند کردی!

O

گلوریا کارٹر سر سلطان کے پیر پکڑے رو رہی تھی! عمران نے بدقت تمام اسے ہٹایا۔

"تمہاری گلو خلاصی اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ سلطانی گواہ بن جاؤ۔" عمران نے کہا۔

"مجھے کسی بات سے عذر نہ ہوگا جناب!" گلوریا نے سسکتے ہوئے کہا۔

"لیکن عدالت میں تمہاری زبان سے یہ نہ نکلنے پائے کہ اس معاہدے کا تذکرہ سر سلطان نے کیا تھا!"

"نہیں عمران صاحب کبھی نہیں! ایسا نہیں ہوگا!"

کچھ دیر بعد وہ محکمہ خارجہ کے کچھ آدمیوں کی نگرانی میں حوالات کے لئے روانہ کردی گئی!

"تم نے مجھ پر یہ دوسرا بڑا احسان کیا ہے!" سر سلطان بھرائی ہوئی آواز میں بولے۔

"ارے بس جائیے جناب! میرا کیریئر برباد ہوگیا! ایک ایسے آدمی نے مجھے گلوریا کے

ساتھ دیکھ لیا ہے جس کا میں.... وہ ہونے کا ارادہ کر رہا تھا!"

"کیا ہونے کا ارادہ کر رہے تھے!"

"ارے... وہ کیا کہتے ہیں.... اسے شوہر کے بہن.... کے بھائی کے شوہر.... بہن شوہر.... ہپ بھول گیا۔ کیا.... ہے وہ.... نوئی.... منوئی.... مٹوئی.... ارے وہ شوہر کو کیا کہتے ہیں!"

"بہنوئی!--نہ جانے کیا بکواس کر رہے ہو تم!" سر سلطان مسکرائے!

"بہنوئی.... بہنوئی...." عمران سر ہلا کر بولا۔ "میں اس آدمی کا بہنوئی ہو جانے کا ارادہ کر رہا تھا لیکن اس نے مجھے گلوریا کے ساتھ دیکھ لیا! لعنت ہے اس پر.... اسے ایسے موقع پر منہ پھیر لینا چاہئے تھا۔"

"تم کرو گے شادی!" سر سلطان نے مسکرا کر پوچھا۔

"ارے اب کیا کروں گا شادی! والد صاحب بیچارے بوڑھے ہونے کو آئے۔ نظر بھی کمزور ہو گئی ہے! لہٰذا میرا سہرا اتنی صفائی سے نہ دیکھ سکیں گے جتنی صفائی سے دس سال پہلے دیکھ سکتے۔ اور میں اسے اپنی توہین سمجھتا ہوں کہ کوئی عینک لگا کر میرا سہرا دیکھے!"

"ارے کمبخت تو کسی کو چھوڑتا بھی ہے!"

"کیا کروں جناب یہ دل ہی ایسا ہے کہ کسی کو نہیں چھوڑنا چاہتا! خیر صاحب.... ہاں! اس غیر ملکی سفارتخانے کے خلاف کیا کارروائی ہو سکے گی، جو اس معاہدے کا مسودہ خریدنا چاہتا تھا!"

"اس کے خلاف فی الحال کوئی کارروائی نہیں ہو سکتی! کیونکہ مسودہ وہاں تک پہنچا ہی نہیں۔ اب میں اس قصے کو یہیں ختم کر دینا چاہتا ہوں.... حتیٰ کہ عدالت میں یہ بھی ظاہر نہ ہونے دیا جائے کہ ان کاغذات کی نوعیت کیا تھی اسی میں بہتری ہے!"

عمران خاموش ہو گیا-- پھر سر سلطان نے کچھ دیر بعد پوچھا۔

"تم شروع ہی سے لیفٹیننٹ راجن کا رول ادا کرتے رہے تھے!"

"جی نہیں! سب سے پہلے یہ رول پارکر ہی کے ایک آدمی نے ادا کیا تھا۔ جب میں سونیا سے ان پانچوں آدمیوں کے متعلق معلوم کر چکا تو میں نے سوچا کہ اس کے بیان کی تصدیق کر لی جائے! لہٰذا میں نے فیاض کو اس بات پر آمادہ کر لیا کہ وہ سعید آباد پولیس اسٹیشن کے سیکنڈ آفیسر والی کہانی اخبارات میں شائع کرا دے! مقصد یہ تھا کہ میں اس طرح ان پانچوں آدمیوں پر اس کا

ردِ عمل دیکھ سکوں! اس کا طریقہ یہی ہو سکتا تھا! کہ میں اسی پر اسرار آدمی کی سی شکل بنا کر ان کے سامنے آتا! میں نے یہی کیا اور مجھے سو فیصدی کامیابی ہوئی۔ وہ مجھے دیکھ کر سراسیمہ ہو گئے! مگر سونیا اور اس کے ساتھی پہلے ہی ان سے پچھتر ہزار روپے وصول کر چکے تھے! بہر حال اب شاید کیپٹن بھی نتھی کر لے گا!"

"مگر یہ قبر-- اور خنجر کا اسکینڈل خوب رہا--!" سر سلطان نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ "ویسے اگر تم نہ ہوتے تو یہ کیس کسی سے سنبھل بھی نہ سکتا! مگر یہ تو بتاؤ کہ بڈفورڈ والی لائن سے کس طرح ہٹ گئے تھے--!"

"جولیانا فٹز واٹر نے تہہ خانے میں انگلیوں کے کچھ نشانات دریافت کئے تھے جو پارکر اور اس کے ساتھیوں ہی کی انگلیوں کے نشانات تھے! یہیں سے میں نے کیس کے متعلق اپنے نظریات یکسر بدل دیئے تھے--ویسے نظریات بدلنے کے لئے وہ کاغذات ہی کافی تھے۔ وہ خنجر ہی کافی تھا جسے ٹھنڈی لاش میں ٹھونسا گیا تھا! جناب اب اجازت دیجئے!"

عمران اٹھ گیا! نہ جانے کیوں وہ کچھ اکتایا اکتایا سا نظر آ رہا تھا۔

(ختم شد)

عمران سیریز نمبر 14

آہنی دروازہ

(مکمل ناول)

پیشرس

عمران سیریز کا چودھواں ناول "آہنی دروازہ" ملاحظہ فرمائیے... عمران ایک بالکل ہی نئے انداز میں پہلے ہی صفحہ پر نمودار ہوتا ہے!.... وہ خود اپنی ٹوسیٹر ڈرائیو کر رہا تھا....! لیکن دو ٹٹو اس کی راہ میں حائل ہو جاتے ہیں....! ٹٹو نہیں بلکہ دو لڑکیاں جو ٹٹوؤں پر سوار تھیں.... وہ ان سے بھیک مانگتا ہے۔ عمران ہی ٹھہرا؟ کوئی نہیں کہہ سکتا وہ کب کیا کر بیٹھے.... پھر وہ ایک جگہ اوٹ پٹانگ شطرنج کھیلتا ہوا نظر آئے گا.... اسے لڑکیوں کے ایک کالج میں تقریر کرتے دیکھئے.... اور قہقہے لگائیے.... ایک دلچسپ بوڑھا سردار داراب جو عمران سے کسی طرح کم نہیں تھا وہ عمران سے ایک دلچسپ انتقام لیتا ہے ایسا کہ سردی کے باوجود بھی عمران پسینے میں نہا جاتا ہے۔ انتقام کی نوعیت پر.... عمران کو ہنسی بھی آتی ہے اور غصہ بھی!....

آہنی دروازہ جسے سنسان راتوں میں کوئی جھنجھوڑتا ہے.... دروازے کے پیچھے بھیڑیئے کی خوفناک آواز سناٹے میں تیرتی ہے۔ آہنی دروازے کا راز؟.... ایک نیک دل آدمی جو خطرات

میں گھرے ہونے کے باوجود بھی کسی کے خلاف شبہ ظاہر کرنے سے انکار کردیتا ہے؟ عمران کے لئے نئی دشواری لیکن وہ اپنے انوکھے طریقوں سے تفتیش کی گاڑی آگے بڑھاتا ہے اور آخر کار.... مجرم اتنے بھیانک روپ میں اور ایسی خطرناک اسکیم کے ساتھ سامنے آتا ہے جس کی خود عمران کو بھی توقع نہیں تھی۔

واقعات کی ابتداً بہت ہی معمولی پیمانے پر ہوتی ہے اور بظاہر اسے کچھ زیادہ اہمیت نہیں دی جاسکتی! لیکن اس کی پشت پر کتنی زبردست اسکیم تھی آپ انگشت بدنداں رہ جائیں گے.... پھر آپ کو معمولی سی حرکت ایک بہت بڑی سازش کا پیش خیمہ نظر آئے گی۔ جسے عمران بھی اکثر محض مذاق تصور کرنے پر مجبور ہو جاتا تھا۔

(۱)

عمران نے کار روک دی!.... دور تک سرسبز پہاڑیاں بکھری ہوئی تھیں اور سورج ان پر نارنجی رنگ بکھیرتا ہوا مغرب میں چھپ رہا تھا.... دور کی پہاڑیوں پر ہلکی سی دھند چھائی ہوئی تھی!.... وہ کار سے نیچے اتر کر دوربین لگائے ہوئے چاروں طرف دیکھنے لگا۔

اسے اندازہ نہیں تھا کہ ابھی اور کتنا چلنا پڑے گا۔ ان اطراف میں پہلی بار اس کا گذر ہوا تھا۔ ابھی تو اسے سڑک کے کنارے وہ نشان بھی نہیں ملا تھا جہاں رک کر اسے آگے جانے کے لئے راستہ تلاش کرنا تھا۔

سردار گڈھ پیچھے رہ گیا تھا.... اسے سردار گڈھ سے دس میل آگے جانا تھا.... اس نے دوربین آنکھوں پر سے ہٹادی اور کار سے کافی کا تھرماس نکال کر اس کے ڈھکن میں کافی انڈیلی اور ٹھنڈی پائیوں کے ساتھ اسے ختم کرنے کے بعد پھر اسٹیرنگ سنبھال لیا.... لیکن ابھی کار اسٹارٹ بھی نہیں کی تھی کہ پچھلے موڑ پر اسے گھوڑوں کی ٹاپیں سنائی دیں اور ساتھ ہی فضا میں دو سریلے قسم کے قہقہے بھی لہرائے.... عمران مڑ کر دیکھنے لگا....

دو نوجوان لڑکیاں ٹٹوؤں پر سوار اسی طرف آرہی تھیں!.... مگر یہ پہاڑی دہقانوں میں سے نہیں تھیں!.... کیونکہ ان کے جسموں پر جدید طرز کا شہ سواری کا لباس تھا اور ان کے گھونگھریالے بال مغربی تراش کے تھے وہ عمران کو گھورتی ہوئی قریب سے گذر گئیں!....

یہ سڑک زیادہ چوڑی نہیں تھی!.... اور ان کے ٹٹو برابری سے اتنے فاصلے سے چل رہے تھے کہ ان کے درمیان سے کار نکال لے جانا آسان کام نہیں تھا.... جب وہ اگلے موڑ پر نظروں سے اوجھل ہو گئیں تو عمران نے دوبارہ اپنی ٹوسٹیر اسٹارٹ کر دی!.... لیکن اس موڑ سے گذرنے کے بعد بھی وہی مسئلہ در پیش رہا۔ یعنی اتنی جگہ نہیں تھی کہ وہ دونوں کے درمیان سے کار نکال لے جاتا۔

اس نے پے در پے کئی بار ہارن دیا لیکن ٹٹوؤں کے درمیانی فاصلے میں کوئی تبدیلی واقع نہ ہوئی اور لڑکیاں ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر صرف ہنس پڑیں۔

"میں اس تفریح میں ضرور شرکت کرتا...." عمران چیخ کر بولا۔ "لیکن مجھے جلدی ہے.... براہِ کرم اپنے ٹٹوؤں کو ایک طرف کر لیجئے!"

لیکن.... بے سود!.... ٹٹو اسی انداز میں چلتے رہے!....

"خدا تم سے سمجھے۔" عمران آہستہ سے بڑبڑایا.... اور اس کی کار آہستہ آہستہ رینگتی رہی!.... لیکن وہ اس ویران سڑک پر ان "ٹٹو نوازوں" کی موجودگی پر متحیر ضرور تھا!....

وہ کار روک کر اتر پڑا اور پھر اس نے ٹٹوؤں کے سامنے پہنچ کر ان کی باگیں پکڑ لیں.... لڑکیاں اس کی بے تکلفی پر متحیر رہ گئیں!.... لیکن وہ قطعی خوفزدہ نہیں تھیں۔ کیونکہ عمران کی شخصیت میں کوئی ایسی چیز تھی ہی نہیں جس کا رعب دوسروں پر پڑ سکتا....

وہ سر سے پیر تک احمق نظر آرہا تھا.... لڑکیاں اسے چند لمحے گھورتی رہیں پھر ایک نے جھلائے ہوئے لہجے میں پوچھا۔ "کیا بات ہے۔"

"اللہ کے نام پر...." عمران نے کسی گھسے ہوئے فقیر کی طرح دانت نکال دیئے۔

"کیا بکواس ہے...."

"ہمیشہ دعا دیتا رہوں گا.... اللہ جوڑی سلامت رکھے۔"

"تمہارا دماغ تو نہیں چل گیا! یہ نہ سمجھنا کہ ہم تنہا ہیں!" دوسری لڑکی آنکھیں نکال کر بولی۔

"میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ کے ساتھ ٹٹو بھی ہیں.... اللہ کے نام پر.... ایسا موقع پھر ہاتھ نہیں آئے گا۔ یہاں آس پاس کوئی نہیں ہے۔"

"پیچھے ہٹو!...." پہلی لڑکی غرائی اور یک بیک اس نے اعشاریہ دو پانچ کا پستول نکال لیا۔

"ارے.... باپ رے.." عمران بوکھلا کر پیچھے ہٹ گیا۔ "میں تو بھبھ.... بھیک مانگ رہا تھا۔"

"مرمت۔" دوسری لڑکی نے پہلی کی طرف دیکھ کر آنکھ دبائی۔

"ایک پیکٹ چیونگم اللہ کے نام پر" عمران نے پھر ہانک لگائی۔

"چیونگم چاہئے۔" دوسری لڑکی نے پوچھا۔

"ہاں.... خدا بھلا کرے...."

"قریب آؤ...."

عمران آگے بڑھا۔ پھر بڑی تیزی سے پیچھے ہٹ گیا۔ کیونکہ لڑکی کا داہنا ہاتھ پوری قوت سے گھوما تھا اور وہ عمران کے پیچھے ہٹ جانے پر جھونک میں گرتے گرتے بچی۔

"خدا غارت کرے تمہیں۔" عمران بسور کر بولا۔ "فقیروں سے ہاتھا پائی کرتی ہو۔ ابھی بھسم کر دوں گا۔ اللہ کا دیا سب کچھ موجود ہے مگر خاندانی فقیر ہوں.... کبھی کبھی برکت کے لئے بھیک مانگ لیتا ہوں.... مگر ایسی ہی جگہ جہاں کوئی یہ نہ جانتا ہو کہ میں ڈپٹی کلکٹر ہوں۔"

عمران نے یہ سب کچھ انتہائی سنجیدگی سے کہا تھا۔ لڑکیاں اب پھر اسے گھور رہی تھیں۔

"راستے سے ہٹ جاؤ!" اس لڑکی نے کہا جس کے ہاتھ میں پستول تھا۔

"افسوس کہ میں اپنی بین گھر بھول آیا ہوں۔ تب تو آپ کو یقین آتا کہ میں فقیر ہوں۔ سانپ بھی اس وقت موجود نہیں ہیں۔ لیکن ٹھہریئے!...." عمران اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالنے ہی والا تھا کہ لڑکی نے کڑک کر کہا۔ "خبردار اپنے ہاتھ اٹھائے رکھو۔"

"پھر تو میں آپ کو یقین نہیں دلا سکتا کہ میں فقیر ہوں...." عمران نے مایوسی سے کہا۔

"یقین کے لئے تمہاری کار ہی کافی ہے۔" دوسری لڑکی بولی۔

"میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ خدا کا دیا سب کچھ موجود ہے۔ مگر میں خاندانی فقیر ہوں۔ میرے خاندان کے لوگ دن بھر تجارت شاعری اور نوکری کرتے ہیں.... رات بھیک مانگنے کے لئے ہوتی ہے۔ ہمارے بزرگوں کا قول ہے کہ اپنی اصلیت نہ بھولو۔"

"بڑے ڈفر ہیں تمہارے بزرگ۔"

"تمہارے بزرگ کیسے ہیں!" عمران نے پوچھا!

"اتنے ڈفر بھی نہیں ہیں...."

"تو پھر اگر تم کوشش کرو تو میں بھی انہیں اپنا بزرگ بنا سکتا ہوں۔" عمران نے کہا اور وہ لڑکی جھینپ کر اسے برا بھلا کہنے لگی....

"اللہ کے نام پر...." عمران نے پھر ہانک لگائی۔

"تم نہیں ہٹو گے...." پہلی لڑکی دہاڑی۔

"ایک پیکٹ چیونگم۔ میرے ختم ہوگئے ہیں۔"

"میں گولی مار دوں گی...."

"مار دو! تم بھی کیا یاد کرو گی کسی فقیر سے واسطہ پڑا تھا۔"

اچانک اس نے اپنا ٹٹو عمران پر دوڑا دیا.... لیکن وہ آگے نکلی چلی گئی.... کیونکہ عمران بڑی پھرتی سے ایک طرف ہٹ گیا تھا.... ٹٹو دوڑتا رہا۔ شاید وہ بے قابو ہو گیا تھا۔

"دیکھا تم نے۔" عمران نے دوسری لڑکی سے کہا۔ "یہ تھا فقیروں سے دل لگی کا نتیجہ.... اب وہ اسے کھڈ میں گرادے گا.... اور ہڈیاں چور ہو جائیں گی۔"

"ہٹو سامنے سے مجھے جانے دو۔" دوسری لڑکی کچھ نروس سی نظر آنے لگی تھی۔

"ایک پیکٹ چونگم۔ ورنہ تمہارا بھی یہی حشر ہوگا۔ تمہارے پاس تو پستول بھی نہ ہوگا۔"

"ہے میرے پاس۔"

"جھوٹ۔ سفید جھوٹ۔ ہوتا تو اب تک تم بھی نکال چکی ہوتیں۔"

"سامنے سے ہٹ جاؤ.... باگ چھوڑو۔"

"ایک پیکٹ چونگم...."

"کتے ہو تم۔" لڑکی نے شکار کے تھیلے میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا۔ اور چونگم کا پیکٹ نکال کر اس کی طرف اچھال دیا۔

"خدا جیتا رکھے۔" عمران نے اسے سنبھالتے ہوئے کہا۔

"جاؤ اب تم جا سکتی ہو.... لیکن اب اگر راستے میں کہیں تم لوگوں نے میرا راستہ روکنے کی کوشش کی تو معاملہ ایک پیکٹ چونگم پر نہیں ٹلے گا.... سمجھیں۔"

عمران ایک طرف ہٹ گیا.... اور وہ ٹٹو کو مہمیز کر کے آگے بڑھ گئی۔

عمران پھر کار میں آبیٹھا.... وہ سوچ رہا تھا کہ یہ لڑکیاں قرب و جوار ہی میں کہیں رہتی ہوں گی۔ ورنہ اس طرح لمبا سفر کرنا تو قرین قیاس نہیں.... ویسے اس لڑکی کے پاس کسی پستول کی موجودگی نے اسے الجھن میں ڈالا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ ان اطراف میں رہنے والے زیادہ تر سرمایہ دار قسم کے لوگ ہیں۔

سردار گڈھ اپنے نواحی علاقوں سمیت مٹی کے تیل کے چشموں کا بہت بڑا مرکز تھا اور یہاں کی آبادی مزدوروں، کلرکوں، تاجروں اور سرمایہ داروں پر مشتمل تھی۔

پچاس سال پہلے تو یہاں خاک بھی نہیں اڑتی تھی کیونکہ یہ ایک پہاڑی علاقہ تھا۔ عمران اپنی زندگی میں شائد تیسری بار سردار گڈھ آیا تھا.... لیکن اس حصے تک آنے کا پہلا اتفاق تھا۔

ان دونوں لڑکیوں کے متعلق سوچتے ہوئے اس نے کار اسٹارٹ کر دی۔ ہو سکتا ہے وہ اس مقام سے واقف رہی ہوں جہاں عمران کو پہنچنا تھا۔

لڑکیوں سے دوبارہ ملاقات ہونے میں دیر نہیں لگی۔ وہ ٹٹوؤں سے اتر کر ایک چٹان پر بیٹھی عمران کی رکتی ہوئی کار کو گھور رہی تھیں.... عمران کار سے اتر کر سڑک پر کھڑا ہوگیا.... لڑکیاں خاموش بیٹھی رہیں، پھر عمران ان کی طرف بڑھا۔

"میں دراصل...." عمران کچھ کہتے کہتے رک گیا مگر دوسری لڑکی نے اس کا جملہ پورا کر دیا۔

"اب آپ لوگوں کو بین سنا کر سانپ دکھاؤں گا...."

"مجھے افسوس ہے۔ بین اور سانپ گھر چھوڑ آیا ہوں.... لیکن آپ کو کچھ ضرور دکھاؤں گا۔"

"دور ہی رہنا...." پہلی لڑکی بگڑ کر بولی۔ "ورنہ سچ مچ میں گولی مار دوں گی۔ تمہاری بدولت میرے پیر میں چوٹ آگئی ہے۔"

"ٹٹو کی بدولت...." عمران نے مغموم آواز میں کہا۔ "کسی خاتون کو ٹٹو پر بیٹھے دیکھ کر مجھے ہمیشہ گہرا صدمہ ہوتا ہے۔"

"کیوں پیچھے پڑے ہو.... ہمارے.... اپنا راستہ لو۔"

"راستہ تو آپ ہی نے روکا تھا...." عمران نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

"اب مجھے راستہ بتائیے.... اس کے عوض میں آپ کا دل خوش کر دوں گا.... سانپ تو نہیں ہے میرے پاس.... مگر...."

عمران نے اپنے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک ڈبہ نکالا اور اس کا ڈھکن اٹھاتے ہوئے اسے انکے سامنے پیش کر دیا۔ ڈبے میں پانچ بڑے بڑے بچھو تھے۔

"ان کے لئے بین ضروری نہیں ہے کیونکہ یہ بھی بھینس ہی کی برادری سے تعلق رکھتے ہیں۔" عمران نے کہا۔

لڑکیاں چونک کر ایک دوسری کی طرف معنی خیز انداز میں دیکھنے لگی تھیں۔ عمران اندازہ نہیں کر سکا کہ انہیں حیرت تھی یا وہ خوفزدہ ہو گئی تھیں۔

"اب آپ مجھے راستہ بتائیے...." اس نے احمقانہ انداز میں کہا۔

"میں نہیں سمجھی...." اس لڑکی نے کہا جس نے کچھ دیر پہلے پستول نکالا تھا۔

"میں داراب کیسل جانا چاہتا ہوں۔"

"اوہ...." وہ پھر دوسری لڑکی کی طرف دیکھنے لگی.... اور پھر یک بیک اس کا رویہ بدل گیا۔ وہ مسکرا کر بولی۔ "داراب کیسل، ہاں نام تو سنا ہے۔ اوہو.... وہی تو نہیں جہاں سردار داراب رہتے ہیں۔"

"وہی.... وہی....!" عمران سر ہلا کر بولا۔ "میں آپ کا شکر گذار ہوں گا۔"

"مگر یہ کیسے ممکن ہے۔" لڑکی نے بڑے بھولے پن سے کہا۔

"آپ کار پر ہیں اور ہم...."

"ٹٹوؤں پر...." عمران نے مایوسانہ انداز میں کہا۔ "کار ٹو سیٹر ہے ورنہ میں ٹٹوؤں کو اس میں جوت دیتا....!"

"اوہو.... کوئی بات نہیں۔" لڑکی نے کہا۔ "میں آپ کے ساتھ بیٹھ جاؤں گی.... اور

یہ۔"اس نے دوسری لڑکی کی طرف اشارہ کیا۔"میرا ٹٹو لے کر آجائے گی۔"

"نہیں آپ دونوں کار سے جائیے میں دونوں ٹٹوؤں پر بیک وقت سوار ہو کر چلوں گا۔" عمران نے خاکسارانہ لہجے میں کہا۔

"آپ آدمی ہیں....یا...."

"میں آدمی ہی ہوں.... آپ مطمئن رہیں....ویسے بھول جانے کا مرض بری طرح مجھ پر حاوی ہے مگر اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا.... آئیے...."

"وہ لڑکی پتھر سے اٹھ گئی تھی اور دوسری لڑکی کو اشارے کرتی ہوئی عمران کے سامنے چلنے لگی.... پھر وہ اس کے ساتھ کار میں بیٹھ گئی۔ عمران نے انجن اسٹارٹ کیا۔

"فی الحال سیدھے ہی چلئے۔"لڑکی بولی۔

"اوہ....اچھا۔"

کار چل پڑی.... عمران خاموش تھا.... لڑکی بھی شائد گفتگو نہیں کرنا چاہتی تھی۔ اس کے انداز سے یہی معلوم ہوتا تھا۔ وہ نہ صرف کسی گہری سوچ میں تھی بلکہ چہرے سے تشویش بھی ظاہر ہو رہی تھی۔

"ہاں دیکھئے.."اس نے کچھ دور چلنے کے بعد کہا۔"اب کار بائیں طرف موڑ دیجئے...."

عمران نے اس کے کہنے پر عمل کیا۔ بائیں طرف ایک پتلی سی ڈھلوان سڑک تھی جس کی بائیں جانب ایک بڑا سا بورڈ نصب تھا اور بورڈ پر تحریر تھا۔"یہ راستہ عام نہیں ہے۔"

"ہائیں۔"عمران آنکھیں پھاڑ کر بولا۔"یہ راستہ عام نہیں ہے۔ اس کا کیا مطلب.... کہیں آپ مجھے کسی مصیبت میں تو نہ پھنسا دیں۔"

"یہ سڑک سردار داراب کی ملکیت ہے اور ان کی قیام گاہ....یعنی داراب کیسل تک جاتی ہے۔"

"آپ بھی وہیں کہیں قریب ہی رہتی ہیں۔"عمران نے پوچھا۔"ہاں"مختصر سا جواب ملا۔

تقریباً دو فرلانگ چلنے کے بعد عمران کو ایک طویل و عریض عمارت دکھائی دی جو سچ مچ کیسل (قلعہ) ہی معلوم ہو رہی تھی۔ پھاٹک پر ایک سنتری بھی موجود تھا۔ اس نے کار کو گذر جانے دیا۔ عمران کو اس پر حیرت ہوئی.... لیکن پھر اس نے سوچا ممکن ہے۔ یہ لڑکی بھی اسی عمارت سے تعلق رکھتی ہو۔

دفعتاً اس نے اپنے بائیں پہلو میں کسی چیز کی چبھن محسوس کی اور پھر دوسرے ہی لمحے میں اسے معلوم ہو گیا کہ وہ لڑکی کی پستول کی نال تھی....

وہ اس وقت ایک بڑے پائیں باغ سے گذر رہے تھے۔ پھر کار جیسے ہی ایک رہائشی عمارت

کے سامنے پہنچی لڑکی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"گاڑی روک کر انجن بند کر دو۔"

عمران نے بے چون وچرا تعمیل کی۔ لیکن اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔ ایک معنی خیز سی مسکراہٹ۔

"اب چپ چاپ نیچے اتر آؤ...."

"اتر آیا چپ چاپ...."عمران نے کار سے اترتے ہوئے کہا۔

"اگلا پروگرام...."

"چلو...."اس نے اسے پستول کی نال سے دھکا دیا۔

عمران چلنے لگا.... پھر وہ اس وسیع دالان پر پہنچ کر رک گئے جہاں گیارہ آدمی ملازموں کی وردی میں کھڑے تھے۔

"بابا کہاں ہیں۔"لڑکی نے انہیں میں سے ایک کو مخاطب کیا۔

"شطرنج کھیل رہے ہیں حضور۔"

"اچھا۔ اس آدمی کو پکڑ کر کہیں بند کر دو۔"

"ہائیں۔ یہ کیوں۔"عمران احمقانہ انداز میں بولا۔"کیا یہ داراب کیسل نہیں ہے۔"

"تم داراب کیسل میں ہو۔"لڑکی نے اس کے پہلو سے ریوالور ہٹاتے ہوئے کہا۔ نوکر اسے نرغے میں لے چکے تھے۔

"اور تم مجھے بند کرا رہی ہو۔ اس خبر سے سردار داراب کو صدمہ پہنچنے کا اندیشہ ہے۔"

"بند کر دو۔"لڑکی نے تحکمانہ لہجہ میں کہا۔

نوکروں کے ہاتھ لگانے سے قبل ہی عمران ان کے نرغے سے نکل گیا اور ایک جگہ رکتا ہوا بولا....

"تم مجھے بند کرنے کی جگہ دکھا دو میں خود ہی بند ہو جاؤں گا۔ ورنہ ہو سکتا ہے کہ تمہیں ان لوگوں کے علاج پر کافی روپیہ صرف کرنا پڑے...."پستول کی نال پھر عمران کی طرف اٹھ گئی۔

"اے....تم لوگ اسے دیکھو میں ابھی آئی...."

"ہاں.... یہ ٹھیک ہے۔"عمران سر ہلا کر بولا۔

نوکروں نے پھر اسے گھیر لیا۔ لیکن قریب پہنچ کر ہاتھ لگانے کی ہمت نہیں پڑی.... لڑکی اندر جا چکی تھی۔ عمران بڑی لاپروائی سے چونگم کچلتا رہا۔ نوکر ایک دوسرے کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

کچھ دیر بعد لڑکی واپس آگئی۔ اس کے ساتھ دو آدمی اور بھی تھے۔ دونوں سن رسیدہ اور اچھی صحت والے تھے۔

"بابا...." لڑکی نے ایک کو مخاطب کر کے عمران کی طرف اشارہ کیا "یہی ہے۔"

"اوہم...." بوڑھے نے اپنے ناک پر عینک جما کر عمران کو نیچے سے اوپر تک دیکھا اور پھر عینک اتار کر اس کے شیشے صاف کرنے لگا۔ وہ چندھیائی ہوئی آنکھوں سے عمران کی طرف دیکھتا بھی جا رہا تھا۔ دوبارہ عینک لگا کر اس نے ایک طویل سانس لی اور پھر لڑکی کی طرف دیکھنے لگا۔

"اس کے پاس بچھو موجود ہیں...." لڑکی بولی۔

"اوہم.... ہاں.... کہاں ہیں.... کیوں.... تم بچھو...." وہ عمران کی طرف دیکھ کر بڑبڑایا....

"میں بچھو نہیں ہوں۔" عمران نے احمقانہ انداز میں کہا.... "میں.... میں ہوں.... یعنی کہ علی عمران ایم-ایس-سی ڈی-ایس-سی.... اور ہپ.... پی ایچ ڈی...."

"میں پوچھتا ہوں.... تمہارے پاس بچھو ہیں...." بوڑھے نے بھنا کر کہا۔

"کیا آپ سردار داراب ہیں؟" عمران نے پوچھا۔

"اوہ.... جہنم میں گیا سردار داراب.... اب تم میرے سوال کا جواب کیوں نہیں دیتے۔"

"جی ہاں۔ میرے پاس بچھو ہیں۔"

"تب میں تمہیں پھانسی پر چڑھوا دوں گا.... سمجھ گئے۔"

"جی ہاں.... بالکل سمجھ گیا...." عمران نے بڑے آسودہ انداز میں سر ہلا کر کہا۔

"کہاں ہیں بچھو....؟"

"میری جیب میں.... لیکن شائد آپ سردار داراب ہیں۔"

"سردار داراب کی ایسی کی تیسی.... میں تم سے کیا کہہ رہا ہوں.... نکالو.... وہ بچھو۔"

عمران نے بچھوؤں کا ڈبہ نکال کر اس کی طرف بڑھا دیا....

"اوہو...." بوڑھے کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

"مجھے سر سلطان نے بھیجا ہے...." عمران نے آہستہ سے کہا۔

"تمہیں...." بوڑھے نے نیچے سے اوپر تک اس کا جائزہ لیا۔ عمران اس وقت سر تاپا حماقت نظر آ رہا تھا۔

"جی ہاں.... مجھے...."

"اندر...." بوڑھے نے دروازے کی طرف اشارہ کیا۔

عمران فوجیوں کے سے انداز میں چلتا ہوا دروازے میں مڑ گیا....

(۲)

دونوں لڑکیاں پائیں باغ میں تھیں.... رات کے نو بجے تھے۔ گو سردی شدید تھی لیکن نکھری ہوئی چاندنی بھی اتنی ہی دلکش تھی کہ وہ دونوں اس وقت چھت کے نیچے نہ رہ سکیں۔

ان میں سے ایک سردار داراب کی پوتی تھی۔ وہی جس نے عمران پر پستول تان لیا تھا اور دوسری اس کی سہیلی جو ان دنوں اس کے ساتھ مقیم تھی.... دونوں ہی ایڈونچر کی دلدادہ تھیں۔ وہ ٹٹوؤں پر بیٹھ کر نکل جاتیں اور سارا دن پہاڑیوں میں بھٹکتی پھرتیں۔ دونوں کے مشاغل اور شوق قریب قریب یکساں تھے۔ وہ پہاڑیوں میں خوش رنگ پرندوں کے پر تلاش کرتیں مختلف رنگوں کے سنگریزے اکٹھا کرتیں اور ساتھ ہی جڑی بوٹیوں کے متعلق تحقیقات بھی جاری رکھتیں.... سردار داراب کی پوتی شاہدہ کے پاس جڑی بوٹیوں سے متعلق ایک موٹی سی کتاب تھی وہ اسے اپنے شکار کے تھیلے میں ڈالے رکھتی.... اس کی سہیلی بلقیس کو جڑی بوٹیوں سے زیادہ دلچسپی نہیں تھی۔ لیکن شاہدہ کی خاطر وہ بھی کٹیلی جھاڑیوں سے اپنی انگلیاں زخمی کر لیتی۔

آج بھی وہ حسب معمول دن بھر ادھر اُدھر بھٹکنے کے بعد شام کو گھر واپس ہو رہی تھیں کہ راہ میں عمران آ کر ٹکرایا.... اور شاہدہ اسے قیدیوں کی طرح یہاں تک لے آئی تھی۔

لیکن توقعات کے خلاف جب اسے سردار داراب کا رویہ دوستانہ نظر آیا تو بڑی مایوسی ہوئی.... ویسے اپنی دانست میں اس نے ایک بڑا کارنامہ انجام دیا تھا۔

اور اب اس وقت بلقیس اس سے اس کے متعلق پوچھ رہی تھی۔

"میں کیا بتاؤں...." شاہدہ کہہ رہی تھی۔ "میں تو یہ سمجھی کہ بابا بچھوؤں کا ڈبہ دیکھتے ہی اسے گولی مار دیں گے۔"

"آخر بات کیا تھی۔ میں یہاں بچھوؤں کا تذکرہ بہت سن چکی ہوں۔ تم سے کئی بار پوچھنا چاہا لیکن پھر بھول گئی...."

"بابا کا خیال ہے کہ ہمیں اس کا تذکرہ کسی سے نہ کرنا چاہئے۔"

"بابا کا خیال بابا کے ساتھ ہے.... نہ تم بابا ہو اور نہ میں بابا ہوں۔" بلقیس ہنس کر بولی۔

"مجھے اختلاج ہوتا ہے اس تذکرے سے.... میں اس بدھو کے متعلق کچھ باتیں کرنا چاہتی ہوں.... جو اس وقت بڑے مزے میں بابا کے ساتھ شطرنج کھیل رہا ہے۔"

"شطرنج کھیل رہا ہے۔" بلقیس نے حیرت کا اظہار کیا.... پھر یک بیک زور سے ہنس

پڑی.... ہنستی ہی رہی حتیٰ کہ شاہدہ نے جھنجھلا کر اس کے گال نوچنے شروع کر دیئے۔

"ارر.... او.... ہا....“ بلقیس اسے دھکیلتی ہوئی بولی.... "ہو سکتا ہے کہ وہ تمہارا منگیتر ہو۔“

"کیا بکواس ہے....“

"مجھے یقین ہے تمہارے بابا کی حرکتیں عجیب ہوتی ہیں....“

"شٹ اپ....“

"کیا وہ جھکی نہیں ہیں۔ کیا انہیں لوگوں کو متحیر کر دینے کا خبط نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے یہ سب کچھ انہیں کے ایما پر ہوا ہو!.... ورنہ کوئی آدمی اتنا ڈھیٹ نہیں ہو سکتا جتنا وہ بدھو ہے....“

"اسے کسی سر سلطان نے بھیجا ہے۔“ شاہدہ بڑبڑائی....

"سردار داراب کی پوتی کے لئے سروں اور نوابوں کے رشتے ہی آئیں گے۔“

"تم نہیں سمجھتیں.... فضول بکواس مت کرو۔“.... شاہدہ پھر جھنجھلا گئی۔

"میں کیا نہیں سمجھتی۔ سب کچھ سمجھتی ہوں۔“

"کیا سمجھتی ہو....؟“

"وہی جو بتا چکی ہوں۔“

"تم احمق ہو....“

"احمق ہونے سے میری کہی ہوئی بات میں کوئی فرق نہیں پڑ سکتا۔“

"ختم کرو اب یہ تذکرہ.... ورنہ میں تمہیں مار بیٹھوں گی۔“

"جب تک تم بچھوؤں والی بات نہیں بتاؤ گی۔ گلو خلاصی نہیں ہو گی۔ سمجھیں....“

"چلو.... اندر.... سردی بڑھ رہی ہے۔“

"نہیں جاؤں گی اندر....“ بلقیس اسے اپنی طرف کھینچتی ہوئی بولی "مجھے بتاؤ بچھوؤں کے بارے میں۔“

"ارے خدا کے لئے.... تم چلو تو اندر.... بتاؤں گی لیکن تم اس کا تذکرہ کسی سے نہ کرو گی.... مجھے تو اس میں کوئی خاص بات نظر نہیں آتی.... بابا نہ جانے کیوں اسے چھپا رہے ہیں۔ انہوں نے کسی سے کچھ نہیں بتایا۔ میں چونکہ اس وقت وہیں موجود تھی۔ اس لئے مجھے علم ہو گیا۔ ورنہ مجھے بھی خبر نہ ہوتی۔“

"کس بات کی خبر نہ ہوتی۔“

"بس اندر چلو.... یہاں نہیں....“

وہ دونوں پائیں باغ سے عمارت میں چلی آئیں.... طویل راہداری سے گذرتے وقت

بس ایک جگہ رک گئی....

"چلو یہاں سے.... کھسکو بھی۔“ شاہدہ اسے دھکیلتی ہوئی آہستہ سے بولی۔ "اگر بابا کی نظر ئی تو گھنٹوں بور کریں گے۔“

لیکن بلقیس وہاں سے نہ ہٹی.... وہ سامنے والے کمرے میں سردار داراب اور عمران کو طرنج کھیلتے دیکھ رہی تھی.... دفعتاً سردار داراب چیخا۔ "ہائیں.... ہائیں.... یہ کیا کر رہے و.... پیدل ہے صاحبزادے۔“

"گھوڑا ہے....“ عمران نے اس کا مہرہ پیٹ کر ایک طرف ڈالتے ہوئے کہا۔

"پاگل ہو گئے ہو تم.... پیدل سے ڈھائی گھر پر مہرہ پیٹ رہے ہو....“

"پیدل نہیں گھوڑا ہے....“ عمران نے پھر اسی انداز میں کہا....

"آپ چال چلئے....“

"کیا تمہاری آنکھیں کمزور ہیں۔ دکھائی نہیں دیتا۔“ سردار داراب جھلا گیا۔

"بالکل ٹھیک ہیں آنکھیں.... دکھائی دیتا ہے۔“

"یار.... تم آدمی ہو یا....“ سردار داراب سر اٹھا کر چاروں طرف دیکھنے لگا.... دفعتاً اس ی نظر بلقیس پر پڑی اور وہ ہاتھ ہلا کر بولا۔ "یہاں آؤ.... یہاں آؤ.... بلقیس.... شاہدہ.... یہ لڑکا پاگل ہو گیا ہے۔“

"دیکھا تم نے.... خدا غارت کرے۔“ شاہدہ بڑبڑائی۔ پھر انہیں کمرے میں جانا ہی پڑا۔

سردار داراب پچھتر سال کا ایک صحت مند بوڑھا تھا.... مونچھیں گھنی اور اوپر کو چڑھی ہوئی تھیں۔ ٹھوڑی پر تھوڑے سے بال۔ ایک ننھی سی نوکیلی فرنچ کٹ ڈاڑھی بناتے تھے البتہ اس کی آنکھیں ضرور کمزور تھیں.... عینک کے دبیز شیشے یہی ظاہر کرتے تھے۔

اس نے ہاتھ ہلا کر بلقیس سے کہا۔ "ذرا دیکھنا.... یہ صاحبزادے اسے گھوڑا فرماتے ہیں۔“

بلقیس بساط پر جھک گئی۔ پھر سیدھی کھڑی ہوتی ہوئی بولی۔ "آپ کا خیال درست ہے۔“

"دیکھا۔“ سردار داراب عمران کی طرف دیکھنے لگا۔

"دیکھ لیا۔“ اس نے جواب دیا پھر اچانک ان دونوں کی طرف مڑ کر بولا "کیا بات ہے؟ میں دو آدمیوں کے کھیل میں دوسروں کی دخل اندازی نہیں پسند کرتا۔“

"عقل کے ناخن لو....“ بوڑھا بگڑ گیا۔ "تم عجیب آدمی ہو۔ میں کہہ رہا ہوں کہ اس پیدل کو ہٹا کر میرا مہرہ یہاں رکھ دو۔“

"آپ خواہ مخواہ اپنی بات منوانا چاہتے ہیں۔“ عمران نے بھی جھلاہٹ کا مظاہرہ کیا۔ "آپ

کو خواہ مخواہ میرے گھوڑے کو پیدل بنانے سے کیا مل جائے گا۔"

"یہ گھوڑا نہیں پیدل ہے۔" بلقیس بول پڑی۔

"میں آپ سے نہیں پوچھ رہا۔ میں نے آج تک کوئی ایسی عورت نہیں دیکھی جو شطرنج کھیلتی ہو یا حقہ پیتی ہو۔ اس لئے آپ کی بات کی کیا سند ہو سکتی ہے۔"

"آپ کریک ہیں۔" بلقیس نے کہا۔

"ہیر یو آر...." سردار داراب میز پر ہاتھ مار کر اچھلا۔ "کریک بالکل مناسب لفظ ہے...."

"کیا مناسب ہے۔" عمران نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

"یار کیوں بازی چوپٹ کر رہے ہو...." سردار داراب اکتا کر بولا۔

"ٹھہریئے...." عمران کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال کر کچھ ٹٹولنے لگا۔ پھر دوسرے ہی لمحے میں وہ محدب شیشے سے اس مہرے کو دیکھ رہا تھا جس کے متعلق سردار داراب کا دعویٰ تھا کہ وہ پیدل ہے۔ آخر کچھ دیر بعد اس نے مایوسانہ انداز میں سر ہلا کر کہا۔ "آئی ایم سوری.... یہ یقیناً پیدل ہی ہے۔"

"اوہ...." سردار داراب ہونٹ سکوڑ کر رہ گیا۔

یہاں سے کھیل دوبارہ شروع ہوا شاہدہ بلقیس کو ٹھوکے مار مار کر وہاں سے چلنے کا اشارہ کر رہی تھی.... لیکن بلقیس ٹس سے مس نہ ہوئی۔ آخر شاہدہ جھنجھلا کر تنہا واپس چلی گئی۔ بلقیس کرسی کھینچ کر میز کے قریب بیٹھ گئی۔

"بیٹھو بیٹھو...." سردار داراب چونک کر بولا۔

"مگر.... خیر.... آپ شہ بچئے.... جناب...." عمران دہاڑا....

"کہاں سے شہ پڑ رہی ہے...." سردار داراب اسے غصیلی نظروں سے دیکھنے لگا۔

"یہاں سے۔" عمران نے ایک مہرے کی طرف اشارہ کیا۔

"کیا میں اپنا سر پیٹ ڈالوں؟" سردار داراب اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔

"پیٹ ڈالیے...." عمران اس طرح سر ہلا کر بولا جیسے جوشاندہ پینے کا مشورہ دے رہا ہو۔

"کس طرح شہ پڑتی ہے؟ مجھے بتاؤ نا...."

"اس فیل کی شہ۔" عمران نے لاپروائی سے کہا۔

"یہ فیل ہے؟" سردار داراب سوالیہ انداز میں دہاڑا۔

"اپنی طرف تو فیل ہی کہلاتا ہے.... اگر آپ کی طرف شتر کہتے ہوں تو چلئے یہی سہی۔"

"دفعتاً بلقیس نے عمران کی جیب میں ہاتھ ڈال دیا اور اس میں سے محدب شیشہ نکال کر

عمران کے ہاتھ میں دیتی ہوئی بولی.... "نظر ثانی کیجئے۔"

"شکریہ...." عمران نے کھردرے لہجے میں کہا اور محدب شیشے سے مہرے کا جائزہ لینے لگا۔ پھر کچھ دیر بعد بولا۔ "آئی ایم.... سوری.... مسٹر.... یہ واقعی ٹٹو.... ارر.... گھوڑا ہے۔"

"بس کرو اب کھیل چکے تم...." سردار داراب ناخوشگوار لہجے میں بولا....

"یہ حقیقت ہے کہ آج تک شطرنج میں کوئی بھی میرے آگے نہیں ٹک سکا۔"

"ایسے بے تکے کھیل میں کون ٹھہر سکے گا۔"

"کیا فرمایا آپ نے۔ میں بے تکا کھیلتا ہوں!" عمران بگڑ گیا۔

"نہیں بڑے تک سے کھیلتے ہو۔ کبھی پیدل گھوڑا ہو جاتا ہے اور کبھی گھوڑا فیل...."

"ارے جناب! اچھے اچھوں سے غلطی ہو جاتی ہے.... بات دراصل یہ ہے کہ میرے اپنے مہرے دوسرے قسم کے ہیں۔ یعنی فیل پر اونٹ کی شکل بنی ہوئی ہے۔ گھوڑے پر ٹٹو کی.... رخ پر مدھو بالا کی.... وزیر پر بجو کی.... بادشاہ پر الو کی اور پیدل پر شاہ فاروق کی.... ہپ.... تو کہنے کا مطلب یہ کہ آپ کے مہرے دوسری قسم کے ہیں مجھے دھوکا ہو سکتا ہے۔"

اس دوران میں بلقیس بے تحاشہ ہنستی رہی تھی۔

اچانک عمران اس پر بگڑ اٹھا۔ "آپ کیوں ہنس رہی ہیں۔ کیا میں الو ہوں...."

"چلو یار...." سردار داراب نے ہاتھ ہلا کر کہا۔ "چال چلو اس بازی سے میرا دل اکتا گیا ہے۔"

عمران برا سا منہ بنائے ہوئے بساط کی طرف متوجہ ہو گیا.... اور بلقیس وہاں سے اٹھ کر پنجوں کے بل دوڑتی ہوئی شاہدہ کے کمرے میں آئی۔ وہ بستر پر جا چکی تھی.... بلقیس کو اس طرح کمرے میں داخل ہوتے دیکھ کر اٹھ بیٹھی مگر بلقیس ہنس رہی تھی۔

"کیا بے ہودگی ہے...."

"اوہ...." بلقیس اس کے چہرے کے قریب انگلی نچا کر بولی۔ "ارے تمہارا منگیتر بڑا گریٹ آدمی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ تمہارے بابا جیسے آدمی کا بھی مغز کھا جائے گا۔"

"خاموش رہو اور بیٹھ جاؤ۔" شاہدہ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"پچھو...." بلقیس انگلی اٹھا کر بولی۔

"میں کہتی ہوں وہ کسی کی شرارت ہی تھی۔ بابا خواہ مخواہ اسے اہمیت دیتے ہیں۔"

"اب تم پوری بات ڈھنگ سے بتاتی ہو یا میں تمہارا گلا گھونٹ دوں؟" بلقیس نے چڑ کر کہا۔

"بس ذرا سی بات ہے۔" شاہدہ نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔ "تم جانتی ہو کہ بابا بہت کثرت سے سگار پیتے ہیں خصوصاً مطالعہ کے وقت تو قریب قریب سگار ان کے ہونٹوں ہی میں

دبا رہتا ہے۔ ایک ختم ہوا انہوں نے دوسرا سلگایا۔ سگار کا ڈبہ میز پر ہوتا ہے! اور کتاب پر نظریں جمائے ہوئے اسے ٹٹول کر کھولتے ہیں اور سگار نکال کر انگلیوں میں دبا لیتے ہیں۔ آج سے ایک ہفتہ پہلے کی بات ہے وہ لائبریری میں کسی کتاب کا مطالعہ کر رہے تھے میں بھی وہیں موجود تھی۔ وہ شاید سگار کا ڈبہ اپنے کمرے ہی میں بھول آئے تھے۔ جیسے ہی ان کے ہونٹوں میں دبا ہوا سگار ختم ہوا انہوں نے مجھ سے کہا کہ میں سگار کا ڈبہ ان کے کمرے سے اٹھا لاؤں۔"

شاہدہ خاموش ہو کر کچھ سوچنے لگی۔ ویسے اس کی آنکھیں بھی خمار آلود ہو چلی تھیں۔ بار بار جھکتی ہوئی پلکوں پر نیند کا دباؤ صاف نظر آ رہا تھا۔

"پھر کیا ہوا....؟" بلقیس نے اسے ٹوکا۔

"ہوں۔ میں سگار کا ڈبہ لے کر لائبریری میں واپس آئی پھر بابا نے مجھ سے ایک سگار نکالنے کو کہا.... مگر جیسے ہی میں نے ڈبہ کھولا میری چیخ کسی طرح نہ رک سکی.... ڈبے میں پانچ بڑے بچھو تھے۔ بابا میری چیخ سن کر اچھل پڑے اور پھر انہوں نے بھی بچھوؤں کو دیکھا۔ ان کے چہرے پر صرف حیرت کے آثار تھے وہ کچھ دیر تک خاموش رہے پھر انہوں نے کہا کہ میں اس واقعہ کا تذکرہ کسی سے نہ کروں۔"

"بڑی عجیب بات ہے۔" بلقیس کی پیشانی پر شکنیں پڑ گئیں۔ "آخر وہ ڈبے میں بچھو کیسے پہنچ سکے ہوں گے اور پھر ایک دو بھی نہیں پورے پانچ عدد.... مگر بابا نے کسی سے اس کا تذکرہ کرنے کی ممانعت کیوں کر دی ہے۔"

"خدا جانے...."

"پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ سگار کے ڈبے میں بچھو رکھنے والا چاہتا کیا تھا۔ اگر کہا جائے کہ بابا کے کسی عزیز نے یہ حرکت کی ہوگی تو یہ سوچنا پڑے گا کہ اسے اس سے کس قسم کا نتیجہ برآمد ہونے کی توقع تھی.... اگر کوئی بابا کی دولت کے لئے .... نہیں یہ خیال بھی فضول ہے.... اس صورت میں بچھو کی بجائے سانپ رکھا جاتا.... پھر....؟"

"پھر میں کیا بتاؤں.... اور اب یہ آدمی.... اس کے پاس بھی سگار ہی کے ڈبے میں پانچ بچھو موجود ہیں اور یہ بابا کا پتہ دریافت کرتا ہوا یہاں تک پہنچا تھا...."

"ٹھہرو...." بلقیس ہاتھ اٹھا کر بولی۔ "دو باتیں میری سمجھ میں آ رہی ہیں۔ یا تو بچھو بابا نے رکھے تھے.... یا تم نے۔"

"کیا بکتی ہو۔ ہم لوگ کیوں رکھنے لگے۔" شاہدہ نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"اگر یہ بات نہیں ہے تو پھر مجھے بچھو کا مقصد سمجھا دو۔ مطلب یہ کہ بچھوؤں کو جس نے

بھی ڈبے میں رکھا ہوگا۔ کچھ سوچ سمجھ کر ہی رکھا ہوگا۔"

"ارے تو تم نے بحث کیوں چھیڑ دی اسی لئے میں نہیں بتانا چاہتی تھی...."

"تو گویا تمہیں افسوس بھی نہ ہوتا اگر بابا کے ہاتھ میں بچھوؤں کے ڈنک لگ جاتے۔"

"افسوس کیوں نہ ہوتا....؟"

"پھر تم اس قصے کو پھیلنے سے کیوں روکتی ہو۔ کیا بابا نے اس کی اطلاع پولیس کو دی تھی؟"

"خدا جانے۔ مجھے علم نہیں ہے۔"

بلقیس تھوڑی دیر تک سوچتی رہی پھر بولی۔ "کچھ بھی ہو۔ یہ آدمی ہے دلچسپ.... پتہ نہیں حقیقتاً احمق ہے یا دوسروں کو الو بنانے کے لئے یہ طریقہ اختیار کیا ہے۔"

"ختم کرو...." شاہدہ ہاتھ اٹھا کر جماہی لیتی ہوئی بولی۔ "مجھے نیند آ رہی ہے۔"

"خدا کرے یہ تمہارا منگیتر ہی نکلے.... بابا سے کچھ بعید نہیں ہے۔"

"شٹ اپ۔" شاہدہ نے کہا اور لیٹ کر چادر کھینچ لی۔

(۳)

سردار داراب شطرنج کے مہرے سمیٹ کر میز کی دراز میں رکھ رہا تھا۔ ساتھ ہی بڑبڑاتا بھی جا رہا تھا۔ "شطرنج کھیلنے کے لئے مغز چاہئے ہر کس و ناکس کے بس کا روگ نہیں۔ تم کب سے شطرنج کھیل رہے ہو۔"

"ڈھائی سال کی عمر سے...." عمران نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

"نہیں میں نے تو سنا ہے کہ تم بساط بغل میں دبائے ہوئے پیدا ہوئے تھے۔" سردار داراب نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

"سنی سنائی باتوں پر یقین کرنا قطعی حماقت ہے...." عمران لہجے کی سنجیدگی برقرار رکھتا ہوا بولا۔ "بچپن میں میں نے سینکڑوں ایسی باتیں سنی تھیں، جواب تک غلط ثابت ہو رہی ہیں۔"

سردار داراب اسے چند لمحے گھورتا رہا پھر بولا۔ "کیا سر سلطان نے تمہیں یہ نہیں بتایا تھا کہ میں کون ہوں۔"

"میں نے پوچھنے کی زحمت ہی نہیں گوارہ کی کیونکہ میں جانتا ہوں وہ سو فیصدی خالص سر سلطان ہیں۔"

"میرے متعلق.... میں کون ہوں۔" سردار داراب جھلاہٹ میں اپنے سینے پر ہاتھ مارتا

ہوا بولا۔

"اوہ.... آپ سردار داراب ہیں۔ مجھے یقین ہے.... اور پھر ایسی صورت میں کیسے یقین نہ ہو جبکہ میں آپ کے ساتھ شطرنج بھی کھیل چکا ہوں۔"

"کیا مطلب....؟"

"سر سلطان نے کہا تھا کہ سردار داراب کو شطرنج کھیلنا نہیں آتا۔"

"سر سلطان نے کہا تھا؟"

"جی ہاں...."

"سر سلطان کی ایسی کی تیسی" سردار داراب اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"آپ تشریف رکھیے نا۔" عمران بڑی معصومیت سے سر ہلا کر بولا۔

"میرا مطلب یہ تھا کہ سر سلطان نے درست نہیں کہا تھا.... آپ کا کھیل تو بڑا شاندار ہوتا ہے۔"

سردار داراب ایک جھٹکے کے ساتھ بیٹھ گیا۔

وہ تھوڑی دیر تک عمران کو گھورتا رہا پھر بولا۔ "میرا خیال ہے کہ سر سلطان اب سٹھیا گیا ہے۔"

"خدا جانے...." عمران نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔ "کہتے تو ہیں اکثر کہ میں عنقریب تیسری شادی کرنے والا ہوں...."

سردار داراب پھر اسے گھورنے لگا۔

"کیا آپ کچھ اور پوچھنا چاہتے ہیں؟" عمران نے اس کی طرف دیکھے بغیر پوچھا۔

"ہاں سر سلطان نے تمہیں یہاں کیوں بھیجا ہے....؟"

"میرے خدا...." عمران نے حیرت کا اظہار کیا۔ "کیا آپ کو نہیں معلوم؟"

"میرے سوال کا جواب دو۔"

"انہوں نے کہا تھا کہ مجھے آپ کے پرائیویٹ سیکرٹری کے فرائض انجام دینے پڑیں گے۔ ساتھ ہی مزید بچھوؤں کی پیدائش کے امکانات پر غور کرنا.... میں آج کل بچھوؤں پر ریسرچ کر رہا ہوں۔ پانچ بچھو جو بطور نمونہ مجھے سر سلطان سے ملے ہیں۔ شائد آپ ہی نے بھجوائے تھے.... آپ کا بہت بہت شکریہ...."

"تم ریسرچ کر رہے ہو؟" وہ اپنا اوپری ہونٹ بھینچ کر بولا۔

"جی ہاں...."

"تو یہ ریسرچ اسکالروں کا خیرات خانہ نہیں ہے...."

"لاحول ولا قوۃ۔ کیا میں سر سلطان کو جھوٹا بھی سمجھ لوں؟" عمران برا سا منہ بنا کر بولا۔ "انہوں نے کہا تھا کہ مجھے اس خیرات خانے کی منیجری بھی کرنی پڑے گی۔"

نہ جانے کیوں سردار داراب کی آنکھیں پھیل گئیں۔ غالباً اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ اس آدمی سے کیا برتاؤ کرے۔

سردار داراب ان آدمیوں میں سے تھا جو ناک پر مکھی بھی نہیں بیٹھنے دیتے۔ ان اطراف میں اس کی کئی فیکٹریاں تھیں اور وہ حقیقتاً بڑا آدمی تھا لوگ اس سے گفتگو کرتے وقت ہکلانے لگتے تھے.... وہ کریک بھی تھا۔ عام آدمی اس سے ڈرتے تھے معلوم نہیں وہ کب کیا کر بیٹھے....

دفعتاً وہ کرسی سے اٹھتا ہوا بولا۔ "تم ابھی اور اسی وقت داراب کیسل کی حدود سے نکل جاؤ...."

"آئی ایم سوری.... جنٹلمین...." عمران نے خشک لہجے میں کہا۔ "یہ بہت مشکل ہے.... وزارت خارجہ کے سیکرٹری کا حکم تھا کہ مجھے ہر حال میں داراب کیسل کی حدود میں ہی رہنا ہوگا۔"

"کیا تم یہ چاہتے ہو کہ.... میں تشدد پر اتر آؤں۔"

"اللہ...." عمران چھت کی طرف انگلی اٹھا کر بولا۔ "بڑا مسبب الاسباب ہے۔ اگر سگار کے ڈبے سے بچھو برآمد ہو سکتے ہیں.... تو میرے سگریٹ کیس سے ہوائی جہاز...."

"شٹ اپ!" سردار داراب میز سے رول اٹھا کر دہاڑا۔ "نکلو!"....

"پندرہ تاریخ کل گزر گئی!.... تمہارے داہنے ہاتھ مین ورم نہیں آسکا!.... اب اٹھائیس تاریخ سے پہلے تمہاری کھوپڑی میں سوراخ بھی ہو سکتا ہے۔ سردار داراب!...."

سردار داراب کا اٹھا ہوا ہاتھ اس طرح نیچے گر گیا! جیسے الیکٹرک شاک لگا ہو۔

عمران خاموش ہو کر اس کے چہرے کا جائزہ لینے لگا! لیکن سردار داراب کا چہرہ کسی بے جان پتھر کی سل کی طرح سپاٹ نظر آ رہا تھا! ہر قسم کے تاثرات سے عاری.... البتہ اس کی آنکھوں میں ایک معنی خیز سی چمک پیدا ہو گئی تھی!۔ اس نے کچھ کہنے کے لئے ہونٹ ہلائے مگر پھر خاموش ہی رہا۔

"اور سر سردار داراب صاحب!" عمران ہاتھ اٹھا کر بولا "بچھوؤں کا مقصد صرف یہی تھا کہ پندرہ تاریخ کو آپ دستخط کرنے کے قابل نہ رہیں! لیکن اتفاق سے وہ تاریخ بعض دشواریوں کی بنا پر ٹل گئی تھی! اب اٹھائیس تاریخ کے لئے اگر بچھوؤں کا انتظام نہ ہو سکا تو.... ریوالور کا ٹریگر دبانے میں کتنی محنت درکار ہو گی-- ہو سکتا ہے کہ اس نامعلوم آدمی یا آدمیوں کو آپ کی موت یا زندگی سے کوئی خاص دلچسپی نہ ہو!"

"کیا مطلب!"

"مطلب یہ کہ مقصد صرف یہی ہو کہ آپ معاہدے پر دستخط نہ کر سکیں!"

سردار داراب ایک طویل سانس لے کر بیٹھ گیا! ٹھیک اسی وقت ایک دبلا پتلا اور دراز قد آدمی کمرے میں داخل ہوا۔

"ہاں--! کیا بات ہے....؟" سردار داراب اسے گھورتا ہوا بولا۔

"شمال مشرق کی طرف روشنی کا ایک ہلکا سا دھبہ نظر آرہا ہے جناب!"

"اچھا!--" سردار داراب کا لہجہ کسی ایسے ننھے سے بچے کے لہجے سے مشابہ تھا جیسے کوئی حیرت انگیز اطلاع ملی ہو۔

"اور جناب!.... دھبے سے ہلکے نیلے رنگ کی شعاعیں سی پھوٹتی نظر آرہی ہیں!"

"مگر--! تم چاندنی رات میں مجھے ایسی کوئی اطلاع دے رہے ہو!" سردار داراب کچھ سوچتا ہوا بولا۔ "کیا تمہیں یقین ہے کہ اس دوران میں تمہاری بینائی کمزور نہیں ہوئی--!"

"میری بینائی سو فیصدی محفوظ ہے جناب!"

"پھر بھی چاندنی رات میں--!"

"آپ خود ہی تکلیف فرما کر دیکھ لیں!"

"ہاں.... اچھا.... چلو....!" سردار داراب اٹھتا ہوا بولا۔ اسی کے ساتھ عمران بھی اٹھا۔

"تم یہیں میرا انتظار کرو!" سردار داراب نے اس سے کہا!

"آپ کہاں تشریف لے جائیں گے!" عمران نے پوچھا!

"اپنی آبزرویٹری میں۔ مجھے ستاروں سے دلچسپی ہے....!"

"آہا.... ستارے....! مجھے بھی ان سے عشق ہے.... ستارے...." عمران ایک طویل سانس لے کر خاموش ہو گیا۔

"مگر تم یہیں بیٹھو گے!" سردار داراب اسے دوبارہ متنبہ کرتا ہوا کمرے سے چلا گیا!

عمران نے داراب کیسل کی حدود میں داخل ہوتے ہی وہ اونچا مینار دیکھا تھا جسے شاید آبزرویٹری کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا! ویسے اس کی ساخت ہرگز ایسی نہیں تھی جس سے اس پر آبزرویٹری کا گمان بھی ہو سکتا!

عمران چند لمحے کچھ سوچتا رہا! پھر اٹھ کر طویل راہداری طے کرتا ہوا بیرونی برآمدے میں آیا۔ پائیں باغ پر چاندنی کھیت کر رہی تھی!.... سردار داراب اور اس کے لمبے ساتھی کے پیروں کے نیچے روش کی بجریاں کڑکڑا رہی تھیں.... آوازوں سے معلوم ہوتا تھا کہ انہوں نے ابھی زیادہ فاصلہ نہیں طے کیا!

برآمدے میں روشنی نہیں تھی!.... عمران کھڑا پلکیں جھپکاتا رہا!.... وہ سوچ رہا تھا کہ پوری عمارت کا جائزہ لئے بغیر کام شروع کرنا درست نہیں ہوگا! لیکن رات کو یہ کام قریب قریب ناممکن تھا!-- پھر ویسے لمبا آدمی اسے قابل اعتماد نہیں معلوم ہوا تھا!.... اس کی چھٹی حس نے اسے پہلی ہی نظر میں آگاہ کر دیا تھا! بظاہر اس کے چہرے پر مسکینیت کے آثار موجود تھے اور بادی النظر میں وہ ایک برخوردار قسم کا آدمی معلوم ہوتا تھا مگر اس کی آنکھیں، جو پل بھر کے لئے عمران کو اپنے اصل روپ میں نظر آئی تھیں کچھ اور کہہ گئی تھیں! ان کی حالت اس وقت بدلی تھی جب داراب نے چاندنی رات میں آسمان پر کسی روشن دھبے کی موجودگی پر حیرت کا اظہار کیا تھا--!

عمران غیر ارادی طور پر آبزرویٹری کی طرف چل پڑا.... لیکن اس کی رفتار تیز تھی!.... وہ روش کی بجائے گھاس کے قطعوں پر بے آواز چل رہا تھا!.... جلد ہی پھر اسے ان دونوں کے قدموں کی آوازیں سنائی دینے لگیں!

پھر یک بیک ایسا معلوم ہوا جیسے وہ رک گئے ہوں! عمران پھولدار جھاڑیوں کی اوٹ میں تھا! اور وہ بھی اپنے اندازے کے مطابق اسی جگہ رکا تھا جہاں ان دونوں کے قدموں کی آوازیں ختم ہوئی تھیں!

"یہ کیسی آواز تھی!" اس نے سردار داراب کو کہتے سنا!

"پتہ نہیں جناب!" دوسرے آدمی نے کہا! "میرے خیال سے کچھ ہو گا! سناٹے میں معمولی آوازیں بھی کافی پھیلاؤ اختیار کر لیتی ہیں۔ اب مثلاً جھینگر کی آواز لے لیجئے! ایک ننھا سا کیڑا-- لیکن اس کی آواز سناٹے میں میلوں تک پھیلتی ہوئی معلوم ہوتی ہے!"

"میں نے تم سے یہ کب کہا تھا کہ اتنی سی بات پر اتنی لمبی چوڑی مثال دے ڈالو...." داراب غرایا۔

"میں معافی چاہتا ہوں جناب!" دوسری آواز آئی۔

"میں آگے نہیں جاؤں گا!"

"آپ کی مرضی جناب!...."

"چاندنی کتنی شفاف ہے!...." داراب بڑبڑایا! "یقیناً تمہاری آنکھیں خراب ہو گئی ہیں یا پھر دوربین ہی میں کوئی خرابی آگئی ہے!"

"ہو سکتا ہے جناب!" دوسرے آدمی کی آواز آئی!

"پھر تم نے مجھے کیوں تکلیف دی!" داراب جھنجھلا گیا!

"میں نے اپنا خیال ظاہر کیا تھا جناب! خود دیکھنے کے بعد یا آپ اسے تسلیم کرتے یا تردید

کر دیتے۔!"

"ہام.... اچھا.... جاؤ!...."

عمران نے صرف ایک آدمی کے قدموں کی آوازیں سنیں! لیکن سمت بتا رہی تھی کہ وہ داراب کے قدموں کی آوازیں نہیں ہو سکتیں کیونکہ ان کا رخ آبزرویٹری کی طرف تھا-- عمران سوچ رہا تھا آخر داراب وہیں کیوں رک گیا ہے!.... ایک منٹ گذر گیا!.... دوسرے آدمی کے قدموں کی آوازیں بہت دور سے آ رہی تھیں لیکن سردار داراب ابھی تک وہیں جما کھڑا تھا!-- جھاڑیاں گھنی تھیں اور عمران دوسری طرف نہیں دیکھ سکتا تھا!.... چونکہ اس نے دوسرے کے قدموں کی آواز سنی تھی اسی بناء پر یہ خیال تھا کہ سردار داراب ابھی وہیں موجود ہے--! لیکن پھر اسے اپنا یہ خیال احمقانہ معلوم ہونے لگا!-- ہو سکتا ہے اس بار داراب بھی گھاس کے قطعوں سے گذرتا ہوا عمارت کی طرف چلا گیا ہو جیسے کہ خود عمران یہاں تک آیا تھا! اس نے جھاڑیوں میں ہاتھ ڈال کر انہیں آہستہ سے ہٹایا.... اور اس کے خیال کی تائید ہو گئی۔ سردار داراب حقیقتاً وہیں موجود تھا....

دفعتاً اس نے چیخ کر کہا!" میں نے دیکھ لیا ہے!"

پہلے تو عمران سٹپٹا گیا! لیکن غور سے دیکھا تو سردار داراب کا رخ جھاڑیوں کی طرف نہیں تھا!

اب پھر پہلے ہی کا سا سناٹا طاری ہو گیا تھا۔ سردار داراب اپنی جگہ سے نہ ہٹا!.... کئی منٹ گذر گئے.... لیکن پچویشن میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی!....

آخر عمران نے آہستہ سے کہا" سردار داراب!.... آپ عقلمندی سے کام نہیں لے رہے!"

"کک.... کیا!...." سردار داراب اچھل کر مڑا....

"کب تک یہاں کھڑے رہیئے گا....؟"

"کون ہے....؟"

"علی عمران.... ایم-ایس سی-پی-ایچ-ڈی- آکسن!"

سردار داراب جھپٹ کر جھاڑیوں میں گھس پڑا۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟...."

"جو کچھ کرنے کے لئے آیا ہوں!" عمران نے خشک لہجے میں کہا!

"کیا یہاں اس طرح تنہا کھڑے رہنا حماقت نہیں ہے؟"

"حماقت؟" سردار داراب غرایا!" تم بالکل بد تمیز ہو کیا تمہیں گفتگو کا سلیقہ نہیں ہے--؟"

"قطعی نہیں ہے! کیونکہ میرا باپ بھی آپ ہی کی طرح چڑچڑا اور بد دماغ ہے! اس نے

کبھی سنجیدگی سے میری تربیت نہیں کی اور بس اب اس بات کو یہیں ختم کر دیجئے۔ آپ کو وہم ہوا تھا!.... وہ آپ کے کسی دشمن کی آواز نہیں تھی، خواہ مخواہ یہاں سردی میں کھڑے رہ کر نزلہ زکام مول نہ لیجئے!...."

داراب چند لمحے بے حس و حرکت کھڑا رہا پھر عمارت کی طرف چلنے لگا! عمران بھی اس کے برابر ہی چل رہا تھا!.... اور شائد اس کی یہ حرکت بھی سردار داراب کو کھل رہی تھی!

"ایک قدم پیچھے رہو....!" دفعتاً اس نے رک کر کہا!

"ناممکن ہے.... قطعی ناممکن.... میں بھی کریک ہوں!"

"بھی.... کا کیا مطلب؟" سردار داراب جھلا گیا!" کیا میں کریک ہوں؟"

"جی ہاں--! مگر مجھ سے کمتر درجہ کے! مجھ سے بڑا کریک پچھلی پانچ چھ صدیوں سے پیدا ہی نہیں ہوا"

"میں تمہیں زندہ دفن کرا دوں گا سمجھے--!"

"سمجھ گیا! اور یہ کام آپ صبح سے پہلے نہیں کریں گے! اس لئے چلتے رہیئے! آپ کو نیند بھی آ رہی ہو گی!" سردار داراب ہونٹوں ہی ہونٹوں میں کچھ بڑبڑاتا آگے بڑھ گیا!

عمران نے اس بار اس کے برابر پہنچنے کی کوشش نہیں کی!.... برآمدے میں پہنچ کر سردار داراب پھر رک گیا!....

"ٹھہرو!...." اس نے عمران کو مخاطب کیا، جو اندر جانے کے لئے دروازے کی طرف بڑھ رہا تھا! عمران رک گیا اور سردار داراب بولا۔ "تمہیں سر سلطان نے بھیجا ہے!"

"کیا اب مجھے خدا کو حاضر ناظر جان کر بیان دینا پڑے گا۔!"

"نہیں!-- میرے ساتھ آؤ--!" سردار داراب اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچتا ہوا بولا!

"میں چل رہا ہوں!" عمران نے سر ہلا کر کہا!

سردار اسے ایک کمرے میں لایا اور کرسی کی طرف اشارہ کرتا ہوا بولا۔ "بیٹھ جاؤ" پھر اس میز کی جانب بڑھا جس پر فون رکھا ہوا تھا.... اس نے ریسیور اٹھا کر ایکسچینج کا نمبر ڈائیل کیا۔

"ہیلو--ایکسچینج-- لانگ ڈسٹنس--!"

پھر اس نے سر سلطان کے لئے ٹرنک کال بک کرائی۔ لائن فوراً ہی کلیر مل گئی تھی اس لئے سر سلطان سے رابطہ قائم کرنے میں دیر نہیں لگی!

"میں ہوں داراب" سردار داراب نے غصیلے لہجے میں کہا.... پھر عمران کے چہرے پر نظر جمائے ہوئے سنتا رہا!.... بار بار اس کی بھنویں تن کر ڈھیلی پڑ جاتی تھیں! پھر اس نے عمران کو گھور

گھور کر کہنا شروع کیا!" رنگت گوری.... چہرہ گول.... ٹھوڑی میں خفیف سا گڑھا!.... آنکھیں بڑی ہونٹ بھرے ہوئے.... یعنی فل لپس....! ہاں.... ہاں.... قد متوسط سے کچھ زیادہ اچھا ہاں.... مگر میں اسے گولی ماردوں گا.... مجھے بات بات پر غصہ.... دلاتا.... نوشٹ اپ" وہ حلق پھاڑ کر دھاڑا شاید ایکسچینج سے تین منٹ پورے ہو جانے کا اعلان کیا گیا تھا.... بہرحال وہ پھر چیخا!

"سردار داراب بول رہا ہے مت ٹوکو.... ایڈیٹ--!ہاں سر سلطان.... اچھا!اچھا....!"

وہ عمران کی طرف دیکھ کر بولا!"چلو!--ادھر آؤ....!"

عمران اٹھ کر میز کے قریب آیا--اور داراب نے ریسیور اس کی طرف بڑھا دیا!

"لیس سر....!"عمران نے ماؤتھ پیس میں کہا!

"تم وہاں کیا کررہے ہو...."دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز آئی۔

"فی الحال.... صبر کررہا ہوں.... اور یہ کہ جب یہاں سے واپس آؤں گا تو مجھے اپنی کھوپڑی کھلوا کر دیکھنا پڑے گا کہ کچھ باقی بچا ہے یا صرف کھوپڑی کی واپسی ہوئی ہے....!"

"عمران--!سنجیدگی سے کام کرو!...."

"سنجیدگی سے جہاں کام ہوتا ہے اس محکمے کا سپرنٹنڈنٹ کیپٹن فیاض ہے!.... لہٰذا--"

"بکواس نہیں--!تم سردار داراب کو غصہ دلائے بغیر بھی کام کرسکتے ہو--!"

"میرا کیریر تباہ ہوگیا جناب!...."عمران نے مغموم لہجے میں کہا!"جب سے یہاں آیا ہوں خواہ مخواہ چڑ چڑانے کو دل چاہتا ہے.... مجھے خوف ہے کہ کہیں بالکل ہی برباد نہ ہو جاؤں!"

"ختم کرو--!ہوسکتا ہے کہ یہ معاملہ براہ راست محکمہ خارجہ سے تعلق رکھتا ہو۔ غالباً تم سمجھ گئے ہوگے۔"

"جی ہاں!آپ مطمئن رہئے!کام آپ کے حسب منشا ہوگا.... مگر"

"مگر وگر کچھ نہیں--بس!"دوسری طرف سے آواز آئی!

"آپ کو کچھ کہنا ہے!"عمران نے ماؤتھ پیس پر ہاتھ رکھ کر سردار داراب سے پوچھا!

"نہیں--!"

"ہیلو--!اور کچھ کہنا ہے آپ کو!"

"نہیں!ڈھنگ سے کام کرو...."

"شب بخیر--!"عمران نے کہا اور ریسیور رکھ دیا!

اب وہ سردار داراب کی طرف اس انداز میں دیکھ رہا تھا جیسے وہ حقیقتاً خبطی ہو!

سردار داراب کچھ سوچ رہا تھا!کچھ دیر بعد اس نے میز پر رکھی ہوئی گھنٹی بجائی.... ایک

نوکر کمرے میں داخل ہوا اور سردار داراب نے عمران کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس سے کہا!

"انہیں ان کے کمروں میں لے جاؤ--!"

عمران شب بخیر کہتا ہوا نوکر کے ساتھ ہولیا!

(۴)

دوسری صبح عمران نے کام شروع کردیا!.... عمارت بہت وسیع تھی اور طویل و عریض کمپاؤنڈ میں ایک نہیں کئی عمارتیں تھیں!.... سردار داراب کے متعلق بھی بہتیری معلومات حاصل ہوئیں۔ وہ اپنی بد مزاجیوں اور چڑچڑاہٹ کے باوجود بھی مقبول ترین آدمیوں میں سے تھا!.... اپنے ملازموں سے اچھا برتاؤ کرنے والا!ان کے دکھ درد میں شریک ہونے والا!.... ان کی آسائشوں کا خیال رکھنے والا!.... قرب و جوار کی آبادیاں کئی معاملات میں ان کی ممنون احسان تھیں!.... اس نے ان کے لئے کئی شفا خانے قائم کئے!.... اسکول کھولے تھے.... اور لڑکیوں کا ایک کالج داراب کیسل ہی کی ایک عمارت میں تھا!

داراب کیسل کی آبادی بھی اچھی خاصی تھی!یہاں داراب کی فیکٹریوں کے منیجر اپنے کنبوں سمیت مقیم تھے!خود داراب کے نجی ملازموں کی تعداد بھی کم نہیں تھی!.... کالج کے اسٹاف کی تین استانیاں بھی یہیں رہتی تھیں!.... مشرقی سرے پر ایک چھوٹی سی عمارت تھی، جہاں سردار داراب کا نواسہ نجیب رہتا تھا!.... وہ امریکہ سے پلاسٹک سرجری کی ٹریننگ لے کر آیا تھا اور اب یہاں پلاسٹک سرجری کی ایک بڑی تجربہ گاہ کے قیام کے امکانات پر غور کررہا تھا!--فی الحال اس نے مشرقی سرے والی عمارت میں معمولی پیمانے پر ایک مختصر سی تجربہ گاہ ترتیب دے لی تھی!.... اسی عمارت کے ایک حصے میں وہ رہتا بھی تھا۔ اس کے متعلق عمران کو معلوم ہوا تھا کہ سردار داراب اسے بالکل پسند نہیں کرتا--!ان کے تعلقات بھی خوشگوار نہیں تھے۔ لیکن سردار اس سے اتنا بیزار بھی نہیں تھا کہ اسے داراب کیسل کی حدود سے ہی نکال دیتا.... عمران نے ڈاکٹر نجیب سے بھی تھوڑی دیر گفتگو کی تھی!.... اور اس نتیجے پر پہنچا تھا کہ وہ خود سردار داراب کی طرف سے برے خیالات نہیں رکھتا!ڈاکٹر نجیب ایک صحت مند مگر معمولی شکل و صورت کا آدمی تھا!.... ہڈیاں چوڑی اور قوی مضبوط اعضاء لیکن ذہنی اعتبار سے وہ عمران کو مریض ہی نظر آیا کیونکہ پلاسٹک سرجری ہر وقت اس کے سر پر سوار رہتی تھی!

سردار کے منیجروں میں تین غیر ملکی بھی تھے!ایک جرمن، ایک ڈچ اور ایک جاپانی، ان میں

سے ابھی صرف ایک ہی کو عمران دیکھ سکا تھا! یہ چھوٹے قد کا منحنی سا جاپانی مسٹر لے بوک تھا۔

ان تحقیقات کے دوران میں عمران نے یہ بات بھی محسوس کی کہ بچھوؤں والے واقعہ کا علم کسی کو بھی نہیں تھا۔

دوپہر کو پھر سردار داراب نے اسے طلب کیا!.... یہ وہی کمرہ تھا جہاں پچھلی رات دونوں شطرنج کھیلتے رہے تھے!

اس نے عمران کو نیچے سے اوپر تک دیکھا! کیونکہ عمران اس وقت "ٹیکنی کلر" میں تھا! یعنی سبز کوٹ سرخ پتلون اور زرد قمیض میں--! ٹائی سفید تھی!.... ہاتھوں میں ہلکے سے سفید دستانے بھی تھے!

"تم صبح سے کیا کرتے پھر رہے ہو!" داراب نے گھورتے ہوئے پوچھا۔

"میں صبح سے صبر کرتا.... پھر رہا ہوں.... یہاں داراب کیسل میں مجھے کوئی ہوٹل یا ریستوران بھی نہیں نظر آیا جہاں کچھ دیر بیٹھ کر صبر کرنے سے بچ سکتا....!"

"کیا مطلب....!"

"صاف صاف الفاظ میں ناشتہ.... لیکن اب اس کی تلاش فضول ہے کیونکہ اس کا وقت نکل گیا اور اب میں لنچ کا وقت بھی نکل جانے کا انتظار کر رہا ہوں!.... اور پھر شام کی چائے سے غسل کر کے باقاعدہ کفن میں لیٹ جاؤں گا-- کیا خیال ہے؟"

"ہائیں! تم نے ناشتہ نہیں کیا؟"

"میں تو کرنے کے لئے تیار تھا مگر ہوا ہی نہیں!"

"اوہ--!" وہ میز پر گھونسہ مار کر چیخا! "میں ابھی کچن میں آگ لگا دوں گا--!"

"ذرا ٹھہریئے! ابھی نہیں لنچ کے بعد!" عمران پیٹ پر ہاتھ پھیرتا ہوا بولا!

سردار داراب نے میز پر رکھی ہوئی گھنٹی بجائی! ایک ملازم اندر آیا۔

"جواد سے کہہ دو! ان کا کھانا میری میز پر لگایا کرے!.... جاؤ!"

ملازم کے جاتے ہی عمران دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ کر کراہنے لگا!

"کیا بات ہے....؟"

"بات کیا ہے! اب زندگی کی رہی سہی امید بھی ختم ہوگئی! یہ بڑا ظلم ہے سردار صاحب!...."

"کیا بکواس کر رہے ہو تم--؟ مجھ سے صاف صاف گفتگو کیا کرو!"

"صاف صاف! میرا کھانا بھی آپ کی میز پر لگے گا!.... یعنی...."

"یعنی میں کھاؤں گا تمہارا کھانا!...." سردار خلاف توقع مسکرایا!

"میں تمہارے دونوں کان کھینچ کر تھپڑ لگاؤں گا صاحبزادے.... اور تمہارا حلیہ بگڑ جائے گا!"

"میں ڈاکٹر نجیب سے مدد حاصل کر کے پہلے سے بھی زیادہ خوبصورت ہو جاؤں گا...."

"ڈاکٹر نجیب!--" بوڑھا سنجیدہ ہو گیا! "کیا تم اس سے مل چکے ہو!"

"جی ہاں--! اور میں عنقریب ان سے اپنے کان چھوٹے کراؤں گا!"

"بکواس بند کرو! تم اس سے کیوں ملے تھے!"

"میں داراب کیسل کی حدود میں رہنے والے ہر آدمی سے مل رہا ہوں! کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ بچھو کہیں باہر سے آئے تھے--!"

سردار داراب کچھ سوچنے لگا! عمران خاموشی سے اس کے چہرے کا اتار چڑھاؤ دیکھ رہا تھا۔

آخر سردار نے سر اٹھا کر کہا! "اگر یہ سب کچھ یہیں کے کسی آدمی کی حرکت ہے تو مجھے شرم سے ڈوب مرنا چاہئے۔"

"کیوں؟"

"اس کا یہ مطلب ہے.... کہ میرا رویہ یقینی طور پر دوسروں کے لئے تکلیف دہ ہے ورنہ ان میں سے کوئی میرا دشمن کیوں ہو جاتا--!"

"کٹ اِٹ آوٹ!" عمران ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "اب آپ شائد اخلاقیات پر بور کریں گے-!"

"تم گدھے ہو!...." سردار داراب کو سچ مچ غصہ آ گیا! لیکن عمران کی زبان بھی چل پڑی۔ "میں بھی آپ ہی کی طرح انتہائی صاف گو آدمی ہوں! اس لئے آپ برا تو مان سکتے ہیں لیکن غصے کا اظہار نہیں کر سکتے--! آپ کو اپنا رویہ شریفانہ ہی رکھنا چاہئے!.... آپ یہی کہنا چاہتے تھے نا کہ مجھ جیسے گوتم بدھ سے دشمنی رکھنے کا مطلب یہی ہو سکتا ہے کہ مجھے اور زیادہ گوتم بدھ بننا چاہئے!.... لیکن میں یہاں اس لئے نہیں بھیجا گیا کہ آپ کو اور زیادہ شریف بنتے دیکھ کر خوشی کا اظہار کروں۔ کیا سمجھے آپ....!"

سردار داراب اس طرح منہ کھولے بیٹھا تھا جیسے دنیا کا آٹھواں عجوبہ اس کے سامنے آ گیا ہو!

عمران بولتا رہا.... "آپ غالباً یہ کہنا چاہتے ہیں کہ یہاں کیسل کی حدود میں کوئی آدمی آپ کا دشمن نہیں ہو سکتا لیکن میں آپ سے سوال کروں گا کہ آپ پچھلی رات ہوا سے کیوں لڑ رہے تھے۔ اس لمبے آدمی کے ساتھ آبزرویٹری تک جانے کی بجائے راستے ہی سے کیوں ہٹ آئے تھے!"

عمران خاموش ہو گیا! سردار داراب اسے خاموشی سے گھورتا رہا پھر بولا "بک چکے ہو یا ابھی اور بکو گے!"

"اس کا فیصلہ آنے والے لمحات کریں گے!" عمران اس طرح اکڑ کر بولا جیسے ابھی تک

زبان کی بجائے تلوار چلا رہا ہو!....

"میرا خیال ہے کہ بعض لوگ یہاں میرے دشمن ہو سکتے ہیں!" سردار داراب نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

"ٹھیک.... اب آئے ہیں آپ راہ پر--!" عمران جیب سے نوٹ بک نکالتا ہوا بولا!

"ٹھہرو! مگر میں کسی کا نام نہ لوں گا! کیونکہ یہ محض شبہ ہے! ثبوت نہیں رکھتا!"

"آپ ڈرپوک ہیں جناب!".... عمران نے چڑانے کے سے انداز میں کہا!

"تم بیہودہ ہو--!" سردار داراب دہاڑا۔

"میں کب کہتا ہوں کہ بیہودہ نہیں ہوں!" عمران نے سنجیدگی سے کہا" خدا ایک مضبوط دل عطا کرے.... خواہ دولت سے محروم رکھے!"

"ارے تم اپنی ہی ہانکتے رہو گے یا میری بھی سنو گے!...." سردار اس انداز میں بولا جیسے اپنا سر پیٹ لینے کا ارادہ رکھتا ہو۔

"کیا سنوں!.... آپ یہی فرمائیں گے کہ مہاتما گوتم بدھ کسی کے خلاف شبہ ظاہر کرنا بھی گناہ سمجھتے تھے!"

سردار داراب یک لخت خاموش ہو گیا! اس نے کچھ کہنے کی کوشش کی تھی لیکن جھنجھلاہٹ کی زیادتی الفاظ کی ترتیب میں حارج ہوئی اور وہ کچھ نہ بول سکا!

"جناب والا!" عمران کچھ دیر خاموش رہ کر بولا "اگر آپ کو یہی کرنا تھا تو معاملے کو کیوں آگے بڑھایا تھا! سرسلطان سے مدد حاصل کرنے کی کیا ضرورت تھی....!"

"محض اسی لئے کہ پوری تحقیق کئے بغیر اس معاملے کو پولیس کے ہاتھ میں نہیں دینا چاہتا تھا!"

"آپ سچ مچ گوتم بدھ ہیں!" عمران سر ہلا کر بولا! "لیکن جب تک آپ کسی پر شبہ نہ ظاہر کریں گے میں کچھ نہیں کر سکتا--!"

"میرے کچھ اصول ہیں ان پر سختی سے کاربند ہوں!"-- سردار داراب نے کچھ دیر بعد کہا۔

"پھر میں کیا کروں--! آپ ہی کچھ بتائیے!" عمران اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا!

"بچھو رکھنے والے کو تلاش کرو--!"

"میرے خیال سے ایک طریقہ بہترین رہے گا!" عمران نے کچھ سوچتے ہوئے سر ہلا کر کہا!

"کیا--!"

"میں ایک اشتہار شائع کرا دوں.... کہ جس نے بھی سگار کیس میں بچھو رکھے تھے دوبارہ کوشش کرے.... پہلا انعام مبلغ پانچ سو روپے.... دوسرا انعام.... ڈھائی سو.... تیسرا انعام

پونے ایک سو.... سب سے زیادہ حل بھیجنے پر چوتھا انعام مبلغ...."

لیکن جملہ پورا ہونے سے پہلے ہی سردار داراب کمرے سے نکل گیا!

(۵)

دوپہر کے کھانے کی میز پر سردار داراب سے دوبارہ ملاقات یقینی تھی۔ عمران سمجھا تھا کہ میز پر تنہا ہو گا لیکن وہاں اسے کئی افراد نظر آئے تھے۔ شاہدہ اس کی سہیلی بلقیس اور وہ بوڑھا جو پچھلی شام سردار داراب کے ساتھ تھا۔ عمران کو دیکھ کر دونوں لڑکیاں مسکرائیں اور ان کی آنکھوں سے شرارت جھانکنے لگی!

سردار داراب نے صرف ایک بار سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا تھا!

کھانا نہایت خاموشی کے ساتھ ختم ہوا.... عمران نے ان میں سے کسی کو بھی بولتے نہیں سنا تھا! کھانے کے بعد سردار داراب اٹھ گیا!.... اور دوسرا بوڑھا بھی اس کے ساتھ ہی ڈائیننگ روم سے چلا گیا! بلقیس اور شاہدہ بیٹھی رہیں۔

اچانک عمران نے شاہدہ کو مخاطب کیا۔ "سردار داراب آپ کے کون ہیں!"

"آپ سے مطلب؟" بلقیس بول پڑی!

"جب میں آپ سے گفتگو شروع کروں تب مطلب پوچھئے گا!"

اس جواب پر شاہدہ بھنا گئی! اور تلخ لہجے میں بولی "میں آپ کا جغرافیہ سمجھنے سے قاصر ہوں!"

"جغرافیہ کے چند موٹے موٹے اصول یاد رکھیئے تو یہ دشواری کبھی نہ پیش آئے۔" عمران نے ہمہ تن خوش اخلاق بنتے ہوئے کہا۔ "میں چونکہ خط استوا سے کافی فاصلہ پر واقع ہوا ہوں اس لئے سال بھر ٹھنڈا رہتا ہوں--! اور میری اپر چیمبر چونکہ سطح سمندر سے زیادہ اونچی نہیں ہے اس لئے وہاں برف جمنے کا امکان کم رہتا ہے!.... باپ موجود ہے لیکن صورت سے آپ کو یتیم معلوم ہوتا ہوں گا! ویسے میں اتنا کام چور ہوں کہ مجھے حقیقتاً بحر الکاہل میں واقع ہونا چاہئے تھا-- اب آپ بتائیے کہ ڈول ڈرم کسے کہتے ہیں؟"-- بلقیس منہ دبائے ہنسی روکنے کی کوشش کر رہی تھی! شاہدہ کے ہونٹوں پر کبھی ایک بے ساختہ قسم کی مسکراہٹ نظر آتی.... اور کبھی پیشانی پر سلوٹیں پڑ جاتیں۔

عمران خاموش ہو کر احمقانہ انداز میں انہیں گھورتا رہا پھر بولا۔ "میں ایک پرائیویٹ سراغرساں ہوں۔"

"ہائیں!" دونوں کی زبان سے بیک وقت نکلا اور ان کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

"کیوں -- کیا پرائیویٹ سراغرساں ہونا بری بات ہے!" عمران مسکرا کر بولا! لیکن پھر بھی لڑکیوں سے کوئی جواب نہ ملا! چند لمحے جواب کا انتظار کر کے عمران پھر بولا!

"میرا خیال ہے کہ سردار کے علاوہ صرف آپ دونوں اس واقعہ سے واقف ہیں!"

"کس واقعہ سے!" شاہدہ نے پوچھا!

"بچھوؤں والا واقعہ --!"

"جی ہاں -- ہم دونوں.... کیوں!" بلقیس بولی!

"میرا خیال ہے کہ آپ دونوں کو سردار داراب سے ہمدردی بھی ہو گی --!"

"آپ اس گفتگو کا مقصد بیان کیجئے!" شاہدہ نے کہا!

"گفتگو ختم ہو جانے کے بعد --! فی الحال اگر آپ میں سے کوئی ایک صاحبہ میرے سوالات کا جواب دیتی رہیں تو میں مشکور ہوں گا!"

"لیکن آپ کو مشکور ہونے کی تکلیف کیوں دی جائے!"

"کیونکہ سردار داراب کی زندگی خطرے میں ہے!"

"کیا؟".... شاہدہ بے ساختہ اچھل پڑی!

"جی ہاں!" عمران مغموم انداز میں سر ہلا کر بولا! "میں غلط نہیں کہہ رہا!"

"ابھی تک آپ کی کوئی بات ہی سمجھ میں نہیں آئی!" بلقیس نے کہا، "غالباً یہی تو بعد کی باتیں ہیں!"

"میرا مطلب یہ ہے کہ سردار داراب سے کوئی بات معلوم کر لینا آسان کام نہیں ہے.... ویسے یہ دوسرے صاحب کون تھے --!"

"لیموں نچوڑ -- ہاں میں ہاں ملانے والے!" بلقیس نے جواب دیا!

"یعنی وہ سردار صاحب کے کوئی عزیز نہیں ہیں!"

"نہیں --!"

"خیر ہاں تو میں یہ کہہ رہا تھا کہ سردار صاحب سے کچھ معلوم کر لینا بہت مشکل ہے! لیکن میں جانتا ہوں کہ ایسے مواقع پر اس قسم کی عادتیں مہلک ثابت ہوتی ہیں!"

"میں نہیں سمجھی!" شاہدہ بولی!

"سردار داراب کسی پر شبہ ظاہر کرنے کے لئے تیار نہیں!"

"آہا.... ٹھیک ہے!" شاہدہ نے سر ہلا کر کہا" بابا اپنے اس اصول پر سختی سے کاربند ہیں

کہ جب شبہ یقین کی حد تک بڑھ جائے اسی صورت میں شبہے کا اظہار کیا جائے، ورنہ نہیں!"

"اور اگر یقین آنے سے قبل ہی ان کی گردن کٹ جائے تو --!"

"کیا بیکار باتیں کر رہے ہیں آپ!" شاہدہ بگڑ گئی!

"میں بیکار باتیں نہیں کر رہا!.... آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ کس پر شبہ کر رہی ہیں!"

"میں کس پر شبہ کروں گی جب کہ اس حرکت کا مطلب ہی نہیں سمجھ سکی!"

"پھر کسی نے مذاقاً ایسی حرکت کی ہو گی....!"

"کس کی مجال ہے، جو بابا سے اس قسم کا مذاق کر سکے!"

"پھر یہ چیز حیرت انگیز ہے یا نہیں --!"

"سو فیصدی حیرت انگیز ہے -- مگر --!"

"مگر کیا --" عمران اس کے چہرے کی طرف دیکھنے لگا!

"اوہ -- یونہی زبان سے نکل گیا تھا -- میں کچھ اور نہیں کہنا چاہتی تھی!"

"ڈاکٹر نجیب سے آپ کا رشتہ ہے؟...."

"وہ میرے پھوپھی زاد بھائی ہیں!"

"اوہ -- تو آپ سردار صاحب کی پوتی ہیں! حالانکہ یہ لفظ مجھے قطعی ناپسند ہے.... پوتی.... لاحول ولا قوۃ.... آپ اتنی شاندار لڑکی.... اور پوتی.... کیا تک ہے.... پوتی.... پوتی.... کتنی بار لاحول پڑھوں.... خیر لاحول ٹو دی پاور ٹو ہنڈریڈ....!"

"آپ کیوں بے تکی بکواس کر رہے ہیں! آپ سراغرساں تو کیا محکمہ سراغرسانی کے کلرک بھی نہیں معلوم ہوتے....!"

"اے کیا بات کرتی ہیں آپ!" عمران نے غصیلی آواز میں کہا! "میں شرلاک ہومز ہوں...." دونوں لڑکیاں مضحکہ اڑانے والے انداز میں ہنسنے لگیں!

"آپ لوگوں کو پچھتانا پڑے گا!" عمران میز پر گھونسہ مار کر بولا۔ "میں چیلنج کرتا ہوں! میرے ڈاکٹر واٹسن نے ایک یتیم خانہ کھول لیا ہے۔ ورنہ بتاتا آپ کو!"

"آپ نہیں داخل ہوئے اس یتیم خانے میں!" بلقیس نے سنجیدگی سے پوچھا!

"میرے والد صاحب ابھی زندہ ہیں!" عمران اکڑ کر بولا!

"اس کے باوجود بھی آپ یتیم یتیم سے نظر آتے ہیں!"

"محض اس لئے کہ آپ جیسی لڑکیوں کو مجھ پر رحم آئے...."

بنا کر تیمیوں کا ہم بھیس غالبؔ
تماشائے اہلِ کرم دیکھتے ہیں!

بلقیس پھر ہنس پڑی! لیکن شاہدہ یک بیک سنجیدہ نظر آنے لگی تھی--! اس نے بلقیس کی طرف دیکھ کر کہا! "تم میرے کمرے میں جاؤ--! اور وہیں میرا انتظار کرو! میں ان سے کچھ گفتگو کرنا چاہتی ہوں!"

"واہ بھئی!" بلقیس نے برا سامنہ بنا کر کہا! پھر اٹھتی ہوئی بولی۔ "میں جارہی ہوں! لیکن واپسی پر اگر میں نے تمہارا کوئی اسکریو ڈھیلا پایا تو اپنا سر پیٹ لوں گی--! یہ حضرت پچاس ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے دماغ چاٹتے ہیں!"

"جی ہاں--جی ہاں!" عمران سر ہلا کر بولا! "بس آپ تشریف لے جائیے!"

بلقیس معنی خیز انداز میں سر ہلاتی ہوئی چلی گئی!

چند لمحے خاموشی رہی پھر شاہدہ بولی! "کیا آپ سنجیدگی سے کہہ رہے ہیں کہ آپ سراغرساں ہیں!"

"میں کیا بتاؤں! دنیا کی کوئی یونیورسٹی سنجیدگی کا سرٹیفکیٹ نہیں دیتی ورنہ ایک حاصل کر کے گلے میں لٹکا لیتا--!"

"بابا سے آپ کو کچھ نہیں معلوم ہو سکے گا! کیونکہ وہ اپنے اصولوں کی سختی سے پابندی کرتے ہیں!"

"کسی نہ کسی سے تو معلوم ہی ہونا چاہئے! ورنہ بابا صاحب آپ کے اصولوں کی بارات سجائے ہوئے قبرستان کا راستہ لیں گے--اوہ آپ کو برا نہ ماننا چاہیے! میں حقیقت عرض کر رہا ہوں!"

"میں سمجھتی ہوں!" اس نے تشویش کن لہجے میں کہا "اور اسی لئے مجھے، جو کچھ بھی معلوم ہے آپ کو صاف صاف بتا دینا چاہتی ہوں! بابا تو یہ سمجھتے ہیں کہ چونکہ آپ سراغرساں ہیں اس لئے خود ہی سب کچھ معلوم کر لیں گے! ان کے ذہن میں دراصل جاسوسی ناولوں کے سراغرساں ہیں، جو آنکھ بند کر کے گھر بیٹھے ملزم کا پتہ نشان بتا دیتے ہیں!--مگر خیر میں ہر وقت ہر قسم کی مدد کے لئے حاضر ہوں...."

"آپ کا بہت بہت شکریہ!" عمران مسکرا کر بولا!

"آپ ان کے متعلق کیا پوچھنا چاہتے ہیں!"

"یہی کہ ان کے سگار کیس میں بچھو کیوں رکھے گئے تھے....!"

"اگر میں یہ بتا دوں تو پھر آپ کہاں کے سراغرساں!.... اگر یہی معلوم ہوتا تو ہم مجرم کو

نہ پکڑ لیتے--!"

"دیکھئے!.... کیا وہ بچھو! سردار کی زندگی کا خاتمہ کر سکتے تھے۔ میرا خیال ہے کہ پانچ یا پچاس بچھو اگر بیک وقت ڈنک مارتے تو ان کا خاتمہ ہو جانا مشکل ہی تھا!.... پھر بچھوؤں کا کیا مقصد ہو سکتا ہے!"

"آپ بتائیے--!"

"میں بتاتا ہوں--! کیا ان کے داہنے ہاتھ میں ورم آجانے سے کوئی اہم کام رک سکتا تھا!"

"اوہو!--اب آپ سراغرسانوں کے سے سوالات کر رہے ہیں! پھر آپ اتنے احمق کیوں نظر آتے ہیں--!"

"یقین کیجئے میں فی الحال شادی کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا اس لئے میرے احمق نظر آنے سے آپ کو کوئی دلچسپی نہ ہونی چاہئے!"

"آپ بدتمیز ہیں--!"

"جی ہاں! مجھے یہ بھی تسلیم ہے! لیکن فی الحال آپ اپنے بابا کی زندگی محفوظ رکھنے میں میرا ہاتھ بٹائیے--!"

"میں نہیں سمجھ سکتی کیا بتاؤں--!"

"وہ اپنی زمینوں کے متعلق ایک غیر ملکی کمپنی سے کوئی معاہدہ کرنے والے تھے!...."

"جی ہاں--! معاہدے پر ان کے دستخط ہونے باقی ہیں!...."

"لیکن....!" عمران کچھ سوچتا ہوا بولا! "اگر وہ آج اس معاہدے پر دستخط نہیں کر سکتے تو ایک ماہ بعد انہیں کون روک سکے گا--! یعنی اگر ان کے داہنے ہاتھ میں بچھو ڈنک مار بھی دیتے اور ان کا ہاتھ کچھ دنوں کے لئے بیکار بھی ہو جاتا تو اس سے فرق ہی کیا پڑتا۔ وہ کمپنی کہیں بھاگ جاتی اور نہ معاہدہ---! دستخط کچھ دنوں بعد بھی ہو جاتے-- آپ سمجھتی ہیں نا!"

"جی ہاں! سمجھتی ہوں!"

"پھر بتائیے! بچھوؤں کا مقصد!"

"میں کیا بتاؤں--! آپ خود معلوم کیجئے!"

"یعنی اب آپ مجھے بھی جاسوسی ناولوں کا سراغرساں بنانا چاہتی ہیں! یعنی میں اپنے کمرے میں بیٹھے بیٹھے! ڈاکٹر واٹسن کو پکار کر کہوں ذرا الماری سے وہ کتاب تو نکالنا، جو گدھے کی کھال پر لکھی گئی تھی.... اور اس پر گینڈے کی کھال کی جلد ہے.... اور میں وہ کتاب منگوا کر اس میں بچھوؤں کی اقسام کے متعلق پیارے ڈاکٹر واٹسن کو تین چار پیراگراف سنا کر بور کروں اور پھر یہ

ثابت کروں کہ یہ بچھو سو فیصدی نقلی ہیں! پھر واٹسن میرا عزیز اسی قسم کے اصلی بچھوؤں کی تلاش میں نکل جائے.... اور دن بھر مارا مارا پھرے ادھر ادھر جھک اور واپس آئے شام کو اس خبر کے ساتھ کہ وہ نقلی بچھو بھی نہیں تھے.... یعنی سرے سے بچھو ہی نہیں تھے.... بلکہ کیڑے کی ایک کمیاب نسل کیکڑی کم ڈب ڈب کے چند آوارہ افراد.... ہپ....“

شاہدہ ہنس رہی تھی-- عمران ہاتھ نچا کر بولا! ”مگر ڈاکٹر واٹسن آج کل ایک یتیم خانہ چلا رہا ہے اس لئے میں اپنی سکیم کو عملی جامہ نہیں پہنا سکتا!“

”آپ بابا سے کیوں نہیں پوچھتے--؟“

”کیا پوچھوں--؟“

”یہی کہ کیا اس معاہدے سے بھی زیادہ اہم کوئی چیز تھی--!“

”آپ ہی بتا دیجئے نا-- بابا تو....“

دفعتاً ایک نوکر نے ڈائننگ ہال میں آکر عمران کو اطلاع دی کہ سردار داراب لائبریری میں اس کا انتظار کر رہا ہے۔

”پھر سہی!“ عمران شاہدہ کی طرف دیکھ کر سر ہلاتا ہوا مسکرایا!

پھر وہ لائبریری میں آیا.... سردار داراب ٹہل رہا تھا! اسے دیکھ کر رک گیا! چند لمحے اسے گھورتا رہا پھر مکا لہراتا ہوا بولا! ”میں تم سے انتقام لوں گا!.... تمہاری بدتمیزی کا انتقام! تمہیں بھاگنے کا راستہ نہ ملے گا--! بس اب جاؤ!.... میں نے یہی کہنے کے لئے بلایا تھا....!“

(۶)

عمران شام تک داراب کیسل کی کمپاؤنڈ میں مارا مارا پھرتا رہا.... بوڑھا داراب حقیقتاً اس کے لئے معمہ بن کر رہ گیا تھا!.... اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ اسے کس طرح راہ پر لائے.... شاہدہ کی گفتگو نے اسے الجھن میں ڈال دیا تھا! اس معاہدے سے زیادہ اہم کیا چیز تھی جس نے کسی کو داراب کا ہاتھ بیکار کر دینے پر مجبور کر دیا تھا!.... لیکن اگر اس کا ہاتھ وقتی طور پر بیکار ہی ہو جاتا تو اس سے اس نامعلوم آدمی کو کیا فائدہ پہنچتا!-- اگر وقتی طور پر داراب معاہدے پر دستخط نہ کر سکتا تو کیا ہاتھ اچھا ہو جانے سے یہی کام نہ ہو سکتا!-- اب سوال صرف یہ رہ جاتا تھا کہ کیا معاہدے کی تکمیل میں دیر ہو جانے پر بھی کسی کو کوئی فائدہ پہنچ سکتا تھا؟ عمران نے اس کے امکانات کا بھی جائزہ لیا-- لیکن یہ خیال بے وزن ثابت ہوا-- معاہدے کی تکمیل میں دیر

ہو جانے سے حالات میں کوئی خاص فرق نہیں پڑ سکتا تھا! عمران کی تفتیش کا ماحصل صرف یہی تھا وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ بات کچھ بھی ہو! سردار داراب اسے اپنی زبان سے نہیں دہرانا چاہتا!-- شاہدہ کے متعلق بھی اس کا یہی اندازہ تھا! اس نے ایک بار ڈاکٹر نجیب کے سامنے بھی یہی تذکرہ چھیڑا.... لیکن اس نے لاعلمی ظاہر کی۔ اسے تو معاہدے کے متعلق بھی علم نہیں تھا! وہ تو چوبیسوں گھنٹے پلاسٹک سرجری میں غرق رہتا تھا! عمران بہت جلدی اس کی باتوں سے اکتا گیا! کیونکہ اس نے اس فن کے مستقبل پر روشنی ڈالنی شروع کر دی تھی۔ ساتھ ہی اس نے یہ بھی بتایا کہ وہ گرلز کالج کی کئی بدصورت لڑکیوں کو پلاسٹک سرجری کے ذریعہ خوبصورت بنانے کی پیش کش کر چکا ہے! لیکن اس کے اپنے خیال کے مطابق مشرقی لڑکیاں بڑی بے حس واقع ہوئی تھیں کیونکہ انہوں نے اس کی پیش کش کو ٹھکرا دیا تھا! انہیں اپنی بدصورتی کا غم ہی نہیں تھا!.... ڈاکٹر نجیب نے اس پر بڑی حیرت ظاہر کی....

بہر حال عمران نے اس سے جلدی ہی پیچھا چھڑانے کی کوشش کی تھی!.... وہ تھکا ہارا عمارت میں داخل ہوا-- برآمدے میں کھڑا سوچ ہی رہا تھا کہ اب کیا کرنا چاہیے ایک نوکر نے اطلاع دی کہ سردار داراب بہت دیر سے اس کا منتظر ہے۔

وہ ڈائننگ ہال میں شام کی چائے پی رہا تھا!

عمران چپ چاپ جا کر بیٹھ گیا!.... بلقیس نے چائے بنا کر پیالی اس کی طرف بڑھائی.... اور شاہدہ نے داراب سے کہا” آپ بولیں گے ڈبیٹ میں....!“

”اوہو! کیوں نہیں!.... میں ڈبیٹ کی صدارت کروں گا! ایسی صورت میں مجھے کچھ نہ کچھ بولنا ہی پڑے گا!“

پھر شاہدہ نے عمران سے کہا!”آج کالج میں مباحثہ ہے! موضوع ایسا ہے کہ بڑی شاندار تقریریں ہوں گی--!“

”کیا موضوع ہے--!“ عمران نے پوچھا!

”عورتیں مردوں سے برتر ہیں!....“ داراب اپنی پھٹی ہوئی آواز میں غرایا....

”بیشک! بیشک!“ عمران سر ہلا کر بولا--”بلکہ سبحان اللہ-- بہترین موضوع ہے!“

”تم بھی چلو گے....!“ داراب نے پوچھا!

”ضرور-- ضرور!....“ عمران نے بڑے خلوص سے کہا!”لیکن میں اس موضوع کی مخالفت میں تقریر کرنے والوں یا والیوں کو ہوٹ کرنے پر مجبور ہو جاؤں گا-- میں اسے برداشت ہی نہیں کر سکتا کہ عورتوں پر مردوں کی برتری ثابت کی جائے!“

"مخالفت میں یقیناً تقریریں ہوں گی، مباحثے کا مطلب ہی یہی ہوتا ہے!" شاہدہ نے کہا!

"تب میں یقیناً ہوٹ کروں گا!" عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

چائے ختم کرنے کے بعد وہ اٹھ گئے! عمران نے بہت چاہا کہ وہ مباحثے وغیرہ کے چکر میں نہ پڑنے پائے! لیکن سردار داراب نے اسے مجبور کر دیا!

اس نے کہا۔ "اس سے بہتر موقع اور کون سا ہوگا! میں تمہیں اپنے پرائیویٹ سیکرٹری کی حیثیت سے روشناس کراؤں گا-- میرا مطلب یہ ہے کہ اسی حیثیت سے متعارف ہو گے! اور پھر تمہیں کام کرنے میں آسانی ہوگی! ابھی داراب کیسل کے بہت کم لوگ تم سے متعارف ہوئے ہیں!"

"تو آپ دوسروں پر یہی ظاہر کرتے رہے ہیں کہ آپ کا پرائیویٹ سیکرٹری ہوں!"

"قطعی، قطعی --! اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو گیا کہ تم پرائیویٹ سراغرساں ہو تو تمہیں اپنے کام میں دشواریاں پیش آئیں گی!"

"اگر آپ چاہیں تو منٹوں میں یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے!"

"کیوں؟-- میں نہیں سمجھا!--"

"میری دانست میں معاہدے کے علاوہ بھی کوئی اور کام ہو سکتا ہے، جس کی تکمیل کسی کو ناگوار ہے!"

"کیوں!-- یہ تم نے کیسے کہا؟"

"موٹی سی بات ہے سردار صاحب! اگر وقتی طور پر معاہدہ کی تکمیل نہ ہو سکے تو اس کا اس معاہدے پر کیا پڑے گا-- کیا وہ وقت گذر جانے پر معاہدے کی تکمیل نہ ہو سکے گی--؟"

"دس سال بعد بھی ہو سکتی ہے!" سردار داراب بولا۔!

"پھر اس معاہدے کو خارج از بحث سمجھئے!"

"چلو سمجھ لیا-- پھر!"

"پھر کچھ دنوں کے لئے آپ کا ہاتھ بیکار ہو جانے سے کسی کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے؟"

"گڈ--!" سردار داراب چٹکی بجا کر بولا۔ "ویری گڈ! مجھے توقع ہے کہ تم بہت ج معاملات کی تہہ تک پہنچ جاؤ گے! بس اب مباحثہ شروع ہونے میں تھوڑی ہی دیر رہ گئی ہمیں چلنا چاہئے-- تم دیکھو شاہدہ تیار ہو گئی یا نہیں! وہ بہت اچھا بولتی ہے....!"

عمران مایوسانہ انداز میں سر ہلاتا ہوا وہاں سے رخصت ہو گیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد عمرا سردار داراب، بلقیس اور شاہدہ کالج کی عمارت کی طرف جا رہے تھے!....

مباحثہ کالج کی لڑکیوں کے درمیان تھا! لیکن آدھا ہال مردوں سے بھرا ہوا تھا! اس

سردار گڈھ کے معززین بھی تھے! اور داراب کیسل کے رہنے والے بھی!

تقریریں شروع ہوئیں اور کافی دیر تک جاری رہیں! دس لڑکیوں نے حصہ لیا تھا! آخر میں شاہدہ بولی! اس کی تقریر دوسری تقریروں پر بھاری رہی تھی! لیکن وہ انعامی مقابلے میں شریک نہیں تھی! کیونکہ اس کا تعلق کالج سے نہیں تھا۔ اس کے بعد جج صاحبان فیصلہ کرنے کیلئے اٹھ گئے!

پھر دفعتاً سردار داراب نے جو صدارت کر رہا تھا اٹھ کر مجمع کو مخاطب کیا!

"خواتین و حضرات-- جب تک جج صاحبان فیصلہ مرتب کریں۔ آپ اپنے ملک کی ایک عظیم ہستی جناب ڈاکٹر علی عمران ایم-ایس سی-ڈی-ایس-سی آکسن سے موضوع کی موافقت میں ایک بصیرت افروز تقریر سنیئے!.... آپ سائنٹیفک طور پر یہ ثابت کریں گے کہ عورت مرد سے برتر ہے.... ڈاکٹر صاحب سے استدعا ہے کہ ڈائس پر تشریف لائیں!...."

عمران کے ہاتھوں کے طوطے اڑنے ہی والے تھے کہ اس نے انہیں بڑی مشکل سے پکڑا اور اپنا سر کھجانے لگا! وہ حقیقتاً بوکھلا گیا تھا!.... اسے خواب میں بھی گمان نہیں ہو سکتا تھا کہ سردار داراب اس طرح اس کی ٹانگ لے گا.... آج دوپہر ہی کو اس نے اسے آگاہ کر دیا تھا کہ وہ اس سے اس کی بدتمیزیوں کا انتقام لے گا! مگر وہ اسے مجذوب کی بڑ سمجھتا تھا!.... اسے کیا معلوم تھا کہ وہ اسے بھرے مجمع میں الو بنانے کی کوشش کرے گا--! عمران اور تقریر.... خدا کی پناہ--! اس کے پاس مواد بھی نہیں تھا!-- اگر اس نے تقریریں سنی ہوتیں تو انہیں کے سہارے کچھ نہ کچھ بولنے کی کوشش کرتا! مگر وہ تو ذہنی طور پر قطعی غیر حاضر رہا تھا!.... اسے بھلا عورتوں کی برتری سے کیا دلچسپی ہو سکتی تھی کہ دھیان دے کر تقریریں ہضم کرتا! سنجیدہ موضوعات اسے ہمیشہ سے کھلتے آئے تھے!.... بہرحال وہ ایک ٹھنڈی سانس لے کر اپنی جگہ سے اٹھا! لوگ اس نئے آدمی کو دیکھنے کے لئے بے چین تھے! جیسے ہی عمران اٹھ کر ڈائس کی طرف بڑھا! ہال میں تالیوں کا طوفان آ گیا۔

مائیک کے قریب پہنچ کر اس نے بڑی بے بسی سے گلا صاف کیا.... اور مردہ سی آواز میں بولا! "خواتین و حضرات--!"

ٹھیک اسی وقت اس کی شرارت آمیز ذہانت جاگ اٹھی!.... وہ چہک کر بولا۔ "دیکھئے مرد پر عورت کی برتری ثابت ہو گئی!.... پہلے خواتین پھر حضرات....! جو لوگ موضوع کی مخالفت میں بولے ہیں انہوں نے بھی آپ کو اسی ترتیب سے مخاطب کیا تھا! خواتین و حضرات--! انہوں نے حضرات و خواتین نہیں کہا تھا!-- یہ ہے سائنٹیفک ثبوت! یعنی مرد کے تحت الشعور میں یہ بات بیٹھی ہوئی ہے کہ عورت مرد سے برتر ہے-- اسی لئے وہ پہلے خواتین کو مخاطب کرتا

ہے.... پھر حضرات کو....!"

اس پر بہت زور و شور سے تالیاں بجیں! عمران نے مڑ کر سردار داراب کی طرف دیکھا اور بولا۔" جناب صدر و خواتین و حضرات.... عورت کو اللہ پاک نے مرد سے برتر بنایا ہے اس کا کھلا ہوا ثبوت یہ ہے کہ اسے مردوں کے مقابلہ میں بہتیری سہولتیں نصیب ہیں! مثلاً اسے روزانہ صبح اٹھ کر مردوں کی طرح شیو نہیں کرنا پڑتی--! سبحان اللہ.... اس نے عورتوں کو فارغ البالی عطا کر دی ہے! اور جناب تیسرا سائنٹیفک ثبوت یہ ہے کہ مرد ایک اور ایک دو نہیں ہو سکتا مگر عورت ایک اور ایک تین ہو جاتی ہے.... چار ہو جاتی ہیں.... پانچ ہو جاتی ہیں اور علیٰ ہذالقیاس سمندر پار تو ایک درجن اور ڈیڑھ درجن ہو جانے والی عورتوں کو انعامات ملتے ہیں۔ خطابات ملتے ہیں--! اس لئے جناب.... عورت مرد سے برتر ہے--!"

ہال میں بیٹھی ہوئی عورتیں اور لڑکیاں بغلیں جھانکنے لگیں.... مرد قہقہوں پر قہقہے لگا رہے تھے!.... دوسری طرف سردار داراب کا چہرہ سفید پڑ گیا تھا--!

عمران نے شور ختم ہو جانے پر ہانک لگائی" برتر وہی ہے، جو بیوقوف ہے! جتنا بیوقوف اتنا ہی برتر--! پہلے مرد عورت پر حکومت کرتا تھا.... طاقت سے....! اب بیوقوف یعنی برتر بنا کر حکومت کرتا ہے!.... برتر بنا کر حکومت کرنے میں اسے دوہرا فائدہ ہے.... یعنی عورت پر دوہری ذمہ داریاں عائد ہو جاتی ہیں.... وہ خود انہیں اپنے دوش بدوش کام کرنے کا موقع دیتا ہے.... رہ گئے چار دیواریوں والے فرائض تو عورتیں انہیں عادتاً انجام دیتی ہے!.... یعنی مرد عورتوں کے دوش بدوش بچوں کو دودھ نہیں پلاتا.... عورتوں کے دوش بدوش باورچی خانے میں جھک نہیں مارتا.... عورتوں کے دوش بدوش گھر کی صفائی نہیں کرتا.... بچوں کے کپڑے نہیں دھوتا.... اس وقت وہ پلنگ پر لیٹ کر چین کی بنسی بجاتا ہے یا دوستوں کو سمیٹ کر تاش کھیلنے لگتا ہے.... سبحان اللہ.... عورت اسی لئے مرد سے برتر ہے کہ اس نے دوہری ذمہ داریاں سمیٹ رکھی ہیں! یہی وجہ ہے کہ مردوں کے مقابلے میں عورتیں نہ تو گنجی ہوتی ہیں اور نہ توندیں رکھتی ہیں-- سبحان اللہ-- بلکہ ماشاء اللہ--!"

اس بار بہت زور و شور سے تالیاں بجیں! مجمع سے کچھ جھلائے ہوئے لوگ" بیٹھ جاؤ....! بیٹھ جاؤ!" کے نعرے بھی لگا رہے تھے! اتنی دیر میں جج صاحبان فیصلہ مرتب کر کے اپنی جگہوں پر واپس آگئے-- سردار داراب بہت زیادہ بے چین نظر آ رہا تھا-- یک بیک وہ اٹھ کر مائیک میں بولا۔" خواتین و حضرات.... ڈاکٹر صاحب! اس وقت مزاح کے موڈ میں تھے! بہر حال انہوں نے آپ کو فیصلے کے انتظار میں بور ہونے سے بچالیا! ہم ڈاکٹر صاحب کے شکر گزار ہیں۔ اب

آپ معزز جج صاحبان کا فیصلہ سنیئے!...."

"نہیں پہلے صدارتی تقریر--!" کسی نے مجمع سے ہانک لگائی.... عمران اتنی دیر میں اپنی جگہ پر واپس جا چکا تھا!--

"صدارتی تقریر....!" سردار داراب نے کہا!" صدارتی تقریر کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا.... کیونکہ صدر کے لئے کوئی انعام ہی نہیں رکھا گیا!--اور پھر صدر کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ موضوع کی مخالفت یا موافقت کرے.... بوڑھا صدر اپنے پچھتر سالہ تجربات کی بنا پر صرف یہ کہہ سکتا ہے.... ان دونوں میں سے کوئی بھی ایک دوسرے سے برتر نہیں ہے!.... عورت اور مرد زندگی کی گاڑی کے دو پہیئے ہیں.... اور بس! ہاں اب فیصلہ سنیئے....!"

اس کے بعد اس نے اول، دوئم اور سوئم آئی ہوئی لڑکیوں کے ناموں کا اعلان کیا۔

واپسی پر سردار داراب عمران پر بُری طرح برس رہا تھا۔ بلقیس اور شاہدہ ہنس رہی تھیں۔

"ارے جناب آپ نے کون سی بھلائی کی تھی میرے ساتھ۔" عمران برا سا منہ بنا کر بولا۔

"اب میں سوچتا ہوں کہ مجھ پر ہارٹ اٹیک کیوں نہیں ہوا۔"

"تمہاری وجہ سے میری بڑی بے عزتی ہوئی۔"

"اور آپ کی وجہ سے میرا ہارٹ فیل ہو گیا ہوتا تو میں کس سے شکایت کرتا۔ خدا کی پناہ زبانی بولنا.... یہ حادثہ بھی میرے لئے یادگار رہے گا۔ مجھے حیرت ہے کہ حاضرین نے میرے آٹو گراف کیوں نہیں لئے...."

"میں بھی اس تجویز سے متفق ہوں۔" شاہدہ نے کہا۔"میں سوچ رہی ہوں کہ آپ کو کیسل کے میوزیم کے لئے اسپرٹ میں محفوظ کر لیا جائے۔" بلقیس بول پڑی۔ دفعتاً وہ سب چلتے چلتے رک گئے قریب ہی کہیں سے کچھ اس قسم کی آوازیں آ رہی تھیں جیسے کوئی بند دروازہ ہلایا جا رہا ہو۔

"ارے.... یہ ہم کدھر آ گئے۔" شاہدہ نے خوفزدہ آواز میں کہا۔

"اوہ.... سب بکواس ہے...." سردار داراب کہتا ہوا آگے بڑھ گیا۔" کوئی بے ہودہ آدمی ہم سب کو ہراساں کرنا چاہتا ہے۔ میں کسی دن اسے گولی.... مار دوں گا۔"

"کیا قصہ ہے۔" عمران نے شاہدہ سے پوچھا۔

"لوہے والا پھاٹک۔" شاہدہ بھرائی ہوئی آواز میں بولی۔" وہ آسیب زدہ ہے۔" پھر وہ بڑی تیزی سے آگے بڑھ کر سردار داراب کے قریب پہنچ گئی۔ بلقیس نے بھی قدم بڑھائے اور عمران رو دینے والی آواز میں بولا...." ارے تو تم لوگ مجھے کیوں موت کے منہ میں چھوڑے جا رہے ہو۔"

وہ تینوں پھر رک گئے اور عمران تقریباً دوڑتا ہوا ان کے پاس جا پہنچا۔ آوازیں اب بھی

آرہی تھیں۔ لیکن اب ان کے ساتھ ہی ساتھ کسی بھیڑیئے کے بولنے کی آواز بھی سنائی دے رہی تھی۔

"تم لوگ خواہ مخواہ بات کا بتنگڑ بناتے ہو۔" سردار داراب بولا۔ "ہو سکتا ہے کہ وہاں کسی طرح کوئی بھیڑیا ہی پہنچ گیا ہو۔"

"مگر بابا۔ دروازہ کوئی آدمی ہی ہلاتا ہے۔" شاہدہ بولی۔

"کل بھی میں نے اسے کھلوا کر دیکھا تھا۔ وہاں کچھ بھی نہیں تھا۔"

"آپ اندر کب گئے تھے۔ آپ تو پھاٹک ہی پر کھڑے رہے تھے۔"

"وہاں اس ویرانے میں گھس کر اپنے کپڑے خراب کرتا۔ کیوں؟"

"کسی اور کو اندر بھیجنا چاہئے تھا۔"

"سبھی کم بخت اسے آسیب زدہ سمجھتے ہیں جاتا کون۔"

"یہ کیا قصہ ہے جناب؟" عمران نے پوچھا۔

"انہیں لوگوں سے پوچھنا۔" سردار داراب نے بیزاری سے کہا۔ "مجھے اس قصے سے کوئی دلچسپی نہیں ہے....."

"خیر.... نہ بتایئے۔ آپ نے مجھے کچھ نہ بتانے کی قسم کھا رکھی ہے.... گویا...."

کوئی کچھ نہ بولا۔ پھر وہ جلد ہی رہائشی عمارت میں پہنچ گئے۔ سردار داراب تو اپنی خواب گاہ میں لباس تبدیل کرنے چلا گیا اور وہ تینوں ڈائننگ روم میں آبیٹھے۔

"آپ کی تقریر بالکل چوپٹ تھی۔" عمران نے شاہدہ سے کہا۔

"شکریہ۔" شاہدہ نے جواب دیا" آپ سے تعریف کرنے کو کس نے کہا تھا؟"

"کوئی بات نہیں ہے.... یہ لوہے والا پھاٹک کیا بلا ہے؟"

"ایک عمارت کا پھاٹک جو استعمال میں نہیں ہے۔ اس کے صحن میں اچھا خاصا جنگل اگ آیا ہے۔ ادھر پچھلے پندرہ دنوں سے وہاں سے عجیب قسم کی آوازیں آنے لگی ہیں۔ رات گئے لوہے کا پھاٹک اس طرح ہلنے لگتا ہے جیسے کوئی آدمی اسے ہلا رہا ہو۔"

"اس لئے وہ آسیب زدہ قرار دیا گیا ہے۔"

"پھر آپ اور کیا کہیں گے.....؟"

"مجھے کیا پڑی ہے کہ کچھ کہوں۔ ہو گا آسیب ہی ہو گا۔ مگر اتنا یاد رکھو کہ یہاں کوئی بہت بڑی واردات ہونے والی ہے۔ سردار داراب اپنی دھن میں ہیں لیکن انہیں پچھتانے کا بھی موقع نہ مل سکے گا۔"

"کیا مطلب؟"

"مطلب بتانے سے پہلے میں پھر انہیں سوالات پر زور دوں گا، جو میں نے آج دوپہر کو کئے تھے۔"

شاہدہ کچھ نہ بولی۔ اس نے اپنے ہونٹ مضبوطی سے بند کر لئے تھے۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے اسے خدشہ ہو کہ کہیں زبان سے کوئی بات نکل ہی نہ جائے۔ عمران اسے غور سے دیکھتا رہا۔

کچھ دیر بعد سردار داراب بھی لباس تبدیل کر کے رات کے کھانے کے لئے وہیں آگیا۔ عمران اس کے چہرے پر گہری تشویش کے آثار دیکھ رہا تھا۔ کھانے کے دوران میں خاموشی ہی رہی۔ شائد وہ بلقیس کی موجودگی میں کسی قسم کی گفتگو نہیں کرنا چاہتے تھے۔ غالباً بلقیس نے بھی محسوس کر لیا تھا لہٰذا وہ کھانے کے بعد وہاں نہیں ٹھہری۔

"بابا۔" شاہدہ نے اسے مخاطب کیا۔ "یہ کہتے ہیں کہ معاہدے کے علاوہ کوئی دوسرا معاملہ بھی ہو سکتا ہے۔"

"ہاں مجھے بھی معلوم ہے...."

"تو کیا آپ انہیں دوسرے معاملے کے متعلق نہیں بتائیں گے۔"

"کیسا دوسرا معاملہ۔" سردار داراب اسے گھورنے لگا۔ پھر بولا۔ "اگر تم کسی دوسرے معاملے سے واقف ہو تو ضرور بتا دو۔"

"میں آپ کے کسی معاملے سے واقف نہیں ہوں۔ لیکن اس معاملے میں اپنی زبان سے کچھ نہیں کہنا چاہتی۔"

"نہ یہ اپنی زبان سے کچھ کہنا چاہتے ہیں اور نہ آپ۔" عمران نے تشویش کن لہجے میں کہا۔ "میرے خیال سے آپ دونوں پہلے اپنی زبانوں کا بیمہ کرا لیجئے تاکہ اگر کچھ کہتے وقت آپ کی زبانوں کے چیتھڑے اڑ جائیں تو نقصان کی ذمہ داری بیمہ کمپنی پر عائد ہو۔"

"تم الو ہو۔" سردار داراب نے کہا اور اٹھ کر چلا گیا۔ عمران اور شاہدہ تنہا رہ گئے۔

"اگر اب الو بولنا شروع کرے گا تو یہ عمارت ویران ہو جائے گی...." عمران الوؤں کی طرح دیدے نچا کر بولا۔

"سنیئے عمران صاحب...."

"سنایئے شاہدہ صاحبہ.... ورنہ اگر میں پاگل نہ ہوا تب بھی اپنے کپڑے چیر پھاڑ کر جنگل کی راہ لوں گا۔"

"آپ بولتے بہت ہیں۔"

“خیر اب نہ بولوں گا۔ لیکن میں جس کام کے لئے آیا ہوں۔”

“ٹھہرئیے.... میں بتاتی ہوں.... بابا اس دن شام کو ایک وصیت نامے پر دستخط کرنے والے تھے۔”

“ہا.... ہمپ....”

“اور کسی کو علم نہیں کہ انہوں نے کس قسم کی وصیت مرتب کی ہے۔”

“آپ بھی نہیں جانتیں....”

“نہیں.... میں بھی نہیں جانتی۔”

“پھر آپ نے اسے چھپانے کی کوشش کیوں کی تھی۔”

“سنئیے.... میں نہیں چاہتی تھی کہ اپنی زبان سے کچھ کہوں۔ بابا کے سارے عزیز مجھ سے محض اس بنا پر جلتے ہیں کہ بابا کو میں بہت عزیز ہوں۔ وہ جہاں بھی رہتے ہیں صرف مجھے اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔”

“تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ بابا.... نے وہ وصیت تمہارے ہی حق میں کی ہوگی....”

“خدا جانے.... میں یہ جاننا ہی نہیں چاہتی اور نہ یہ چاہتی ہوں کہ بابا میرے حق میں کوئی وصیت کریں۔ میں دوسرے حقداروں کو مایوس نہیں دیکھنا چاہتی۔”

“آپ یہ اس لئے کہہ رہی ہیں کہ آپ پر کوئی حرف نہ آئے۔” عمران نے خشک لہجے میں کہا اور شاہدہ بری طرح بھڑک اٹھی۔ اس نے چیلنج دے کر کہا۔ “اسی لئے میں اپنی زبان سے اس کا تذکرہ نہیں کرنا چاہتی تھی۔”

“مگر اب مجبوری ہے۔” عمران مایوسی سے سر ہلا کر بولا۔ “اب تو کر ہی چکی ہو تذکرہ۔”

“مجھے صرف بابا عزیز ہیں.... میں ان کے لئے مر بھی سکتی ہوں -- مجھے ان کی دولت کی پرواہ نہیں ہے۔ اگر وہ مفلس آدمی ہوتے تو بھی میں ان سے اسی طرح محبت کرتی کیونکہ ان کی روح تو مفلسی میں بھی اتنی ہی عظیم ہوتی۔”

“یہ عظیم روح کیا چیز ہے۔” عمران نے حیرت سے کہا۔ “میں نے عظیم الدین سنا ہے.... عظیم اللہ سنا ہے۔ مرزا عظیم بیگ چغتائی مرحوم سنا ہے لیکن یہ عظیم روح....”

“آپ کریک ہیں....”

“بیشک ہوں.... مگر.... عظیم.... خیر چھوڑئیے۔ ہاں تو ذرا بابا کے ایسے اعزا کی فہرست بھی مرتب کر دیجئے جنہیں کسی وصیت نامے سے دلچسپی ہو سکے۔”

“اب اس سے مجھے معاف ہی رکھئیے۔”

“میں یہ نہیں کہتا کہ وہ بچھو آپ ہی نے رکھے تھے۔”

“آپ یہ بھی کہہ سکتے ہیں اگر آپ کو حالات کا علم ہو جائے۔”

“ہو جائے علم۔ میں ہرگز نہیں کہوں گا۔”

“سگار کا ڈبہ میں ہی بابا کی خوابگاہ سے اٹھا کر لائی تھی۔ انہوں نے خود نکالنے کی بجائے مجھ سے کہا تھا کہ میں ان کے لئے ایک سگار نکال دوں۔”

“آہم....” عمران کچھ سوچنے لگا۔ پھر بولا۔ “پوری سچویشن سمجھائیے مجھے.... کیا یہ ضروری تھا کہ وہ بچھو ان کے ہاتھ میں ڈنگ مار ہی دیتے۔ آخر آپ کیسے محفوظ رہی تھیں....!”

“میں نے اس پر بہت سوچا ہے عمران صاحب اور سو فیصدی میں ہی مجرم ثابت ہوتی ہوں۔”

“اوہ.... اسے چھوڑئیے۔ اس کا فیصلہ میں کروں گا۔ آپ نہیں۔” عمران ہاتھ ہلا کر بولا۔

شاہدہ چند لمحے اسے غور سے دیکھتی رہی پھر بولی.... “ایسا ممکن تھا کہ بابا کا ہاتھ بیکار ہو جاتا۔ وہ جب پڑھنے میں محو ہوتے ہیں تو ٹٹول کر سگار کا ڈبہ کھولتے ہیں۔ اسے دیکھے بغیر.... ناشتے سے پہلے سگار نہیں پیتے اور ناشتہ عموماً لائبریری ہی میں ہوتا ہے۔ کبھی کبھی مجھے بھی لائبریری ہی میں ان کے ساتھ ناشتہ کرنا پڑتا ہے، چنانچہ اس دن بھی یہی ہوا تھا۔ اب بتائیے.... آپ کیا سوچیں گے؟”

“کیا ان کی خوابگاہ میں ہر ایک جا سکتا ہے؟”

“نہیں۔ میں جاتی ہوں یا ان کا خصوصی خادم نعیم یا پھر وہ جس سے کہیں....!”

“یہ نعیم کہاں ملے گا؟”

“کیا اسے بلواؤں....”

“نہیں۔ میں پوچھنا چاہتا تھا کہ کہاں رہتا ہے عمارت میں یا کہیں اور۔”

“بابا کا خصوصی خادم ہونے کی بناء پر وہ یہیں سوتا بھی ہے۔ بابا کی خوابگاہ کے برابر اس کا کمرہ ہے تاکہ رات کو بھی وہ انہیں اٹنڈ کر سکے۔”

“اچھا--” عمران سر ہلا کر کچھ سوچتا ہوا بولا۔ “داراب کیسل میں سردار صاحب کے کتنے اعزہ رہتے ہیں۔”

“آپ خود معلوم کر لیجئے۔”

“تم نے وہ بچھو نہیں رکھے تھے؟”

“نہیں....”

“کیا تم سردار داراب کے لئے جان دے سکتی ہو؟”

"ہاں اگر ضرورت پڑے۔ میں ان سے اتنی ہی محبت کرتی ہوں۔"

"لیکن تم ان کی جان بچانے کے لئے کچھ نہیں کر سکتیں۔۔۔ کیوں.... میں تم سے جو کچھ معلوم کرنا چاہتا ہوں وہ بہت ضروری ہے۔ مجھے ان اعزہ کی فہرست چاہیے جو کیسل کی حدود میں رہتے ہیں۔ ویسے بھی اگر کوئی حقدار کہیں باہر ہو تو اس کا نام بھی تم لے سکتی ہو۔"

"بہتر ہے۔ اس سلسلہ میں آپ بابا سے گفتگو کریں۔"

"بابا.... اخروٹ ہیں...."

"کیا مطلب...."

"ہارڈ نٹ۔ میں عموماً جاسوسی ناولوں کی زبان استعمال کرتا ہوں۔"

"کچھ ایسی ہی بات ہے کہ میں تفصیل سے نہ بتا سکوں گی.... اعزہ کے متعلق وہ ضرور بتا دیں گے لیکن میرا دعویٰ ہے کہ وہ کسی پر شبہ نہیں ظاہر کریں گے۔"

"خیر میں انہیں سے پوچھ لوں گا۔ ویسے میرا خیال ہے کہ کیسل کی حدود میں تمہارے یا ڈاکٹر نجیب کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔"

"ہے.... بابا سے پوچھئے گا۔"

"ارے تو تم ہی بتا دو گی تو کیا ہو جائے گا۔ کیا تم بھی بابا ہی کی طرح کریک ہو۔"

"آپ بہت بدتمیز ہیں۔ آپ کو گفتگو کا بھی سلیقہ نہیں۔ آپ کسی کی کوئی حیثیت ہی نہیں سمجھتے!"

"میری عادت ہے ہمیشہ سچی بات کہتا ہوں۔"

"میں آپ سے گفتگو کرنا نہیں چاہتی۔"

"میں خود بھی نہیں کرنا چاہتا۔" عمران آنکھیں بند کر کے اپنی کنپٹیاں رگڑتا ہوا بولا۔ "اتنی ہی سی دیر میں تم نے میرے دماغ کی چولیں ہلا دیں.... ٹائیں ٹائیں کسی طرح رکتی ہی نہیں لاحول ولا قوۃ.... بڑی بوڑھیوں سے سنتا آیا ہوں کہ کنواری لڑکیوں کو نہ عطر لگانا چاہیے اور نہ زیادہ ٹائیں ٹائیں کرنا چاہیے ورنہ آسمان ٹوٹ پڑتا ہے سر پر.... لہٰذا قبل اس کے کہ آسمان ٹوٹے میں کھسک جانا چاہتا ہوں.... ٹاٹا...."

(۷)

عمران ڈائننگ ہال سے نکل کر اس کمرے کی طرف روانہ ہو گیا جہاں سردار داراب رات

کے کھانے کے بعد شطرنج کھیلا کرتا تھا لیکن آج یہاں اندھیرا نظر آیا.... شائد سردار داراب تھک گیا تھا۔

عمران اپنے کمرے کی طرف چل پڑا.... کمرے میں داخل ہوئے مشکل سے تین منٹ گزرے ہوں گے کہ کسی نے دروازے پر دستک دی....

"آجاؤ...." عمران نے کہا۔

ایک نوکر نے اندر آ کر کہا۔ "کیا آپ عقیل صاحب سے ملنا پسند کریں گے۔"

"کون.... عقیل صاحب؟ میں نہیں جانتا...."

"مینار والے...."

"مینار والے۔" عمران نے حیرت سے دہرایا۔

"جی ہاں.... مجھ سے نہیں بنتا.... آبیڑی.... میں اسے مینار ہی کہتا ہوں۔"

"اوہو.... آبزرویڑی.... عقیل.... وہ تو نہیں.... جو لمبے سے ہیں۔"

"جی ہاں.... وہی...."

"بھیج دو! میں ان سے ملوں گا...."

نوکر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہی لمبا آدمی کمرے میں داخل ہوا جس کے متعلق سردار داراب نے بتایا تھا کہ وہ آبزرویڑی میں کام کرتا ہے.... عمران نے کرسی سے اٹھ کر بڑے احترام سے اس کا استقبال کیا۔

"میں نے بے وقت آپ کو تکلیف دی ہے۔" وہ ہنستا ہوا بولا۔

"کوئی بات نہیں جناب.... تشریف رکھیئے...."

"وہ بیٹھتا ہوا بولا۔ "کالج میں آپ کی تقریر بڑی شاندار تھی۔ ہنستے ہنستے پیٹ میں بل پڑ گئے۔"

"شکریہ! جناب! وہ تقریر تو میں نے بہت جلدی میں کی تھی۔ کسی دن تیار کر کے آپ کو تقریر سناؤں گا۔"

"مگر جناب۔ آپ بہت ہمت والے ہیں!" عقیل بولا! "کمال ہے! میرے حلق سے تو آواز بھی نہیں نکلتی.... اور آپ نے اتنی بے تکلفی سے عورتوں کی دھجیاں اڑا دیں!...."

"اس میں ہمت کی کیا بات ہے۔"

"دیکھیئے بتاتا ہوں۔ مجھے یقین ہے آپ کو علم نہ رہا ہو گا کہ آپ کو تقریر بھی کرنی پڑے گی۔ سردار صاحب کچھ اسی قسم کے آدمی ہیں.... لیکن مجھے حیرت ہے کہ آپ کو سردار صاحب کے غصے کا بھی خیال نہ آیا اور آپ اپنی رو میں بولتے ہی رہے۔"

"میں نے انہیں کی خواہش پر تقریر شروع کی تھی۔"

"کچھ بھی ہو۔ آپ کافی مضبوط قسم کے اعصاب رکھتے ہیں اور اسی لئے میں حاضر ہوا ہوں....."

"بہت خوب! آپ اس لئے تشریف لائے ہیں کہ میں مضبوط قسم کے اعصاب کا مالک ہوں۔"

"جی ہاں! دراصل مجھے ایک مضبوط دل والے ساتھی کی ضرورت ہے!"

"عمران خاموش رہا.... عقیل پھر بولا! "میں رات کو پرانی حویلی میں گھسنا چاہتا ہوں۔"

"ابھی آپ ادھر ہی سے گذر کر آئے ہیں! میں آپ لوگوں کے پیچھے تھا! آپ لوگ دروازہ ہلنے کی آواز سن کر رک گئے تھے...."

"اوہ--اچھا! وہ آسیب زدہ عمارت...."

"جی ہاں!-- مجھے بھوتوں سے ملنے کا بڑا شوق ہے!"

"یعنی آپ کو بھوتوں پر یقین نہیں ہے۔" عمران نے کہا!

"ایک فیصد بھی نہیں! لہٰذا میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ دروازہ کون ہلاتا ہے اور وہ کیسل والوں کو کیوں خوفزدہ کرنا چاہتا ہے...."

"کیسل والوں کو تو آپ بھی خوفزدہ کرنا چاہتے ہیں۔"

"میں!" عقیل یک بیک چونک کر عمران کو گھورنے لگا۔ "میں کیوں اور کس طرح خوفزدہ کرنا چاہتا ہوں۔"

"آسمانی روشنیوں کا تذکرہ کر کے-- بھلا چاندنی رات میں آسمان پر کسی دوسری روشنی کا دھبہ کب نظر آتا ہے!" عقیل ہنسنے لگا!.... پھر بولا۔ "میں دراصل.... اس کام کے لئے سردار صاحب کو تیار کرنا چاہتا تھا۔ وہ بھی کافی مضبوط اعصاب کے آدمی ہیں۔ اس بڑھاپے میں بھی! وہ آسیبوں سے قطعی متاثر نہیں ہیں! میں انہیں اسی بہانے سے.... آبزرویٹری تک لے جانا چاہتا تھا!-- وہاں پہنچ کر انہیں موڈ میں لانے کی کوشش کرتا۔ پھر ہم دونوں آسیبوں کی تلاش میں روانہ ہو جاتے!"

"اچھا!...." عمران اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا! "مگر وہ راستے میں یک بیک ہوا سے کیوں لڑنے لگے تھے.... اور آپ کو واپس کیوں کر دیا تھا۔"

"اوہو-- آپ کو کیسے معلوم ہوا.... وہ کسی بات کا تذکرہ دوسروں سے نہیں کرتے!"

"میں ان کا نیا پرائیویٹ سیکرٹری ہوں نا! اس لئے ہر وقت دم کے ساتھ پیچھے لگا رہتا ہوں! ایک پرائیویٹ سیکرٹری کا فرض ہے کہ وہ اپنے مالک کو اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کرے۔"

"کمال ہے...." اس نے متحیرانہ انداز میں سر ہلا کر کہا.... پھر بولا۔ "شاید وہ آپ ہی کی

آہٹ پر بھڑک گئے تھے!"

"مگر بھڑکے کیوں تھے.... کیا انہیں یہاں کسی قسم کا خطرہ ہے۔"

"خدا جانے-- سردار صاحب کو سمجھنا بہت مشکل ہے.... ہو سکتا ہے وہ مجھے بیوقوف بنانے اور خوف زدہ کرنے کے لئے ایسا کر رہے ہوں...."

"کیا وہ اس قسم کی حرکتیں بھی کرتے ہیں!"

"انتہائی سنجیدگی سے.... آخیر وقت تک آپ کو علم نہیں ہو سکتا کہ ان کے ذہن میں کیا ہے--!"

"خیر ہٹائیے! ہاں تو آپ صرف آبزرویٹری میں کام کرتے ہیں!"

"جی ہاں!-- میں نے فلکیات کا کافی مطالعہ کیا ہے! میرے پاس اس سبجیکٹ کی ڈگریاں بھی ہیں۔ سردار صاحب میں ایک بڑی اچھائی ہے.... وہ ہے تکمیل کی دھن--! وہ ہر کام کو اس کی انتہا تک پہنچا دیتے ہیں.... میرا رجحان فلکیات کی طرف دیکھ کر میرے لئے ایک آبزرویٹری تیار کرا دی.... ہزاروں روپے خرچ کر کے آلہ جات خریدے....!"

"کیوں--!" عمران نے حیرت سے کہا "کیا وہ آپ کے عزیز ہیں؟...."

"جی ہاں--!"

"کیا رشتہ ہے--؟"

"وہ-- دیکھئے! آپ شاہدہ سے تو ملے ہی ہوں گے.... میں اسکا سوتیلا بھائی ہوں...."

"اوہ.... اچھا!...." عمران کی آنکھیں نکل پڑیں!-- وہ سوچ رہا تھا کہ کیا یہی بات شاہدہ اسے نہیں بتا سکتی تھی! آخر اس نے چھپایا کیوں اور یہ کیوں کہا کہ سردار داراب ہی سے اس کے متعلق معلومات حاصل کی جائیں!-- اور پھر اسے سردار کا رویہ یاد آیا.... اس نے عقیل کے عزیزوں کے سے انداز میں گفتگو نہیں کی تھی! بلکہ طرز مخاطب مالکانہ تھا! اور ساتھ ہی عقیل نے بھی کچھ اسی انداز میں گفتگو کی جیسے اس کا ملازم ہو۔

"ہاں-- تو آپ اس آسیب زدہ عمارت میں جانا چاہتے ہیں۔"

"یقیناً یہ میری سب سے بڑی خواہش ہے۔"

"لیکن اگر سردار کو اس کی اطلاع ہو گئی تو کیا ہو گا۔"

"کچھ بھی نہیں! میں وعدہ کرتا ہوں کہ آپ پر الزام نہیں آنے دوں گا۔"

"اچھا تو پھر کل رات پر رکھیے!--" عمران نے سر ہلا کر کہا۔

"کل!" عقیل کے لہجے میں مایوسی تھی۔ "خیر کل ہی سہی! لیکن کسی سے اس کا تذکرہ نہ کیجئے گا۔ ورنہ ہم قیامت تک وہاں نہ جا سکیں گے!"

"کیوں؟"

"اس کے متعلق وثوق سے کچھ نہیں کہا جاسکتا! یہ دراصل سردار صاحب کے موڈ پر منحصر ہے۔ پتہ نہیں اس وقت ان کا موڈ کیسا ہو جب یہ خبر ان تک پہنچے! لہٰذا ایسا کام کیوں کیا جائے جس سے اس قسم کے خدشات لاحق ہوں!"

"سردار صاحب آپ کے دادا ہوئے۔ کیا آپ انہیں دادا نہیں کہتے!"

"نہیں! میں انہیں صرف سردار صاحب کہتا ہوں! بچپن ہی سے! لیکن انہیں کبھی اس پر اعتراض نہیں ہوا۔"

"بہت شاندار آدمی ہیں سردار داراب۔" عمران سر ہلا کر بولا۔ "ایک بار میں نے پیار سے اپنے والد صاحب کا سر سہلا دیا تھا تو انہوں نے اس زور کا چانٹا مارا تھا کہ آج تک ہر قسم کے والدین کا سامنا ہوتے ہی روح لرزنے لگتی ہے....!"

عقیل ہنسنے لگا۔ اس کے سفید دانت کسی بھیڑیئے کے دانتوں کا تصور پیش کر رہے تھے! کچھ دیر بعد وہ دوسرے دن ملنے کا وعدہ کرکے رخصت ہو گیا۔

(۹)

"سردار صاحب....!" عمران نے سردار داراب کو مخاطب کیا، جو اپنی رائفل کی نال صاف کر رہا تھا!

"کیا ہے.... کیوں آئے ہو....؟" اس نے ایک آنکھ بند کرکے دوسری رائفل کی نال سے لگاتے ہوئے کہا!

"یہ عقیل آپ کا کون ہے....!"

سردار داراب نے ایک طویل سانس لے کر رائفل کی نال میز پر رکھ دی! اور عمران کی طرف مڑا.... "کیوں؟"

"یونہی تفریحاً پوچھ رہا ہوں! ویسے میرا دل چاہتا ہے کہ اسے گولی مار دوں۔"

"بیٹھ جاؤ!" سردار داراب نے خلاف توقع نرم لہجے میں کہا! عمران بیٹھ گیا! سردار اسے ٹٹولنے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا!

"تو تم نے بہتیری معلومات حاصل کرلی ہیں۔" اس نے آہستہ سے کہا۔

"لیکن میرے خیال میں عقیل خارج از بحث ہے...."

"کیوں؟"

"تب پھر تمہیں! عقیل کے متعلق کچھ بھی نہیں معلوم!"

"وہ شاہدہ کا سوتیلا بھائی ہے!"

"کون کہتا ہے....؟"

"خود عقیل نے مجھے بتایا تھا....؟"

"اور کیا بتایا تھا...."

"اور کچھ بھی نہیں...."

سردار داراب یک بیک مغموم نظر آنے لگا۔ اس کا سر جھک گیا تھا۔ کچھ دیر بعد اس نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔ "وہ شاہدہ کے مرحوم باپ کی ہوس کا نتیجہ ہے! ایک ایسی عورت کا لڑکا جو غیر منکوحہ تھی!"

"اوہ-- تب تو وہ قطعی خارج از بحث ہے۔ مگر سردار صاحب یہ بچھوؤں والا معاملہ تو وصیت نامہ کے سلسلے میں بھی خامیاں رکھتا ہے۔ ظاہر ہے کہ آپ ہاتھ اچھا ہو جانے پر وصیت نامے کی تکمیل کر سکتے تھے۔"

"میں نے کافی غور کرنے کے بعد سر سلطان سے مدد طلب کی تھی۔ انہوں نے ایک بار کسی پرائیویٹ سراغرساں کا تذکرہ کیا تھا۔ میں نے سوچا کہ انہیں سے مدد لی جائے! میں اپنا اطمینان کئے بغیر اس معاملے کو پولیس کی نظر میں نہیں لانا چاہتا! سب سے بڑی الجھن یہی ہے کہ آخر وہ بچھو سگار کے ڈبے میں کیوں رکھے گئے تھے؟ رکھنے والا کیا چاہتا تھا!"

"میں عنقریب معلوم کرلوں گا! آپ ان لوگوں کی فہرست مرتب کرا دیجئے، جو کیسل میں رہتے ہیں.... یا کیسل کے باہر.... میرا مطلب ہے ایسے اعزہ کے نام جو آپ کے وارث ہو سکتے ہوں!"

"ایسے اعزہ میں! شاہدہ، نجیب اور سجاد کے علاوہ کوئی نہیں ہے!"

"سجاد! کون--! مجھے ان کے متعلق کچھ نہیں معلوم!"

"میرا ایک اپاہج بھائی....! جو خود سے اٹھ کر چل پھر نہیں سکتا۔ وہ کیسل کے مغربی سرے والی پیلی عمارت میں رہتا ہے۔ پیدائشی اپاہج ہے۔ وہاں اس کی دیکھ بھال کے لئے دو خادم ہیں....! مگر عمران.... وصیت نامہ بھی میرے خیال سے کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ تم اس لائن پر مت سوچو! اگر میں اس تاریخ کو اس پر دستخط نہ کر پاتا تو فرق کیا پڑتا!"

"یہی اس کیس کا خاص نکتہ ہے.... ہو سکتا ہے کہ کسی طرح فرق پڑ ہی جاتا۔"

"تب تو پھر وہ فرق پڑ چکا ہوگا! کیونکہ میں نے ابھی تک وصیت نامے پر دستخط کر کے اس کے استحکام کے لئے کارروائیاں نہیں کیں!.... جس نے بھی بچھو رکھے تھے وہ اس بات سے واقف تھا کہ میں اس دن وصیت نامے پر دستخط کروں گا۔ لہٰذا وہ اس سے بھی واقف ہوگا کہ میں نے دستخط نہیں کئے!"

"ہو سکتا ہے کہ وہ کسی خاص مقصد کے تحت وقتی طور پر آپ کو دستخط کرنے سے باز رکھنا چاہتا ہو!"

"میں اس کے امکانات پر بھی غور کر چکا ہوں!"

"یعنی اس سے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا!" عمران نے پوچھا!

"قطعی نہیں!-- میں کسی کی حق تلفی کبھی نہیں کروں گا! سب اسے جانتے ہیں! یعنی میرے اعزہ-- میں ان پر یہ بات واضح کر چکا ہوں کہ میری ایک ایک کوڑی ان میں تقسیم ہو جائے گی۔ پھر آخر اس حرکت کا کیا مقصد ہو سکتا ہے؟"

"ممکن ہے کوئی آپ کی ساری املاک اکیلے ہی ہڑپ کرنا چاہتا ہو!"

"لیکن وہ اتنا احمق بھی نہ ہوگا کہ اسے قانونی چارہ جوئی کا ڈر نہ ہو! اگر میں کسی ایک کو اپنی ساری املاک دے بھی دوں تو -- میرے مرنے کے بعد دوسرے حقدار قانونی چارہ جوئی کر کے اپنے حصے نکال لیں گے! لیکن بچھو کیوں؟...."

"بچھو تو اس وقت تک میرے ذہن میں ڈنک مارتے رہیں گے جب تک کہ میں معاملے کی تہہ تک نہ پہنچ جاؤں! کیا خیال ہے۔"

"شاہدہ صاحبہ رکھ سکتی ہیں بچھو!"

"ہرگز نہیں--! میں یہ سوچ بھی نہیں سکتا!"

"ڈاکٹر نجیب--!"

"وہ بھی نہیں! حالانکہ میں اسے پسند نہیں کرتا! لیکن وہ بھی ایسا نہیں کر سکتا! مجھے یقین ہے!"

"آپ کے بھائی سجاد صاحب!"

"میرا خیال ہے کہ اس میں سازش کرنے کی صلاحیت ہی نہیں ہے!"

"یہ نہ کہئے! وہ کسی طرح دوسرے کو بھی آلہ کار بنا سکتے ہیں! مثال کے طور پر میں عقیل کا نام لوں گا! کیا وہ ان کا آلہ کار نہیں بن سکتا۔ آپ کی املاک سے ایک حبہ کی بھی توقع نہیں۔ ایک معقول حصے کا وعدہ اسے اس کام پر ابھار سکتا ہے!"

"میں یہ سب کچھ نہیں جانتا! مگر کسی ثبوت کے بغیر یقین کر لینا میرے بس سے باہر

ہے!.... ابھی تک بچھوؤں ہی کا مقصد واضح نہیں ہوا۔ تم خواہ مخواہ چھلانگیں لگا رہے ہو!"

"میں اسی طرح چھلانگیں لگاتے لگاتے کہیں نہ کہیں قدم جما ہی لیتا ہوں!"

"ضرور جماؤ! میں منع نہیں کرتا!...." سردار داراب نے کہا اور پھر رائفل کی نال صاف کرنے میں مشغول ہو گیا۔

(۱۰)

عمران مغربی گوشے والی زرد عمارت کے سامنے رک گیا!.... عمارت مختصر سی مگر خوبصورت تھی!.... یہاں ساری ہی عمارتوں میں سلیقے اور نفاست کو دخل تھا!

ایک ملازم نے اسے سردار داراب کے اپاہج بھائی سجاد کے پاس پہنچا دیا! وہ اس وقت ایک آرام کرسی میں پڑا ہوا تھا!.... اس کی عمر پچاس کے لگ بھگ رہی ہوگی!.... چہرے پر کچھ اس قسم کی توانائی تھی کہ وہ اپاہج معلوم نہیں ہوتا تھا! اس نے اپنے پیر کمبل میں لپیٹ رکھے تھے-- عمران کو اس کا جسم بھی کافی توانا معلوم ہوا!.... اس کے بازو بھرے ہوئے تھے۔ اور سینہ کافی فراخ تھا! آنکھیں سرخ تھیں!.... چہرے پر گھنی ڈاڑھی اور اوپر چڑھی ہوئی موٹی مونچھیں تھیں!

"تشریف رکھیئے! میں نے آپ کو پہچانا نہیں!...." اس نے مسکرا کر کہا!

"میں سردار صاحب کا نیا پرائیویٹ سیکرٹری ہوں!"

"اوہ--اچھا! کیسے تکلیف کی--!"

"کچھ نہیں یونہی ملنے چلا آیا۔ اب جب کہ مجھے یہاں رہنا ہی ہے تو سب سے جان پہچان پیدا کرنی چاہئے!"

"ٹھیک ہے.... یہ تو بہت ضروری بات ہے!" سجاد نے جواب دیا پھر اس نے کسی نوکر کو آواز دی، جو جلد ہی واپس پہنچ گیا! مگر عجیب ہیئت میں.... اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی ڈوری تھی جس میں دس پندرہ بڑے بڑے زندہ بچھو لٹک رہے تھے--! عمران نے اس طرح اپنے ہونٹ سکوڑ لئے جیسے سیٹی بجانے کا ارادہ رکھتا ہو۔

مگر دوسرے ہی لمحہ میں سجاد کی چنگھاڑ سے سارا کمرہ گونجنے لگا! وہ بُری طرح نوکر پر برس رہا تھا!

"ابے تجھے کب عقل آئے گی الو کے پٹھے! کیا انہیں رکھ کر نہیں آسکتا تھا۔ صورت حرام نکتے کے بلے!"

"صاحب! یہ ابھی آئے ہیں....!" نوکر مردہ سی آواز میں بیزار سے لہجے میں بولا!" میں

انہیں رکھنے جارہا تھا کہ آپ نے آواز دی!"

"آواز کے بچے!--- دفع ہو جاؤ.... اصغر سے کہو کہ سیکرٹری صاحب کے لئے چائے تیار کرے.... سنا الو کے پٹھے!" نوکر چپ چاپ چلا گیا!

سجاد بہت زیادہ غصے میں تھا اور اسے ٹھنڈا ہونے میں تقریباً پانچ منٹ لگے۔ اس دوران میں وہ عمران کو کچھ اس انداز میں بار بار گھورتا رہا جیسے وہ بدتمیز نوکر کا کوئی قریبی عزیز رہا ہو!

"سیکرٹری صاحب!" دفعتاً وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولا! "یہاں اچھے نوکروں کے علاوہ اور سب کچھ مل سکتا ہے! یہ کم بخت اس قابل بھی نہیں ہوتے کہ ان کی شکلیں دیکھی جائیں!"

"جی ہاں!" عمران سر ہلا کر بولا! "یہ واقعی بیہودگی ہے! اگر وہ کم بخت مداری ہے تو اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ آپ کو بھی ان بچکانے کھیلوں سے دلچسپی ہو!"

"ارے لاحول ولا قوۃ.... آپ بھی کمال کرتے ہیں!" وہ زبردستی مسکرایا۔ "نہ وہ مداری ہے اور نہ مجھے ایسی کھیلوں سے دلچسپی ہے!... وہ تو دوا کے لئے منگوائے ہیں میں نے--! میری ٹانگیں بالکل ہی بیجان نہیں ہیں۔ ان میں سردیوں کے زمانے میں اتنا شدید درد ہوتا ہے کہ زندگی محال نظر آنے لگتی ہے! بچھوؤں کے تیل سے آرام رہتا ہے....!"

"یقیناً رہتا ہوگا!.... بچھو بہت گرم ہوتے ہیں!" عمران سر ہلا کر بولا!

"بچھو ہی نہیں مسٹر! اس میں اور بھی گرم چیزیں پڑتی ہیں اور بھی کیڑے مکوڑے شامل ہیں! شیر کی چربی.... گوہ کی چربی.... اور سونا مچھلی.... اور نہ جانے کیا کیا الا بلا.... بڑا قیمتی تیل ہوتا ہے.... ایک بار سامان اکٹھا کیا تھا.... مگر کچھ بچھو کم پڑ گئے.... انہیں گدھوں کی غفلت کی وجہ سے نکل بھاگے! مجھے تو راتوں کو نیند نہیں آتی.... اگر ان کھوئے ہوئے بچھوؤں میں سے کوئی پلنگ پر چڑھ آئے تو...." وہ کھسیانی سی ہنسی ہنس کر خاموش ہو گیا!

"یہ واقعی تشویش کی بات ہے!" عمران فکر مندانہ لہجے میں بولا! چند لمحے خاموش رہا پھر بولا! "کتنے عرصے کی بات ہے! میرا مطلب یہ ہے کہ بعض اقسام کے بچھو.... اپنے مخصوص ٹھکانے سے الگ ہونے کے بعد پندرہ دن سے زیادہ زندہ نہیں رہتے!"

"اوہو--! تب تو وہ ابھی زندہ ہوں گے!" سجاد نے بے چینی سے پہلو بدلتے ہوئے کہا! "یہ پچھلے ہی ہفتے کی بات ہے تاریخ مجھے یاد نہیں--!"

"تب تو وہ جناب ابھی زندہ ہی ہوں گے--!"

"اللہ مالک ہے!" سجاد نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا!.... "مشیت.... میں کسے دخل ہو سکتا ہے.... اب یہ دیکھئے...." سجاد نے اپنے پیروں پر سے کمبل ہٹا دیا۔ اس کی پتلی پتلی ٹانگیں

بھاری بھرکم جسم پر عجیب معلوم ہو رہی تھیں۔

"مجھے ان پیروں پر ہنسی آتی ہے!" سجاد مسکرا کر بولا! "آپ خود دیکھئے.... ہے نا مضحکہ خیز بات!.... کمر سے اوپر میں ہاتھی ہوں.... اور کمر سے نیچے ہرن...."

عمران کے چہرے پر گہرے غم کے آثار نظر آنے لگے.... اور اس نے ایک ٹھنڈی سانس لے کر کہا!" ٹھیک ہے جناب مشیت میں کسے دخل ہو سکتا ہے!"

"آپ اس سے پہلے کہاں تھے سیکرٹری صاحب!" سجاد نے دفعتاً خلوص سے کہا! "نہ جانے کیوں آپ سے بڑی محبت معلوم ہوتی ہے!"

"ارے یہاں آپ سب لوگ بہت اچھے ہیں! مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے میں اپنے گھر ہی میں ہوں! عقیل صاحب نے بھی یہی کہا تھا کہ آپ سے بڑی محبت معلوم ہوتی ہے!.... ڈاکٹر نجیب صاحب بھی یہی کہہ رہے تھے!.... سردار صاحب مگر نہیں سردار صاحب کبھی مجھے پسند کرتے ہیں اور کبھی ناپسند!"

"وہ بہت اچھے آدمی ہیں سیکرٹری صاحب!" سجاد نے محبت آمیز لہجے میں کہا!" آہستہ آہستہ ان سے واقف ہوں گے۔ وہ دل کے برے نہیں ہیں.... اور زبان کا کیا!.... دل صاف ہونا چاہئے.... کیوں جناب!"

"درست فرمایا....!"

"لیکن ٹھہریئے--! ابھی آپ نے عقیل کا نام لیا تھا!.... کیا اس نے آپ سے گھل مل جانے کی کوشش کی تھی!"

"جی ہاں-- وہ بہت اچھے آدمی ہیں!"

"دنیا کا کوئی آدمی برا نہیں ہے جناب! لیکن.... آپ اس کے چکر میں ہرگز نہ پڑیئے گا ورنہ آپ کو ملازمت سے بھی ہاتھ دھونے پڑیں گے! میں آج تک سمجھ ہی نہیں سکا کہ وہ کس قماش کا آدمی ہے.... مگر میں یہ بات فضول ہی کہہ رہا ہوں.... جس کی اصلیت میں فرق ہو!"

"میں نہیں سمجھا! اصلیت سے کیا مراد ہے آپ کی!"

"کچھ نہیں جانے دیجئے! یہ ہمارے لئے کوئی قابل فخر بات نہیں ہے! بہرحال میں آپ کو ایک مفید مشورہ دے رہا ہوں.... اس سے زیادہ ربط و ضبط نہ رکھیئے گا! ورنہ نقصان کے علاوہ اور کچھ نہ ہوگا!"

"میں آپ کی نصیحت پر عمل کرنے کی کوشش کروں گا--!"

(۱۱)

آسمان ابر آلود ہونے کی بناء پر رات تاریک تھی!.... عمران آبزرویٹری کے قریب کھڑا عقیل کا انتظار کر رہا تھا! اس نے اپنی چمکدار ہندسوں والی گھڑی دیکھی۔ ایک بج چکا تھا!--داراب کیسل پر سناٹے کی حکمرانی تھی۔

ایک بجکر دس منٹ پر عقیل آبزرویٹری سے باہر آیا!-- اور عمران کی نبض ٹٹولتا ہوا بولا "دیکھوں آپ کا دل تو نہیں دھڑک رہا!...." پھر ہنس کر کہا!

"واقعی آپ کافی نڈر آدمی ہیں! آپ کی نبض کی رفتار معمول سے زیادہ نہیں معلوم ہوتی۔!"

"یار کیوں باتیں بناتے ہو خود تمہارا دم نکلا جارہا ہے۔ اتنی دیر لگادی! واہ یار....!"

"آہا....!" عقیل پھر ہنسا "اچھا آؤ....!"

وہ دونوں لمبے لمبے قدم اٹھاتے ہوئے آسیب زدہ عمارت کی طرف روانہ ہو گئے! راستے بھر وہ خاموش ہی رہے۔ عقیل عمارت سے تھوڑے فاصلے پر رک گیا۔

"ایک بار پھر سوچ لیجئے!" اس نے کہا! "ہم ایک آسیب زدہ عمارت میں داخل ہوتے جارہے ہیں۔ اگر ہم میں سے کسی ایک کو کوئی نقصان پہنچا تو دوسرا اس کے لئے ذمہ دار نہ ہوگا۔!"

"اور اگر دونوں ساتھ مرے تو....!"

"اس کی سو فیصدی ذمہ داری میرے باپ پر ہوگی!" عقیل نے عجیب سے لہجے میں کہا! پھر بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ "میں اپنی زندگی ہتھیلی پر لئے پھرتا ہوں!"

"آپ کے باپ پر کیوں ہوگی اس کی ذمہ داری!" عمران نے بڑی معصومیت سے پوچھا۔

"کیونکہ اس نے مجھ پر مستقبل کے دروازے بند کردیئے ہیں! کیا آپ کو ابھی نہیں معلوم ہوا کہ میں حرامی ہوں!"

"ارے لاحول ولا قوۃ۔ کیا باتیں کرتے ہیں آپ بھی!" عمران نے بوکھلا جانے کی ایکٹنگ کی!

"یہ حقیقت ہے! دوست! میں حرامی ہوں! اس لئے مجھ پر مستقبل کے دروازے بند ہیں!.... میں سردار داراب کے بیٹے کا نطفہ ہوں! لیکن کوئی بھنگن بھی مجھے اپنی فرزندی میں لینا پسند نہیں کرے گی--! عمران صاحب میرے دل میں بھی یہ خواہش چٹکیاں لیتی ہے کہ اپنا ایک گھر بناؤں.... ایک خوش اخلاق بیوی ہو! ننھے منے بچے ہوں....! زندگی کی سچی مسرتوں کی گنگناہٹ سنوں!.... لیکن کیا کبھی ایسا ہو سکے گا....!"

"اگر آپ سچ کہہ رہے ہیں تو مجھے افسوس ہے مسٹر عقیل!"

"یہ میں نے اس لئے نہیں بتایا کہ آپ افسوس ظاہر کر کے میرا مضحکہ اڑائیں!" عقیل نے تلخ لہجے میں کہا! "کیا حقیقتاً آپ کو افسوس ہے میں نہیں مان سکتا!.... لولے.... لنگڑے.... اپاہج آدمیوں کے لئے لوگ افسوس کرتے ہیں.... حرامی سے کسی کو بھی ہمدردی نہیں ہوتی.... حالانکہ وہ بھی ہمدردی ہی کے قابل ہوتا ہے!"

"یقیناً.... یقیناً.... لیکن آپ آخر اتنے مایوس کیوں ہیں!" عمران آہستہ سے بولا! "کیا آپ بھی اپنے باپ کے رویئے کا اعادہ نہیں کر سکتے!...."

"ہرگز-- نہیں! کبھی نہیں!-- میں حرامی ضرور ہوں.... لیکن مجھ سے حرامی پن کبھی سرزد نہیں ہو سکتا!.... یہ نسل آگے نہیں بڑھ سکے گی....!"

"آپ کو سردار داراب سے بھی بڑی نفرت ہوگی قدرتی بات ہے!" عمران نے کہا۔

"ہرگز نہیں!" عقیل بولا "یہ آپ کیسے کہہ سکتے ہیں! وہ بڑا عظیم آدمی ہے! عظیم ترین آپ نہیں جانتے....! اس کے علاوہ دنیا میں اور کسی سے مجھے محبت نہیں! کیونکہ وہی ایک ایسا آدمی ہے، جو مجھ سے نفرت نہیں کرتا جسے مجھ سے ہمدردی ہے، جو اکثر میرے لئے بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر روتا ہے....! وہ کہتا ہے.... بیٹے میں تیرے لئے کچھ نہ کر سکا!-- کیونکہ میں تجھے تیرے صحیح مقام پر نہیں دیکھ سکتا.... میں تیرے لئے گھر نہیں بنا سکتا! میں کچھ نہیں کر سکتا تیرے لئے!"

"آج یہ دروازہ ساکت کیوں ہے مسٹر عقیل!" عمران نے آہنی دروازے کی طرف اشارہ کیا!

"وہ کچھ بھی ہو! لیکن آج میں-- دیکھوں گا!-- میں دیکھوں گا ان آسیبوں کو! آپ یہیں ٹھہریئے! میں تالا کھولنے کی کوشش کرتا ہوں۔ میرے پاس مختلف قسم کی کنجیوں کا گچھا ہے!"

عمران نے کچھ کہنا چاہا! مگر پھر خاموش ہی رہ گیا!

عقیل آگے بڑھ گیا!.... عمران وہیں کھڑا کنجیوں کی کھنکھناہٹ سنتا رہا.... آسمان کا کچھ حصہ کھل گیا تھا! اور اب تاریکی پہلے کی طرح گہری نہیں تھی!

عمران اس لمبے آدمی کے متعلق بہت کچھ سوچ رہا تھا! دفعتاً اس نے اسے واپس آتے دیکھا۔

"کیوں؟ کیا بات ہے!" عمران نے پوچھا!

"میں نہیں کھولوں گا--!"

"کیوں؟"

"کیا فائدہ--! اگر یہاں آسیب ہیں تو میرا کیا بگڑتا ہے.... اگر یہ ہمارے کیسل میں پھیل

جائیں، تب بھی میرا کوئی نقصان نہیں ہوگا-- میں کہیں چلا جاؤں گا!"

"مگر میں تو اب جاؤں گا اندر--!"

"میں آپ کو نہیں روک سکتا!" عقیل نے کہا اور وہاں سے جانے کے لئے آگے بڑھا! لیکن عمران اس کا بازو پکڑتا ہوا بولا" آخر یک بیک آپ نے ارادہ کیوں ملتوی کر دیا.... اوہ.... یہ دیکھئے آپ کی نبض بھی ٹھیک چل رہی ہے۔ یعنی آپ خوفزدہ نہیں!"

"سنئے جناب! کل کسی کو یہاں کوئی حادثہ پیش آجائے تو آپ ہی تمام میں کہتے پھریں گے کہ عقیل نے دروازہ کھولا تھا!"

"اوہ.... ایسی صورت میں بھلا یہ کیسے میری زبان سے نکلے گا جب کہ میں بھی آپ کے ساتھ ہوں!"

"نہیں مجھے خواہ مخواہ کیا پڑی ہے!"

"اچھی بات ہے! دوست! لیکن میں تم سے یہاں تک آنے کا مقصد معلوم کئے بغیر نہیں رہوں گا! آخر تم نے پروگرام ہی کیوں بنایا تھا جب کہ کیسل کا ہر فرد اندھیرے میں ادھر آتے ہوئے کانپتا ہے!"

"اگر میں وجہ نہ بتاؤں تو میرا کیا بگڑے گا!"

"یہ تو مستقبل ہی بتائے گا!" عمران نے لاپروائی سے کہا اور اس کے جواب کا انتظار کئے بغیر آگے بڑھ گیا!

(۱۲)

عمران کے لئے یہ کوئی مشکل کام نہیں تھا کہ وہ سگار کیس میں بچھو رکھنے والے کا پتہ لگا لیتا لیکن سوال تھا مقصد کا.... اس جرم کا مقصد ابھی تک اس کی سمجھ میں نہیں آسکا تھا! بعض اوقات تو وہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا کہ یہ سب کچھ محض مذاق تھا کسی نے سردار داراب سے ایک خطرناک قسم کا مذاق کیا تھا.... ہو سکتا ہے کبھی کسی کو اس کا کوئی مذاق اسی حد تک گراں گزرا ہو! کیونکہ سردار داراب کے مذاق قطعی غیر متوقع طور پر ظہور پذیر ہوا کرتے تھے! خود عمران کو بھی ایک بار اس کا تلخ تجربہ ہو چکا تھا!-- یعنی لڑکیوں کے کالج میں غیر متوقع طور پر تقریر کرنا! یقیناً وہ عمران کے لئے ایک تشویش کن لمحہ تھا جب سردار نے اچانک تقریر کے لئے اس کے نام کا اعلان کیا تھا! ہو سکتا ہے کبھی کسی نے اس کے کسی مذاق پر اس سے بھی زیادہ بدحواسی محسوس کی ہو! اور اسی وقت تہیہ کیا ہو کہ وہ بھی سردار داراب سے اس کا انتقام لئے بغیر نہ رہے گا!

عمران نے سردار داراب کو بھی اپنے اس خیال سے آگاہ کیا لیکن سردار داراب! اسے محض مذاق تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں تھا! اکثر عمران کا دل چاہتا تھا کہ اس بوڑھے کو چھت میں الٹا لٹکا کر اس سے پوچھے کہ اسے کس پر شبہ ہے۔! اس نے سجاد کے بچھوؤں کا قصہ بھی سنایا تھا! لیکن سردار داراب کا جواب تھا ممکن ہے کسی نے اس کے بچھو چرا کر سگار کیس میں رکھے ہوں!

"یہی-- خود سجاد کی ایما پر ایسا نہیں ہو سکتا!" عمران نے پوچھا!

"ہرگز نہیں! میں کبھی نہیں تسلیم کر سکتا!"

"پھر آپ یہ تسلیم کیجئے کہ وہ بچھو میں نے رکھے تھے!" عمران جھلا کر بولا۔

اس پر سردار داراب خاموش ہی رہا!--- پھر عمران نے آہنی دروازے کا تذکرہ چھیڑتے ہوئے عقیل کی حرکت کے متعلق بتایا!

"اوہ.... وہ بعض اوقات پاگلوں کی سی حرکتیں کرتا ہے!" سردار کا جواب تھا!" لیکن تم خود سوچو کہ وہ ایسی حرکت کیوں کرنے لگا جب کہ مجھے یقین ہے کہ ان بچھوؤں کا تعلق صرف وصیت نامے سے ہو سکتا ہے!"

"ڈاکٹر نجیب کے متعلق کیا خیال ہے....!"

"اس کے بارے میں بھی میں کوئی برا خیال نہیں رکھتا!...."

"تب پھر یہ حرکت شاہدہ کے علاوہ اور کسی کی نہیں ہو سکتی!"

"یہ تو بالکل ہی لغو خیال ہے....!"

"پھر میں آپ کو یہی مشورہ دوں گا کہ آپ اپنا راج پاٹھ چھوڑ کر بن باس لے لیجئے تاکہ مجھے بھی فارغ البالی اور اطمینان نصیب ہو!...."

"تم.... تم تو یہاں سے جا ہی نہیں سکتے! خواہ یہ محض مذاق ہی کیوں نہ رہا ہو!"

"ہائیں! کیا مطلب!"

"کچھ بھی نہیں! تمہاری بدتمیزیوں کے باوجود بھی میں تمہیں بے حد پسند کرنے لگا ہوں!"

"لیکن میں آپ کو قطعی پسند نہیں کرتا!" عمران نے برا سا منہ بنا کر کہا!" زیادہ شریف آدمی مجھے بالکل اچھے نہیں لگتے!"

"تمہاری صاف گوئی اور بکواس مجھے پسند ہے!"

"لیکن میں یہاں نہ صاف گوئی کے لئے آیا ہوں اور نہ بکواس کے لئے!"

"اور تم سے کچھ ہو بھی نہیں سکتا!"

"کیا نہیں ہو سکتا!-- آپ کسی کے خلاف شبہ بھی تو ظاہر کیجئے!"

"تب پھر تم سراغرساں کیسے ہو!"

"میں جاسوسی ناولوں کا سراغرساں نہیں ہوں! سردار صاحب! جسے ہمیشہ ایسے موافق حالات پیش آتے ہیں! جس کی مدد زمین و آسمان کرتے ہیں جسے ہمیشہ ایسے ہی اتفاقات پیش آتے ہیں، جو اسے صحیح مجرم تک پہنچادیں!"

سردار داراب کچھ نہ بولا۔ عمران نے تھوڑی دیر بعد کہا "اب دوسری ہی صورت ہو سکتی ہے میرے خیال سے مجھے ایک ڈرامہ اسٹیج کرنا پڑے گا مگر وہ بھی آپ ہی کے اس خیال کی موافقت میں کہ بچھوؤں کا تعلق آپ کے وصیت نامے سے ہو سکتا ہے۔! آپ اسی خیال پر جمے ہوئے ہیں! لیکن شائد! اس کی وجہ بتانے پر تیار نہیں!"

"کیا ڈرامہ اسٹیج کرو گے!"

"اپنے مشیر قانونی کو یہاں طلب کیجئے اور دوبارہ اس کا پروپیگنڈا کرائیے کہ آپ وصیت نامہ مرتب کرنے والے ہیں۔"

"اس سے کیا ہو گا!"

"اب میں کسی بھی سوال کا جواب دینے کے لئے تیار نہیں!" عمران نے کہا! "آپ اگر ایسا کر سکتے ہیں تو کیجئے ورنہ میں آج ہی یہاں سے روانہ ہو جاؤں گا!"

سردار داراب تھوڑی دیر تک کچھ سوچتا رہا پھر بولا۔ "اچھی بات ہے.... میں اسے آج ہی فون کر کے بلواؤں گا!.... وہ سردار گڈھ ہی میں رہتا ہے! اور کچھ؟"

"نہیں! فی الحال اتنا ہی۔!"

(۱۳)

شاہدہ کو شائد عمران کی اس تجویز کا علم ہو گیا تھا!.... وہ اس کے پیچھے پڑ گئی وہ چاہتی تھی عمران اسے اپنے اس پروگرام کے مقصد سے آگاہ کر دے۔! شائد سردار داراب ہی نے اسے اس کے متعلق بتایا تھا! ورنہ یہ گفتگو صرف انہیں دونوں کے درمیان ہوئی تھی کوئی تیسرا وہاں موجود نہیں تھا۔!

شاہدہ شائد اس کے معاملات میں بہت زیادہ دخیل تھی! پھر عمران نے بھی آہستہ آہستہ یہ بات مشہور کرنی شروع کر دی کہ سردار داراب نے وصیت نامہ مرتب کرنے کے لئے اپنے قانونی مشیر کو کیسل میں طلب کیا ہے! اس سے اس کا مقصد یہ تھا کہ وہ داراب کے عزیزوں پر اس خبر کا ردعمل دیکھ سکے!-- لیکن وہ سب ہی اس خبر کے سنتے ہی بے چین نظر آنے لگے تھے۔

لیکن عقیل اور شاہدہ پر اس کا کوئی خاص اثر نہیں ہوا تھا! عقیل تو خیر خارج از بحث تھا لیکن شاہدہ کے متعلق عمران کوئی صحیح رائے قائم نہ کر سکا! بعض اوقات تو وہ خود اسے بڑی پراسرار معلوم ہونے لگتی تھی!

بہرحال عمران نے پوری اسکیم مرتب کر لی تھی! جس دن سردار داراب کا قانونی مشیر کیسل پہنچا تھا۔ اسی دن عمران کی تجویز کے مطابق سردار داراب نے اپنے سارے اعزہ کو رات کے کھانے پر بلایا۔ حتیٰ کہ مفلوج بھائی سجاد کو بھی نہیں چھوڑا.... دو نوکر اسے اٹھا کر وہاں لائے تھے!-- اس موقع پر اس نے عقیل کو محروم نہیں کیا۔ وہ بھی کھانے کی میز پر موجود تھا۔ عمران نے محسوس کیا کہ اس کے اور شاہدہ کے تعلقات بہت اچھے ہیں اور ان دونوں کے درمیان خلوص بھی پایا جاتا ہے۔ سب ایک دوسرے سے گھل مل کر گفتگو کر رہے تھے!.... مگر ڈاکٹر نجیب خود کو بہت زیادہ لئے دیئے نظر آرہا تھا! ویسے بھی وہ عام طور پر سنجیدہ نظر آیا کرتا تھا مگر اس وقت اس کی سنجیدگی اور زیادہ گہری ہو گئی تھی.... جس وقت آیا تھا سردار داراب سے بہت ہی معمولی قسم کی سی گفتگو ہوئی تھی! اور پھر وہ خاموش ہی ہو گیا تھا! داراب کے دوسرے اعزہ بھی مشکل ہی سے اس سے مخاطب ہوتے تھے!-- بہرحال بادی النظر میں یہی رائے قائم کی جاسکتی تھی کہ وہ اعزہ میں مقبول نہیں ہے۔

کھانے کے بعد میز صاف کر دی گئی!.... اور ایک ملازم ہر ایک کے سامنے ایک ایک شراب کا پگ رکھ رہا تھا۔ عمران کو اس پر بڑی حیرت ہوئی!.... وہ سوچ رہا تھا کہ اب شراب کا دور چلے گا!.... ابھی تک تو اسے اس کا علم نہیں ہو سکا تھا کہ اس عمارت میں شراب بھی رائج ہو گی!.... اس نے سردار داراب کی طرف دیکھا!.... لیکن اس کے چہرے پر سنجیدگی کے آثار تھے! عمران ہی نہیں بلکہ غالباً سبھی اس پر متحیر تھے! حتیٰ کہ ڈاکٹر نجیب کے سپاٹ چہرے میں بھی

عمران کو تبدیلیاں نظر آنے لگیں تھیں!.... اس کی آنکھیں کسی حیرت زدہ بچے کی آنکھوں سے مشابہ نظر آرہی تھیں--! اور اس کے چہرے سے سنجیدگی کا غلاف اتر گیا تھا! کھانے کی میز پر شاہدہ کے ساتھ اس کی سہیلی بلقیس بھی تھی!-- اور وہ بہت شدت سے بور نظر آرہی تھی!-- عمران اس کے برابر ہی موجود تھا!

"پرواہ مت کرو!...." عمران آہستہ سے بولا "مگر زیادہ نہ پینا۔"

"میں لعنت بھیجتی ہوں!" بلقیس بڑبڑائی! "مجھے نہیں معلوم تھا کہ یہاں یہ بھی ہو گا!.... میرے خدا یہ شاہدہ بھی پیتی ہے!"

"ارے.... یہ تو چرس بھی پی سکتی ہے!" عمران بولا! "پتہ نہیں کیوں تم اس سے ملتی ہو!"

"اگر میرے سامنے رکھے ہوئے مگ میں شراب انڈیلی گئی تو میں اسے بوڑھے کے منہ پر کھینچ ماروں گی!"

"تم کبھی ایسا نہیں کر سکتیں!.... ڈرپوک ہو!"

"دیکھ لینا!--"

"کیا دیکھ لوں!"

"کچھ نہیں!.... دماغ نہ چاٹو!" بلقیس نے ہاتھ جھٹک کر کہا۔

"کیا بات ہے!" سردار داراب نے عمران سے پوچھا!

"کچھ نہیں!.... یہ کہتی ہیں کہ اگر.... میرے سامنے رکھے ہوئے مگ میں شراب ڈالی گئی تو...."

"بیکار بکواس--!" بلقیس اسے کھانے کو دوڑی۔

"اوہ! تم شراب نہیں پیتیں....!" سردار داراب نے پوچھا!

"نہیں!" بلقیس نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا!

"آہا! تب تم جاکر آرام کرو! مجھے قطعی ناگوار نہیں گزرے گا!" سردار داراب بولا!

بلقیس جانے کے لئے اٹھی۔ شاہدہ بھی اٹھ گئی!

"بیٹھو!".... سردار داراب شاہدہ سے بولا۔ "تم پیتی ہو.... بیٹھ جاؤ!"

دفعتاً عقیل کھڑا ہو کر بولا "اگر آپ نے اسے شراب پینے پر مجبور کیا تو میں یہیں اسی جگہ خودکشی کر لوں گا!"

"بیٹھو گدھے--!"

"کیا آپ۔"

"نہیں میں بھی شراب نہیں پیتا!"

"بیٹھ جاؤ--!"

بلقیس کمرے سے جا چکی تھی! شاہدہ اور عقیل کھڑے تھے! سجاد کے پیروں میں جان ہی نہیں تھی-- لیکن اس کے چہرے پر ہوائیاں ضرور اڑ رہی تھیں!

یہ سب کچھ عمران کی اسکیم میں شامل نہیں تھا!.... اس نے داراب کے قانونی مشیر کی طرف دیکھا وہ بھی کھانے کی میز پر موجود تھا اور اس واقعے میں خاصی دلچسپی لے رہا تھا دفعتاً ایک ملازم ہاتھوں میں ایک بڑی چائے دانی اٹھائے ہوئے کمرے میں داخل ہوا اور ایک طرف سے سارے مگوں میں بغیر دودھ کی سبز چائے انڈیلنی شروع کر دی!

سردار داراب کی سنجیدگی میں ذرہ برابر بھی فرق نہیں آیا تھا! شاہدہ اور عقیل خفیف ہو کر بیٹھ گئے!....

چائے کے بعد سردار داراب نے اپنے اعزہ کو مخاطب کر کے کہا کہ وہ اب کافی بوڑھا ہو چکا ہے! پتہ نہیں کب مر جائے۔ لہٰذا اب وہ اپنی وصیت مرتب کر لینا چاہتا ہے۔ اور وہ کسی بھی حقدار کو مایوس نہیں کرے گا! اس پر لوگوں نے عقیل کی طرف دیکھا! اور عقیل ہاتھ اٹھا کر بولا!

"آپ نے مجھے کیوں بلایا تھا--ہا.... بابا...."

"کیا تم بھی میرے ہی جسم کا ایک حصہ نہیں ہو!" سردار داراب نے مغموم آواز میں کہا!

"جی ہاں-- بدگوشت!...."

"بکواس مت کرو عقیل! ورنہ تھپڑ ماردوں گا-- گدھے کہیں کے...." سردار داراب نے کہا اور پھر اپنی تقریر شروع کر دی۔ وہ کہہ رہا تھا کہ وصیت کی تفصیل اس کے مرنے سے پہلے کسی کو نہیں معلوم ہو سکے گی! وصیت نامہ قانونی مشیر کے پاس محفوظ رہے گا اور اس وصیت نامے کی تکمیل آئندہ شام تک ہو جائے گی۔ تقریر ختم کر کے وہ بیٹھ گیا۔ سب خاموش تھے۔ عقیل کے علاوہ اور کسی کے چہرے سے نہیں ظاہر ہو رہا تھا کہ اسے اس تقریر سے ذرہ برابر بھی دلچسپی رہی ہو۔ اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا اور وہ بار بار اپنا نچلا ہونٹ چبا رہا۔ آخر وہ بڑبڑانے لگا۔

"نہیں.... میں اسے نہیں برداشت کر سکتا۔ آخر حقداروں کے مجمع میں مجھے کیوں گھسیٹا گیا۔ بابا یہ میری توہین ہے۔ اب میں کیسل میں نہیں رہوں گا! کہیں اور جا مروں گا.... جناب...."

سردار داراب ہاتھ کے اشارہ سے نشست برخواست کر کے اٹھ گیا۔

(۱۴)

رات گہری تاریک تھی۔ آسمان میں بادلوں کے پرے کے پرے تیرتے پھر رہے تھے۔ ایک لحظہ کے لئے تاروں کی چھاؤں نظر آتی اور پھر کھلے ہوئے آسمان کو بادل ڈھانپ لیتے۔ بلقیس اور شاہدہ عمارت کی چھت پر چل رہی تھیں....

"آخر تم کیا کرتی پھر رہی ہو۔" بلقیس نے کہا۔

"میں پریشان ہوں بلقیس معلوم نہیں یہ پاگل آدمی کیا کرنا چاہتا ہے۔ آج ڈرامہ اسی نے ترتیب دیا تھا لیکن مقصد نہ بابا کو بتایا نہ مجھے۔"

"اوہ تو کیا یہ سب کچھ انہیں بچھوؤں کے سلسلے میں ہو رہا ہے۔"

"میں اب یہ بھی نہیں کہہ سکتی۔ خدا جانے کیا معاملہ ہے۔"

"یہ شراب والا واقعہ خوب رہا۔ میرا خیال ہے تمہارے بابا مجھے وہاں سے اٹھانا چاہتے تھے۔"

"ہرگز نہیں۔ ان کے مذاق اسی قسم کے ہوتے ہیں۔"

"تو پھر کہیں وہ بچھو والا معاملہ بھی مذاق ہی نہ رہا ہو۔ تمہیں خوفزدہ کر کے ہنسانا چاہتے رہے ہوں۔"

"خدا جانے...."

"پھر تم اب کیا کرتی پھر رہی ہو۔"

"بابا کے کمرے میں جھانکیں گے۔" شاہدہ نے کہا۔ "وہ عمران ان کے کمرے میں گیا تھا۔ پھر میں نے اسے باہر آتے نہیں دیکھا اور کچھ دیر بعد کمرے میں نیلی روشنی نظر آنے لگی تھی۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ بابا سونے جا رہے ہیں۔ لہٰذا عمران کو ایسی صورت میں باہر آجانا چاہئے۔ مگر تقریباً آدھے گھنٹے تک انتظار کرتی رہی۔ وہ باہر نہیں آیا۔"

"پھر جھانکنے سے کیا فائدہ!"

"میں دیکھوں گی کہ اندر کیا ہو رہا ہے۔ میں آج بہت پریشان ہوں! آج کی دعوت ہر لحاظ سے غیر معمولی تھی۔"

ایک جگہ شاہدہ رک گئی وہاں ایک روشندان کے شیشوں سے نیلی روشنی نظر آ رہی تھی۔ دوسرے ہی لحہ میں وہ روشندان پر جھکی اور پھر اس طرح اچھل کر پیچھے آپڑی جیسے بجلی کا دھچکا لگا ہو۔ بلقیس اسے اٹھانے کے لئے جھپٹی۔

"بابا...." شاہدہ بھرائی ہوئی آواز میں بڑبڑائی.... "بابا کو بچاؤ...." پھر وہ حلق پھاڑ پھاڑ کر چیخنے لگی۔ "بابا کو بچاؤ۔ بابا کو بچاؤ!"

بلقیس بری طرح کانپ رہی تھی۔ سناٹے میں شاہدہ کی چیخیں بازگشت پیدا کرتی رہیں پھر وہ بے ہوش ہو کر گر پڑی۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے پورے کیسل میں کہیں آدمیوں کا نام و نشان تک نہ ہو۔ اب پھر وہی بیکراں سناٹا تھا اور جھینگروں کی جھائیں جھائیں! بلقیس بڑی تیزی سے روشندان کی طرف بڑھی اور دوسرے ہی لمحے میں اس کے پیروں کے تلے سے زمین نکل گئی۔ سردار داراب کے کمرے میں سات آدمی نظر آ رہے تھے۔ چھ کے چہروں پر سیاہ نقابیں تھیں اور ساتواں عمران اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے کھڑا تھا اور ایک نقاب پوش کا ریوالور اس کی طرف اٹھا ہوا تھا۔ پانچ آدمی سردار داراب کے ہاتھ پیر باندھ رہے تھے۔

دفعتاً عمران نے دروازے کی طرف چھلانگ لگائی اور نقاب پوش نے پے در پے دو تین فائر

جھونک دیئے۔ بلقیس نے عمران کو بندروں کی طرح اچھلتے کودتے دیکھا اور پھر وہ ایک لمبی کراہ کے ساتھ فرش پر گر گیا۔ بلقیس کی گھگھی بندھ گئی۔ وہ صرف دیکھ سکتی تھی۔ نہ بول سکتی تھی اور نہ اپنی جگہ سے حرکت کر سکتی تھی۔ نقاب پوش اتنے مطمئن نظر آ رہے تھے جیسے اب انہیں کسی کی دخل اندازی کا خدشہ ہی باقی نہ رہا ہو۔ جب وہ سردار داراب کو باندھ چکے تو فائر کرنے والے نقاب پوش نے عمران کی لاش کی طرف اشارہ کیا۔ ایک آدمی شاید اسے سیدھا کرنے کے لئے بڑھا۔ وہ اس پر جھکا ہی تھا کہ بلقیس نے اسے اچھل کر فائر کرنے والے پر گرتے دیکھا۔ دونوں ایک ساتھ فرش پر ڈھیر ہو گئے اور عمران ان دونوں پر سوار تھا۔ پھر شائد وہ فائر کرنیوالے ہی کا ریوالور تھا جسے عمران مٹھی میں دبائے ہوئے اٹھ کر پیچھے ہٹ گیا تھا۔ "کھڑے ہو جاؤ.... اپنے ہاتھ اٹھاؤ۔ اس نے انہیں مخاطب کر کے کہا۔ ان کے ہاتھ اوپر اٹھ گئے بلقیس کے ہونٹ آہستہ آہستہ پھیل رہے تھے۔ پتہ نہیں وہ مسکرا رہی تھی یا یہ وقتی اعصابی اختلال کا نتیجہ تھا۔

"سردار داراب کو کھول دو۔ ورنہ تم میں سے کوئی بھی زندہ نہیں بچے گا۔" عمران نے انہیں للکارا۔ ادھر بلقیس بے ساختہ اچھل پڑی۔ شاہدہ حواس درست ہونے پر پھر روشندان کی طرف جھپٹی تھی۔ نہ جانے کیوں ان دونوں کے حلق گویا بند سے ہو گئے تھے۔ شاہدہ پھر روشندان پر جھک پڑی۔

ادھر ایک آدمی ہمت کر کے عمران پر جھپٹا ہی تھا کہ ریوالور کی سرخ زبان نکل پڑی اور وہ اپنی ران دبائے ہوئے ڈھیر ہو گیا۔

"سردار کو کھولو۔ ورنہ کوئی نہ بچ سکے گا۔ میری جیب میں بھی ایک ریوالور موجود ہے اس کی چار گولیاں ختم ہو چکی ہیں لیکن یہ!" اس نے جیب سے دوسرا ریوالور نکالتے ہوئے کہا۔ "یہ تم سب کے لئے کافی ہو گا۔ میرا نشانہ کم خطا کرتا ہے۔"

مگر شاید یہ ان لوگوں کی موت و زندگی کا سوال تھا۔ ذرا ہی سی دیر میں سردار داراب کا دشمن بے نقاب ہو جاتا۔

"ہمیں.... عمران کی مدد کرنی چاہئیے!" شاہدہ نے بدقت تمام آہستہ سے کہا۔ پھر وہ بلقیس کو دھکیلتی ہوئی زینوں کی طرف لے جانے لگی۔ ان میں سے کسی کو بھی نہ معلوم ہو سکا کہ وہ کس طرح نیچے پہنچ کر سردار داراب کے کمرے تک پہنچیں۔ انہیں اس کا بھی ہوش نہیں تھا کہ وہ عمارت کی ویرانی پر دھیان دیتیں۔ حالانکہ وہ جانتی تھیں کہ اس عمارت میں کئی نوکر سوتے تھے۔ خصوصاً داراب کے خاص نوکر کا کمرہ اسی کے کمرے کے برابر تھا۔ مگر اتنی ہڑبونگ کے باوجود بھی کسی کی آنکھ نہیں کھلی تھی۔ سردار کی خوابگاہ کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔

مگر اتنی دیر میں بساط بدل چکی تھی۔ وہ سب عمران پر ٹوٹ پڑے تھے اور عمران چیخ رہا تھا۔

"تمہارے فرشتے بھی مجھ سے ریوالور نہیں چھین سکتے۔"

"پھر ایک فائر ہوا۔ کمرے میں ایک چیخ گونجی اور حملہ آوروں میں سے ایک دور جا گرا۔ پھر فائر ہوا۔ دوسرا اچھلا اور دیوار سے ٹکرا کر فرش پر آ رہا۔ اب صرف تین رہ گئے تھے۔ دونوں لڑکیاں بے تحاشہ چیخ رہی تھیں۔ دفعتاً ایک نقاب پوش انہیں دھکا دیتا ہوا باہر بھاگا۔ لڑکیاں راہداری کی دوسری دیوار سے جا ٹکرائیں لیکن عمران دو آدمیوں کو چھوڑ کر بھاگنے والے پر جھپٹا۔ راہداری تاریک ہوتی تو شائد وہ نکل ہی گیا تھا۔ راہداری کے بلب ان لڑکیوں میں سے کسی نے روشن کئے تھے۔ عمران بقیہ دو آدمیوں کی راہ روک کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا ریوالور ان کی طرف اٹھا ہوا تھا۔ وہ دونوں رک گئے۔

"تمہارا بھی یہی انجام ہو سکتا ہے۔" عمران غرایا۔ "بہتری اس میں ہے کہ زمین پر اوندھے لیٹ جاؤ۔" ان دونوں نے چپ چاپ تعمیل کی۔

"اور تم دونوں کیا دیکھ رہی ہو۔" عمران نے لڑکیوں کو للکارا۔ "سردار کی خبر لو۔ جلدی کرو ورنہ ہو سکتا ہے کہ ان کا دم گھٹ جائے۔"

"پیچھے دیکھو!" دفعتاً شاہدہ ہذیانی انداز میں چیخی! عمران چونک کر مڑا۔ زخمی نقاب پوش ایک بڑا چھرا پکڑے ہوئے اس کی طرف رینگ رہا تھا۔ شائد اس کی ٹانگ میں گولی لگی تھی اور وہ کھڑا نہیں ہو سکتا تھا۔ اس کے ذہن میں ایک ہی خیال تھا کہ وہ کسی طرح عمران کو ختم کر دے۔ اچانک عمران نے اچھل کر اس کے سر پر ٹھوکر لگائی اور وہ ایک لمبی کراہ کے ساتھ چت ہو گیا۔ لڑکیاں بھاگ کر اندر چلی گئی تھیں۔ وہاں تین آدمی فرش پر بے ہوش پڑے تھے اور کمرے میں ہر طرف خون کی لکیریں پھیل رہی تھیں۔ انہوں نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے سردار داراب کے چہرے پر سے کپڑا ہٹایا۔ داراب کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور وہ پلکیں بھی جھپکا رہا تھا۔ لیکن زبان سے کچھ نہیں کہہ سکتا تھا کیوں کہ اس کے منہ میں حلق تک کپڑا ٹھونس دیا گیا تھا۔ انہوں نے اس کے منہ سے کپڑا نکالا اور اس کے ہاتھ پیر کھولنے لگیں۔ سردار داراب خاموش پڑا رہا۔ پھر اس نے لڑکیوں کو اشارہ کیا کہ وہ اسے اٹھائیں۔ ان کی مدد سے وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ چند لمحے دونوں ہاتھوں سے چہرہ چھپائے بیٹھا رہا۔ پھر سر اٹھا کر بولا۔ "کیا یہ لوگ مر گئے ہیں۔"

"پتہ نہیں۔" شاہدہ اسے اٹھاتی ہوئی بولی۔ "اس کمرے سے چلئے....."

"عمران کہاں ہے...."

"راہداری میں۔"

"چلو...." سردار داراب کھڑا ہو گیا۔ اسی وقت عمران بھی کمرے میں داخل ہوا۔

"تم نے انہیں مار ڈالا۔" سردار داراب نے کپکپاتی ہوئی آواز میں کہا۔

"نہیں تو پھر کیا ان کی پوجا کرتا۔ تین وہاں راہداری میں بھی ہیں۔" عمران نے لاپروائی سے جواب دیا۔

"کیا انہیں بھی مار ڈالا۔" سردار داراب لڑکھڑا کر دیوار سے جا لگا۔

"کیوں خواہ مخواہ مجھے بور کر رہے ہیں۔ ان میں سے مجھے کوئی بھی اتنا حیادار نہیں معلوم ہوتا کہ ٹانگوں پر گولی لگنے سے مر جائے۔"

"اوہ...." سردار داراب نے ایک طویل سانس لی۔ عمران نے کمرے میں پڑے ہوئے تینوں آدمیوں کے چہروں سے نقابیں ہٹائیں۔ لیکن سردار داراب نفی میں سر ہلاتا ہوا بولا۔ "ان میں سے کسی کو بھی نہیں پہچانتا۔"

پھر وہ راہداری میں آئے۔ دو آدمی برابر سے اوندھے پڑے ہوئے تھے۔ عمران نے انہیں بھی ٹھوکریں مار مار کر بے ہوش کیا تھا۔ سردار داراب نے ان دونوں کو بھی پہچاننے سے انکار کر دیا۔ اب صرف وہ آدمی باقی بچا تھا جس نے عمران کو چھرا مارنے کی کوشش کی تھی۔ جیسے ہی عمران نے اس کے چہرے سے نقاب ہٹائی نہ صرف داراب بلکہ لڑکیاں بھی بدحواس ہو گئیں۔ ان کے سامنے ڈاکٹر نجیب چت پڑا ہوا تھا۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے سردار داراب کو سکتہ ہو گیا ہو۔ وہ کچھ دیر بعد ہکلایا۔

"اس معام....لے....کک....کو....دبا ہی دینا بہتر ہو گا۔"

"یہ ناممکن ہے۔ قطعی ناممکن.... آپ اگر اس معاملے میں دخل دیں گے تو میں آپ کو بھی نہیں چھوڑوں گا۔ آپ کیا سمجھتے ہیں مجھے۔ میں ایک ذمہ دار آفیسر ہوں۔"

"پرائیویٹ سراغرساں۔"

"یہ محض بکواس ہے۔ ہمارے ملک میں پرائیویٹ سراغرسانی کے لئے لائسنس نہیں دیئے جاتے۔" عمران نے کہا۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے سارے زخمیوں کو سردار داراب کی خوابگاہ میں بند کر دیا۔ پھر عمارت میں نوکروں کو تلاش کرتے ہوئے یہ حقیقت کھلی کہ سارے نوکر پہلے ہی بے بس کر دیئے گئے تھے۔ عمران اور لڑکیوں کے کمروں کی بھی تلاشی لی گئی تھی۔ لیکن عمران اس وقت سردار داراب کی مسہری کے نیچے آرام کر رہا تھا اور لڑکیاں چھت پر بھٹکتی پھر رہی تھیں۔ سردار داراب کا خاص نوکر اپنے کمرے میں بے ہوش پایا گیا۔ شائد اسے کلوروفارم دیا گیا تھا۔ دوسرے نوکروں کو بھی کافی دیر کے بعد ہوش آ سکا۔ پھر ذرا ہی سی دیر میں سارا کیسل اس

عمارت میں امنڈ پڑا.... بستی کے پولیس اسٹیشن کو فون کیا گیا۔ دوسری طرف عمران سردار داراب اور اس کے تین منیجروں سمیت ڈاکٹر نجیب کی رہائش گاہ پر پہنچا اور عمارت کا ایک ایک گوشہ دیکھتا پھرا۔ لیکن سردار داراب کو الجھن ہو رہی تھی۔ کیونکہ اس بھاگ دوڑ کا مقصد اس کی سمجھ میں نہیں آسکا تھا۔ اس نے عمران سے اس کے متعلق پوچھا۔

"بچھوؤں کا مقصد تلاش کر رہا ہوں کیونکہ ابھی تک بچھوؤں کا مقصد میری سمجھ میں نہیں آسکا اگر نجیب یہ چاہتا تھا کہ آپ وصیت نامہ مرتب نہ کر سکیں تو پہلے بھی بچھوؤں والی حرکت کرنے کی بجائے آپ کو مار ہی ڈالتا۔ لیکن محض وصیت نامہ مرتب کرنے سے پہلے مر بھی جاتے تو اس سے کیا فرق پڑتا۔ قانونی طور پر آپ کے دوسرے ورثا ہر حال میں آپ کی اَملاک میں سے حصہ پاتے۔ لہٰذا وصیت نامہ والا چکر فضول ہے۔"

"پھر تم نے یہ ڈرامہ کیوں کیا تھا۔ میرا خیال ہے کہ تمہیں اسی کی توقع تھی، جو اس وقت ظہور پذیر ہوا ہے۔"

"آپ کا خیال درست ہے۔ اس وقت وہی کچھ پیش آیا ہے، جو میں نے سوچا تھا۔ لیکن اب مجھے اصل کی تلاش ہے یہ تو محض ایک واقعہ تھا۔"

عمران خاموش ہو کر کچھ سوچنے لگا۔ پھر سردار داراب سے پوچھا۔ "ہاں وہ آہنی دروازہ کب سے ہلایا جا رہا ہے یعنی کہ اس عمارت میں آسیبی خلل کب سے ہوا ہے۔"

"یہی کوئی ماہ ڈیڑھ ماہ پہلے کی بات ہے۔" سردار داراب نے جواب دیا۔

"گڈ...." عمران سر ہلا کر بولا۔ "میں ذرا اس عمارت کو بھی دیکھ لوں۔ اگر وہاں بھی مجھے مقصد نہ معلوم ہو سکا تو یہی سمجھوں گا کہ بچھوؤں کا اس واقعہ سے کوئی تعلق نہیں۔"

سردار داراب کچھ نہ بولا۔ وہ اس وقت عمران کے اشاروں پر ناچ رہا تھا۔ ان نے آہنی دروازہ کے قفل کی کنجی منگوائی۔ تھوڑی ہی دیر بعد آہنی دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوئے۔ انہیں ایک کمرے میں مدھم سی روشنی دکھائی دی۔ عمران کے علاوہ اور سب جہاں بھی تھے، وہیں رک گئے۔ لیکن عمران کمرے کی طرف بڑھتا رہا۔ دروازے پر رک کر اس نے انہیں آنے کا اشارہ کیا۔ سردار داراب آہستہ آہستہ آگے بڑھا لیکن وہ تینوں وہیں رہے۔

عمران سردار داراب کا ہاتھ پکڑے ہوئے کمرے میں داخل ہوا۔ سامنے ہی ایک پلنگ پر کوئی سو رہا تھا اور اسکا جسم کمبل سے ڈھکا ہوا تھا جیسے ہی عمران پلنگ کی طرف بڑھا سردار داراب نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اس نے محسوس کیا کہ سردار بری طرح کانپ رہا ہے۔ عمران نے اس سے ہاتھ چھڑا کر سونے والے کا کمبل کھینچ لیا اور دوسرے ہی لمحہ میں سردار داراب کے حلق سے

ایک ہلکی سی چیخ نکلی۔ کیوں کہ پلنگ سے اچھل کر اٹھنے والا بھی سردار داراب ہی تھا۔

"بھبھوت۔" سردار داراب عمران سے لپٹ گیا۔

"خبردار!" عمران نے اپنے ریوالور کا رخ پلنگ سے اٹھنے والے کی طرف کرتے ہوئے کہا۔ "اپنی جگہ سے جنبش نہ کرنا۔ ورنہ گولی مار دوں گا۔" پھر وہ سردار داراب سے بولا۔ "بچھوؤں کا مقصد ظاہر ہو گیا۔ سردار صاحب کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ آپ کے سامنے آئینہ نہیں ہے۔"

سامنے کھڑے ہوئے آدمی اور سردار داراب میں سرمو فرق نہیں تھا سردار داراب بدستور کانپتا رہا۔ مگر دوسری طرف اس کا ہم شکل بھی بری طرح کانپ رہا تھا۔

"ڈاکٹر نجیب صرف اتنے دن آپ کو وصیت نامہ مرتب کرنے سے روکنا چاہتا تھا جب تک کہ اس کا تجربہ مکمل نہ ہو جائے۔ آج اگر وہ کامیاب ہو جاتا تو آپ مر جانے کے باوجود بھی زندہ رہتے یعنی آپ کی جگہ پلاسٹک سرجری کا یہ شاہکار لے لیتا اور آپ کی دولت پر صرف ڈاکٹر نجیب کا ہاتھ ہوتا۔ پھر کسی وصیت نامے کی ضرورت ہی باقی نہ رہ جاتی اور وہ اس کے بعد آہستہ آہستہ آپ کے دوسرے وارثوں کو بھی اپنی راہ سے ہٹا دیتا۔ اس عمارت کو اسی لئے آسیب زدہ بنایا گیا تھا کہ کوئی ادھر کا رخ بھی نہ کر سکے اور ڈاکٹر نجیب یہاں اطمینان سے اپنا یہ شاہکار مکمل کرتا رہے۔ اب میں مطمئن ہوں سردار صاحب۔"

"بچھوؤں کا مقصد صرف یہ تھا کہ آپ وصیت نامہ نہ مرتب کر سکیں۔ اس وقت تک جب تک کہ آپ کی جگہ لینے والا بن کر تیار نہ ہو جائے!"

پھر عمران نے سردار داراب کے ہم شکل پر مکے برسانے شروع کر دیئے اور اس نے ذرا ہی سی دیر میں اعتراف کر لیا کہ وہ سردار گڈھ کا ایک غنڈہ تھا اور ڈاکٹر نجیب نے اس پر پلاسٹک سرجری کا عمل کر کے اسے سردار داراب بنا دینے کا وعدہ کیا تھا۔ بقیہ پانچ آدمیوں کے متعلق بھی اس نے بتایا کہ وہ اس کے پٹھے تھے۔ صبح ہوتے ہوتے وہ سب پولیس کے حوالے کر دیئے گئے۔

سردار داراب اس طرح خاموش ہو گیا تھا جیسے اس کی قوتِ گویائی ہی سلب ہو گئی ہو۔

دوسری شام جب عمران داراب کیسل سے رخصت ہو رہا تھا سردار داراب نے بڑے نوٹوں کی ایک موٹی سی گڈی عمران کے سامنے رکھ دی۔

"میں مجبور ہوں سردار صاحب!" عمران نے کہا "مجھے افسوس ہے سر سلطان نے مجھے اس کی ہدایت نہیں کی تھی۔"

"میں دے رہا ہوں تمہیں اپنا بچہ سمجھ کر۔" سردار داراب نے گلوگیر آواز میں کہا۔ "میں چاہتا ہوں کہ تم ہمیشہ میرے ساتھ رہو۔ کچھ دن تو ٹھہرو۔"

"مجھے افسوس ہے جناب میرے پاس ابھی کئی ایسے کیس ہیں جنہیں نپٹانا ضروری ہے!" عمران کا جواب تھا۔

پھر جب اس کی کار کیسل کے پھاٹک پر پہنچی تو شاہدہ اور بلقیس نے راستہ روک لیا۔ شائد وہ وہاں اس کا انتظار کر رہی تھیں۔

شاہدہ کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ اس نے کہا۔ "عمران صاحب میں نے بڑی گستاخیاں کی ہیں۔ معافی چاہتی ہوں ...."

"ارے جاؤ۔" عمران ہاتھ ہلا کر بولا۔ "میں وہ آدمی ہی نہیں ہوں جس سے کوئی معافی مانگے۔ میری سگی بہن مجھے گالیاں دیتی ہے اور میرے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ ہٹو سامنے سے ورنہ گاڑی چڑھا دوں گا۔"

"اللہ کے نام پر۔" بلقیس نے بسور کر کہا اور چونگم کے تین چار پیکٹ نکال کر عمران کو دیئے۔

"شکریہ .... یہ کام کیا ہے .... خدا جیتا رکھے ...." عمران نے پیکٹ لے کر اپنی گود میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"پھر کبھی آئیے گا ...." شاہدہ نے مغموم لہجے میں پوچھا!

"اب تم پلاسٹک سرجری کی ٹریننگ لو۔ امریکہ جا کر۔ واپسی پر مجھے موجود پاؤ گی .... اچھا ٹاٹا۔" اس کی کار آگے بڑھ گئی۔

﴿تمام شد﴾